

پہلا قصیدہ امر القیس کا ہے

اسکا پہلا نام جنتی جرجین غیر مقصور کا بیٹا ہے۔ اسکی نسب میں مختلف روایتیں ہیں۔ مگر اس میں کوئی شبہ نہیں کیسکا
میرج ہی کہ بہر شاہزادہ کندہ بن عفیر بن ہدی کے اولاد سے ہے جسکا سلسلہ نسب عرب بن فحاکم پونجہائی۔ پھر سام بن
فوج تک پہنچا۔ ان کا نام فارمید تھا اور بعض کے نزدیک تمل۔ اور ایک روایت میں تملک ہی آیا ہے۔ اور القیس کا شعر ذیل ہے
کو تائید کرتا ہے۔ اہل انادہ والحوادث جنتی بان امر القیس بن تملک بیقرہ بیقرہ و کرمی عراق بن جلی
ہیں۔ (اور بہر بیچہ بن حرت کو جی ملکیت مہملہل کے بہن ہے)۔ اسکو کنیت ابو سب اور ابو الحوث ہے اور ذوالفروج ہے اسکی بہن
تھے پہلی کہ قصیدہ کے بہر نک پوشاک فراموشی کر دیا تھا جسکی طرف وہ اپنی اس شعر میں اشارہ کرتا ہے۔ و بدلت فرجاد امینا
بعد صحتہ لعل منایا ناقول ابو سب اور ذوالفروج ہی اسکی بہن ہے اسکی کہ اسکی بہن شکر کماہ اذ ود القوانی عینے
زیادہ اور نکات تکمیل یعنی گمراہ بادشاہ ہی اسکا نام ہو گیا تھا۔ کیونکہ وہ عورتوں کے محبت میں مبتلا تھا۔ اور بعض کا یہ خیال ہے کہ
چونکہ اسکی بہن ایک شاہنشاہت کو یوں ہی ضائع کر دیا تھا لہذا اسکا نام ہو موزون سمجھا گیا۔ قبیلہ بنو اسد میں اسکی تربیت پائی
تھی مشہور شاعر طرف بن العبد۔ جسکا قصیدہ اگلی آئگا۔ جمیدہ بن ابوص عمرو بن غنہ اسکی بہن ہے۔ امر القیس اسکی بہن
ہوتی تھی کہ قیس کے شعر مستحی اور شدت کے ہیں اور چونکہ یہ بہن ہی دل جلا اور سخت گیر تھا اسلئے اس نام سے موسوم ہوا۔ اور بعض کا یہ خیال
ہے کہ قیس ایک بیت کا نام ہے یہی وجہ ہے کہ امر القیس کہنے سے اسمی نفرت کرتا تھا اور بجائے اسکی شعر میں یا امر اللہ فاقول
پڑھتا تھا یہ وہی شخص ہے جسکی نسبت آنحضرت فرمایا ہے اشعر الشعراء وقائدہم الی اللہ الذی فیہ شیخہم سب شاعروں کے اچھے
اور ان سب کو اگلی کی طرف لجا کر والا ہے اسکا زمانہ آنحضرت کو زمانہ سے تقریباً چالیس سال پہلے ہے۔ چونکہ حکم کلام الملوک علی
کلام بادشاہوں کے زبان ایک خاص لطف اور مزہ رکھتی ہے لہذا علی العموم یہ خیال ہے کہ پہلی اسکی نازک اور لطیف مضمون
شعر میں آئے ہیں اور اسکی پہلی کہندرات کے ذکر اور پھر نیشاکی حالات پر درویشی اپنی شعر کو کو زینت دی۔ عورتوں کو بہر
در بقرہ وحش اور شمر غنوں کے اندرون پہلے اسکی فریبیدہ دیکھی تھیں کہوردن کو عقابوں اور لایٹھوں کے اسنے نسبت دی ہے
سب اور قصیدہ میں اسکی پہلی امتیاز کیا ہے۔ چونکہ اس سے پہلے عرب کا بادشاہ شعر کہنے سے بغاوت متفرق تھی۔ لہذا جب اسکی شکر کہا
باپ کی طرف سے یہی سزا ملی کہ کہہ کر نکالا گیا۔ اور بہترین شعر کہنے سے جسکی گنتیام الحورث تھی اور اسکی عزیز جو در بہر بہت نام
لیا۔ ناچار اسے در بدر پھر الیہ وادی سامنہ کے زور پڑی جو بالکل کوئی نصیحت کی وجہ نہیں رکھتی تھی۔ چنانچہ اسے ان مفسد قلوب
ایک باجی مہمیت کو پچا کہ عرب میں لوٹ مجاوی اور سطر حسی امناپٹ بہر گزارہ کرنا پڑا۔ اسکا باپ ہی جو بنی اسد کا حاکم تھا
ایت تندر فوج اور سخت طبیعت تھا اسے ظلم سے تنگ آکر بنی اسد کے قتل کا ارادہ کیا۔ اور اس میں کامیاب ہی ہو گئی۔
والقیس کو ابی اسے مقتول ہونے کی خبر دے تو ان میں پوچھی جو میں میں ایک مشہور مقام ہے جہاں اپنی دوستوں کے ساتھ

بہر شراب بی رہا اور زانہ کو حادثہ سے بالکل مطمئن تھا سنتی ہی بولابے تناول اللیل علی دمقون دمقون
 فامعشر یماون وانلا اهلنا محبتون بخواب بخروطن کی کش بیان رہتی نہیں دیتی پہر کہا - ضیعنے
 صغیر و حلیہ مدہ کبیر الا صحو الیوم ولا سکر عدا الیوم خمر و غذا امر پہر سات جام شراب کے پلے
 نہ جب نشا اترا تو یہ قسم کہانی کی بے تک اپنی شراب کا خن بہانہ بیلوگ تب تک غمہ پر شراب کیاب نہایت عورت سے
 کہ حرام ہو اور بنی بکرن دایلی کی ایک بہاری جماعت کو ساتھ لیکر بنی اسد پر چرائی کی بنی اسد کو بھی خبر ہو گئی راتین
 خبر بہاگ لگی اور بچا رہی بنی کنائہ کی شامت آگئی - کیونکہ بنی اسد انہیں کی پناہ میں تھو اور قتل عام کیا ایک بہیمانہ لات
 بت کی قسم کہا کہ عرض کیا کہ ہم لوگ بادشاہ کی عتاب سے قابل نہیں تھے ہمارے جانین ناحق نصف ہوئیں بنی اسد تو پہلی ہی
 جلد دوتے جیسے امرء القیس نے رحم کہا کہ انہیں معاف کر دیا - اور کہا اسے الایا لطف نقیبا شرفم سم کا دلالت الشفا
 فلم یصابوا وقامہ جدم بنی ایہم وبلا شقین صاگان العقاب واخلمن علیا حریصا ولو ادر
 صفرا لوطاب جب امرء القیس کے ہمراہ بنی کنائہ کو ناحق تکلیف دینی نہ دیا صبر ہو گئی - اور بنی بکرا اور بنی تغلب دونوں
 فراسکا ساتھ چھوڑ دیا - تو انہیں چند قلاشون کو ساتھ لیکر قبیلہ حمیر کے بادشاہ مرشد الخیر سرد و چاچر - بنی یاسر بنو
 سوار مد و کو لگو ساتھ گئی - مگر امرء القیس وہاں سے چلا ہی نہیں گیا کہ مرشد الخیر مگر گیا جسکے بعد اسکا قافل نامی بنی
 سخت پریشیا اور امرء القیس کو علاوہ اور امداد کی نادرہ بھی دیا امرء القیس وہ سارا لشکر لیکر بنی اسد کے خوب
 لڑا اور فتح حاصل کر کے اپنی قوم کے عہدہ رہا ہوا اس شہر سے امرء القیس کے اس طریقہ اشارہ کرتا ہے وکنانا سا قیل غرق
 قریط و ذنا الفنی والجد اکبر اکبر اپر مذکر فی امرء القیس کے مقابلہ کی ایک بہاری لشکر بھیجا یہہ دیکھ کر
 سب بنی حمیر وغیرہ اس سے علیحدہ ہو گئے امرء القیس نے یہی غنیمت سمجھا کہ اپنی اہل عیال کے سمیت کہیں بہاگ جالی
 رہتے ہیں عارث بن شہاب ربوعی سے طاقات ہوئی اور اوسیکر پاس رہی کی تھیری جب مذکر کو خبر ہوئی تو ہنر عارث کو
 کہا کہ یاد میں ہے کہ حالہ ہر نہیں لو اب کی شامت اسی پہنچے - عارث نے مذکر امرء القیس کے اومیون کو نوحوالہ کر دیا مگر
 امرء القیس کو بہاگ جانکی اجازت دی - چنانچہ وہ یریدین معاویہ بن حارث اور انہو لڑکی ہند بت امرء القیس کے
 ساتھ نہرجون کو لگو سولی سعد بن ضیاء ایوی کے پاس چلا گیا - یہہ شریف اپنی قوم کا سردار تھا امرء القیس نے سلی
 مہرانی کو بہت شہرون میں بیان کیا پھر وہاں پہنچ کر مصلے بن تیم طالی کے پاس چلا گیا اور اونٹ رکھ کر - بنی جلیہ
 کے ایک قوم فی جسی بنو زید کہتے تھے وہ اونٹ لگو جسے بنو سہان اپنی طرف سے کران دیدیں چنانچہ امرء القیس نے
 احسان کی طرف شعوز کی میں اشارہ کرتا ہے اذا مالکینک بل فخری کان قرون جللتها العیصیہ بہر وہا
 سے چل کر عامر بن جویں سے پناہ لی مگر اس امرء القیس کے کہنے اور مال پر پناہ صاف کرنا چاہا امرء القیس نے نہ مانگیا
 قبیلہ بنی ثعل کی مشہور شریف حارث بن مرسی پناہ جالی - جس سے عامر کو سخت ناراض ہوئی - اور حارث سے اسکی لڑائی

شروع ہوئی امر القیس نے یہ نہ مناسب بانا کہ میری خاطر خواہ خواہ کبھی تکلیف بخوشی لہندا وہ سمول بن عادیہ
 یہودی کی بنیاد میں جلا گیا۔ وہ بڑی مددات سے پیش آیا اور ہر ایک قسم کی عزت سے جو نوز بہان کے لئے ضروری ہو
 اوسے سوز کیا کہ مدت کے بعد امر القیس نے اس سے درخست کی کہ آپ مجھ حارث بن ابی شمر خسانی کی طرف ایک بٹی
 خط لکھ دیں جس سے میرے قیصر روم تک پہنچ کر فریاد رسالی ہو جائے سمول نے اسی منظور کر لیا۔ امر القیس نے دین آ
 زہ میں اور مال و متاع امانتاً چھوڑ کر حارث کی معیت میں قیصر کی طرف سفر کیا اور اپنے ساتھ میں عمر بن قیسہ شاعر کو
 جو اسکا شاہی تہائی لیا (یہ شخص قید بنی قیس سے تھا) مگر چونکہ اسکو اصل حال سے بخیر تہی سخت گہرا یا اور اپنی
 بیوی بخت رو یا اسی موقع پر امر القیس نے یہ شعر مناسبتاً کہہ کر کہہ دیے۔ بختی صاحبی ملای الدرب در
 و آیفن انا لاحتقان نقیصرا فقلت لہ لایتیک عینک انما یحاول ملکاً او فوٹ فنجذرا
 جس سے اسکو کچھ تسلی ہوئی تھی کہ قیصر روم کے دربار میں نہیں بارل گیا۔ رمان سے ایک اور آفت کا بھنا ہوا۔ اور
 یہ نہ تھی کہ قیصر روم کی لڑکی اس پر عاشق ہوئی اور یہ بھی اس پر بیٹلا ہو گیا مگر خیر یہ نہ تھا کہ آسانی سے طر ہو گیا یہ
 امر القیس نے اسکو طرف خطاب کر کے کہا یہ ہے فقلت یمین اللہ ابج قاعدہ۔ ولوقطعوار اسی لایک
 و اوضا بنی اسدین سے ایک شخص طراح نامی کو اس معاملہ پر اطلاع ہو گئی سر قع پر بادشاہ سے اپنی سارا حال ظاہر
 کر دیا۔ بادشاہ کو یہ خبر امر سخت ناگوار لگا اور اگرچہ کہ وہ ادا کا وعدہ ہو چکا تھا لہذا بظاہر مصلحت چپ ہو رہا اور
 جب وعدہ ہو کر دیکر کمال عزت سے رخصت کیا۔ بعد میں ایک شخص کو خلعت دیکر بھیجا اور اسی حکم دیا کہ
 امر القیس کو حاکم میں جانیک بعد پہنچاؤ۔ یہ قلعہ بالکل زیرِ غارت تھا جب حاکم کے بعد امر القیس نے پہنچا تو
 اسکی زہر کا استعداد بڑا اثر ہوا کہ سارا بدن ہیش گیا۔ گھوڑی پر سوار ہونے کے طاقت نہ رہی بلکہ جب پاؤں چلنے سے
 بھی وہ گیا تو اسکو لڑائی کی تجویز ہوئی امر القیس نے سمجھ لیا کہ یہ سب طراح کی شرارت ہی گراہ گیا ہو سکتا تھا۔
 چنانچہ یہ شہر جو بہت عین فسطاط میں آکر قمر اس واقعہ کر کے یاوگا بن سے لفظ طمع الطراح من بعد ارضہ
 لیلین من دایہ ما لبسا۔ ولواھا نفس موت سوتہ۔ ولکنہا نفس شاقط انفسا طامع کی
 شکایت کی وجہ یہ بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ امر القیس نے اپنی زنا کی تممت لگائی تھی جس سے بہت ہانگ کر
 پناہ لی تھی موقع پر اس نے اپنا بدلہ لینا چاہا۔ اور بعض کا یہ خیال ہے کہ امر القیس نے اسکو بہانی کو مار ڈالا تھا
 جب امر القیس بہت بری حالت میں القفرہ پہنچا تو اس بیماری سے تنگ آکر خود کشی کی اور عیب بہان کی متصل
 دیر کیا۔ مرنے سے پہلے اسکو دریافت کیا تھا کہ یہ قبر جو بہان کو پاس ہو کسی سے معلوم ہوا کہ وہ بھی اس طرح سے
 دیکھتا ہے شاہزادہ کو قبر جو بہان کے پہنچنے کا حکم دیا تھا امر القیس نے ایک ہند اسٹائل لیا اور کہا
 احازت ان الخطوب تنوب وانی مقیم باقام عسیب۔ احازت انا غریبان ہنا دکل غریب

فان نصیحتی بعدی ہو دقتی فان قطنی فالغریب غریب اور بہت مرگیا اور اسکی قبر کے ساتھ ہی
 ہی قبر میں کیا گیا۔ آخری کلام اسراء القیس کے یہ بھی مشرب رب طعنة مشعجہ رخلبتہ مصحفرة و
 جفتہ مدعثرہ و قصیدہ حجرة تبقي عذابا نقرہ اس قصیدہ میں وہ عزیزہ بنت شریل کی آن حالات
 کی طرف جو اسکی متعلق تھی اشارہ کرتا ہی یہ اسکی چچا کی بیٹی تھی اور اسکا ذکر شعر میں اسکی تفصیل مذکور ہے اور نیز اس
 گہو ریکی شکار کی توفیق کرتا ہی اور ان سب شادی کی طرف جو سفر میں بہت والوں کی پیش آتی ہیں بلور انہیں
 نہایت متعلق ہو جیلنی میں اشارہ کرتا ہی جیسی ہو کہ شریل کا گن۔ و دستوں کے سفر میں خدمت کرنا مذکور ہے
 میں میں اس پر کہ وقت سفر کرتا دقتی خیر دن کی توفیق ہی کرتا ہی۔ مگر نہایت لطافت اور پاکیزگی ہے۔ اور کیون
 ہو عرب فارسی ہے۔ یہ قصیدہ بھی طویل میں ہے نیز فحول مضاعیل فحول مضاعیل

رَقْعَاتُ بِلِّ مِنْ ذُرِّي حَبِيبٍ وَمَنْزِلِ
 لِسَقِطِ اللُّوْی بَيْنَ الدَّخُولِ خَوْفِ

۱

اللغات قفا شہ کا صیغہ باب وقف یقف سے وقف مصدر یعنی شہر ناشر صورت میں دو احوال ہو
 ہیں پہلے یہ کہ فی الواقع دو مصاحبوں کی خطاب ہو۔ کیونکہ اگر ہم اقاؤں کے ساتھ عموماً دو خادم ضرور رہتے ہیں
 ایک اونٹوں کا چراخو والا دوسرا کوئوں کا وہم یہ کہ ایک ہی ہو اور نظر تا کیڈ نشینہ مستقل ہو جیسے خدا تعالیٰ کے
 اس قول میں رب ارجون یعنی ارج ارج اور حجاج کو اس قول میں یا حسی اضربا جفتہ اری اضرب
 اضرب اور جب تخنق رضی استی نشینہ نہیں کہنا یا ہر ملک تکریر اور بجای و دو دفعہ تفت کہنے کے صرف ایک ہی تھا
 قناعت ہوئی و کذلک قولہما اَلْقَبَا فِی حَقِّمَ کَلَّ کَفَّارِ عَجْدِ یا مغر کا صیغہ ہو جکاؤن خیف الف سے بدل گیا ہے
 اعشر کہتا ہے وذا النصب المنسوب لا تشکک لعاقبة واللہ ربک فاعبدا اراد فاعبدن نبک
 اصل میں نیکی تھا چونکہ جواب امر اسلئے یا کو حذف کیا گیا ذکر ہی کہہ زوال مصدر موزن ہے جسکے معنوں سے
 خیال رکھنا اور زبان سے یاد کرنا دونوں آؤں میں حبیب باب ضرب یا علم سے فعل یعنی معقول سے یاد کرنا آتا
 ہے نیز دوست دیا راجح جمع قیاس اس امر کا متعلق تھا کہ شرفا حکما کی وزن پر اسکی جمع آئی لیکن ایک صں کے
 دو حرفوں کے اجتماع کو انہوں نے کردہ سمجھ کر افلا پر جمع کیا کیونکہ قاعدہ ہو کہ فیصل صفتی جب مضاعف ہو تو فعلا
 پر جمع کیا جاتا ہے اور مضاعف ہونیکے حالت میں افلا پر جمع ہوا تھا و غیرہ منقول صغیریم و کہہ زار اسے غم
 یعنی چشمہ گہر مذکور ہے اور چونکہ ہمیں دار ہی سلمی موزن کر ضمیر اس طرف راجح ہو سکتی ہے و قد انشأ المذکر علی المعنی
 فقال لا صمعی قال ابو بکر بن علاء سمعت اعرابیا یأینا یقول ندان لغوب ای الحق انتہ کتابی فاحقرها
 فقلت لہ اتقول کتابی فقال الیس یحی فاقہ ومن تانیث المذکر علی المعنی تانیث الامثال فی قولہ تعالیٰ

من جاء بالحسنة فله عشر امثالها - لان الامثال في المعنى حسنات انتهى يا مواضع اسما مضاف محذوف
 هو بمنزلة مواضع كواويل من شق ط سید کے تینوں حرکات اور قاف کو سکون کی ریگ تودہ کی مینہا اور طرف
 کو کہتے ہیں لہذا بروزن آدھ ریگی کا ٹیلہ جو ایک طرف کو جھک گیا ہو ورنہ پورہ پالہ جھین کی ہو اوالا ویدیم
 دخول اور حقل دونوں جگہیں میں اول بروزن قبول اور دوم بروزن جوہر میں طرف کو لہری اور عمر
 وہ لہری دو یا زیادہ امروں کے لہر آتا ہے جو ایک دوسرے سے علیحدہ اور الگ تھلک ہوں فاعرف عطف ہوا پر جو
 دخول شاعر کہہ میں منجب تصور مقدم ہے لہذا حمل توضیح مقراہ پر نکالو اور کافا لایا المعنی
 ای پھر دودو دستور نہ ہو تاکہ ہم سب ہلکے ایک دوست اور اداسکی ایسی منزل کے یاد دہی رو لین جو کبھی ایک ریگ تودہ
 پر واقع تھی موضع دخول اور دخول میں پہلا یہاں شاعر حب و محبت عربانہ دونوں دستوروں کے دونوں حالت
 چاہتا ہے تاکہ کہیں حاصل کریں جیسے نفیس بن لوح کہتا ہے خلیل ان لم تبکی الی القس خلیلا اذا
 اترفت دمعی بکالیا اور چونکہ معشوق کو آثار وغیرہ کو ذکر کر کے ایک قسم کا التذاذ اور تشریف مقصود ہے لہذا انہی منزل
 کو جادون حدود کو بیان کیا دالاصرف دو مکان کا بیان کرنا ہی کافی تھا جیسے ایک اور شاعر کہتا ہے فقال
 ابکی کل قیرانہ لقیر فی بین اللوی فالذکاء لک

فموضح فالمرقرة لم يعف عنهما | لما لبعثها من جنوب وشمال
 اللغات تو فتح بروزن تودہ امرہ اور سواد العین کے بیچ میں ایک موضع ہے جیسے مقراہ بروزن مرآۃ لم یغف
 بصیغہ معلوم غفوق مشتق ہے جسکے سنہرے شکر کہیں لبتت واحدہ مونثہ غائبہ نہج مصدر بنتا یہاں ہواؤں کی
 آمد و رفت کو لایا ہے جنوب بفتح وہ ہوا جو دکھائی ہو شمال بروزن جعفرہ ہوا جو اتر کی طرف سے چلے رہی
 سے مراد وہ نشانات ہیں جو زمین سے متصل ہوں جیسے را کہہ وغیرہ نفس علیہ صاحب الکفایہ رسوم اس رسم حج المعنی
 اور توضیح اور مقراہ میں کالیکہ دکھائی اور اتیری ہوں لکن ماراڑ ہوں نشان نہیں ہو
 الاعراب سقط اللوی منزل کی پہلی غنفت ہے اور بین الدخول الی آخرہ دوسری اور جملہ لم یغف اسما
 تیس ہے اور لما لبعثها نفی کے متعلق نہیں بلکہ منفی کے جبین لام تعلیل ہے اور ما مصدریہ یا موصولہ
 پہلے صورت میں جنوب اور شمال فاعل زیادتی میں یا فاعل مقدر یعنی الراج کا بیان ہے جیسے اس آیت میں ولقد
 جاءک من بناء المرسلین دوسری صورت میں چونکہ ماس موش مراد ہے لہذا ضمیر موش راجع ہو سکتے ہے جیسے
 اصناف ماحولین اور مفعول ضمیر لبتت میں منزل کے طرف پہنچا ہوا منزل مہا ہے او صاف
 جب کے طرح ذکر ہو کہ مضاف الیہ اور جار مجرور نیک متعلق ہے جو جواب امر کا ہو کہ کل جملہ تیس ہے

توی بعرا لرام فی عر صالها | وقیعانها کاتہ حبت فلعلی *

قال نفیس
 ما شق علیک بعد ان کان
 بالاولیٰ لانا کلین کلین
 بین مدحہ و جادہ بفتح
 سیدہ و قبول و نفیس
 ادخل دخول لایا المعنی
 یزید و زائد و قافہ و کافا
 الفاعل یعنی الودعان لایا
 ما قبل ہذا الودعان لایا
 بین الدخول دخول لایا
 مدحہ و جادہ بفتح
 یزید و زائد و قافہ و کافا
 علیہ من الودعی جادہ و کافا

و اباحت بانک
 ان الغیر راجع الی الودعان
 عبارة عن نکر الغیر
 انہی

اللغات تر اصل ترائی تھا ہمزہ بقاعدہ میل مخدوف ہو گیا اور یا کو ماقبل مفتوح ہوئیں الف سے بدل گیا
 ارام ریم کی جمع ہو وہ ہرن جکارنگ عقیدہ وصل میں آرام تھا بروزن فعال بعد قلت آرام میں گیا لغت بختین
 بیل دشت کی میگنی کو کہتے ہیں اور جو سمدار جا نور ہوتی ہیں چہرہ گور اذکی لید کو بونہیں کہتے۔ اور عین کا سکون
 بھی اسپین مروی ہے حصر صد کہ کا صحن۔ انجن جہین عمارت ہوا بن بارس اکی وجہ تسمین یہ فراتی ہیں کہ وہ عرض
 مشتق ہے جسکے معنی کہیلنے کے ہیں اور چونکہ کہ کا صحن چہرہ عموما چون کے کام آتا ہے اور وہ اسپین کہیلنے کو دتریں یا دتریں
 کہتے ہیں عناصر عرصات جمع قیعان جمع قلع ہوا زمین ابن فارس کے نزدیک یہ بھی شرط ہے کہ بی گیارہ ہو یہ حالت
 اطلاق میں ہی دراضافت کو وقت پہرہ جس کے معنوں میں ہوا تاہم قال الفیومی قاعدہ الدار سا تھا داخل
 بنصر ہر دو فابروزن بن گمل کہتے ہیں قال الفیومی قالوا لا یجوز فیہ الکسر
 المعنی تو اس کے انگون اور جھونک میں سپید ہر لون کی سیکیون کو لہو دیکھا ہے کہ گویا وہ گول بر جکر دانی ہیں۔

کافی غداۃ الدین یوم الخصال	لکھی ستمرات الحی ناقص خط
----------------------------	--------------------------

اللغات غداۃ حیات ابن اسامی فرماتی ہیں کہ اسکی ترکیب میں نہیں مان اگر ابتدائی تھا تو مینو لیکر
 کیا جاوے تو منضائقہ نہیں بیان فراق وصال اضداد ہے۔ یہاں منقول اول معلوم میں دیر اصل میں تو اس
 وقت سے مراد ہے جو طلوع فجر سے غروب آفتاب تک ہے اگر کہی مطلق وقت کو معنوں میں کہہ جاتا ہے قال الفیومی
 والحرب قد تطلق الیوم ویرید الوقت والحین نہاں کان اولیاد اور یہاں مطہر معنوں میں ہے ایام جمع
 مختلفا البینہ واضع معلوم۔ تحمل مصدر لا دما کیج کرنا لکھ کر فکان بعضی ہند ہے مگر اسادوق ہے کہ لکھ کا
 استعمال اس وقت ہوتا ہے جب کہ شویاس موجود ہو اور یہ ایک جائد سم ہے جس میں سبب مشابہت حرفی ہے کہ اس قسم کا تہیز ہیز
 ہو سکتا ستمرات جمع سم بروزن روجل کیکر حنی قبیلہ امیاء جمع ناقص اسم فاعل نقص مصدر اور ناخط
 بروزن جعفر اندر این کا پہل۔

المعنی گویا جہاں کے دن جیا انہوں کو کہ کیا قبیلہ کے لیکروں کے پاس میں اندر این کے پہل کو توڑیں کہ لاہا ہے
 جیسے خطل اور نیزہ کی اتھولی اختیار نہ کر لے آتی اس میں بھی بی اختیار آتھو رہا تھا۔

وقفا بها صحنی علی مطبعتہم	ایقولون کا ظہر لکھ اسے و صحنی
---------------------------	-------------------------------

اللغات وقوف واقف کی جمع ہے وقف وقوف مصدر موبشر کا تہیز یا تہیز نا دوزن منان المعنی
 یہاں سے ثانی میں استعمال ہے صحیح جمع صاحب اصل میں اسکا اطلاق اس شخص پر آتا ہے جو کہ صخرہ
 ہو بلکہ اسکا ہم نشین اور مصاحب ہو رہا ہو مطہر مطبعتہ کی جمع ہے اور فعل سے مفعول ہے یعنی کہ لکھا

سوار سی سوار ہون مذکر موت میں ساوی ہے لاکھ لاکھ نہیں حاضر زاب ضرب ہلاک ہلاک مہلک مصدر تہا
ہو اسی علم تعلیم حاصل مصدر کا غم۔ اندوہ تجمل مصدر۔ خوبصورت نیک سیرت بنا۔
المعنی میں اندر این کا پہل توڑنے والا تہا یا روئیو الا تہا جالیہ سبب دوست اپنی سوار یوں کو میرے
خاطر تہا میرے ہر کہے ہوئی کر سچ تہا ہو اور یا چاہیں اپنی رومی اپنی لوگوں کا کام نہیں ہے۔
الاعراب وقوفا چونکہ ناقص خطل کے ضمیر کے حال ہو اسلئے منصوب ہو اور بقولون صحیحی یا مطی کے مضامین
حال واقع ہو اور صحیحی وقوفا کا نا مل ہے اور چونکہ وقوفا جمع کسمر روزن مفرد ہو۔ اسلئے بصورت فاعل ظاہر ہو
کو ہی جمع ہی رہا اور ممکن ہو کہ وقوفا بقولون کے فاعل سے حال ہو کیونکہ عامل رجب کہ فعل ہو سبب قوت فعل کے حال کی
تقدیم جائز ہو کہ قولہ تعالیٰ خشعا ابصار ہم بھر چون او جیسر اس شعر میں ے فی بعض تطواف ابن طبعہ
امنا لا فی حاتمہ فال شارح وانصب امنا علی الحال من لا فی حاتمہ واذا کان العاطف متصرفا جاز تقدیر

۵ وان شفا فی عبۃ مہراقۃ | فہل عند رستم داریس قین مہوکل

اللغات شفا باب ضرب مصدر کا بجزو جاری صحت حاصل کا نا جبرہ وہ انسوجو انگہ سے عبور اور در گذر
کر کے باہر کی طرف نکل کر عبور و مشق ہو جبکہ منے جاری ہو سیکو این مہراقۃ فصل میں مراد تہا ہا زیادہ ہو
یہاں تہا کے لئے ہر داریس بے بیغہ اسم فاعل دروس مصدر باب الضرب نون کا دینا اور نادرید ہو یا یہاں بے استقبال ہو
انی جا علی الارض خلیفہ بن معول وہ شخص جبر علیما وکما جاہد رسول کی درخوش تگین کے لہو ہو جیسے شعر میں
اذ انجانبا عیاک و فاعل بجانب فانک لاق فی بلاد معولا یا باب فاعل سے مصدر بمع جازانا کا مطلقہ استناد۔
المعنی درست مجھو ایسا کہتو میں حال کہ کہی وہ انسویری شفا بن پس کیا کوئی شہر دارا لسنائون کے پاس متحد فریق
ہے جو میرے حال پر رحم کیا کرے اعانت کرے

۶ کذا یاک من افرح خیرت قبلما | وجارتھا ام الرباب بما سئل

اللغات داب عادیہ۔ حال نصیبہ ام الحوریت حارث بن حصین کلبی کے بیٹی کی گیت جگانام ہر تہا
جارتہ موت جا بجزو ہمایہ۔ وزیر بمعز سوت کو ہر آناہر قال الفیوخی سمیت الضرة جارة استکر اھا اللفظہ
پہلے صور ام الرباب بنی نہان کے جو طرک کا ایک قبیلہ ہے مسائل روزن جعفر ایک تہا کا نام ہے
جاہد من تیرا معشوق کی ساتھ وہی حال ہے جو پہلا ام خورث اور اسکا بڑوس ام الرباب کی ساتھ ماسل میں تھا۔
اضاءت ہ کذا ابک بتدا امحذوف سے خبر ہے اھی دابک کہ ایک اور من ام الحوریت اور قبلہا دونوں
میبک طرح دابک کے متعلق ہے کیونکہ وہ بمعز متبع اور حفظ کے ہو نص علیہ الرضی

۷ ترکمت لنصوع المسک منہما | لنسیم الصبا جاءت بریا القر نفل

دام نصیر

اللغات تصنع بصیغہ اضی معلوم از باب لغت لغت مصدر خوشبولی کا مہکتا
مسئلہ کہ توری عربی عربی میں اسو مشہد کہتے ہیں فرار کی نزدیک تذکرہ دیگر اہل علم کے نزدیک مذکر نوشت
دونوں طرح آتا ہے سجتانی کہتا ہے جو اسو مشہد کہتا ہے وہ اسو جمع کہتا ہے اور ذہب علی طرح نوشت بنانا ہر ابن
سکتیت کہ نزدیک اصل بن کہتے ہیں سجتانی کے نزدیک کہتے ہیں اہل کے سوا کوئی نہیں ہے اگر کسرہ نہیں آتا ہے تو ضرورت
شعوی کے لئے ہے نسیم نرم ہوا صبا وہ ہوا جو مشرق کی چلے یعنی ہوا ہی دینا خوشبولی
المعنی جب اوستی تہین نوکتوری کے پٹین لسی ایسی نکلتی تہین جیسی برودہ ہوا لوگ کے خوشبولاوے

فَصَاغَتْ دَمُوعَ الْعَيْنِ مَنِيَّ صَبَابَةٍ عَلَى الْخُرْجِ حَتَّى ابْدَتْ مَعْنَى حُجْلٍ

اللغات فَاَصَتْ بصیغہ واحد مؤنث فَاَصَتْ مصدر باب ضرب بابی کا اُپر سے چلا آنا صباۃ
عاشق ہونا کسی کی طرف محبت سے اسو متوجہ ہونا جیسے بانی کی طرف بہہ جانے کا محملہ روزن منبر تلوار کا پڑنا
المعنی جون پر اتنے سیر آتے ہیں کہ انہوں پر محبت کی ماری میری جہانی پر گر گئی کہ تلوار کا پڑنا انہوں
الاعراب مَنِيَّ معنای متعلی کے موع سے حال واقع ہر صباۃ مفعول لہی اور کچھ ضرورت نہیں ہے کہ کیا
فعل اور یہ فاعل بن ایک ہون نص علیہ الضی اور حال بنا و مل ہے بن سکتا ہے

الْأَرْبَ يَوْمٍ كَانَ فَمِنْ صَبَابَةٍ وَالْأَسْمَاءُ مَادِدَ أَرَقَ حُلْجِلٍ

اللغات الْأَرْبَ بتبیین لاسیما سی روزن معنی مثل بقال ہاسیان ای مثلان یا کی تشدید اور
تخفیف دونوں اسین جائز ہیں یا کافہ اور تشدید ہی ایک لغت میں آیا ہے ابن جنی کہتا ہے کہ لاسیما میں مازائدہ
بہی ہو سکتا ہے صورت میں یوم مجرور علی الاضافہ ہوگا اور معنی الذی بھی ہو سکتا ہے یعنی لاسیما الذی یوم
مدارۃ مجمل اسمائین یوم مبتدا محذوف کی خبر ہو سکتی باعث مرفوع ہوگا بعض نے التخصیص بھی یومائین روایت کیا
سجاء و نے فعلک یون روایت کیا ہے کہ بدون لا کو مستعمل نہیں تھا فیو جی اسکی وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ یہ مرکب
ہو کر ایک کلمہ کی طرح ہو گیا ہے اور اس سے غرض یہ ہے کہ بعد کو قابل تر ترجیح دیکھا کہ ابن فارس فرماتے ہیں کہ اس
سے وہیں کا لہجہ ابن جہان تعظیم مقصود ہوا اب اگر لا محذوف کیا جائے تو قابل کے بعد کو مماثلت ثابت ہوگی جو خلاف
مقصود قال بعض الافاضل و تفقد بقول اذہ القیس مضمی لنا ایام طیبۃ لیس فیہا مثل یوم دارۃ حجل
فانہ اطیب من غیرہ و افضل من سائر الايام و لو حذفنا لابقی المعنی مضت لنا ایام طیبۃ مثل یوم دارۃ
حجل فلا یبقی فیہ مدح و تعظیم انتھی حجلہ روزن بثرن بہاری کام اور امر عظیم کو کہتے ہیں دارۃ حجل
نجد کو دار الضباب میں بنی فرارہ کے مقابل واقع ہے دارۃ ہر ایک فراخ زمین کو کہتے ہیں
المعنی دیکھتے ہیں اسچو دن سچو سنہانہ آئی خاص کردہ دن جو دارۃ حجل میں تھا۔

دارۃ الجلیل کا قصد یہ ہے کہ امر القیس اپنے چچا شریک کے بیٹی عنبرہ پر عاشق تھا اور ہمیشہ موقع کی تلاش میں رہتا تھا کہ یوم غدیر آگیا اس دن سبے کوچ کر لیا عورتوں اور غلاموں کے سوا کوئی باقی نہ رہا امر القیس مردوں کے علاوہ کہ ایک کینکڑہ میں چپ چاپ عورتیں جنہیں عنبرہ ہی کے پاس سے گزریں اور نہانی کے لیے ایک تالاب میں اتریں تو اسی سحر جیسی کیمیاں میں انکے کپڑے لے لینی اور کہا کہ تمہیں کپڑے نہیں لٹنگے تا آنکہ سب لنگی ہو کر باہر نکل گئی کسی نے مانا نہ تھا کہ چاشت کا وقت آگیا چونکہ منزل کا حکم بھی دانستہ تھا ایسے ہیہ ایک عورت جو سبے چچا ہی امر القیس کے کھڑے مقام پر اور زاد گئی نکلے پہر تو بہتر حال شروع ہو گئی اور کچھ بعد دیگر نکلتے آئیں انکو عنبرہ کی نوبت آگئی وہ بھی تنگ کر باہر نکلے اسکی انتہ سے کپڑے لے لے پھر انہوں نے امر القیس کو ملاحت کرنا شروع کیا کہ ناحق تو فی سہن ہو کر رہا اور ننگا کیا اتنی کہا کہ بہوک کا علاج تو ہو سکتا ہے اگر اجازت ہو تو میری دوشنی چار ہے انہوں نے اس کے ضیافت کو خوشی ہی قبول کیا چنانچہ انسی جھٹ اوٹنی کو فوج کر دیا اور غلاموں کو ارشاد کیا کہ جلد سے لکڑیوں کو جمع کر میں یہ کہ باب کرنا جانا اور وہ نہایت اشتیاق ہی کہانی جاتیں یہاں تک کہ سب میر ہو گئیں بعد میں کہنے پالان اپنی سو کر پر لا دیا کہنے ہودہ صرف ایک امر القیس باقی رہ گیا وہ عنبرہ کی حصہ یا بعد صراحتی اور کچھ کو نان پر اس پر اس کو کر لیا موقع پر ہودہ میں منہ لچا نا اور دلکی پیاس بوجھا تا عنبرہ ناراض ہو کر ادھر سے ہٹ کر جب کچا دہ کا ایک طرف رخ ہو جاتا اور اونٹ کو تکلیف پہنچتی تو عنبرہ کہتی میری اونٹ سحر کر جا کہ تیرا نشتہ حرکتیں اسی زخمی کر دیا ہے چنانچہ لکڑے شعرو میں اجمالاً اس قصہ کی طرف اشارہ کرتا ہے

۱۱ وَكَيْفَ عَقَرْتُ لِلْعَدَايِ مَطِيَّتِي | فَيَا عَجَبًا مِنْ كَوْرَهَا الْبَحْمَلِ

اللغۃ عقر کو چلن کا ٹٹا اور نیز بیٹے نخر ہی آتا ہے اور یہی بیان مراد ہے قال الفیومی ورجا قیل عقرہ او نخر فہو عقر انتہی عند انجم عذر اور بر وزن ہمداء مفرد مذکر و بکارت و والی عورت کنواری عطیۃ فیعلہ بمعنی مفعول ہی وہ اونٹنی جس پر سواری کیجائی مذکر مؤنث دونوں میں متعل ہے قال الفیومی فیعلہ بمعنی مفعول لانه ترک مطاہ کو در یضم کاف پالان مسبار و سامان کے سمیت کو اگر کہ ان جمع متحمل بعینہ اسم مفعول متحمل مصدر لا و نا عجبت میں دو احتمال ہیں پہلے یہ کہ کنواری مضاف ماضی میں عجبتے تھا چونکہ کس سے پہلے تغیل تھا لہذا بعد تبدیل بال الفتحہ یا کو الف ہی بدل لگایا کہ قولہ وہل جہ عز فکتے ابایا ہا دوم یہ کہ مفرد و ہوا و الف امتداد صوت کے لیے زیادہ کیا گیا المعنی اس وقت کو نہ ہو تو لگا جبکہ مینی کنواریوں کے لیے اونٹنی کو فوج کیا سو سکی لا و ہو کر پالان جو ایک اجنبی بات ہے میرا الا عراب یوم سیقت مراد ہے اور یہ ذکر لایا انسی کا مفعول ہے اور چونکہ ماضی کی طرف مضاف ہے ایسے ہی میں ہے اور من کو دہا عجبت کی متعلق ہے اور یہاں بارہ پر یہ معطوف ہو سکتا ہے فلا حاجۃ الی التقدیر۔

۱۲ فَظَلَّ الْعَدَايِ يَرْقَمِينَ لِحْمِهَا | وَشَجَّ كَهْدَابِ الدِّمَقِصِ الْمَشْتَلِ

تساوی مجتہد الی اس حد تک

اللغافل بصیغہ ماضی معلوم ظلول مصدر باب علم یعلم افعال ناقصہ سی مکر اسکا استعمال صرف انہیں افعال میں ہوتا ہے جو زمین کیجا تین قال الخلیل لا یقول العرب ظل الاعمی کیون بالناہار یرئین بصیغہ جمع ماضی غائب آتقاء مصدر باب افتعال باہم ایک دوسر کو مارنا قسم جیسے ہڈاب پہننا قال الجوہر ود مقس مہذب ای وہڈاب دمقس بروزن قطر رشیم مقول بصیغہ ماضی تفعیل باب تفعیل مصدر رہنا۔ المعنی پروہ کنواریاں آسین کے گوشے کے تہری اور چربی جو جو ہوئی رشیم کے ہندون کی طرح تھے مارنے لگیں

۱۳ وَیَوْمَ دَخَلْتُ الْحِجْدَ لِحَدِّ وَغَیْرَہٗ | فَقَالَتْ لَكَ الْوَلَدَاتُ اِنَّكَ مُرَحِلٌ

اللغافل وہ ہووہ جو کیڑوں کے ڈانپا ہوا ہو کر خدر تپ تک ہو کہا ایک عجیب تک اسہیں عورت ہو۔ ویل ایک کلمہ ہے جو بد دعائیں سے عمل ہوتا ہے اور کہیں کے آخر میں تا تائیت ہی لاتی ہو جا تا ہے جسکی ترجمہ کیا ہے جل صیغہ اسم فاعل از را جان مجھے پید کرنا۔

المعنی اور خصوص وہ زمین نہیں ہو لوں گا کہ میں غیر کہہ دوں کہ میں گہا اسے تنگ کر چھو کہا خدا کی تخریبات کی جھوٹا الاعراب یوم ذکر فعل محذوف کا مفعول فیہ خذ عینۃ الخذر بدل کل ہے لک الویلات میں کہ خبر مقدمہ اور ویلات بنتہ امور ہے جس اس شعر میں سلام الدھویل ما الجنت + بحیث اضربا الحسن السبیل +

ف یہ شعر خدا تعالیٰ کی اسقول کے مشابہ ہے لعلہ البلم الاستیاسیۃ التمتوت ویز قول الیہ وہیبہ وان حدیثا منک لوتبدالینہ + جنی الخلفی البیان عودہ مطافل + مطافل البکار حدیثا جہا + بشار بجا مثل ماہ المفاصل +

۱۴ تَقُولُ وَقَدْ مَالَ الْعَبِیْطُ بِمَا مَعَا | عَقَرْتَ بَعِیْرَہٗ یَا امْرَءَ الْفَیْسِ فَمَا تَزَلِ

اللغافل عبیط وہ کیا وہ جیر ہووہ باندا جاوے جمع غبط عقر بیٹیہ کا چیلنا۔ المعنی جب ہووہ ہم دونوں بہت جھکتا تھا تو چون کہتے تو کہ اوامر الفیس تو فی میر اونی کے بیٹیہ کو چیل ڈال اسکو کڑا

۱۵ فَقُلْتُ لَهَا سَبِیْہٗ وَادْرُجِیْ لِمَا مَعَا | وَلَا تُبْعِدِیْ مِنْ جَنَّاكِ الْمُعَلِّ

اللغافل سبہ بصیغہ واحد ماضی حاضر تیسر صدر باب ضرب چلنا لقال سر علی فرسک بکرہ ویکر اسکا یقال صحیحہ وصرح صحیحہ اچھی خصلت اختیار کرنا اسانی کرنا قال الشاعر ما شفق جمعی غیر حبک + فاھد عتہ وصرح + قال السارح ای ہوئی علیک الامر وقیل فاصک عتہ وصرح فی سیر حستہ حتی بروزن حصتہ ونازہ میوہ جو درخت سے توڑا جاوے یاں برادوسہ وغیرہ ہو مغلل بصیغہ ماضی تفعیل باب تفعیل دوبارہ پانی پلا گیا المعنی ہر مٹی کسی کہا کہ سید جی جلی پل پلیر جاوے اور اویس کے ڈور ڈسلی ڈال اور اپنی دوبارہ پانی پیر تو تازہ میوہ یعنی آویس

۱۶ فَمِثْلَکِ حَبْلٌ قَدْ طَرَقْتُ وَفُضِعَ | فَأَلْطَمْتُہَا عَنْ ذِرَیْ تَمْسَا لِمَ حُجُولِ

اللغافل مثلاًک میں فارسی ہے اور اس کے بعد رب مقدمہ یہ فاخوہ یعنی رب نہیں تیسری ابوالشناس

نسخہ دارالکتاب

کے اس شعر کی شرح کی ضمن فرمائی ہیں وناثیۃ الاوجاء طامستہ الصفا میرت باخفا وریب والوا واداخلۃ
 للغطف ولم یبصر بکامن رب بدلالة وقوع الفاء العاطفة موقعہ فی مثل قولہ فمثلاک جیلہ قد
 طرقت ومنہم جیلہ صیغہ مشبہ از باب علم کا بہرینہ انوکس ہو یا حیوانوں کے جلیا جمع طرقت بصنیۃ واحد
 متکلم طروق مصدر زکا مادہ یرجبت کرنا موضع اسم فاعل از باب فاعل دودہ بلا نیو کا قال الفراء ان قصد
 حقیقۃ الوصف فوضع وان قصد مجاز الوصف فبغی فاعل الارضاء فیما کان اوسیکون فیما لہاء وعلیہ قولہ
 تکایوم تر وھا تذہل کل مرصعة عمار صنعت چونکہ دودہ بلا نا ایک یا صفت ہر جو مردوں میں یا یا بہن
 ایسے حائض حاسر حال جامع حازر کی طرح اسپن ہے ایسی علامت کی ضرورت نہیں ہے جو فعل کے تحقق کے بعد موصوف
 کی فرق کے یقینی ضرور الہیت بصیغہ واحد متکلم الہا مصدر یصلہ علی انراض کرنا وگردان کرنا قال اللہ تنحی
 لا تلہیکہ اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللہ انتہاء جمع نیمہ مفرد جسی معر تعبد کی ہیں بطور تفاءول کے مسلم غیر
 کی طرح تیرہ کہلاتا ہے گویا وہ پورا کر نیوالا عمر کا ہر محولہ بروزن موضع کیسا الہ میں باب افعال کے خواص نسبت
 المعنی سو تیرہ جیسے بہت سی مالہ اور دودہ بلا نیوالیاں تھیں کہ میں نے لگا اور تعویذ والی کیسا لغزیرہ پھر سی میں نے نہیں
 الاعراب طرقت کا مفعول بہ نہیں ہے جو جیلہ کی طرف پھرتے ہے۔

جہاں
 اور گردان کرنا کی طرح تیرہ جیسا

۱۱ اِذَا مَا بَكَى مِنْ خَلْفِهَا انْصَرَفَتْ لَهُا | بِشَقٍّ وَتَحْتِ شَقِيقِهَا كَمْ حَقَّقَتْ

اللغز بشق بکسر شین و تشدید قات نصف ومنہ الشقیقۃ جو ایک قسم کا جناح، بشق میں بار تعذیب کی ایسی ہے
 اور لکہ کلام انتفاع کی ہے یہی الام معنی ہے یا و با منہم کے یو کہ محول بصیغہ واحد مؤنث غائب معلوم ہے
 ضمیر غائب جلی لیرت پھرتی ہے اور ضمیر مفعول مخدوف شق کی طرف یا لہ یحوال بصیغہ واحد مذکر غائب
 مجہول ہے تحویل مصدر را یک گاہیت دوسرے گاہ بجا نا۔ پھیرنا۔
 المعنی جب وہ بچہ اپنے پیچے رہتی تھی تو اسی اسکے لیے ایک حصہ پھیر دیا اور اسکا دوسرا حصہ میری پیچھے رہا
 جسی اپنے پھیر دیا اور اسکا دوسرا حصہ میری پیچھے چون کا تون رہا۔

الاعراب اذا ما بکی من خلفها انصرفت اسکی جزاء ہے وتحت شقیقہا انصرفت کی ضمیر فاعل سنی مال ہے
 اور لم تحوّل جو آل میں لم تحوّل تبا شقیقہ میں جو مضارع کا حال ہے انصرفت مع متعلقات جزاء شرطیہ کما مر

۱۲ وَيَوْمًا عَلَى ظَهْرِ الْكُتَيْبِ تَعَدَّدَتْ | عَلَيَّ وَالْكَتْ حُلْفَةُ كَمْ تَحْتَلَّلْ

اللغز اکتیب بروزن قبیل رکیب تو وہ کتب و مشق ہے حکم معز جمع کر کے ہیں یقال کتبہم من حد
 ضربای جمعہم ومنہ کتیب رمل لا اجتماع انتہ تعدد بعلی و شوار انت بصیغہ واحد مؤنث غائبہ
 از ایلا قسم کہا نا حلفۃ قسم کہا نا باب ضرب یا کی جگہ بلا گیا جیسے اس شعر میں خنقا سمہم اسیا فنا شرقتہم

فہینا غواشیہا وفہم صد دھا قسمة تقاسمہ کی جگہ ہے ام تحلل بصیغہ واحد ثنوت غائبہ تحلیل مصدر کم
استثنائہ کفارہ وغیرہ جلال بنایا یا چھاڑی کے کہو یعنی طرح بنانا یعنی جب چاہو کہو لویا اسکے کہو یعنی کہ
مدت بہ اندازہ رکھتی ہو قال الفیض والاؤل اقرب اقول فقیہ النخعیل وہو فعل الشیء عن الماخذ ومثل
الماخذ فالاول بخوضتہ والثانی بخوضیتہ وهو المطلوب فیعنے التحلیل جعلہ کحل العقال۔
المعنے اور ایک دن سے کی رشت پر مجموعہ بہت سختی ہے پیش آئے اور ایسی سخت قسم کہا کی جہیں اپنے انشاء اللہ
یا توڑ کر کفارہ نہ دیا یا ایسی قسم نہ کہا کی جسے جب چاہے توڑ سکے یا جلدی سے توڑ سکے۔
الاعراب یوما تعددت کامفعول فیہ ہے اور علی ظہر الکتاب اسکی متعلق ہے فعل مع متعلق معطوف
علیہ ہے جیر جملہ ذالت الخ معطوف ہے معطوف علیہ جملہ عاطفہ ہے۔

۱۹ | آ قَاطِمٌ مَّهْلًا بَعْضُ هَذَا التَّنْكِيلِ | وَإِنْ كُنْتَ قَدْ أَدْمَعْتَ صَارَ حِي قَاجِيلٍ

اللقاقاطم فاطمہ کا مرفوع ہے مہلا اہمال ہے مصدر سے قال الفیض والاسم المہل جو اہلی کے تقدیر کا قرینہ ہے
تدلل خلاف نمائی کرنا یعنی ناز کرنا آدمعت بصیغہ واحد ثنوت مخاطبہ ازاع مصدر کے امر کا بختہ ارادہ
کرنا قسم قطع کرنا اجمال بصلہ فرمے نرمی۔ خوبصورتی سے کوئی کام کرنا۔

المعنے اور میں نے ہی کہا او فاطمہ اس خلاف نمائی کا کچھ حصہ چھوڑ دو اور اگر تو فی فراق کا بختہ ارادہ کر لیا
دراخص صوفی اور صوفی گس ارادہ کو پورا کرنا دوستوں ایسے الگ نہیں ہونا چاہیے کہ ہر متفق ہو نہیکاموقع ہی سے

۲۰ | أَخْرَجَ صَبِيَّيَّ أَنْ حُبَّكَ قَاتِلِي | وَأَتَاكَ مَهْمًا تَا حُرِّي الْقَلْبِ يَفْعَلِ

اللقامہما بجای خود متقل کلمہ ہے ملو دیا دواسی کہیں نہیں تین معانی میں متعل ہوتا ہے رام غیر ذوی
العقول کے لیے مع تضمن معنی شرط جیسو مانتا بن ایتہ (۲) زمان اور شرط کی لیے جیسو واک مہا نقطہ بطنک
سولہ + وفرجک نالامنتہ الذم اجمعا + سمات برن فعل شرط کی لیے ظرف ہوتا ہے (۳) ہتھام میں جیسو مہما
اللیلہ مہالیہ + اودہ بھلے + سربالیہ بیان دوم معنی میں متعل ہے اور تاملے کا ظرف ہے۔

المعنے کیا تجھے میری حالت سے اس امر دیو کا دیدیا کہ تیری محبت بھرا دے انبی میں ہے اور میرا دل جیہ حکم کرے گا
الاعراب ان جبک قاتلہ جبرہ واک مہما تاملے القلب یفعل غرکا فاعل ہے اور غرین ہنرہ ہتھام بھاری کے
یہی ہے اور تقریر کی لیے یہی ہو سکتا ہے مانفج میں صرف تقریر کی لیے ہی آتا ہے مگر رضی فرمائی میں واذا دخلت
الہرقہ علی النقیہ فلحض التقریر اعنی حمل المخاطب علی ان یقرئہ یعرفہ بخوالہ نشرہ صدک والمجدک و
الیرخک بقادروہی فی الحقیقہ لاکار داکار النقیہ اثبات انتہی

۲۱ | وَإِنْ تَأْتِكَ قَدْ سَأَلَكَ مَعِي خَلِيقَةً | فَسَلِّ رَتْبًا لِي مِنْ رَتْبِكَ تَسْلِلْ

بلا قضیہ

اللغاتك اس میں کن تھا جس کے لیے نوں کا حذف جائز ہے مگر یہ حکم تا سکون ہے حرکت کی وقت پہلے آئے ہیں جیسے لم یکن الرجل لو نس کے نزدیک حرکت کی حالت میں یہی محذوف رکھتی ہے جیسے اذالم تلك الخاجلا من حیم الفة + فليس معین عندك عقدا لرتام + ساءت بصیغه واحد مؤنث غائبہ تصور مصدر غمناک کرنا قبول کرنا خلقیۃ پیدا کنشی فسلت کعبی خوشی بصیغه امر واحد مؤنث غائبہ تسل مصدر رہنونا تحمل لینا ثیاب تو کے جمع پر معنی کپڑا اور کبھی ثیاب کے اہل ثیاب ہی مراد ہو سکتا ہے جیسے فتیابك قطری میں ونیر حاسی اس شعر میں لا یتکن عجوزا ان اتیت بہا + واخلم ثیابك مہما معنہا ہا + یہاں دو نوں معنی مراد ہو سکتے ہیں تہل بصیغه واحد مؤنث غائبہ قبول مصدر بصلہ عن کپڑی کا گرا یا قال النعل الثوب عن جبہ نسو اذ اسقط من ہا المعنی اور اگر کوئی اپنے خوشبو کو بری لگے تو تو اپنے کپڑی جیسے علیحدہ کر لے الگ ہو جاوینگے۔

۲۲ وَمَا ذَرَفْتَ عَيْنَاكَ إِلَّا لِتَضْرِبَ لِسْمَ هَيْبِكَ فِيْ اعْشَارِ قَلْبٍ مُّقْتَسِلٍ

اللقا ذرفت بصیغه واحد مؤنث غائبہ ذرفت مصدر لکھو یا ۲۲ سنوں کا ہنسنا ہم تیرا عشائر کے جمع پر جیسے اقبال قفل کے دشوان حصہ عرب کا معمول تھا کہ قمار بازی کی وقت اونٹ کے دس حصہ کیا کرتی تھے اور وہ تیر جس سے قمار بازی کیا کرتی دس ہوتے جنہیں سے رقیب کے تین حصہ اور معی کے سات حصہ ہوتے جس بہا گوان قیمت میں یہ دس فیہ کل آتے وہ ساری اونٹ کا مالک ہو جاتا مقتل بصیغه اسم مفعول تقتیل مصدر ریزہ ریزہ کرنا قفل میں المعنی تیری آنسو میں ہے مگر ایسے کہ میری سخت پامال اور ریزہ ریزہ دل میں تو اپنے دو تیر رقیب اور معی مار کر مجھے بیدل کر دی اور خود سار دلی ہاک ہو گیا جیسے بہا گوان جواری کے قبضہ میں اونٹنی کے ساری حصہ آجاتے (د) قمار بازی کی تیر مع حصص کے یہ ہیں قد یک حصہ تمام دو حصہ رقیب تین حصہ حلس حصہ نافر ۵ حصہ سبل ۶ حصہ معی ۷ حصہ اور تنفیج متنج و غدا کا کوئی حصہ نہیں ہوتا۔

۲۳ وَيَبْضُرُ خَدَّيْكَ لَا يَزِيدُ خَيْبًا هَا تَمْتَعْتُ مِنْ هَوِيْهَا غَيْرَ مَحْجَلٍ

اللقا بضمیۃ معنی آنڈی کی میں اور خدر کی معنی خیمہ کے ہیں مضیۃ الحذر سی یا تو خوبصورت عورت مراد ہے یعنی شرمخ کی آنڈی کی طرح شفاف اور سپید چکنی چڑی ہے یا مستور بغیر خاص کیے کی خیمہ کپڑا کیا گیا ہو شاعری مراد اس سے کہنا نہیں اور عرب کے عادات سی ہے کہ معین چیز کو کثرت کے لفظ سے تعبیر کیا کرتے ہیں جیسے اس میں دیکھ قصہ نام قرۃ حالانکہ مراد اس سے ایک ہی گانوہر جس کی طرف حضرت شیب مبعوث ہوئے خباء و خیمہ جویشم یا بالون یا اونٹوں کے پشم سی بنایا گیا ہو محدود یا تین ہوتا ہے ہوتی ہیں معجل بصیغه مفعول افعال مصدر المعنی بہت مستورات میں جو شرمخ کی آنڈی کی طرح خوبصورت ہیں میں ان کے ساتھ کہلا کیا سما لیکہ مجھے کسے قسم کا کھٹکا تھیں تہا جس سے میں جلدی کرنے پر مستعد اور برا لکھتے کیا جاتا۔

نہا

سنانیہ

نہا

الاعراب اس واو کے بعد رب مفعول ہے جبکہ جواب تمتعت سے شروع ہوتا ہے۔

۲۴ | اِجْتَاوَزْتُ اَحْرَاسًا اِلَيْهَا وَمَعَشَرًا | عَكَ حِرَاصًا اَوْ كَيْسَرُونَ مَقْتَلًا

اللغتا اجتاوزت بصيغة واحد مکمل تجاوزت گذرنا متعجب بنفسه يقال اجتاوزته تعذبت احراس جمع خارس یعنی حافظ و نگاہبان معشر اسانوں کا گروہ معاشر جمع اور چونکہ معنی جمع ہے ایسے صفت بھی حراصا جمع ہے تو حرف شرط جو بعض اوقات بمعنی ان مصدر کی بھی آجاتا ہے صبیحہ خداوند کریم کے اسقول تزن یودون لو انهم بادون فی الاعراب یہاں ہے مصدر یہ ہے اسی معشر احراصا علی اسرار قتلتہ اصمعی لوشیون مقتلہ شیل معجزہ سے روایت کرتا ہے من اشردت الشیء اظہر تہ۔

المعنی میں محافطوں و ایسی لوگوں کے گذر کر جو پوشیدہ میر کی قتل کر نیکی تمنا رکھتے ہو خاص اس پر روشنی تک پونجا الاعراب یہاں جملہ لوشیون مقتلہ تاویل فرمیں ہو کر قتل کی یا تو مکمل سے بدل اشمال ہے جیسو ایلیم یعلوہم ان تطوہم قال صاحب المجامع ہو بدل اشمال من مفعول لم تعلموہم۔

۲۵ | اِذَا مَا التَّرِّيَا فِي السَّمَاءِ تَعَرَّضَتْ | تَعَرَّضَ مِنْ اَشْتَاءِ الْوَسْطَاخِ الْمَفْضَلِ

اللغتا اذا ظرف ہے اور ما زائدہ ہے تریا ہریان یا جھکاہل میں ترویج تصغیر جو ثروت مشتق ہے بمعنی کثرت جو کہ تریا میں بھی تارویج کثرت پائی جاتی ہے ایسے اسی تریا کہتے ہیں تعرضت بصیغہ واحد ثروت غائبہ تعرض مصدر غرو کے ہو کما رہ دکھانا کما رہ پر ہونا تیج میں ترسنا قال الشاعر اذا ما التریا فی السماء تعرضت۔ یا ہا حدید العین بفتح الحیم + قال الشاعر فی شرح قولہ وندمان یزید لکاس طیباً سقیت اذا تعرضت للنجیم + رب ندیم علی وصفته سقیتہ اذا تعرضت للنجیم ای بدت عرضہا للنجیم یقال تعرضت الجبل اذا احدثت مینا و شمالا فیدہ ولم تستقم فی الصعود قالہ تعرض مدارجا فشیخ تعرض الحجی للنجیم ہذا ابو القاسم فاستقیم و شامچر کا مار ہے جسی موتیوں سے جڑا کر لیتے ہیں و شرح بروزن کتب جمع اور جب موتیوں میں چاندی یا سونے کے دانے پرو دیتی ہیں تو اسی فصل کہتے ہیں شہد میں بدھنی بالہا بری کہتے ہیں آتشا شنی کے جمع ہے بروزن حل بمعنی لڑی

المعنی میں اس پر روشنی تک اس وقت جا پونجا کہ ہریان آسمان کے کنارہ پر ایسی تلخیاں ہرور نمایاں ہو رہی ہیں ہریان اپنی کناروں کو ایسی کھلا رہتین جیسے ایسی الکی زمین کے موتیوں میں چاندی یا سونے کے دانے سے فاصلہ کیا جاتا ہے الاعراب یہ شرح تجاوزت کا ظرف ہے جو پہلے شرح میں واقع ہے اسی تجاوزت فی وقت تعرض التریا۔

۲۶ | تَجَنَّبْتُ وَقَدْ فَضَنْتُ لِنُفْرِ ثِيَابَهَا | لَكَ السَّيْرُ الْاَلْبَسَةُ الْمُتَفَضِّلِ

اللغتا انضت بصیغہ واحد موت غائبہ فتنو مصدر باب نصر ضمیر کلمہ و کما اوتارنا و قال صاحب الصحاح

وہ بجز اعتدال نشد بیدار لکھنا نہ ستر بستر میں سکون تا معنی مایستہ کی ہے معنی پردہ لکھنا ایک قسم کے کپڑے میں جو پہنی جائیں متفضل بصیغہ اسم فاعل بفضل مصدر فضلیہ پیشہ والا فضلہ ایک قسم کا لباس ہے جو سونے کی وقت پہنا جاتا ہے

المعنی میں ایسے حال میں کسی پاس آیا کہ وہ پردہ اڑھیں شو کے لیے سب کپڑے اڑا دیں تو سو اس لیے شو کے جو متفضل

۲۷ فَقَالَتْ يَمِينَ اللَّهُ مَا لَكَ حَيْلَهُ | وَمَا أَنْ أَرَى عَنْكَ الْغَوَايَةَ تَحِيْلَهُ

اللغایمیں صل میں آئیں اہل کو کہتے ہیں چونکہ عرب لوگ دائیں ہاتھ سے قسم کہا کرتے تھے لہذا اب معنی قسم ہو گیا، فی الصحا اذ الخ الغواضب کل امرئ منهم یمنہ علی یمین صاحبہ فقالت یمین اللہ ابرہہ قاعدہ ولو فظوا اداسی لہذا یمین واوصلی غواضب بفتح غین گراہی تجلے بصیغہ واحدہ مونث غائبہ اخیلاہ مصدر تکشف ہونا المعنی پس کہنا خدا کی قسم تیری کوئی بہانہ نہیں اور نہ میں یہ خیال کہ تیرے کہ جسے گراہی یعنی عورت کی محبت دور الاعراب میں نے ان کو اگر مرفوع پڑا جائے تو مبتدا محذوف کے خبر ہوگا یعنی یمینی میں اسد اور اگر منصوب پڑا جائے تو احوال محذوف کا مفعول مطلق ہوگا اور مصرعہ ثانی میں غواضب ادی کا پہلا مفعول ہے اور حملہ تجلے دوسرا۔

۲۸ خَرَجْتُ بِهَا فَنَسِيَتْ خُجْرًا نَكَا | عَلَا أَكْثَرُنَا ذَيْلَ مَرْطٍ مَرَحَل

اللغایمیں بصیغہ واحدہ مونث غائبہ خبر مصدر باب نصر کہنیتا و داء بروزن صحاب ایک مونث کلمہ ہے جس کے مخرجے اور اگی دونوں آتی ہیں اور اکثر اوقات معنی ظرف زمان متعلیٰ ہوتا ہے کیونکہ ایک وقت کو دوسری طرف سے مقدم مؤخر کہہ سکتے ہیں اور کبھی ظرف مکان میں بھی متعلیٰ ہو جاتا ہے جیسے یہاں اکثر بفتح تین نشان اتنا جمع ذیل اہل میں آتا ہے معنی مصدر ہے جس کے پہلے مخبر میں کپڑے کا بھانٹنگ دراز ہونا کہ اس کا پلا زمین پر چھو بعد میں اس پلہ کو بھی کہنے لگ گئے جو زمین کے قریب ہو جائے کو پہلے نہیں تشبیہ بالمصدر ذیل حمل مثل سیل و سیول مرط اونوی یا ریشمی چادر جسے عورت پہن کر مرط و جم جیسے حمل و حمل مرط وہ چادر جس پر کچا وہ کی تصویریں ہوں۔

المعنی میں ایسی حالت میں کہ نکلا کہ وہ میری اور اپنی نشانوں پر بونٹو دار ریشمی چادر کا پلا کہنیتا چلی آئے تاکہ جو جیون کو پتا نہ لگے یا نہایت فخر سے چلتے تھے۔

الاعراب بھان میں باقاعدہ کی ہے اور نقشہ ضمیر مونث سی حال ہے جسے ضمیر سے جملہ خبر وراثنا حال اتم اس حالت میں یہ دونوں حال متداخلہ ہونگے یا دونوں حال مترادف ضمیر ہا سے ہیں۔

۲۹ فَلَمَّا أَجْرْنَا سَاحَةَ الْحَيِّ وَالْحَيِّ | بِنَا بَطْنُ حَبِيبٍ ذِي حَقَائِدٍ حَقْنَقِل

اللغایمیں بصیغہ متکلم مع الغیر اجازت مصدر قطع کرنا انشی بصیغہ ماضی معادوم انشأ مصدر حلقہ میں بائیں طرف اعتماد اور میل کرنا یہ مطلق اعتماد اور میل کے معنوں میں متعلیٰ ہو گیا ہے خواہ کسی قسم کا ہو اور خواہ کسے

باس میں کراہی ہے

دور ہوتا ہے۔

جانب سے ہونے سے گزرنی اور ایک طرف ہونے کی ہے آیا ہر قال بود ہبلہ نہ انتی غیر ہوم اعینا ہما انتی
 بدیع ساختہ سیم۔ قال التبریزی انتی اے مروتاخذ ناحیہ خبت بیت زمین حسین رتیاہ ہونص علیہ حب الصحا
 تحقاً جمع حقت وہ ریک تو ہے جو درسا پھر ایسی ہو عقل برون فرج وادی وہ رتیاہ کا ٹیلہ جو
 بڑا ہو فاذا انقص نہوکتیب فاذا انقص قیل عوکل فاذا انقص قیل سقط فاذا انقص قیل عذاب فاذا انقص قیل لب
 المعنی جب ہم قبیلہ کی انگلیں سے گزرا کیا ایسی کہ بچا بچا یا پھر یا کنارہ کیا کہ وہ کچھ بڑا ہو ایسی بچا بچا بچا بچا بچا
 الاعراب انتی بنا کی حکمہ انختیا بطن خبت چاہتا تھا کیونکہ اعتماد کرنا ایک طرف ہونا انسان کا خاصہ ہے
 نہ زمین کا لیکن یہاں بطور تلبیس ہے جیسے شاعر کے شعر میں ہے فلما ان جری فدان علیہا کما طینت
 بالفدن السیاء اے ای کما طینت الفدن بالسیاء عقل خبت کے صفت ہے جیسے دی حفات۔

۳۰ هَصْرْتُ بَعْدَ دِي رَأْسِهَا فَنَمَّا كَلْتُ | عَلَيْكَ هَضِيمُ الْكُتْمِ رَيَا الْمُخْلَجِ

اللغز هَصْرْتُ بصيغہ واحد تکم هصر هصر مصدر کھینچنا۔ ہرکا نا۔ توڑنا۔ تازہ شلخ کاموڑا متعذر
 بنفسی ہے اور صلہ ابرہی مستعمل ہے فود ابن فارس کے نزدیک بالوکا مجموعہ جو کانون کے متصل ہو ان کے کیت کے
 نزدیک فود یک گوندی ہوئی زلفین مراد ہیں اور باع میں اصمعی کہہ وایت کے فود یک کے دونوں جانب
 مراد ہیں ہر ایک جانب فود کہتے ہیں اقواد جمع ہے جیسے فوکے جمع اقواب ہضیم الکتم بار یک کر کہہ وصف
 مرد و نمین ہوا عورتوں میں چھانیا کیا جاتا ہے قال الشاعر الا قالت الحنساء یوم لقیتمہا عہد تلک دھل
 طاؤ الکتم اھصتا وانیضا وحتذا حین تمس الراجہ بادرہ + وادی اشتی وفتیان بہ ہضم + ریا سیر
 ریان کاموٹ ہے مراد تازہ مٹخاں ہم طرف کا صیغہ ختمال کے کہہ یعنی پٹلی۔

المعنی میں ہی کی زلفیں پڑ کر اپنی طرف کھینچی یا چھکا یا تو کوچی آئی یا چھکائی یا لیکہ وہ کر کے تپے اور پٹکی کی
 الاعراب هصر کا مفعول بہ وہ ضمیر محذوف ہے جو معشوقہ کی طرف پہنچی ہے اصل میں هصر تھا تھا ہفتی میں
 ہفتانت کی لہی ہے ہضیم الکتم اور ریا المخلج دونوں تملیت کی ضمیر فاعل سے حال مترادف واقع ہیں اور
 سارا جملہ لما کا جواب ہے اور بعض کے نزدیک انتی خبر شرط ہے اور واو زائدہ سیر داخل ہے جسے ان آیات میں خذ
 جاء وھا وفتحت ابوابہا۔ فلما اسلما وذلہ للجبین فلما ذہب عن ابراہیم الروع وجاءتہ الشمس کہ انہیں
 وفتحت۔ وذلہ۔ وجاءتہ سبب جزائیں ہیں جن پر واو زائدہ داخل ہے۔

۳۱ مَهْفَقَةٌ بَيْضَاءٌ غَيْرُ مُقَاصِدَةٍ | تَرَاهُهَا مَصْقُولَةً كَالشَّجَرِ

اللغز مَهْفَقَةٌ ہفہد بار یک کر اور یہ عورتوں میں وصف ہے قال الشاعر مہفہد الکتمین مخطوطہ الطاء
 حکم الفہ فی کل صید و محضر + مقاصد بڑی پٹ کی عورت مشق از افاضہ باب فعال فیض محرور گویا وہ پٹ

کی طرف سے ہائی گئی ہے ترائیت جی ترمیمہ مفہور وہ جگہ جہاں پر زیور متعلق کیو جابن قال الشارح فی شرح
 قولہ سے سود و ابہا بیض تراہما + در در اقامتہا فی خلقہا عجم جمع تربیتہ وہی معلق الحی قال فی القاموس
 عظام الصدۃ اذ ولی الترقیقین اذ ما بین اللثدین اذ اربع اذ صلاح من مینۃ الصدۃ اذ اربع من لیسۃ تیراۃ
 والرجلان والعیان اذ موضع القلاذۃ منخفجیل بر وزن مغرل روی بان کالفاظ ہے ہمیں شیشہ۔

المعنی بنکر کہ سفید رنگ والے بڑے بڑے پتے ہیں۔ اسکا سینہ شیش کی طرح صقل کیا ہوگا
 الاعراب مہم ہفتہ آتو مضبوط ہواور ہضم الکشم لکشم حال ہے یا مفرع ہو اور بند اخذ و فی ہجہ کی خبر ہے

۳۴ لیکر المقانۃ البیاض بصفرة | اغذاها فغیر الماء غیر حاکم

اللغات بکر گئی ہے بلطیر خبر حکا ہم مثل پہلے موجود ہو اور اوس سے وہ موتی ہے جو سیراۃ کی ہا ہوا وض علیہ صبا
 الفتح مقانۃ بصفینہ اسم مفعول مؤنث مقانۃ مصدر سلا ناغیر پاکیزہ پانی اضافت صفت کی موصوف کی طرف سے
 حال بصفینہ اسم مفعول تحلیل مصدر اترنا وہ پانی جو اوزنوں کے گدلا اور کد کر دیا ہو۔

المعنی ایو سیکے اگلور موتی کی جگہ ہے جسکی سپیدی زردی کی موتی ہے اور پاکیزہ پانی نے اس تربیت دی ہے
 کوئی اترانہیں لینے وہ سیراۃ کی پانی کو غذا حاصل کر چکا ہے جو نہایت ساف اور پاکیزہ ہے جو کہ وہ سیراۃ نہیں موتی ہو تو بہت سپید
 یاں ہندوی ہو تو میں اسکی ایسا کہا اور غورث کو موتی کے ساتھ عموماً تشبیہ کیا کرتے ہیں کہول الشاعر ہ کانت کدۃ
 بحر غاص غاصہا + فاسلمتہا یداد بعد اذ دارا وقولہ تھا کا نہیں الیاقوت والمرجان اور غذا ہا کی منیر اگر
 مشورث کی طرف پہنچا کہ تو تیری مکتب کے کیونکہ عموماً خوبصورتی اور لطافت بہت صاحبہ پانی کا بھی ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ
 نازک بدن عورت کو وہ مادہ کہہ لیتے ہیں اور مکتب کے بکر سیراۃ شرمخ کا آندہ جو سپید یاں ہندو
 ہوتا ہے اور عورتوں کو شرمخ غون کر اذہن ہے ہی تشبیہ دیا کرتی ہیں قال اللہ تعالیٰ و عندہم قاسمۃ الطرف کافن
 یہی ہو سکتا ہے اور بیان کہ مضمون یہی پڑھ سکتے ہیں مقانات بصفینہ مؤنث لہذا اصل موصوف کی ہا کہ قولہ ہفتہ الکھن
 محطوطہ المطا الی آخرہ وقولہ سے صعب الکھنۃ لا یرام جنابہ + ماضی العزیزۃ کا حکام المصقل
 اور جگہ غذا یا خبر خبر یا حال بتقدیر قدیم ہو سکتا ہے

۳۵ قصۃ و ثبائی عن اکینہ او تتقی | بناظرۃ من وحش و حجرۃ مطہر

اللغات قصۃ بصفینہ واحد مؤنث غائبہ مصدر اعراس کہ نا تبندی بصفینہ واحد مؤنث غائبہ
 ابداء مصدر بصلی عن ظاہر کرنا اسیل نرم و کشیدہ رخسار کی صفت ہے تتقی بصفینہ واحد مؤنث غائبہ تھا بصفینہ
 بصلی بادرل بار کو حاضر ہانا ناظرۃ الکھنۃ فی الصالح و یقال للعیان الناظرۃ - و حجرۃ کہ اور بصرہ کے
 چلیں کوس کا سنسان جنگل میں ایک گہر ہوا اور انہیں سے نص علیہ الاصحی - مطلق ہواور حجر والی موضع کے

بہارِ قیسیدہ مقانۃ بصفینہ کی طرف صنف م

بہارِ قیسیدہ

المعنى منه يهينى واورد از اور نرم رخسار کو ظاهر کرتى ہى اور لکھو جو خبرہ کہ بچہ وار خوش کہ ہر دیکھو واپس
اور از یمن عاجز نہایت ہے۔ یعنی جب ان کو دیکھتا ہى تو بچائی اسکے وجہ کہ بقدر خوش کہ آنکہ کانیاں آجاتا ہے۔
الاعراب قال الأستاذ قد ظلمه مفضل ياوش کی لغت ہى جو معروف ہو سکر باعث کرہ لغت میں نہیں لکھتا۔ یا
بعضہ لکھو کہ جب کہ طرف مفضل کا ہوا کرنا قریب پیدا بلکہ سوائی اور بلاست کہ کہی معنی نہیں لکھتا قال العبد الضعيف اصل
الله حاله ان الاستاذ ظلمه نظر الى اصل الوضع والا فقد يقال جاني غلام زيد من غير اشارة الى واحد
معين وذلك كما ان اللام في اصل الوضع لواحد معين ثم قد يستعمل بلا اشارة الى معين كما في قوله ولقد
امر على اللثيم يسبى وذلك على خلاف وضعه نفس عليه الشيخ الرضى فعلى هذا يجوز وقوع مفضل لغتھا لا
في حكم النكرة فاعتنم ذلك فانه من افادتنا قال الشيخ الرضى واجاز ان يكتسب تشكيك المضاف للذكر لا مانع
فيه من التبريف لئلا يفصل نحو جاءني غلام زيد طرفا كما يجوز مثل ذلك في المعرف باللام انتهى ما في
یہ بات کہ خوش جسم اور مفضل مفرد و سبب کی نسبت صرف اس کا ہوا کہ فی کہ وہ بلفظ مفرد کہ قال الفیوحي الوحش
سفره والجمع وحوش انتهى وقال في التاج الوحش من حيوان البركامل لا يستلش موث انتهى وعليه قول الشاعر
ه لقد تركتني احدا الوحش ان ارى اليقين منها لا يروعهما اللعنة اورد وحش کا مشتق محذوف ای من نواظر

۴۴ وجید جید الرئیم کین فباختر اذا هي نصته ولا بمعطل

اللغات جید کہہ جیم وکون یگردن جیار جیم حل لرجع احوال فاحش بد صورت و بیخ حدس سجاور
نصبت بصیرت واجهت غائبه نفس صدر او کا کرنا معطل بصیرت اسم قول تطیل مصدر بنی زبور کرنا۔
المعنى وای گردن ظاهر کوئی ورجو ہرن کی گردن کی طرح واز ہری اور ہائی پر بد صورت نہیں اور نہ ہی نریم
یہاں اشارہ مشوقہ کی گردن کو ہرن کی گردن سے مشابہت دی اگر اس نفس کو تبرا ہوا ہا ہر جو خوش مرین یا جاتا ہے
الاعراب جید اسیل معطوف ہى اور ظرف اذا ای نصته فاحش کہ مشبہ ہے

۴۵ ووقع یزین المثنی اسود فارجم انیت کفتو الخلة المتعکین

اللغات افرع عورت کہ سر کابل جنہیں ہندی میں جو لی ہے ہن ستن پہلہ فاجم سیاہ اوخوار محمد بن وریز
یعنی آریک شب انیت گہن دار قصبہ زورن حل افضل خوشہ قنوان قنوان جمع متعکین میں خفاذا
فاعل تشکل صدر خوشہ مل میں تشکالہ تھا لیکن ضرورت کہی تاکہ حذف کیا گیا ہے۔ الا ہنہ البشر کہ انہیں

البدیت حاجی امین یا یہ کہ سنو بات ورجو ہن تا بہایت ضروری نہیں۔ ومنہ قول تاج
لا فارض ولا بکر۔ وقول الاعشى۔ عہدکے ہائی الحی قد سہلت۔ بیضا۔
وغربتی وزعت الک لابن فی الصیف تاجر۔ وقول الاخضر۔ وای۔ مفہمہ انکسین محطوطہ الظاہ
فاضہ یا فحال فیض حجر گویا وہ بیت

وایضا

حاضِب و قولہ یا لیت اُم الکتاب کتبت صحیفی مکان مَن اُمتنی علی الکتاب کتبتا مَن اُمہ کہ خلدہ ذکر ہی ماہیہ کہ قولہ
 صفت جو بریل لیل من وقال صفا الکفایۃ العذق بکسر العین الکباستہ وہی القنایض وعود العذق وهو عود الکباستہ
 یقال لہ العرجون والاهنا وفي العرجون الشاربع الواحد ثم لُح و شمر فح وهو اللک؛ یکون علیہ البسر وهو العکال ایضا
 و جمع عکال فیہ هذا اشکال فی جعل التعمکل لغتا للقنوی کلا یخف علی اولى النبی بل هو الحق الصریح
 المعنی وہ ایسی چوٹی دکھائی تھی جو پتہ کو نیت دے رہی ہو اور بڑی گہری کا لہو خوشہ دار کجور کے خوشہ کی طرح گہر
 اور گنجان ہو یا ایسے خوشی کی طرح ان جو کمال گنجان اور خود خوشہ دار رہے

۱۹ غدا اثرها مستشترات الی العلیٰ | تفصل العقاص فی مثنوی و مرق

اللغات - غدا اثر جمع غدیرہ وہ بال جو گندی ہوئی ہوں مستشترات بصیغہ ہم فاعل یا مفعول جنم ہو
 ہشتر اور صدر - اندر کی طرف گونڈا - یا اندر کی طرف گونڈا جانا - عقاص جمع عقیصہ عورت کو دہ بال جو جوڑا بنانا
 جامن مقص ہے شفق جو جسکے سنو ہین بالوں کو جوڑا بنانا - باب ضرب مثنی وہ بال جو دوہر گندی ہو گئی ہوں مرق
 المعنی اسکے گندی ہو جو بال اوپر کو اوپر ہو کر ادا کے جوڑے دوہر گندی اور لکڑی بالوں میں چھپر ہوئی ہیں پورا
 الاعراب غدا اثرها مبتدأ ہے - اور مستشترات الی العلیٰ خبر - اور جملہ تفصل العقاص فی مثنوی و مرق مستشتر
 کے فاعل ہے حال واقع ہو یا ضمیر جو در حال ہے - بصورت میں العقاص پر لام عوض مضاف الیہ کے ہے -

۲۰ و کثیف لطیف کا تجدیل مختصر | وساق کا بنوب السقی المذالک

اللغات جدیل - وہ مہار جو چمکے سے بنائی جائے - جدل سوا خود ہو جسکے معنی بنو کے ہیں بغیل مجھے
 مفعول ہو شخص ہر ایک کرو منہ فعل مختصرۃ انبوب پوری - انا مبیج جمع سقی فیصل یعنی مفعول
 یعنی سیراب جیسے جنی یعنی بھتی و چتر یعنی مجروح مذکر لک بصیغہ ہم مفعول تذلیل مصدر نرم بنانا کجور
 یہاں ایسی حالت میں ہونا کہ باعث کثرت پہل کے اسکی شاخیں نیچے کو جھک آویں - ومنہ نخل مذکر لک
 شحمینی اور وہ ایسی نازک مکر جو ہمارے پتلی ہو ظاہر کرتی ہو اور ایسی پتلی دکھائی ہو جو سیراب نرم نرسل
 اور جلا طرح ہو - یا ایسی نرسل کی پوری کی طرح ہو جو بہت بار دار کجور و ن میں اگا ہوا ہو - اور کجور و ن
 صم صم - وہ نہایت شادابی کی حالت میں ہے -

اللغات تصدیل یا نخل مخدوف کا وصف ہو - یا بردی یعنی نرسل کا -

۲۱ ابداء مصدر یصل من ظاہر فیتت المسان فوق فراشها | لئوم القحطی لہ تم تطیق عن تفضیل

بسیار یا مدخل بار کو حاضر بنانا مفعول ہے باب نصر فیصر سے وہ چیز جو ریزہ ریزہ کی گئی ہو - جسکے بر وزن ہر
 چائیں کس کا سنسان خشک ہو ایک کہ کستوری کو مشہوم کہتے ہیں - فرا کے نزدیک مذکر ہے دیگر انوی مذکر خوش

وہ بال جو جوڑا بنانا
 کجور

دونوں طرح استعمال کرتے ہیں جتنا کہ نزدیک بتاویل جمع موش ہر قریش سپاہیوں۔ فعال یعنی مفروق
 ہر جیسے کتاب یعنی مکتوب۔ قریش جمع ہو۔ لہٰذا تنطق بصیغہ واحدہ موش غائبہ تم تطلق مصدر لطاق
 پہنسا فہو یعنی التفعّل للتعلم غوثی۔ اور لطاق کو معنی میں اختلاف ہو بعض تو لطاق ہو مرد ازار بند لیتے
 ہیں۔ بعض اس کپڑے کو مرد اور کپڑے میں ہر عورت اپنی گردن پر لپیٹ کر بچپن سے باندھا کرتے ہیں اور کچھ لوگ ان کو بچپن پر
 لکھتے ہیں جس سے بصورت اس گاہک سے کی ہو جاوے حسین ازار بند واکر عمو عوتین پہنا کرتی ہیں عن یہاں
 یعنی بعد کہ ہر جیسے گاہک عن کا پرین۔ اور رخی فرما کرتی ہیں کہ اگر عن کو یہاں اپنی معنوں میں لیا جاوے تو وہی
 مضائقہ نہیں یعنی کا پرین متجاوزا عن کا پرینا علیہ یہاں عن ہی اپنی معنوں میں مستعمل ہو سکتا ہے جیسے
 لہٰذا تنطق متجاوزہ عن تفضل۔ تفضل بروزن تفضل مصدر عورت کا گہر میں ایک کپڑے میں رہنا۔ اور یہ
 کپڑے کو تفضل کہتے ہیں۔ نص علیہ الجوهری۔

المعنی۔ وہ پہرون چڑھنے تک سوئی رہتی ہو بھالیکہ رشک کے بریک اسکی بچوں کی پرکھ رہی ہو تو یہاں اور چاٹ
 میں سوئی ہو لی ہو تفضل کو چوڑا کر لطاق نہیں پہنتی یعنی ایک کپڑے میں رہتی ہو جیسو خوشحال عورتیں گہر میں
 پہنا کرتی ہیں لطاق پہننے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی کیونکہ اسکی لونڈیاں ہتھکڑیاں پہنتی ہیں کہ اسی کی کام
 کو خود سر انجام دیں گے گہر سے باہر جانگی ضرورت نہیں پڑتی۔

الاعراب جملہ فیکت المسکاتہ تفعّل کے فاعل سے حال واقع ہو۔ اور نوم الضعی مبتدا محذوف ہو خبر ہے
 یعنی ہی اور جملہ لہٰذا تنطق عن تفضل نوم کے ضمیر سے حال واقع ہے۔

۴۹ اَوْ تَعْطُوْهُنَّ خُصَّیْنَ غَیْرِ شَتْنٍ کَانَ اَسَارِیْعُ طَبِیٍّ اَوْ مَسَاوِیْثٍ اَصْحٰہِ

اللغات تعطو بصیغہ واحدہ موش غائبہ عطا مصدر باب نصر یزنا۔ رخص بروزن صغیر نازک
 مصدر رشتن شبت شین و سکون راحت۔ وہ عضو جو کام کرنے سے سخت ہو جاوے جو صفت مشبہ رشتن بالتحریک
 مصدر باب علم اساریع اسرع کنی جمع ہو۔ ایک قسم کے گرم ہیں جسکو سرسبز اور باقی بدن سپید ہوتا ہو۔ اور
 وادی طہی میں پیدا ہوتی ہیں مساویک مساویک کی فتح ہو۔ ابن دریکہ نزدیک سوک سے شتق ہو جسکو معنی
 مٹی کے ہیں۔ یقال یکت الشی اسوکتہ من باب قال اذا دلکت۔ ابن فارس فرماتے ہیں لتا وکت الابل سو ماخوذ
 ہو جسکو معنی ہیں اونٹوں کا اپنی گردنوں کو ہلانا۔ چونکہ مساویک میں بھی حرکت پائی جاتی ہو۔ اس لٹو مساویک سے
 موسوم کیا گیا۔ لیکن ابن دریکہ کو معنی بہت قرین قیاس ہیں۔ انھیں بالکسر ایک رخت ہو جسکو پہنتے ہیں ہر
 المعنی اور دوزم اگیوں سے جو سخت نہیں ہیں کیتی کیتی ہونا کی میں کو یا وادی طہی کو کہ گرم اور سخت ہونے کی مستقام
 الاعراب رخص موصوف محذوف یعنی صلیح صفت واقع ہے غیر شتن صفت دوم سے کات

حرف شبہ بالفعل ہے ضمیر کا اسم ہے اور اس اذیع ظنی مع معطوف مساویک اخیل خبر ہے۔

۴۰ | تَضَيُّعُ الظَّلَامِ بِالْعَشِيِّ كَانُوا | مَنَارَةٌ مُمَسِّي رَاهِبٌ مُتَبَتِّلٌ |

اللغات تصنیض یعنی واحدہ وقت غائبہ اختارت مصدر روشن کرنا۔ ظلام بروزن کتاب۔ ابتدا شب اور تاریکی عشی وہ وقت جو شام سے شروع ہو کر خفتن تک جاتا ہے مَنَارَةٌ یعنی میم چراغدان۔ قیاس تو اس میں جمع کا کسرہ تھا کیونکہ الہ کا صیغہ ہے لیکن یہی خلاف قیاس الفتح آیا ہے اور صحاح میں یہ ہے کہ مَنَارَةٌ ہم طرف بہ ستارہ ہو بناور سنایہ جمع محسنی بروزن فعل اسم ظرف ہے اور مراد اس کے گرجا ہے جو زمین رات کا آئی جا کھنص علیہ الکی ہری راہب خدا سو ڈنیوالا۔ عیسا کی عابد جو خدا سے بہت نیوالا ہو۔ رہبان رہبان جمع متبتل یعنی ہم فاعل خدا کی طرف سب عطا ہو کر جانیا والا۔ متبتل مصدر باب الفعل سب عطا ہونے والا۔ الگ ہو کر صرف خدا کی عبادت کو اپنی مستعد ہو جانا۔ حضرت فاطمہ کا لقب متبتل اسی ہی پر اتھا کہ انہوں نے سب خواہشوں سے جو زائد ہوں کر خیالات کو پر انگلی میں ڈالتو بہن لکھل المصنی مشا کیوقت اپنی چمک دیک سے پہلی رات کو روشن کر دیتی ہے گویا وہ خدا سے ڈنیوالی یا لکھل کی طرف متوجہ ہوئی الی عیسا کی زانو کہ چرخ کا چرخ آؤ جو درد و تک موشی پہیلا تا ہے۔ اس قسم کے عابد کی خصوصیت اس ہے کہ وہ لوگوں کی پہنائی کیلئے عموماً نیک کام سمجھ کر زیادہ چراغ روشن رکھتا ہے۔

۴۱ | إِلَى مَثَلِهِمْ يَرْفَعُ الْحَيَاءُ صَبَابَةً | إِذَا مَا اسْبَكْتُ بَيْنَ دُرُجٍ وَحُجُولٍ |

اللغات حلیہ عظمندہ۔ جام عقل اسبکت یعنی واحدہ متوش غائبہ اسبکت مصدر جوان کا چین اعتدال میں ہونا۔ اسبکت وہ جوان جسکی جوانی میں اعتدال میں ہے۔ مجول پھونکا پڑا ہے جسکو ہندی میں اور ہندی کہتے ہیں۔ درج انکسار مذکور ہے۔ اور جب زہد کو مضون میں ہو تو اسوقت موش ہوتا ہے۔ المصنی ایسی موشوں کی طرف عقلمند محبت سے مل کر تا ہے۔ جب وہ انکسار اور اور ہندی میں مصداق جوانی کی راتیں مراد ہوں کہ وہ ہوتی ہے یعنی وہ جب انکسار اور اور ہندی پر پیکر سامنے آتی ہے تو خواہ کسی ہی نامانہ خواہ خواہ مضون ہو جاتا ہے۔ الاحواب صبابۃ مفعول ہے۔ الی مثلاً یہاں نو کہ متعلق ہے اور جملہ اذاما اسبکت باین درج و مجول اور ظرف ہے۔ ہر نو متعلقات اور مفعول ہے اور ظرف کی جملہ فعلیہ ہوا۔

۴۲ | لَسَلَّتْ عَمَائَاتُ الرَّجَالِ عَنِ الصَّبِيِّ | وَلَكِنَّ فَرْجِي عَنْ هَوَالِيٍّ مَسْكَلٍ |

اللغات تسلی۔ التلا بصل عن دور ہونا۔ فی الصبی علم تسلی عنی الہم والتسلی انکشف عمایات جمع عایہ یعنی گہری ربال جمع رجل مرد۔ رجل مشرق ہے جسکو منصفہ پڑی قدرت پاؤں کہین باب علم لیم ومنہ ہذا ورجل ای ذوق عقل المشی عیسا بروزن الی نادانی کو دی محبت کرنا۔ فواد۔ دل افندہ جمع مذکور عن الصبا میں جو عن ہے وہ ہے۔

حرف تضحی کرنا ہے۔

بعد از سلت کا صلہ نہیں ہو۔

المعنی۔ لکھنے کے بعد اور مردوں کی گراہی تو دور ہو گئی ہو ایک کم بخت ہوں کہ میرا دل تیری محبت سے الگ ہو گیا
الاعراب سلت فعل ماضی متحرک عتایا الوجل نائل عن الصبا یعنی بعد الصبا مقول فیہ ہے۔ فعل متحرک نائل
طرف کو جملہ فعلیہ بکار معطوف علیہ ہے۔ لیس فعل ناقص فائدہ مضاف لیسوی ای محکم اسم منسل غیر عن سیدائک
متعلق فعل ماضی مہم و خبر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف ہوا۔ اور کل جملہ موقوفہ ہوا فائدہ بمنسل میں باز آئندہ ہو جس سے اگلی
درجہ کا مبالغہ حاصل ہو یعنی سیدو کل علیہ ہونا کیا علیہ ہو گیا اور اس کا ساتھ نہیں کیا کہ قالہ تعوذ اللہ فیصل علی

۴۴ الکارب خصم فیک الکی رد دثہ نصیح علی اعتد الہ غیر صوتل

اللغات خصم خصوصت کر نیوالا۔ ہرگز الوباب نام کو صیغہ صفت ہے۔ بعض واحد شین جمع مکرث میں
برابر استعمال کر توہین۔ الوی سخت ہو کر نیوالا نصیح۔ غیر خواہ نقد اسخت ملامت کرنا۔ اس قسم کی مصدرین زانی
سیاقہ کیلئے آتی ہیں۔ موندل بصیغہ اسم فاعل استیلا مصدر قصور کرنا۔

المعنی دیکھنے بہت تیرے حق میں ہرگز اگر نیوالوں سخت تلخ کر نیوالوں کو جو اپنا اعلیٰ درجہ کی ملامت میں کمی
کر نیوالا نہیں ہے۔ کر دیا اور انکی بات نہ مانی بلکہ خلاف انکی مرضی کے تیری لغت و محبت کی دام میں پھنسا رہا۔
الاعراب۔ الوی نصیح غیہ و تل علی اعتد الہ سنجہم کی اوصاف میں اور رد دثہ رب کا جواب ہے۔

۴۵ وکیل کوچہ البحر آخی سدا ولہ علی بانواع الهمی لیبتلی

اللغات لیل رات۔ اصل میں لیلۃ تھا کیونکہ ہم نصیغہ کا لیلۃ آتا ہے۔ لیالی برخلاف فیاں ہم سے صوح
ماج یون سے تشبیہ مصدر طوطا ہے۔ اصل میں اس کہتے ہیں دریا کا لہرنا موجات جمع بجز اصل میں یعنی و
ہو بقال فرس بجز اذا کان اسع البحر اور چونکہ میں میں ہی است پانی جاتی ہے۔ اس کو اسی بحر کہتے ہیں بعض
علیہ الفیوچی بھی بجا ہے جمع سدا جمع بدل بالکسر مفرد فعل معنی مشغول ہو وہ پردہ جو ہودن پڑا ویران کیا جاو
ہویم جمع ہم مفرد آئندہ امر کا ضم لیبتلے میں لام معنی کی کر بتلی باب انتقال سے بصیغہ فعل مضارع صلاوہ ہے۔
استلاء مصدر۔ آزمانا۔ امتحان کرنا۔

المعنی بہت سی راہیں چاہی اگر پر آئینہ کی ہو جو کس طرح تہیں بھر پور کس طرح کون کس
میری آزمائش کیلو آویران کو تاکہ تجھ آزمائش آئینہ بیستوں میں ایک ممتاز بنا دو ہوں یا تو پوک بزدل
جو تھوڑی سی محبت کے گہرا جاتا ہے۔

الاعراب دلیل کی واو یعنی رب ہو اور کہی البحر کا س مجذوف کے متعلق ہو کر لیل کا وصف ہے۔ اور ولہ
سدا ولہ جواب میں آخی کا نال صیغہ جہل کی طرف پہنچی ہو لان اللیل مذکور پیش فی استعلاء لافتم

۴۴ در بعض اوصاف کی طرح کرنا کی تائید ہے

۴۵

المتکلم والمفعول بہ ہوا وعلیٰ اور انواع المفعول اور لیتنی سب ارخی کے متعلق میں اور لیتنا میں لام کے بعد ان قدر کرا
 کیونکہ لام جار فعل میں ہو سکتا اور ان کے دخل نہیں وہ اسم لغوی مفید کیا دل میں ہو جائے جس سے لیتنا لایا گیا ہو کر ان
 معانی کے فائدہ دینے میں لکھ کر تاہم نہیں کرتا ہر جملہ اسم کے لئے بہتر لغات مطلوبہ کے ہیں۔

۴۵ اَنْفَلَتْ كَمَا تَنْطَلِقُ بِصَلْبِهِ | وَارْدَفَ انْجَارًا وَنَاءً بِكَلْكَلِ

اللفظات تنطی لیسفہ اضیٰ کہ معلوم تنطی مصدر باب فاعل رات وغیرہ کا وازننا انکار فی لینا وازن ہوا اصل میں تنطی
 ہوا اصل سے ماضی خود وہ کاری اپنی جو عرض کرتے ہیں جناب ہو کر سکر جائے بصلبہ میں باب تقدیر کے لئے ہے الودف بعینہ واحد در
 غائب ارفاد مصدر ایک خبر کو دوسری خبر کے بعد لانا اور دلیف اور ناء بنانا انجاء خبر روزن جل کے جمع ہوا اور لغت
 فیضیہ اور لغت عین عین اور لغت عین سکون عین اور لغت عین سکون عین لغت لغات میں آیا ہے جو لغت عین عین چنانچہ لغت عین
 ناء لغت عین عین جو کچھ لغت عین عین ہے لغت عین ناء اللول لغت فی ناء اذ ابعد قال اللت شعرہ من ان لک
 غنیا لا انجائتہ وان لک فقیرا ناء فاغتریا اور اگر تو اپنے ساتھی میں رہتا تو میری کچھ مسافرت نہیں بیٹھے بدخل بار کو شفعہ
 اٹھا کلکل کلکل سینہ اصل میں تو روزن جعفری لیکن کہی تشدید ہی اس میں نظر ضرورت شعر پر لغت عین عین صبر اس شعر میں ۵
 کان مہوا واصل کلکل موضع کفی اھب یصلیٰ

المعنی جہا بہ پشت کو دراز اور چوڑی میں پشت کرنا ان کے کھینچنے کو دیکھنا یا مشقت سے اٹھنا یا رکھنا یا کھینچنا
 کے وقت کیا کرے ہیں تو میں نے اس بات سے کہا لیکن رات خوب طرح میں پہیل گئے

الاعراب نقلت فعل افعال ہے اور اسکا مقول آئندہ شعر ہوا اور لیا یہاں سے طرف ہر کوئی کہ جب ایک ایسے فعل کے بعد
 جہ بدخل لیا کر اعبث واقع ہوا ہو تو اس حالت میں یہ اس کے لئے طرف ہو جائے بغض علیہ الفیو حی وقال الجھڑ
 وقد تغیر معناه عن معنی لم یفکون حیابا و سببا لایقع والمالم یقع تقول ضربتہ بالمذهب والمالم یدھب اولاً

۴۶ اَلَا اِنَّهَا الْاِلَکُ الطَّوِيلُ اَلَا اَنْجَلُ | بَصْنِیْ وَصَا اَلَا صَبَّحَ صُنْکَ بِاَمْتَلَا

اللفظات الالکینیا کحرف ہر جیسے اصابا جملہ خصوصاً مذایہ بدخل ہوا اور ابتدا کلام میں آیا اسکا خاصہ ہر جس سے
 جملہ کی تاکید مقصود ہے اصل میں یہ ہجرہ انکاری اور حرف نفی ہے جو حکم نفی انفی اشات انا کے معنوں میں ہو گیا ہے
 ایھا میں اتنی ایک جملہ اسم ہر جس سے حرف بلام کے انداکی لیا لیا کہ نہیں اور اتنبہ کے لئے ہے کہ جو کہ اصل حرف مذایہ تو میں ہے
 کہ میں سادہ بدخل ہو لیکن جب ای کو فاصلہ بنایا گیا تو اس اتصال کے عوض کو اور لایا گیا اور اصل کو ای کے لئے ضرورت ہے
 سمجھنا چاہیے کہ حقیقت میں ہر سادہ کو کچھ ہو نہیں سکتا اور مرفوع ہی پر نہیں ہوتا اسکا رفع اس بنا ہی نہ
 کی عوض ہو جائی جو حقیقت میں اس پر لایا جائے تھا یہی وجہ ہے کہ اس پر نصب نہیں لایا کہ نازی کے نزدیک جو ایک فیض بند
 قابل اعتبار نہیں ہے انجلی لیسفہ امر از انجلا مصدر باب الفعال ظاہر ہوا یا باریض مع مفید ہو گیا ہے صبح فجر ابتدا ہی روز

المال لاصول

اصباح صبح کو دینا امثل افضل پہلا کی طرف قریب ہونا لاف الصبح فان امثالہ فی فلان ایاد نام اللغات
المعنی میں لے لکھا ایو نبرات صبح کو دیو گر افسوس کہ تیرا صبح گردینا ہی میری حق میں تیر نہیں ہے۔

۶۷ فیکلک من لیل کان یخو منہ | باخر اس کتاکن الی صم صم جندل

اللغات فیکلک ایک مرکب کا یہ جو معنی تجھ کو بخشنا کر فی الصبح وقول الربض فیکلک من تفتیر
ذہبی کلمہ تعجب اتھی اور صبا ناموس فراتی ہیں کہ تمام الیہ صورتوں میں جہاں یا کا ابد سناوی نہ بن سکے شہر جیکر علی
جیسر الایا اسیر دیا حرف جیسر یا لیت معنی کھٹ معہم یا یارب کا سیتہ فی الدنیا فی الاخرۃ یا علی اسمہ یا علی اللہ
ولا اقام کلام والصلحین علی سحنا من جارا یا کا سناوی محذوف سمجھا جائے یا اسو صرف تیسرے کے سمجھا جائے یا ابر
دینا چاہے کہ اگر دایا ابر پر دل ہے تو اس حالت میں سناوی محذوف ہی نہیں تو تیسرے کے لئے ہے بہر حال جہاں تو معنی تعجب ہے
تجوہر جمع معنی فوس فلس اصل میں بہہ مصد یعنی ظاہر ہو نیکی و امر اس نجم مر اس کتاکن اسو این در در
ہیں کہ یہ معنی لفظ مشتق از کت کہ جسک معنی سیاہ ہو نیکی میں چونکہ اس کے تہہ نہ دیکھی سیاہ ہو جاتی ہے اسلئے اس کی یہی تفسیر
کہہ تیر بن صم جمع اصم تھوس تیر مرصوف کی طرف مضاف ہے جیسر اس شعر میں ہے وحصص فی صم الصفا فی
المعنی مجھ کو بات تجھ تعجب آتا ہے کہ اس قدر لہنی کسطح ہوئی کہ گویا تیر شہر اپنی ملک کی طرح نہیں ہیں البتہ کی یہی
ساتھ تھوس تیروں کو باندھ گئی ہیں۔ یہ معنی جنج بن صم جنج تری لہنی یا باندھا ہے چنانچہ وہ کہتا ہے لیل
تحتہا من خط فی حجتہ کا تہ فوق ماتن الاوض مشکول

الاعراب من لیلک من کاف مخاطب ہے بیان تجھو میں صفت التفات ہے اصل میں تجھو ک جاہو تھا اور
بامر اس کتاکن اور الایام جندل مشدودہ محذوف کو متعلق ہیں جیسر بیان عبارت وال ہے

۶۸ وقرتہ اقوام جعلت عصا ہا | علی کاہل صیتہ ذلول خر کل

اللغات قر تہ دو وہ والا مشکوہ اور کہی اس میں بالی ای دال لیتی ہیں شاید یہ محاورہ قدح قویان
سوا خود ہے جسک معنی ہیں وہ یا لہ جو قریب پر ہو نیکی ہو اقوام جمع قوم معر و مردوں کا گروہ جنک کار گذاری اور
سراجام امور میں قائم ہوتی ہیں اقوام انہن قوم کے نامزد کردہ تیر بن عصام مشکوہ لیتہ جسک اسم کا مذہب برابر ہے
ہیں عصم بروزن کتب جمع اصل میں الہی صیتہ ہے جو عصمت کی راخو ہے بمعنی حفاظت کا کاہل صیتہ کا وہ بالائی
جو گردن متصل ہو اور پشت کر جیدہ ہر او میں بالی جابین البوزید کہ نزدیک کا کاہل کا لفظ صرف لہان کے ساتھ
مخفف ہے اگر کہیں کہے اور جیوان کے لہ استعمال ہو اور تو مجازاً ہے اصمعی کہ نزدیک جہاں گردن شروع ہوتی ہے
کابل کہتا ہے ذلول بروزن سول انہن نرم و منقاد ذلک بروزن رسل جمع اصل بروزن معظم بالان والا لک
المعنی بہت سوانہ لوگوں کے مشکین تین جنکی روال ملے نرم بالان و لک کی کا مذہب پر دالی یعنی ذات خود

الاعراب ووادین وادین بنی ربہ و ففرہ بہ الذنب یعقوب کا الخلیع العیل ب واد کی صفات سوہن اور فلفلتہ
 ۵۰ فقلت کہ لما عوی ل ان شانتا قلیل الغنہ ان کنت لما عوی ل

اللغات۔ شان یعنی حال بہو العین کے قلیل صیغہ صفت باب ضرب ہے۔ قلت سے ماخوذ جسکو مخو کی کر اکر ہون
 اور کہی مطلق عدم کہنے میں بھی متعل ہوتا ہے مثلاً کہتہ ہیں فلان قلیل الخیر ای لایکاد یفعله نص علیہ الفیوی
 غنی بر وزن الی تو گری کذا فی الصحیح لما اصل میں یہ ہم جازہ ہی تھا جس پر زائد کیا گیا جس پر نیا وغیرہ میں گر
 چونکہ زیادت الفاظ زیادت معنی پر وال جو اس کو اس کے معنوں میں نسبت کم کی متغراق زیادہ ہے یعنی وہ نفی ہے
 تحقیق سے متکلم کو کلام کو رنگ باقی ہے۔ مثلاً انکم فیرین قول کی نفی شاعر کو شعر ہو گیا باقی ہے۔ متول مضارع کا صیغہ
 ہے اصل میں متول تھا پہلے اکو حسب قاعدہ حذف کیا گیا باقی متول لکھوں ہم را اور چونکہ ضرورت شعری کو لگو لام کو
 حرکت دینا تھا اس کو حکم الساکن فاعل لہ حاکم بالکسر و دیکر اشباع کیا گیا۔ متول فاعل لہ ماخوذ ہے جس کے معنوں ہیں
 مالکہ ہونا۔ اور بادینشیں صرف مولیوں کو مال کہتے ہیں۔ نص علیہ الفیوی۔

المعنی جب وہ بہرہ پہنچا تو میں اس سے کہہ کہ ہمارا حال بھائی ہے اگر تو مالدار نہیں ہو ایسی اس مہلک بیماری
 میں نہ روئوں ساوی ہیں۔ اگر تو مخلص ہے تو میں بھی تو گھر نہیں ہوں۔ تو جیسی ہے جیسے مالدار بنو کی خواہش ہو دیکر
 الاعراب۔ چونکہ قول عوی سے متعلق ہے اس کو لما قلت کی طرف ہے۔

۱۱ کلا نال اذا مانتا ل شینا افاۃ و من یحیرت حری و حیرت یحیر

اللغات۔ کلا ایک لفظ ہے جو تشبیہ کی تائید میں ویسی ہی ہے تاہو جس کو کل کہو۔ اور یہ ایک مفرد لفظ ہے جو
 تشبیہ کے خلاف تحقیق ہے جب کہ بعد نظر ہم ہو تو اس حالت میں میوں صورتوں میں الف مقصورہ سے سی پڑا
 صیغہ رایت کلا الرجلین مدت بکلا الرجلین وجاء فی کلا الرجلین اور جب ضمیر متصل ہوتا ہے تو نصیبی جمعی حالت میں
 یا ہو بجاتا ہے اور ضمیر میں اپنی حالت پر رہتا ہے۔ قرآن کریم میں جو اصل میں کل تھا بعد میں مخفف کر کے تشبیہ کا
 الف بڑھایا گیا۔ ابد واحد کا غیر متعلق ہے اگر کہی متعل ہوتا تو کل ہوتا۔ قرآن استلال شاعر اس قول سے ہے
 فی کلت ہر جلیہ اسلاہ واحدۃ + کلتا مقدرہ تہذا تہذا۔ حسین بکلت واحد کو معنوں میں متعل ہے یعنی احدی جلیہا
 کو نزدیک قرآن کا یہ قول قابل حجت نہیں کیونکہ اگر تہ تہ تہ ہوتا تو ہم ظاہر کی طرف مضاف ہونے کی حالت میں بھی وہ
 حالت رکھتا جو تشبیہ کیلئے مختص ہے حالانکہ وہ خود قابل ہے کہ اس صورت میں اس میں کچھ تغیر نہیں آتا۔ نیز کل کے معنوں او
 کلا کو معنوں میں کچھ مناسبت نہیں ہے۔ کل میں لحاظ کو معنی پانچو جاتو ہیں اور کلا ایک خاص مفرد اولیات کر تاہو
 شاعر نوکلت کا لفظ بجاتا ہے تو مفرد کلت کا سمجھ کر نہیں لایا بلکہ ضرورت شعری کیلئے الف حذف کیا ہے اور صحت کلا
 میں کچھ دخل نہیں بلکہ بطور زیادت ہے تو جیسی معاً کا لفظ ایک خاص معنوں کو لگو آتا ہے ویسی ہی کلا کو سمجھنا چاہیے

مانی کی زبان۔ وہ گوہر جواہری کی کیفیت جو شہین آجائو اہتمام حاصل ہوا بلکہ حال گہری کی دوا اور جو اس چلنے کی صورت اگر سہین سے نکلتی ہے اللہ اعلم و اہتمام الغرض یہ ہے کہ جو کلام کہہ کر ہونا اور پسینہ لانا غلیظ مانی کی زبان میں۔ تاہم جو کلام مانی دیکھ کر اور کبھی طعن مانی کی معنوں پر ہی اطلاق پالیتا ہو خواہ کسی قسم کی ہو۔

الغنیہ وہ جو وجود پر یا بدن ہو یا کبھی مانی کی کیفیت ساتھ جو شہین اور لایا ہو گویا اس کی گوارا جبکہ سہین گری جو شہین مانی کی اکثر آیت علی الذیل۔ مبتدا محذوف یعنی ہو سو خبر ہو اور ثانی مصرع میں غلیظ مرحل کلام سو خبر ہو اور اہتمام اس پر اور اذا جاش فی جمیعہ سارا جملہ بتاویل مفرد ہو کر اہتمام کا ظرف ہو۔ ای کان اہتمام وقت غلیظ حقیقیہ

مندی کی زبان کی حالت

۵۱ صیغہ اذا اما السیاحات علی الوناء اثرن الغبار بالکدید المکرکل

اللغات صیغہ۔ بروزن کر و وہ گوہر جو نہایت تیز چلنے والا ہو شہین اس کے پانی کا اُپر نہ چڑھنا۔ گویا وہ گوہر جو تیز رفتاری میں ایسا ہوتا ہے جو پانی کے اُپر نہ چڑھتا ہے۔ فی الصلح و فی الصلح کا نہ صیبا بحر صبا۔ سالتا سالتا کی فتح جو وہ گوہر جو لب عمدہ رفتار ہو تو نیکی ایسی معلوم ہو کہ گویا تیز رہا۔ جو۔ قال الشاعر بل لیت شعری متی اعد و تعارضنی حیراء سالتا و سالتا قدم۔ قال الشاعر سالتا کا شہین کی حیریا۔ ونا ضعیف ہو یا تہک جانہ است ہو جانہ بخیار معروف ہو۔ کدیاں۔ و د زمین جو گوہر و کج سمونگ روندی ہوئی ہو۔ مکرکل بروزن ظلم و د زمین جو گوہر و کج سمونگ روندی ہوئی ہو۔ دکل سے ماخوذ ہے جسکے معنی ایڑی لگائے ہیں و منہ المکرکل وہ جگہ جو ان ایڑی لگاؤ میں یعنی گوہر و کج سمونگ روندن پہلو۔

المعنی الیہ کہ گوہر کے ساتھ کہ جب ایسے گوہر جو جو حالت ماندگی ہی تیز چلنے والا ہیں۔ ماندہ ہو کر غبار اور اٹھنا تو یہ ہوتی خوب تیز رفتار اور بہتر والا ہو۔ غرض یہ کہ عمدہ گوہر و کج سمونگ ہیں۔

الاعراب صیغہ کسر و حاصی و کاف و وصف ہو۔ اور السیاحات مع متعلق علی الوناء مبتدا ہو اور اثر الغبار بالکدید المکرکل خبر اور کل جملہ بتاویل مفرد اذا کا مضاف الیہ ہو۔ اذا اپوز مضاف الیہ کہ سمیت صیغہ کا ظرف ہو۔ جو خبر دلی و وصف یہ ہے۔ کما قد صرحنا یہ من قبل و یجوز فی الواقع علی انہ خبر مبتدا لشد و اللہ علیہ السلام و غیرہ

دوسرے تفسیر الاتی

۵۲ یزک الغلام الخف عن صہواتہ ویلوی بابواب العنیف المتقل

اللغات غلام بچہ۔ مرد کو بھی بچہ یا غلام کہتے ہیں اور یہ بہ اعتبار زمان کہ بچہ جیسے بچہ یا بچہ یا بچہ اور خلافت لڑکی کو کہتے ہیں جیسے اس شعر میں یکان ہا الغلامۃ و الغلام۔ نہری زمان میں کہ عرب لڑکی کو بچہ پیدا ہونے کے غلام کہتے ہیں۔ اور بچہ کو انوکھ کا نون و سنا ہو کہ ادھر کو بھی غلام کہتے ہیں۔ اور یہ بہ اعتبار نکلن عام اور تعارف ہے۔ کتاب الحروف کو نزدیک غلام و یہاں بچہ پھر انہیں و الاخت کی قید لگائی کی ضرورت تھی خفت۔ بکھر خاں ہا بکھر۔ ہم وہ گوہر کی زمین کی جگہ۔ یلوی بصیغہ منفرع معام

تازہ و حیدون کیلئے زنجیر ہو۔ یہاں شاعر اپنی صحت خیر اور گہوڑی کی تعریف کرتا ہے جس پر حید الارقط کہتا ہے
 سے و قد اغتدی الصبح بمطهر الطهر والیصل علی طیار السحر و فی حوالہ یحوم کاشراہ لسخی المیدتہ میال الحداد
 الاعراب اغتدی فعلی فاعل ہو اور کافعل ذوالحال ہو اور جملہ والطیر فی مکتافہا حال ہو اور مجید میاں پر اور
 قید لا وابدحیک کے اغتدی کے متعلق ہے کل جملہ فعلیہ ہے

۵۴	مَفْرَمٌ مَّكَوْمٌ مُقْبِلٌ مُدْبِرٌ مَعًا	کجلاؤد صخر حطہ السبیل من عمل
----	--	------------------------------

اللغات مفتر کسیریم و تشدید برائے مبالغہ کا صیغہ ہو بہت بہاگو والا۔ مکر بہت جملہ کر نیوالا مقبیل مودہ
 کر نیوالا مدبیر کر نیوالا برورن عصفور گول تہر اور اس میں ہم ناند ہو۔ سبیل بمعنی رود۔ اصل میں یہاں اس کے مصدر
 ہو جسکو معنی میں پانی کا بہنا ہے صفہ مشبہ ہے بروزن نہ بمعنی عالی یقال انتہی من عمل الدادای من حال۔ مودہ یعنی
 المعنی وہ بہت بہاگو والا۔ و د بہت لوشی والا۔ آگے بڑھنے والا ہو جسکو کوئی بہاوی تہر ضرور و کجلاؤد صخر کو گرا
 گرا

۵۵	کَمِيتٌ يَزِلُّ اللَّيْلُ عَنِ حَالِ مَتْنِهِ	کمازلت الصفواء بالمتنزل
----	---	-------------------------

اللغات کیت بروزن بیل وہ گہوڑا جسکا رنگ سیاہی سرخی کے درمیان ہو۔ ابو عبیدہ فرماتے ہیں کہ شعر اور
 کیت میں صرف دم کا فرق ہے اگر وہ دونوں سرخ ہوں تو گہوڑا اشقر کہلاتا ہے اور اگر سیاہ ہوں تو کیت اور یہاں متن
 اکت کا تفسیر ہو یزل بصیغہ و اضمار غائبانہ باب افعال ازال مصدر پہیلا نا۔ یا از باب ضرب ل مصدر
 پہیلا پہلی صورت میں لبر منصوب ہو گا دوسری میں رفوع لبد بروزن حمل وہ نندہ جو شہم وغیرہ سو جا کر بنا یا جا
 نا خود از کتب باب علم لیا م کے چھپنے کے میں حال وہ جگہ پر بند ہو۔ اور گہوڑی کی ٹہر کے عین وسط میں ہو۔
 اور متن پر شت میں دو ہوتے ہیں۔ اور وہ خط پست کہ دائیں بائیں کی و اطراف میں جو گوشت اور ٹہروں سے
 مرکب ہوتے ہیں مذکور گوشت دونوں طرح آتا ہے نص علی صاحب الصلح و فی المصلح و هو عندنا بن فارس صفر و وہ صاف
 پتھر چسپ صفائی کو پانی نہ ٹہر جسکو متنزل بصیغہ ہم فاعل مٹر مخدوف کی صفت ہے۔ اور بابہ متنزل پر دخل
 وہ تقدیر کو لے ہے۔ بالصیغہ مفعول ظرف ہو۔

المعنی وہ رنگت کا کیت اور ٹہر میں اسی صیغہ کی صیغہ ہے کہ نندہ اپنی پست کی سطر سوا لہ پہیلا تا ہے جسو صاف
 پتھر یا ریش کو پہیلا دیتا ہے یا نندہ اس کی پست سوا لہ پہیلا تا ہے جسو صاف پتھر یا ریش کو پہیلا دیتا ہے جسو صاف
 الاعراب کیت کبتر نامخرد کی صفت ہے۔

۵۵	عَلَى الدُّبْلِ جِاشٌ كَأَنَّ أَهْرَآمَهُ	إِذَا جَاشَ فِيهِ حِمِيَةٌ عَلَى مَرَجَلٍ
----	---	---

اللغات علی یہاں بمعنی مع ہو جسو اس مثال میں فلان علی جلالہ یقول کن ایام جلالہ ذیل گہوڑا کے
 برن والا ٹہر یعنی نہ بہت فرو ہو نا اور نہ بہت لاغر اور یہ گہوڑی میں نصف جس جاش بصیغہ مبالغہ مشق از خبر باب خبر

ہندی پنڈلی ۲۔ مل میں پہاڑی ہے جسے ال نال۔ حال وغیرہ شوق ازسوق بمعنی مانگنا۔ بعدہ بمعنی اسی میں
ہو گیا۔ نعمتہ شتر مرغ۔ تیز رفتاری وغیرہ میں اکثر شتر مرغ کو ذکر کیا کرتے ہیں کیونکہ یہ کبھی ایسی حالت میں
نہیں پایا جاتا جس میں انسان کے نفرت نگری اور بہاگ بجائے۔ جو وحشی دنیا میں پکارتے ہیں ان میں پہاڑی حصہ ہے
کہ اگر انہوں نے کسی کاری کو نہیں دیکھا تو وہ ان کے درمیان پہاڑی نہیں کر لیا وہ جانور ہے کہ خواہ وہ کسی نہاں کبھی
دیکھا ہی نہ ہو لیکن وہ خواہ مخواہ اس پہاڑی سے۔ یہی وجہ ہے کہ نفرت کو مقام میں پہاڑی نہیں لیتے جو بہت خود دالہ
خفت نعمتہ۔ مثال نعمتہ وغیرہ۔ مگر باقی وحشوں کا یہ حال نہیں ہے وہ انسان کے تب تک نہیں پہاڑی کے
جب تک انسان انہیں تکلیف پہنچاتا ہے وہی وجہ ہے کہ ذوالرہ کہتا ہے۔ فکل اسم المقلین کا نہ انہوں
من حلول الخلاء المفضل ادواء۔ ایک قسم کی دوڑ پر ابو عبیدہ فرماتے ہیں کہ ارخا کا مطلب یہ ہے کہ گھوڑے کو کسی
مرضی پر پھوڑا جائے گا اس کا بیچا اور کسی قسم کی تکلیف اسی نہایت ہے ارخا کو لغوی معنی کو بالکل مطابق
ہے کیونکہ نفرت میں ارخا کو معنی ڈھیلا پھوڑنے کے ہیں۔ یہ جان۔ بروزن فعلان سیو کیونکہ نزدیک فون اس میں
زائد ہو سرع سے مشتق ہو جو کہ معنی ڈورنے کے ہیں ومنہ ناعہ تسح وخیل صبح ومنہ حتر ای ساریتہ۔ تفرق
کے اصل معنی تو نزدیک کر نیکیے ہیں۔ چونکہ تقریب میں جو ایک قسم کی دوڑ ہو دو فون پانون کو معاہدہ کیا جاتا ہو اور
معارکہ جاتا ہو اس لیے اس نام سے نامزد کیا گیا اور یہ دوڑ حضرت دوسرے کم ہے تنقل۔ لونبڑی۔ مذکر مونث ہیں
مساوی ہیں اصل میں یہ مضاعف کا صیغہ تھا۔ جو منقول ہو کر اب اسی معنوں میں متعمل ہو گیا جیسو۔ تغلب شکر
و جو جو جسکے لغوی معنی ہیں۔ تہو کہتی ہے۔ اسی نسبت سے تنقل کہنے لگے۔

اللہنی اس کی کو بہر کو کہیں اور شتر مرغ کی ٹانگین اور پیر ٹی کی دوڑ اور لونبڑی کا پود ہے۔

الاعراب لہ خبر مقدم ہے۔ اور ایلطالطی مبتدا ہے جس پر سا قافمانہ وغیرہ موقوف ہیں۔

۴۰ ضلیح إذا استد برتہ سدا فرجہ

بضایف فویق الارض کثیر یا عن

اللغات ضلیح سخت پسلیون الاعضاک گہوارا ضلوع سے ماخوذ ہو جسکے معنی قوت کے ہیں استدبار۔

پیچھے سے آنا۔ استقبال کی ضد۔ مثل جیج، لوس، تنقل من امر الاستدبار۔ سدا۔ بصیغہ ماضی معلوم۔ مصید

باب نصرہ۔ رختہ بند کرنا۔ فرجہ رانون کا بیج ضایف بروزن قاض بیت بانون والا۔ بڑی دم والا صفوت

سے شوق ہے جسکے معنی کامل اور لبا اور زیادہ ہونیکے ہیں بقا تو ضایف ای کامل بشر کہتا ہے۔ لیا لیا الطامع

لہانی و یضو تحت کعبۃ الارزاد و رجل صافی الرأس ای کثیر شعر الرأس فویق۔ فوق کا تصغیر ہے۔ اعزل

الوا مصدر - بالفعال - جانا بصیغہ بالیہا - یقہ الوی حتی اخی هت به - والوت به عنقاء صفر ابی هت
 اثواب جمع ثوب - وہ لباس جو انسان پہن کر اسی کو یار شیم پستین وغیرہ یہاں اثواب مراد کہ پٹری یا
 ہتھیاہن یا خود کپڑوں والا جیسو اس بات میں وثیہ ایک خطہ لیکن پہلے مشن زیادہ موزوں معلوم ہوتا ہے
 عنیف - وہ شخص جو سوار پر زمین خوب شتی کرے جمع عنیف - فی الصلح العنیف هو اللک لیس رفق برک
 والجمع عنف - مقلعہ بر وزن مقلعہ شخص جو بہت بوجہل اور بہاری ہو -
 المعنی عکس پہلے نو جوان کو تو اپنی شہر پہ پہلا دیتا ہو - اور کڑی بوجہل کے کپڑوں کو لیجا تا ہو - یا خود کڑی
 بوجہل کو گرا دیتا ہو یعنی وہ کسی کا مطیع ہو کر الٹا نہیں کرتا -
 الاغراب یزل - فصل ضارح معلوم از بالفعال ضمیر جو کیت ایخو کی طرف پہرتی ہر ناعل القلام الخیف مفعول
 عربہ ولتہ متعلق - جملہ فعلیہ مطلق علیہ اور جملہ یلوی ماثر الالغیہ المتعلق مطلق کل جملہ مطلق ہوا -

۵۸	دَرِیَرِ کَیْزَرِ وَفِ الْوِکَیْدِ اَصْرَهْ	تَتَابَعُ کَفَیْهِ خَطِطُ قُوسِ
----	---	---------------------------------

اللغات - دریر - بر وزن کریم تیز رو ہونا - کنز الایضاح - خندوت بر وزن مصفوف بہنیری و بہر کی
 و تفسیر علی الصلح شئی تدریجہ الصبی خطی فی یدہ فتمتع له دوتی خذاریف جمع - وکید - بچہ بچہ خیل بچہ
 مفعول کر لستوی فی المذکر بالحدیث - ولان جمع - امرہ بصیغہ ماضی معلوم از بالفعال امر از مصدر رحمت رشتہ
 تتابع - پورو پورا ناکف ہتھیلی مڑت ہو - ابن ساری فرما تو میں کہ بعض اہل علم نے جنکی شد متبر نہایت ہی بگاڑا
 ہے مگر باعتبار اہل علم سنا نہیں گیا کفوف کف - فلوس انفس کی طرح جمع ہو - انہری فرما تو میں کہ کف سے صرف
 ہتھیلی ہی مراد نہیں بلکہ انگلیاں ہی کہیں ہوم میں داخل ہیں - اور چونکہ خچہ کو زریعہ نشان اپنی بدن کو ضرر سے روکتا
 اس کو اسی کف کہتے ہیں - خطہ - اہل میں مصدر بمعنی پھرنے کا ہے بعد میں من باب التثنیہ بالمصدر ہو کر دہاگر کے
 معنوں میں مثل ہو گیا - موقبل - بر وزن مظم وہ دہاگا جسکی اڑیاں خوب ملائی گئی ہوں ہندی میں اسی کو جو
 المعنی ایس کو پڑھنے کے ساتھ جو بہت تیز جاتا ہو - اور چلو سے اسی تیز آواز اس میں آتی جو جیسو چھ کی لہری
 میں جیسے اس کے دونوں ہتھوں کے پر درپے آنے نے مضبوط دوسرے دہاگر سے بٹا ہوا اور پہلا ہوتیہ سرعت آواز میں
 الاغراب امرہ تتابع کفیر الالغابیت یا تو ولید کی وصف واقع ہو جیسو وہ ولقد امر علی اللشم لیسینی من
 یا حال ہے - اور قداس میں مضموم ہے -

۵۹	لَهُ اِطْلَا خَطْبِي وَسَاقَا غَامَةٍ	وَارْحَا دَرِیَرَاتٍ تَقْرِیْتُ قَتْلَ
----	---------------------------------------	--

اللغات - اِطْل اِطْل پہلو - اِطْل اِطْل اِطْل جمع ظلی - ہرن - اور یہ نام اسکا کہ جانا ہو جب اس کے
 دودانت نکل آویں - اور دودانت اسکا اخیر زندگی تک رہتے ہیں کہیں نہیں ہوتے - ساق - بامیں انو و مظم

ہندی میں پہلے ہنسی ہے جیسے مال مال حال اور غیر مشتق از سوق بمعنی اٹکنا۔ بعد معنی اسی میں مل
 ہو گیا۔ لغامۃ شتر مرغ تیز رفتاری وغیرہ میں اکثر شتر مرغ کو ذکر کیا کرتے ہیں کیونکہ یہ کہ بہر اسی حالت میں
 نہیں پایا جاتا جس میں انسان نفرت نکر اور بہاگ بن جائے۔ جو وحشی دنیا میں آجاتے ہیں ان میں پہلے خاصہ ہے
 کہ اگر انہوں نے کسی کاری کو نہیں دیکھا تو وہ اس کے ڈر میں بھی نہیں مگر لغامۃ وہ جانور ہو کہ خواہ انسانی انسان بھی
 دیکھا ہی ہو لیکن خواہ مخواہ اس سے بھاگتا ہو۔ یہی وجہ ہے کہ نفرت کو مقام میں پہلے مثیلین کو ہے خود والدہ
 خفت لغامۃ۔ شات لغامۃ وغیرہ۔ مگر باقی وحشوں کا پہلا نہیں ہے وہ انسان ہے تب تک نہیں پہاگین گے
 جب تک انسان انہیں تکلیف نہ پہنچاؤ یہی وجہ ہے کہ ذوالرمد کہتا ہے۔ فکل ام المقلین کانہ اخلا
 من طول اللعلاء المغفل اذخاء۔ ایک قسم کی دوڑ جو ابو عبیدہ قرطوبی میں لکھا تھا کہ مطلب یہ ہے کہ دوڑ کو کسی
 مرضی پر چڑھا جاتا ہے اس کا جی چکا اور کسی قسم کی تکلیف اسی نہیجائے یہ معنی ارخا کو لغوی معنی کرنا بالکل سلیق
 ہے کیونکہ لغت میں ارخا کہ معنی ڈھیل چھوڑنے کے ہیں۔ یہ رحان۔ بروزن فعلان۔ یہیو کہ نزدیک نون اس میں
 زائد ہو سرع سے مشتق ہو جس کے معنی ڈورنے کے ہیں ومنہ ناطۃ سہج ومنہ خیل سہج ومنہ خیل سہج۔ تقریباً
 کے اصل معنی تو نزدیک کر نیچے ہیں۔ چونکہ تقریب میں جو ایک قسم کی دوڑ جو دونوں پانوں کو مٹا ہوا جاتا ہے اور
 مٹا کر کھاتا ہے اس لیے اس نام سے نامزد کیا گیا اور یہ وہ دوڑ ہے جو کہ سہج سے متقل۔ لونیٹری۔ مذکر مونث ہیں
 مساوی ہیں اصل میں یہ مضام کا حصہ تھا۔ جو منقول ہو کر اب اسی معنی میں متقل ہو گیا جس سے تفلت شکر
 وغیرہ کے لغوی معنی ہیں۔ تو کہتے ہیں۔ اسی نسبت سے متقل کہنے لگے۔

المعنی اس کیلئے کہ کہیں اور شتر مرغ کی ٹانگین اور پٹری کی دوڑ اور لونیٹری کا پویدہ۔

الاعراب لہ خبر مقدم ہے۔ اور ابطال ظہی مبتدا ہے جیسے سا قاف لغامۃ وغیرہ معطوف ہیں۔

۶۰	ضلیح اذا استبد برنہ سد فرجہ	بضایف فویق الارض کثیر باغ
----	-----------------------------	---------------------------

اللغات ضلیح سخت پسلیوں والا غضبناک کہوڑا۔ ضلوع سے ماخوذ ہے جس کے معنی قوت کے ہیں استبدار
 پیچھے سے آنا۔ استبدال کی تفسیر۔ مثل جیج، لوسہ شقیل من امری ما الاستبدل۔ سد۔ بقیعہ ماضی معلوم۔ شعیب
 باب نصر نصر۔ زخم بند کرنا۔ فرج رانوں کا بیچ ضایف بروزن قاض بہت بالون والا۔ لونیٹری دم والا ضفت
 سے مشتق ہے جس کے معنی کامل اور لٹا اور زیادہ ہونے کے ہیں بقوۃ ضایف کا کامل لکھا ہے کہ لیا لالی اطامخ
 ہانی۔ وضیق تحت کعبۃ الازار۔ ورجل ضایف الراس ای کثیر شعر الرأس فویق۔ فوق کا تفسیر ہے۔ اعز
 وہ کہوڑا جسکی دم سیاہ ہو بلکہ ایک چیلن کہ نہارہ کش ہے عیب ہے مگر یہ اس کے خیر میں داخل نہیں بلکہ ایک
 المعنی۔ خوب توانا مضرب و پسلیوں والے کے ساتھ کہ جب تو اس کے پیچھے سے آوی تو وہ آپر رانوں کے

عادی الیچ

بچہ کو ایک نیر بہت بالوں والی دم سے بند کرے۔ جو زمین سے کچھ تھوڑے ہی اُچی جیتی ہو اور اس میں نیر بہی عیب نہیں کہ دم کو دامن بالین بجانب برکت بلکہ سیدی رکھتا ہے۔ گھوڑے میں بہت کمال وصف جو کہ اس کے دم بال بہت ہوں اور چوٹی بھی ہوں اور نہ ایسی لنگر کہ زمین کے ساتھ چوڑے ہوں اور دم کا سیدہ رکھتا نہ ایک سب۔ قال المتنبی نہ طول البیدی قصار العصب

الاعراب ضلیع مخبر د کا وصف ہو اور جب اذا استدبرتمہ منیٰ فراسد فرجہ کی دوسرا وصف ہو اور نصیب جارجہ متعلق سستہ اور فوقی لادض اور لیس باعزل اضعاف کی وصف ہیں

۶۱	كَانَ سَرَاتُهُ لَكَ لِيَكْتَ قَائِمًا	مَدَاكَ عَرُوسٍ اَوْ صَلَاتِهِ خَطْلُ
----	--	---------------------------------------

اللغات کان میں دو قول ہیں ایک تو یہ کہ مرکب نہیں ہے دوم یہ کہ مرکب ہو اور یہ غلیل کا نہ بہت اس میں اسکا یہ خیال ہے کہ اصل میں ان سراتہ لاء البیت قائما کمال عروس اور کصلاتہ خطلہ متاخر فیہ اس لئے مقدم کیا گیا تاکہ پہلی ہی معلوم ہو جائے کہ یہاں تشبیہ مقصود ہے اور جو کہ کاف ہمیشہ مفرد پر داخل ہو کر تاسی لئے لفظ رعایت کر لیا گیا تاکہ سورہ کے ان مشغولہ ہوتے ہیں باقی معنوی لیا کہ تو ویرات گسورہ ہو کوئی مصدر جز نہیں اور ان کے ساتھ ہر ایک کلمہ میں گیا ہے کہ ضرورت نہیں کہ ہم اسے لکھ کوئی متعلق لکھالین جیسے پہلی حالت میں نکالا کرتی تھی بلکہ اب یہ حرف کی جزیمہ چاہا جا رہا نہیں، ابیس کہ اکاوت میں جارہ کی متعلق کی کوئی ضرورت نہیں سمراتہ ہر ایک کی پشت اور وسط کو کہتے ہیں سروات جمع فی الحدیث لیس للنساء سروات الطریق ای ظہر و وسطہ صحاح میں بیت سکون شب ناشی کی جگہ اصل میں یہ مصدر ہے کہ معنی رات کا ٹھکانہ میں مداک رسل و طرف کا سینہ ہو کہ معنی خوش پوشی کے ہیں فی الصحاح مداک الطیب ید و کہ دو کا میدا کا ای محققہ و المداک حجر لیس علیہ و المد و المد علی فلان منبر حجر لیس بدہ و شتی اور گتہ اور صاف ہونین اسکی تشبیہ و نا کرتی میں ایک شاعر کہتا ہے فی جو ج کمدال الطیب مخضوب عروس و لها و لمن دونہ میں مساوی ہے البتہ جم میں فرق پڑتا ہے معنی دہا کو جمع عروس اتی ہر جیسے رسول کے جمع رسل اور معنی دہن کے عروس جیسے عجز کی جمع عجائز عرس کے معنی جامع سترنگ آزار و جانیکہ میں یقال عن الرجل من باب تعجب کہ زحیٰ اور زحیٰ معنی کے معنوں میں ہی آتا ہے یقال عن الرجل اذا اصاب قال الفیو حی و یقال العروس من ہذین انہ صلاتہ بنا جس سے خوشبوئی پستہ میں قال الامیہ فی وصف السماء ہ سرات صلابۃ خلقا اضیعت نزل الشمس لیرھا ایاب و اما قال الہم القیس مدال عروس و صلابۃ المعنی جب وہ گہوارا کر کے پاس کراہو تا ہے تو اس کے پہلے ایسی معلوم ہوتی ہے جیسے دہن کے سہاگ پوری کمرل آیا جس سے کہے اندرائیں کا پہل توڑتی ہیں یعنی اسکی پشت نہایت صاف اور ٹھوس ہے

۶۲	كَانَ دُمَاءُ الْهَادِيَاتِ بِحُجْرٍ	عَصَاةٌ مَحْتَاءٌ لِشَيْبٍ مُرَجِّلٍ
----	--------------------------------------	--------------------------------------

[illegible]

برگه ۱۴۵

۴۳ نَصْرُكَ لَكَ سِرِّهِ كَانَ نِعَاجِيَةً عَنَادِي دَوَارِي فِي مُلَاءِ مَذَنَكِر

اللغات عن بصينه اخصو شق از عنر جیکه معوز ظاهر ہونی اور شق از کوہین ومنہ العنان بجئے السجلا لہ
تقرض فی فن السماء۔ والعنان بصی الحجام لانہ یعتبر حق فی الحلق صرب ربوڑ صرب ممخوڑی
جکے معنی میں جہاں جہاں چاہا ومنہ السرب ای الذہب والسرب كذلك والسرب بالفتح لا بل وادعی
من المال والسرب ای المرعی والتسرب ای الاذوال اسر اسر بالفتح نفع کی جج پر سورہ گانی دقار یفہم اول اور یہ
نفع بھی پڑھو پڑھیں ایک بت کا نام تھا جیکے ارد گرد ایام جاہلیت میں خانہ کعبہ کی طرح پھر اگر تہو ملاد ملارہ کی جج ہے
جیسے تہو تہو یعنی چادر منڈی کے آسن دراز صحاح میں کہ دملاد منڈی ای طویل الذیل

२७५

فَادْبُرْنَ كَأَنَّهُنَّ الْمَصْدُورَاتُ ۖ

اللغات ادبوت بصیغه جمع موش غایب ارباب صد رباب افعال بهیسه دنیا چیمو کو کوشا اقبال کا صد مخرج
بفتح جمی جرجه کا جم می یفه مرده جو سیاه مضیعه اگر تازی مندی بن اسکو کلیتر واد فارسی بن شیکه اکثر بن مفضل
ببر وزن ستم بمعنی فاصله الاکلیه بنینه فای مقام مفعول الم السیم فاعله بنی جرجه کبره جم گردن انیا و جمع اجمده

جیداء المکرذنی معہ بصینہ اسم فاعل باب افعال و محول کذلک بہت چچون اور اسون والا یا شریف چچون اور اسون
 المعنی وہ بہن ویکہتی ہے چچو کو دشن اور حال انکا یہ تھا کہ سپیدی سیاہی میں وہ اس ہی مہرین کے مشابہ
 جنہیں سو فیہا جاندی کے منکون سے فاصلہ والا گیا ہو سکر درک ساتھ جو ایک شریف بہت چچون نامون دیکر ہونی ہے
 یعنی اسے زبردور وہ کی گردن کے مانند لگی گردن بھری ہونی اور خوبصورت تھیں
 الاعراب کا استخراج الفضل بصینہ کافہ کے متعلق ہو کر ادب کی فاعل سے حال سے اور مع فی العیشۃ محمول
 کی جید کا مضاف الیہ ہو کر ادب کے متعلق ہے

۶۵ فَاخْفَضْنَا بِالْهَادِیَاتِ دُرُیْہَا جَوَاحِرُہَا فِی صُورَةِ لَمَزَیْلِ

اللغات دون یہاں طرف مکان ہے جواحر وہ ریور جو چھوڑہ جاوی جاہری جمہر کے معنی چھوڑ دینے والے
 صرۃ جماعت تختی شور قال صاحب الصحاح و قول امر القیس عتیرا ہذا الوجہ الثلاثۃ لنتہ لم تزل میں تزل
 لم تزل تہا نا کو مت عہد حذف کیا گیا تزل تزل متفق ہے جس کے معنی میں کہ جانا تزل کا مطاع ہے بمعنی متفرق کرنا
 المعنی پس اس گہری سے ہلکا لگے گا یوں تک پونجا دیا اور دوسرے پاس بچلے گا یوں ایک ہی جماعت تختی
 یا شور میں بہتیں جواسے گہری سے متفرق نہیں ہونی تیسرا بچلے گا یوں تختی یا شور میں بہتیں بجالیکہ متفرق نہیں
 ہونی بہتیں یہاں گہری کو تیزی کا یوں کر تیسرے بچلے کی طرح اتنی جلدی گائیوں کو جا بارتا تھا کہ اسی امن میں جو
 چھوڑے تھے متفرق ہونی پاتی تھیں کہ بہر انہیں ہے آمار تاتا

۶۶ فَعَادَى عَدَاؤَ بَنِیْ نُوْزٍ وَفُجِئَ اِدْرَاکَا وَلَمْ یَنْفُخْ بِمَا فِیْ عِجْلِ

اللغات عادى بصینہ ماضی معلوم از باب معاہدۃ عداء مصدر ایک دوڑ میں دو شکاری بعد دیکری کرنا اور
 معنی یہاں مراد میں نص علیہ صا الصحاح فوذیل شیران انوار شریۃ جمع لم یفخ بصینہ حمد معلوم متفق از لغت
 گہری کا پسینہ لانا قال الفیو حی نفخ الفہر س عرق لنتہ
 المعنی اس گہری نے ایک دوڑ میں ایک بیل اور ایک گاڈی کو جا مارا اور بیل و بلی کو شکار کیا اور باوصف کے
 پسینا بھی نہ لسیجا چاہتہ وہ نہایا اسو یہاں پسینہ مراد ہے
 الاعراب فیعل من فاعل عطف کہ ہے اور بہ عطف منفی پر ہے نفی پر

۶۷ نَظَرَ طَہَاةَ الْکَلِمِ مِنْ بَیْنِ مَضْجِیْ حَفِیْفَ شِیْءٍ اَوْ قَدْ نَرَّ مَعْجَلِ

اللغات طہاۃ طاہی کی جمع یہ طہی مصدر گوشت پکانا فی الحدیث غا طہوی افراد حقیف وہ گوشت
 جو کان کر نکالو چکارون صاف بنا کر کہا جاوی ومنہ ہذا القول نص علیہ صا الصحاح ومنہ الصفوف وہ دہنی
 جربیب کثرت دودہ کی بیابوں کا پراباندہ وہ قدیرہ گوشت جو باندی میں پکا یا جاوے معجل بروز منضم وہ گوشت

نسخہ و احوال و تفسیر

جو جلد ہی بکھار دیا وی فی الصباح عجلت اللہ لمحضہ علی عجلہ
 المعنی گوشت پکانی والی دو ذوق ہو گئی ایک تو صفیہ کہانی بکھانی والی دوم وہ نانی من جلد ہو کالی گئی
 الاعراب ان یہاں شک کی گئی بہن کی معنی منع ظلو کے ہیں جس سے احدا لامرین علی سبیل التعارف اترا اتباع
 کی سنائی بہن کی نہ اسل میں بہہ لیا کہ لے ہی جیسو کہ نہیں ہو چکا ماکان طعامک فی بلادہ لبقول الخطة
 بلعنی احد ہدین علی ان یکون کل واحدہما بدلا عن صاحبہا والجميع - قال قطرہ بن خبازہ سحہ
 خضبت للمخد من دمی اکناف سر جی و عنان الحامی قدیر داد کی جو سی صغیف بر عطف ہو اور جی
 وقت شاعر نے مخم کی تونیں سی قطع نظر کر لیا ہو اور سنوہ اضافت کو متبر لہ یعنی اضافت کی فیال کہ صغیف کو جو
 سبجہ کر باور جو معطوف علیہ کے منصوب ہو نیکر اسے یہی مجرور کیا - جیسی سوار بن مضرب شمر سے یا ہوا
 القلب هل تنالک موعظۃ او یجدنک طول الدھر نسیا نا یجدن کو تو ن خفیفہ کے ساتھ ذکر کیا ہو اس قسم
 پر کہ تنال میں وہ نون خفیفہ ذکر آیا ہو قال التبریزی و سلخ ذلک لانہم الفوارد اعدت النونین فیما
 لیس یواجب من الافعال کما نہ قد بان الاول حصل فیہ النون نداد فی الثانیۃ تسہم مثل فی الاول واستمر

اولا لان

لکھنؤ

اعادہ زیادہ سنالہ انت

۶۸ | وَرُحْنًا يَكَادُ الْقَرْبُ يَقْصُرُ دُونَهُ | مَتَى مَا تَرَقَّ الْعَيْنُ فَيَنْتَهِلُ

اللغات رُحْنًا بروزن قلنا روح مصدر شام کی وقت پس نا طرف العین نظر کرنا باب ضرب ہو مصدر
 يَقْصُرُ بصیغہ مضارع معلوم قصور مصدر رعا جز ہونا ومنه قصر الہم عن اللہ اذا لم یبلغہ وقصرت بنا الفقۃ
 اذا لم یبلغ بنا مقصدنا ترق اصل میں ترقی بہا ترقی ہو نا ہو جیکے معنی پر طرف جز ہو کر کہ رقی اسکے مجرور تھا
 رقی فی السلم رقیما مثل فلن من باب تعب توقیت انتہی انتہل اصل میں تنہل تھا نا کو حسب عدہ محذوف کیا
 گیا انتہل سے مشتق ہے جسکے معنی میں نرم زمین اترنا بھی کے طرف آنا
 المعنی ہم شام کو شکار سی فراغت پا کر پس لوٹی بجائیکہ نظر اس کا جز ہوتی تھے اور شمر نہ کہتے تھے کہ گھوڑا
 دو نکاح جن تھا امین کی طرح کا کلال نہیں آیا تھا نا کہ اسکے چمک دمک کی دور ہو نیسی نظر شیر کے بلکہ جب نظر امین
 ترقتی تھی اور اوپر کر جاتی تھی خجی کو آجاتی تھے اس شعر کا سفرین عشق کی اس شعر میں یہی پایا جاتا ہی وہ واجد
 من حول الخیاطہ طرف کان علی شواکلہ وہانا یمنوہ گھوڑا لبیب چمک دمک کی لسی معلوم ہوتا تھا کہ گویا اس
 پر روغن ملا گیا ہی یہ کہ فیہ کفض بان عودہ تید عرج کان وردا من دھان میرج فی الصبح
 یقول کان لونہ یطیل بالذھن لصفائہ و احسن ما قال اللہ تبارک و تعالیٰ فی قولہ فارجع البصر کمزین
 الاعراب یکاد فعل متعارف طرف اسم اور جملہ بقصر دوتہ خبر کل جملہ زمان کی واقع ہوا دقت
 ما ترقی منہ العین شرط ہی انتہل جزا یہ جملہ شرطیہ ہے

ایک الجھاننا دھن جھن

۶۴

فَبَاتَ عَلَيْهِ سُرُجُهُ وَحُجَامُهُ

وَبَاتَ بَعِثْنِي قَائِمًا غَيْرَ مُسَلِّمٍ

اللغات بات و معنوں میں متعل ہے (۱) یہ کہ اسکا استعمال صرف انہیں کا ہون میں جو جرات میں کہ جاتی ہیں جب بات یفعل لذا بولتی ہیں تو اس کو یہ مراد ہوتی ہے کہ فعل بات میں واقع ہوا و علیہ فعلہ تعالیٰ و الدین بدیتوں لطف سجدا و قیاما ازہری و زاری یون روایت کرتی ہیں کہ بات اللیل شبہ ہوتی ہیں جب سار رات بیداری میں کائی نیک کام ہو یا برا لیت فرمائی ہیں کہ جرات بمعنی نام لیتا یہ وہ سخت غلطی کہا تا یہ کیونکہ وہ بولتے بات یوای الخ بمعنی سحر کرنا تو ہر کو رات کائی پہلے سوایا ہوا یہی یہ کام کر سکتا جو ان تو طبع اور سر فطری ہے یہی کہتے ہیں بات یفعل لذا بمعنی نام نہیں آتا (۲) یہ کہ حصار کو معنوں میں ہر ای حالت میں دن رات کی کچھ خصوصیت نہیں رہتی حدیث میں جو کہ اس پر فائدہ لایا کہ این بات ید و معنی صارت کہ یہ بات عند امراتہ لیلۃ ہی انہیں معنوں میں صحیحی یعنی صاعد ہا سواہ حصل عند نوم ام لایہ بہ و معنی جرم و ذکر کہ بلحاظ اسکے ناقص ترین کو ہیں اور کہی نامہ ہی ہوا ہر جسکے معنی ہیں رات کائی قال الشیخ وقد نھی و نامتہ بعض اقام لیلۃ سواہ نام اولم ینم بیان نامہ ناقصہ و دون کا احتمال ہو سکتا ہے سترج زین سرور مردن غلوں جم لحامہ المعنی سرخ ساری رات کائی لیلین و لگام سپر ہا اور میری آنکھوں کو سامنے کرنا چاہا کہ گاہ کی طرف چھوڑا انہیں تھا کیونکہ غریب و برون کو گلہ کے ساتھ نہیں ہو سکتا بلکہ انکی علیحدہ خدمت کرتے ہیں۔

الاعراب بات کو اگر نامہ سمجھا جاوے تو جملہ علیہ سر جہ و لحامہ بات کو منیر فاعل سے حال واقع ہو گا و الا خبر ہے و دوسرے بات میں قیاس کر لینا چاہو اگر نامہ ہو تو دون قایما بعینہی اور غیر مرسل مترادف یا ست داخل حال بات کو فاعل سے ہو کر یا دونوں خبرین ہونے لگا کر ناقصہ سمجھا جاوے

۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰

۶۵

اصْلَحْ ثَرَى بَرَقَ اَرِيَاكُ وَهَيْضَتَا

اَلْكَلْبُ الْيَدَيْنِ فِي حَيِّ مَكْلَلٍ +

اللغات صلح صاحب کام خرم ہو اور ہنرہ ابتدائہ مذکی لہی ہے برق بجلی ہر وق جمع و هیض بجلی کا تھوڑا سا چمکا نہ آتا کہ بول کے اطراف پر چھا جاتی لیکن اگر عریض ہو جاوے تو اسے خفہ کہتے ہیں اور اگر لینی ہو جاوے بدن اسکے کہ بدن بائیں ہو کہ بادل کو چیر کر کھل آوی تو اسے عقیقہ کہتے ہیں چونکہ پہلی حالت توجہ دلانی کے قابل ہوتی ہے اس واسطے مریض کا ذکر کیا بلکہ چمکنا حقیقی وہ بادل جو پہاڑ کے طرح ہو کر آسمان پر چھائی لگے جب پورا دھنپ لڑو اسے کہتے ہیں کہ وہ بدن لک لکھنے الی الارض کذا فی الصحاح مکتلہ وہ بادل جنہیں بجلی حکمتی ہو اور بعض کہے مراد وہ بادل بے نور ہیں جسکے ارد گرد اور بہت بادل ہوں اور یہ بادل انکشاف ہو رہی ہو۔

اللعنی اسی میری دوست دیکھہ یا تو دیکھتا ہو اس حکمتی بجلی کو جسکے چمک میں بچھو سکتا کہل میں دکھاتا ہوں جو مشورۃ الاعراب قرئی یا جملہ خبر ہو جو امر کے معنی دیتا ہے کیونکہ ایسی موت میں جہاں امور کے انکار کے توقع ہو گی یا یہی سمجھا جاتا

کہہ اس کام کو اگر کسی کرے یا زیادہ ترغیب دلاؤ کہ غرض ہے خبر کے لباس میں اس لئے ذکر دیتی ہیں کہ مخاطب متکلم کی تائید کے
 ناجائز کجیہ کہ ضروری کام کرنے پر آمادہ ہو جاوے یا یہ جملہ تنقہا میں سے جسے ابتدائیں ہمزہ انتقام مقدم ہو اور یہ
 جی مکلہ و مضمر کہ متعلق ہے جس سے ملے اللہ بن اور کل جملہ جواب دیا ہو جائیہ بنا

۱۷ | یضیٰ مسکاه او مضایحہ راجب | افعال التلیط بالذبال المقتل

اللفات یضیٰ یعنی واحد ذکر غائب مضارع معلوم اضاءات مصدر باب افعال روشتن ہونا سنا
 الکسر روشتن اور بعد بمعنی بلند و مصایح جمع مصباح بمعنی چراغ اصل میں یہاں کہ مصایحہ یعنی روشتن وہ چیز جس سے صبح
 حاصل کیجاسکے سیلطر روغن زیت اول یعنی روغن کنجد کہ کبوتر میں ذبال جسم بالذ بمعنی قیدہ ذبول سے مانور ہو جس کے منور دلا
 ہونیکو بن اس میں لام عوض مضاف الیہ ہوائی ذبال المقتل مقتل بروزن معظم سخت تہی ہولی
 المعنی اس کی جلی کے چمک چمکتی ہے یا کسی راجب کے چراغ علیہ بن خبر کے خوب بی ہوئی بتیوں کی طرف روغن زیت
 یا روغن کنجد چمکایا یہ بیان شاعر تجاہل فارقہ کر کے کہتا ہے کہ اس کی جلی کی چمک چمک شام میں ڈالتی ہے کہ وہ جلی کی
 الاعراب ذبال جو کہ ان جموع سے ہی جنکے واحد اسی ہمیں ہوتی ہیں لہذا انقل جو واحد مذکر کے یہی موضوع ہے
 اسکا وصف بن سکنا ہر اور حملہ افعال التلیط افعال کا وصف ہر اور جو کہ مال میں ضمیر خواب کے کی طرح ہوتے ہی موجود
 ہوں لہذا یہ جملہ وصف واقع ہو سکنا ہر اور موصوف مصایحہ کا مضاف الیہ ہو کہ یضیٰ کا فاعل ہے اور چونکہ عطف
 تذکرہ انیش میں بہ نسبت ملحوظ ہوتی ہے لہذا یضیٰ کا باوجود اسکے مذکر ہونیکو مضایحہ فاعل بن سکنا

۱۸ | تعذت کہ و صحتی بن صناع | و بن العذیب بعد کا متکلم

اللفات صحتہ یعنی ضد و جمع صناعیہ یعنی فرشتہ فارۃ کے لہذا صناع ایک جگہ کا نام ہے عذیب عذب سے
 تفسیر کے معنی بیٹے بانی کہ بن ہونے ہی نیم کے ایک چشمہ کا نام متکلم الصیغہ اسم مفعول سے منظور الیہ بال با مصدر
 سے تالی کرنا کسی چیز کے طرف حصول کے امید پر دیکھنا اصل اسکا مجرور ہے جس کے معنی آرزو اور امید ہیں اور بعد اصل میں بعد
 تھا چونکہ حرف جو حرف ہر ضمہ کی طرف جانا کر دہ تھا لہذا ضمہ تحفنا محذوف ہر قال الشیخ الہزی ویشل قال لانی کہ قول
 کہم انہ ذم قال فی موضع آخر کہ قولہ تعذت کہ و صحتی بعد کہتا ہے کہ تلتہم الوسق وشد و الاضطنۃ کہ انہ ذم
 و جہا قد طی بالقاصہ طے اصل میں تھا۔ اور طرف کو لکھیں بن سکنا ہر اسو تعین یہہ ازید ہو گا جیسا کہ اس شعر میں
 صہ ایا طنۃ ما شیخ کبیر یعنی ناگ

المعنی میں اور میری ساتھی عذیب رضاع کہ چراغ میں جگہ جگہ کے ماری بہت سوچ بچار کے چھو بیٹے ہیں اور یہ
 عذیب رضاع کہ چراغ میں جلی کے چونکہ ماری بہت شین وہ بلال کی ماری سوچ بچار کے بہت دور تھا بیان پر دور دور دیکھ
 لکھیں جو بظاہر ماری کہ باوجود اس قدر منافات کے اسکو دیکھ لیا۔

اور اس کے چمک

ضمیمہ افعال

الاعراب و صحیحہ بیان مفعول مدہ و عطف ہی جائز گوئند کہ فاصلہ ہے

۳۵۷ عَظَمَ قَطْنٌ بِالْثَمِيمِ اَيْقُنْ صَوْبِهِ | وَ اَكْثَرُهُ عَلَى الْمَسْتَدَارِ فَيَكُنْ بُلْ

اللغات قطن بفتح قن ثمیم بنی کے ایک بہار کا نام ہے ثمیم بادل کو اس غرض سے کہتا کہ کہاں رہتا ہوں
و این جانب ثمل کے ضد فی الصحیح و قول الشاعر باقی طامن این و اسمل ایمن نائید الیمن و اشد الشا

انہ صوبہ بارش کا برسا الیسر این کی ضد ہے مستار بذکر و دو بہار میں

المعنی وہ گرا بادل و این این رہتا تھا چنانچہ دیکھنے میں قطن بہار و این جانب بستر کی تہ و اس کی تہ

الاعراب علی قطن خبر مقدمہ و اور این صوبہ بہتہ اسو خراور اسیم مولیٰ بقدر کے حال ہے

۳۵۸ فَاَضْحَى كَيْفَ الْمَاءُ فَوْقَ كَيْفِئَةٍ | اَيْكَبَ عَلَى الْاَذْقَانِ دَفْحَ الْمَكْمَلِ

اللغات اضحی بیان حال اضمہ یعنی بھینٹنا مضارع معلوم متع مصدر بانی کا بہانا متدی ہی آئی کئی
بروزن جھینٹنے ہی المہ کی شہرون میں ایک جگہ کا نام ہے یکب بھینٹنا واحد غایت مضارع معلوم از باب اشترک

مصدر مثنیہ کو بل گرا نا آب اسکا مطاع ہے اور وہ لازم فی الصحیح و هذا من النوادر ان يقال اضمنا

و فعلت غیر ی يقال کتاب الله عدد و المسلمین و لا تقبل اکب دوح و وحہ کجج ہر بڑا درخت کوئی ہو کہ نہ سہل

بروزن مفرج بل اور بار کا ضمیمہ ہر موی ہر ایک قسم کا درخت ہر لون اسکا زاید و اذقان دوقن ہوئی اذقان جمع

المعنی سو بہر حالت میں کہ وہ بادل تھیرے بانی بہانی لگا د کہ نہ سہل کے درختوں کو منہ کی بل لائی لگا

الاعراب اضحی فعل ناقصہ اسکو ضمیر جواب لکھیف راجع ہر اسکا اسم ہر اور جملہ بیح الماء فوق کئیغہ خبر اور بیح

ضمیر فاعل ذوالحال ہے اور جملہ یکب علی الاذقان دوح الکھنبل اسکا حال ہے یا بہر جملہ انحر لکھو دوسری خبر بادل

ہے دوح کہ اضافت کہنبل کے طرف اضافت عامہ کی خاص لکھیف ہے جیسے شجر الاذک مدینہ بغداد وغیرہ

۳۵۹ وَ عَمَرَ عَلَى الْقَتَانِ مِنْ نَفْسِيَانِهْ | فَانْزَلَ مِنْهُ الْعَصَمُ مِنْ كُلِّ مَنَزَلٍ

اللغات عَمَرَ بصیغہ واحد مذکر غایت معلوم عرو و مصدر باب نصر مضارع بادل و علی کہ زناقتان بروزن

سحاب بنہ اسد کا بہار و نَفْیَانِ نغمہ شق ہے جسکے کہنے دور کر نیکی میں مراد اس سے وہ بارش ہے جو بادل برسا کر

اپنے سے علیہ کہ و منہ النفی المطر علی وزن فعل ما یفیدہ و یوشہ و نفی الیخ مایبقہ فی اصول الشجر من

الغراب - صحاح من عینہ عَصَمُ العَصَمُ کی جمع ہے وہ ہرن یا بہاری بکر اسکے دونوں بابر و نَفْیَانِ سیدی ہوا اور بکر

سیاہ نص علیہ الاصحیح ابو عبیدہ کہ نزدیک اعصم اس کہتے ہیں جسکے ایک بازو میں سیدی ہوا اور باقی سیاہ ہوا

المعنی اور قتان بہار برسا کر بارش بڑی ہوا اس بہار سے آخر ہر ایک جگہ کی ہر لون بہاری بکر و کو اوار

۳۶۰ وَ يَمَاءُ كَمْ يَنْزِلُ بِضَا جَدِّ فَخْخَا | وَ لَا اَطْمَأْنَأَ اِلَّا مَشْتَدًا اَجْنَدًا

۳۶۱ وَ يَمَاءُ كَمْ يَنْزِلُ بِضَا جَدِّ فَخْخَا | وَ لَا اَطْمَأْنَأَ اِلَّا مَشْتَدًا اَجْنَدًا

اللغات تیار بروزن مینا بتقدیم فوقانی برتختانی ایک جگہ ہی غیر تصرف جتنے کمرہ جمیہ کجور کے
 پوری تہہ کو کہتے ہیں اور شہر کے کوئی حصہ کہ لیتے ہیں مختلفہ کجور کو دخت مارہین وحدت کی ہے تائیت کی پہلے
 اطم و اصد اطام مدینہ میں بند قلعہ ہے صحاح مشید بروزن میں کج کیا ہوا واحد کو لکھتے ہیں جسے خدا تعالیٰ فرمایا ہے
 قصہ مشید اور جمع کو وصف لانا ہو تو مشیدہ لاتی میں قال تعالیٰ فی بروج مشیدہ بض علیہ الکسائی

المعنی اور تیار پر ہی پڑی جس میں اس کوئی کجور کا تہہ یا قلعہ پھوڑا کروہ جو بہرہ وں سے کج کیا ہوا تھا
 الاعراب تیمار کا عطف قضان پر اور جملہ شکر سا آہ اس سے حال واقع ہے اور علیہ حملہ بھی ہو سکتا ہے

۶۷ کان شہیرا فی عرانیہ وبلہ | کثیرا اناس فیہ یجادی من قبل

اللغات شہیر کہ میں ایک پہاڑ ہے جس کے نسبت کثیر ہیں اشرق شہیر کیا تغیر کذا فی الصحاح عرانیہ عربوں کے
 جمع یعنی ابتدا ہر خبر واول آن وبل تحت بارش کا رہنا باب نصر ہجہ مصدر کج جاد وماریان دار کمالی ہے عموما
 بادیشین ہنکار کہ میں صحاح من عینہ ومنہ ذوالبیادین واسمہ عبداللہ قل بعینہ اسم مفعول بروزن معظم
 المعنی گویا کہ شہیر کے پہلی ومارون میں کہے گا نو کا جو دہری آج وماریون دار کمالی بنا یا گیا ہے

الاعراب فی عرانیہ وبلہ کا پڑھ محمد ف کے متعلق ہو کہ شہیر کا حال ہے جو کان کا اسم ہے اور کثیر اناس جمع
 فی جاد اسکے خبر ہے من قبل اصل میں تو مرفوع تھا کیونکہ کثیر کے نسبت ہے لیکن ضرورت شری یا جوار کے لحاظ سے مجبور رہا

۶۸ کان ذری زاس الجحیم غلغلی | من السیل والغشاء فلكه مفر

اللغات ذری ذریہ بروزن غزہ یا ذریہ بکرہ ذال کے جمع ہے جو مر ایک چیز کے بندے کو کہ لیتے ہیں مجسمہ بروزن
 مضرب ایک پہاڑ کے ذالی الصحاح غزہ صبح ہو لکھ آفات طوطی تک جو وقت ہے غزہ کہلاتا ہے جو کہ ایک
 خاص وقت کا نام ہے اور تا تائیت اس میں پائی گئی ہے اسلئے غیر مضرب ہے اور ضرورت کے لئے مضرب کیا گیا ہے غزہ
 بروزن مکتبہ جمع ہے غشا بروزن زہار جہاں گہاس پتھر جو پانی کے پڑا جاتا ہے من مفر لکھ کا صیغہ ہے یعنی جس سے گاتا
 المعنی گویا صبح کی وقت مجسمہ ہار کی جوتی کی اونچائی ان روک پانی اور اوپر اوپر کے گہاس تہن سے ہے نظر فرمائیے

۶۹ والقی یصعہ الغبیط یباعہ | نزل الیمانی ذی العیاب المحمل

اللغات غبیط ایک دودی کا نام ہے ومنہ صحراء الغبیط کذا فی الصحاح یباع بادل کا بوجہ جو پانی کے بہت سے ہوا
 محاورہ والقی صلیح یباعہ کے معنی یہ ہیں کہ اس میں جتنا پانی تھا سب بادل دیاج سے یا خود ہی جس کے نئے
 بادل کا ایک جگہ برابر ہو رہا باب ضرب یمانی یا مخفف سے یمن کی طرف نسبت ہے اصل میں یمن تیار شدہ ہے تھا
 ایک یا کو حذف کر کے عوض میں الف زاید کیا گیا ہے وجہ یہ کہ الف کو یاء شدہ نہیں پڑتا ہے سیو سے متعلق
 ہے کہ شدہ ہی آجاتا ہے قال الشاعر یمانی یظلم شد کبرا - وینفع دائما طلب الشواطئ عیاب عینہ

بہار النبی
 حیدر آباد - اولم شکر تیار ہے
 تیس صد لکھ میں تیار

حالیہ تیار ہے
 حیدر آباد

کی جمع ہر جامہ وان محمد اسم فاعل واسم مفعول در وزن طرح بن سکتا ہے بلکہ صورت یں کے معنی لادنیوا کی طرح
 خواہر کی تیسری صفت قرار دیا جاوے گا دوسری صورت عبا کی صفت ہوگا اور چونکہ مفرک وزن کے اس واسطے لفظی لحاظ
 المعنی اس باب کے ایسا ہے کہ اس کا پانی وادی عبط کی صحرائیں ڈال دیا جس میں کا کوئی سوداگر نہ رہے
 کہتر یوں کو لادنیوا لادان ہے یا ہمارے کہتر یوں کو لادان ہے
 الاعراب چونکہ پہلا صریح متضمن معنی تزل کے ہے اس لئے تزل الیافی اسکا مفعول مطلق بن سکتا ہے یا تزل کے
 خافض ہو اور یانی ذی العیاب اور عطل لے کر عبط اسکا فاعل ہو سب تاہر محذوف کے وصفین میں

۸۵ | کَانَ مَكَاكِي الْجَوَارِ عَدْوِيَّةٌ | أَصْبَحَ سُلَافًا مِنْ دَجِيقٍ مُضْطَفَّلٍ |
 اللغات مکاکی جمع ہر سپید جانور ہوتا ہے جو چھپتا ہے یا ہر سپید راز کی سواہین اور جنگ لویوں کی
 تھا کی ہر ذکرہ الخدم جوار و وزن کتاب صمان میں ایک جگہ پر نص علیہ صلا الصحاح عدویۃ غزوہ کی تفسیر
 ہے صبح ازاب متع صبحی شراب پانا یا ہن جہول ہے سلاف انکو راہ شیرہ جو جوڑنے سے پہلے جانور اور شراب
 کو پہن کہے لیکن دجیق صاف شراب مضطلل وہ تیز شراب جو گلو الیہ لگا جسے دجین نص علیہ صاحب الصحاح
 المعنی صبح کیوقت وادی جوار کی مکار جانوروں کے خوشی سی ایسی حالت تھی کہ گویا وہ تیز شراب لڑتے سلا
 ہائی گوینے یا ببارش کے وہ اڑنے سرورہ گئے تھے جیسے وہ شخص جو شراب میں شور و برہیل نہیں سکتا

۸۱ | کَانَ السَّبَاعُ فِيهِ عَرَفِي عَشِيَّةً | بِأَرْجَائِهِ الْقَضُوبُ أَيْ أَبَانِيشُ عَصَلٍ |
 اللغات سباع جمع سبع در وزن بدل مفرکہ ایک درندہ حیوان جو بچہ سے شکار کرے یا شیر یا چیتا یا شیر امین افسان
 اور ایک لقمہ میں سبع لیکن یاہی یاہر جوہ اشع جیسے فلس وغیرہ عرفی جمع عرفی مفرکہ قتل عشیۃ کرشمہ
 میں اختلاف ہے بعض تو ہوت کو کہتر میں جزدال غروب تک ہوا بعض دن کے آخری حصہ کو کہتر میں جزدال سے شروع
 ہو کر صبح کو ختم ہوتا ہے۔ ابن انبار اس کو مؤنث کہتا ہے مگر بعض جگہ مذکر بھی استعمال ہوا ہے اس کے جمع بعض کے نزدیک عشیۃ
 عطیۃ اور طی اور اگر کے نزدیک عشا یا جسے خطیۃ کی خطا یا اور جامع دجو مفرکہ کناہہ قصویۃ
 ہر انا بدیش جمہ انبوش مفرکہ باروشی وغیرہ کی جڑہ جو اکہار می کے ہونیش سے اخوہر جسکے معنی غیریہ کر کہتا
 کہ میں یہقال نبشت البقا صحاح عصل یا زوشی

المعنی وادی جوار کو درندی جو شام کیوقت اسکے دور دور کنندوں میں ڈوبنے پر تھوڑی بازیگہ جرمین
 الاعراب ع عشیۃ یا رجائہ القضاۃ سباعی حال اور انا میش عصل کان کی خبر دینا اور ارجارہ کے
 دروزن مفرکہ جوار کی طرف پہنچنے میں کیونکہ جوار میں ہنرہ نامیت کا نہیں بلکہ اس میں بدل ہے اسکا اصل دروزن
 قد تمت دروزن کتاب ہذا ماہد فی اللہ الیہ وھو خیر الطاہرین المقصیدۃ الاول

دوسرا قصیدہ طرف بن عبد کا بھی جو بنی بکر سی ہے

اسکا اصلا نام عمر ہے امیر القیس کا ہم حصہ ہے طرف اسے لقب ملا کہ ایک شعر میں طرف کا لفظ لا یہ عرب کا نہیں بلکہ مستعرب ہے چنانچہ اس کے نسب نامہ سے معلوم ہوتا ہے طرف بن العبد بن سفیان بن سعد بن مالک بن ضبیع بن اسد بن ثعلبہ بن حکامہ بن صعب بن عازر بن بکون و اہل بن قاسط بن منبہ بن انصی بن وعی بن جدر بن اسد بن یحییٰ بن زرار بن معد بن عدنان بن اد بن رید بن مہسح بن سلامان بن نبت بن جمیل بن قیدار بن اسماعیل علیہ السلام آہ لہذا قوم بجا نواز شرافت اپنی وقت میں مشہور تھا پوری درجہ کی آزادی اس کے مزاج میں ہے جب کوئی مشغول زمین میں آیا جو بٹ اسکا اظہار کر دیا یہ خیال نہیں ہوا کہ مصلحت ہی ہے یا نہیں۔ عمر بن بشر بن عمر بن مرثد بن سعد بن مالک بن نبیہ بن قیس اسکا بہنوئی تھا شاہنشاہ وقت عمرو بن ہند دربار میں اسکا بہت راسخ تھا اور عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا طرف کی بہن ایک دفعہ عبد عمرو سے ناراض ہو کر طرف سے شکایت کی اور اس کے بدسلوکی کا اظہار کیا طرف نے اور تو کچھ نہ ہو سکا جہٹ ان شعور میں جو لکڑیائی سے ولا خیر فیہ غیر ان لہ الفیض وان لہ کشف اذا قام اھضا فظلم النساء الحی بیکفن جولد یفعل علیہ من سراقۃ مصلھا جس سے ان دونوں میں سخت عداوت ہو گئی رفتہ رفتہ یہ شعر عمرو بن ہند کا نون کت کا پوچھ ایک دفعہ عمرو بن ہند شکار کو گیا اور عبد عمرو سے ساتھ تھا ایک گور خرابہ شاہ فرسار گیا عمرو کو نہج کے کلمہ حکم دیا کہ اس کم ہمت سے کچھ بھی نہ ہو سکا لہذا بادشاہ فراتر کر اسکی معاشرت کے اور وہ نہج کیا گیا بعد میں بادشاہ فرسار کہا کہ وہ فوج طرف سے نہج کہا ہے کہ آپ ان دیل ڈول کے سوا اور کچھ نہیں عبد عمرو کو سخت مذمت ہوئی سو تعہد پار عرض کیا کہ جو کو اس پر اپنی نسبت کہتا ہے وہ اس سے بدتر ہے سخت تہی اور طرف کی یہ شعر جو بادشاہ کی عجمین اس کے تہی سنا دیے سے فلیت لنا مکان الملک عمرہ ذوقنا حول قبتنا نخور لعمر ان قابوس رہند لیخلط ملک ذلک کثیر قسمت الدھر فی من دخی کن ذلک الحکم یقصد او یجود بادشاہ سخت طیش میں آ گیا اور کہا کہ چہ بامسئد اور بڑی بات کیا اس قابل ہی ہو گیا کہ ایسا یہ شعر بادشاہ کو کر شان میں کہے۔ بنی حدیس میں سے ایک شخص کی طرف جو بحرین میں تھا اور اسکا نام بھٹ تھا اس کے قتل کے لئے لکھا ایک حصہ فر عرض کیا اگر آپ اس کا تجربہ کا پوچھ کے عمر ابھی پیش برس سے بڑھ نہیں مروا لگو تو متلوں سے جہاں چھوڑا نا مشکل دگا کیونکہ بہت پرانا شاعر اور شہسوار میں طرف کا ماموں ہے مناسب یہی ہے کہ دونوں کو مرواؤ الا جائی بادشاہ کو یہ نہ شورہ پسند آیا اور درخون کو بلا کر شاہر خلعت سے ممتاز فرمایا بعد میں شاہی زبان دو علیحدہ علیحدہ لغافون میں منتہر وہیں بکیر بحرین کی طرف روانہ کیا جسکا مقصد ان یہ تھا کہ مجھ کو بخیر کے انہیں قتل کیا جاوے اور زبانی لے کر یہ کہہ کر کہتا ہوں میں نے بحال کی طرف معقول سفارش کی ہے تم اس وقت بحرین کی طرف روانہ ہو جاؤ جب حیرہ کو فریاد پھر تو شمس طرف سے کہا کہ بادشاہ

عہ
للعصب الفضائل
وسرہ الودعی قرات
وافہد واجودہ والکلمہ
نریجہ بالینجی بجاہد

انی میرانی کی کوئی وجہ معلوم نہیں مرقی اور ایسی تحریروں پر جس کا مطلبیم نہ ہو ہر سا کرنا کمال حاجت ہو میری
 تو یہی ہر کران خطوں کو کہو لا جانی اگر فائدہ کی بات ہو تو جلدیں نہیں تو دس پس چون طرفی کہا کہ تم تو تاسی بدظن ہو
 ہوائی بات ہی کیا ہی کہ خط کہو نے جابین بحرن کو جاننا ضروری ہے جسنا چاہی اگر جو کچھ وہ وعدہ کرتا رہیں ہوا تو
 فائدہ کی بات ہو لاہم فالہم پس ہوگی بادشاہوں کو خطوں کو کہو لانا مناسب معلوم نہیں ہونا کمال خطیہ سے شاید
 حامل ہی نکھر کر رہے ہیں جس نے کہا کہ اگر خط ایک ہی نہ مانی آخرش تلس نے اپنا لغاف کہول بالا و جہہ و ایک ہر
 سے پڑنے کے کہو لانا اس پر دیکھ کہ کہا کہ اگر تیرا نام تلس سے تو جہٹ پہا سہر فوج کو جو باہین ابوشاہ و بحرن کے عامل کے نام
 تیرے قتل کا حکم لکھا ہے تلس نے جہٹ وہ کاغذ حیر ہر ہر کر حیر وین دیا اور یہ نہ شری سے والقیہا بالفتح من جب کاغذ
 کذلک بلقہ کا قط مضلل رصیت ہا بالما لمارایتا یحول بھا التصادف کا جہول بعد تلس نے
 طرف سے کہا کہ تیرے خط کا مضمون ہی ہی معلوم ہوتا ہے اب ہی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تو یہ کہو لکہ کہلالی کو طرفی کہا کہ تیرے
 ساتھ ایسا ملکہ کہ نہیں لازم نہیں تاکہ میری ساتھ ہی ایسا ہی ہو بلکہ ممکن ہے کہ میری لئے کہو اور لکھا ہو اگر ایک مضمون
 ہوتا تو علیحدہ علیحدہ خط لکھ کر دینی ہو کیا فائدہ تھا الی مل تلس تو جہٹ شام کو آج اور یہ نہ شری سے والقیہا بالفتح من جب کاغذ
 من مبلغ الشعر اوع اخرہم انی بعد تم ہذا الا تلس امدی الذی علی الصیغۃ منہما و جہٹ
 خیالہ تلس الفی صحیفہ و جہٹ کوردہ و جہٹ حجة المہام حسن غیرانہ طبع الہامہ ہر ہا نکال اپنا
 ادیم املس اور طرف بحرن میں عامل کجیت میں جابا ضرر ہا حالہ کہا کہ ایک مشہور شریف ہو اور جو تیری غذا
 سے خاص محبت ہو اور قدی حقوق نام مدت سے مرتبط ہیں جو تیری بارڈالز کا حکم ہوا ہی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ خط
 لکھا ہی ہو جلدی اور خط کو کہلا کر کا نام نہ لے اور اگر لغاف کا کہو تاسی ضروری ہو تو یاد ہو کہ یہ جو کچھ قسم کی زبان کا اختیار
 نہیں ہوگا شاہی فرمان کی تعمیل ضروری ہو کہ طرفہ کہا کہ جھوٹل ہونا ہی منظور ہے جب خط کہو لایا اور شاہی فرمان
 عال نہ لکھوں نہ نہ تو طرفہ سے کہا کہ کیا جو یہ میں کہتا نہیں تھا کہ کہوں اختیار نہیں ہے طرفہ نے عذر کیا اور کہا کہ
 خدا کی مرضی ہی ہی تھی اب جو جو طرح سے ارزا عامل نے کہا جیسا ارشاد ہو گیا کہ پہلو مجھ خوب شراب بلا لیتی جہٹ
 ہو جان تو سر نہ کا قصدا لینا خون نکلتے نکلتے دم ہی نکل جا گیا چنانچہ بہت سی شراب اسی پانی کا اور آویں
 وحیت کے مطابق عمل کر رہی اور اسکی جان نکل گئی نشہ میں اس پر یہ قصیدہ کہا جس سے پورا پورا جوش جوانی ظاہر ہوا
 اور غیبی نے اس کے قتل کے وجہ یہ بیان کی ہے کہ ایک نذرہ و عروبن ہند کے ساتھ شراب پی رہا تھا جو سر عروبن
 ہند کے بہن نے چاٹا تھا جب جام میں عکس پڑا تو وہی بہن نے کہا کہ ایا نانی الظہ الذی یدرق شفاء
 ولولا الملك القاعا لقتلہ فہا جو کوخت ناگوار گذرا اس کے قتل کے وہی ہوا بحرن میں اس کے قبر سے

ایک بھائی صاحب بن عبد کے قصاص لینے گئے کہ رانہ بی گرویت پر صلح ہو گئی لہذا شاعر نے جو چاہا کیا تھا کہ
عرب کے سب شاعروں کو کہنا اچھا شاعر اور ہر خواب میں کہا کہ امر القیس ہر اس سے جو چاہا کہ اس کے بعد کس کا رہے
کئے لگا کر مقبول ہو گئے۔ اس نے طرفہ کا اس قصیدہ میں وہ اپنی شراب نوشی اور شجاعت کی تعریف کرتا ہے اور اپنے
تعریف پر کرتا ہے۔ ہر خولہ ہند سے لے کے نام کی ہر بہت شعر کہے ہیں اس قصیدہ میں خود کی نسبت
تشبیہ کرتا ہے یہ عورت تہی خطہ بن مالک بن نینا ہے جو مالکیہ کے ساتھ ہی اسی کو یاد کرتا ہے ایک شعر امر القیس کے
شعر و شعر بہت مشابہ ہیں بلکہ شعر نمبر ۲ میں تو بالکل توارد ہے یہ قصیدہ پنج قطع ہے پہلی قصیدہ

نورج

۱ | رَحْوَلَةُ أَطْلَالٍ بِبُرْقَةٍ مُنَمَّاءٍ | تَلَوَّحَ كِبَاكِي الْوَشْمِ فِي ظَاهِرِ الْيَدِ |

اللغات خواہ کے اصلی معنی توہری کے ہیں مگر یہاں ایک عورت کا نام ہے جو تہی خطہ بن زید سے تہی تمیم سے ہے
اطلال جسم ظلل مفرد یعنی کھنڈر نشان برقعہ وہ زمین میں تہی اور کچھ ہو اس قسم کے زمینیں عرب میں کثرت ہیں
چھتہ میں صاحب فاضل سے اس سے بھی بڑے جاؤں میں کئے کا نام برقعہ اٹھانے کا برقعہ اجداد کے کا برقعہ اجداد وغیرہ
انہیں سے ایک برقعہ تہی ہے اور تہی ایک جگہ کا نام ہے اصل میں اس کے معنی فرہ کو ہیں وشم کو دنا یعنی ناتھ کے
ظاہر ہندوؤں جیسا کہ اس میں نل ڈالنا جیسے ہندوستان کا گھونسی کیا کرتے ہیں۔ ہر ایک اور ہندو ظاہر
المعنی خولہ کے کہندہ موضع شہد کے تہی زمین میں اس پر ظاہر ہوتی ہیں جس پر گود کی کسی سہی نشان جو ناتھ کے
الاعراب الخولۃ مفرد ماضی اطلال موصوفہ ببرقۃ منمما اس کا پہلا نصف تلوح کبکی الوشم فی ظاہر

ایسا کا کاد اور قصیدہ

۲ | وَتَوَقَّاهَا صَحْبِي عَلَى مَطِيئِهِمْ | يَقُولُونَ لَا تَهْلِكِ أَسَى وَتَهْلِكِ |

اللغات تہلک صیغہ امر از باب تفعل تہلک مصدر جلد (قوی دل مضبوط سخت) متناوضہ الجہاد اللاد
المعنی امر القیس کے قصیدہ میں گزرتا ہے

الاعراب وقفا اطلال سے حال واقع ہو سکتا ہے اور تقدیم حال کے وجہ اس میں نہیں ہے کہ اطلال پہا
نکہ نہیں بلکہ شخص مر گیا ہے اور وقفا جو جمع کسر مرزوق ہے اس پر اس کا وجود فاعل کے ظاہر ہو نیکی جمع ہی کہا
گیا چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے بطرد لدن و صحاح کعبہ

یہ شعر امر القیس کے شعر ہے سو آخری لفظ کو کچھ اختلاف نہیں کہتا اور اس سے فرق نہیں سمجھنا چاہیو۔ بلکہ شاعر کی
کمال ہم خیالی سمجھنے چاہیو جس سے دونوں کا مرتبہ ہو گئی ہیں یعنی ہو سکتا ہے اور وقفا واقع ہو چکا ہے چنانچہ کنا کا قول
طاہر ہا دعا ذلھا اور ایک اور شاعر کا قول اہا ذلھا ذلھا — ذاب ذان کے سوا اور لفظ اختلاف نہیں

اور ان کے معانی مختلف ہیں

۳ | كَانَ خُذُّوحَ الْمَالِ الْكَبِيرِ غَدْوَةً | حَلَا يَا سَفِينٍ فِي نَوَاصِفِ مَنْ دُو

اللغات حدیج حدیج کی جمع یہ وہ ہودہ جو عورتوں سے خاص ہو قال الشاح تحت قوله سے اتر لایح
 الفواد یہ وہ معقول الحدیج مرکب من ہر اکب النساء خلافاً علیہ کے جمع ہر جسم مطایا مطیہ کے
 یعنی بڑی کشتی سفین نعل یعنی فاعل یعنی ہار کو تراشنے والا کیونکہ من کے معنی تراشنے کے ہیں ائی من قال
 اخر القیسہ و جابا ختیا لیسفن الارض بطینہ تری التوب منہ لاداکل مملوف اور یہ بھی تہ کی جمع
 قیاس سے اسلے کہ اس طرح کی جمع مخلوقات باری ہی مختص ہے لوصفا ماضیہ کی جمع ہر پانی بننے کی جگہ دارا
 دَر ایک جگہ کا نام ہے نص علیہ صاحب الصحاح
 المعنی صبح کو وقت خوراک کے کچا دوسرے کچا پانی دیتی تھی کہ گویا وہ دَر کی دَاردن میں بڑی بڑی
 الاعراب حدیج کی اصناف مالکیہ کی طرف بانی بلاست وہ تو ایک ہی کچا وہ میں سوانہی مگر جو کچا دوسرے
 کچا دوسرے کچا پانی بند اور حلقین کے لیے لہذا لکھتا ہے اس کی منسوب کیا اور فلایا سفین میں خاص عام کی طرف مضاف
 ہے اور عدوہ میں تین عوض مضاف الیہ کی ہے یعنی عدوہ الرجل

۴۴	عَدُوَّةٌ اَوْ مِنْ سَفِينٍ بَانٍ يَأْتِي	يَكُونُ بِهَا الْمَلَاخُ طَوْرًا وَكَيْفًا
----	---	--

اللغات علیہ عدوہ کی طرف منسوب یہ بحر میں ایک کان ہے حمان کی کشتیاں مشہور ہیں قالت زینت
 بنت الطریق یہ تری جازریہ ریحان و نادرہ علیہا عدوہ لی اللہیم و صلوا
 فی الصحاح و فی شعر طرفة سفینة منسوبة الى قرية بالبحرین يقال لها عدوہ اور یہ مفرد لفظ ہے جس سے
 جیسے طیہ و مطر و شینہ و حسی و غیرہ ابن دایمن بحر کا شہدہ تھا جو میں میں ایک شہر تھا بڑی بڑی کشتیاں
 بحور بصیفہ واحد ذکر غایب مضاعف از بصیر نصر جو مصدر سیلان کرنا جہاں یہ تھا بصیفہ واحد ذکر مضاعف
 باب افعال سیدی جا یا یہ وہ وزن فعل یا یہ متعدی ہو گا میں
 المعنی وہ عدوہ کی گاؤں کے کشتیاں یا ابن دایمن کے بیرون میں جنہیں ملج کہی سیدی چلا تا یہ اور کہی شہر
 یا ایک مال میں تو سیدی چلا تا یہ اور دوسرے حال میں شہر یا بیرون کے اوپر اور ہر جگہ معلوم ہوا کہ گویا وہ

الاعراب علی لایہ کسمرہ نار سفین کا وصف ہے جو پہلے بحر میں مذکور ہے اور جگہ بحر بہا الملاح و ہندی سفین
 مجرور حال واقع ہے اور طوراً اس جملہ میں مفعول فیہ ہے جس کا عامل بحر اور اس کا معطوف ہے قال الشاح و
 اشتقاقہ من قوٹم لا طور یہ (فی الصحاح) لا طور یہ ای لا اقربہ (ومن طواراً لدا جیسے اس شعر میں
 سے ماذا یكلفک الریح و الحار الدجا البر طواراً و طوراً لثیجاً طور کے معنی حال کے بہر آواز میں
 يقال للناس اطواراً فی احوالہم سے بعضی طواراً ترقان من البکا فاعشہ و طوراً احسنان فاعشہ
 اور نوبت کہی آئی میں جیسے یہ لہری و معای علیہین لعد سابی طوین فی اشعر حاتم طوین

5

لَيْشَقُ حَبَابَ الْمَاءِ حَيْرُومَهَا

كَمَا قَسَمَ التُّرْبُ الْمَفَائِدُ بِالِدِّ

الکتاب حباب الماء و حکایه جهان بانی بہت عمیق ہو فیروز مجید جنین بی ایل بی بی کتبی بن کدانی الصبح خیر
موسیٰ کاسینہ چھایہ جهان خرام نمونہ نگار ثلثہ بین حیانیم کھانا و شصت جو خیناں کپیل کپیل اور یہ ایک قسم کا
کپیل ہے کہ مٹی میں کچھ چپا دیں پھر اسکے دو معدہ کر کے پوچھتی ہیں کہ وہ خیر کس حصہ میں ہے اور یہ ہندوستان کے
المعنی ان کشتیوں کے سینے پر لکے ہوئے یا گہرا کوٹیں پیرل میں جسم کوڑی رند کہیں دیکھ لیا کہ تہہ سے تیرے کو دیکھتا ہے
الاعراب لیش فعل معروف چیز و ہا فاعل حباب الماء مفعول بہ بھاسین باظرفیت کر سنے دیتی ہے
اوضہ بحر و نواصف کی ظرف پرتی اور الماں ستم کے متعلق ہے

4

وَفِي الْحَيِّ أَخْوَى يَنْفُضُ الْمُرْدَ شَاوِدًا

مُطَاهِرٌ سَمِيحٌ لَوْلُو وَدَرَ حَبِ

اللقا الحقی حوۃ کر مشق ہے جسکے لئے بن گندم گون لب خواہ سوٹ کر لئے ہر مرد تازہ سیلو شادن قوی
بچہ ہرن کا شادون کر مشق ہے جسکے معنی ہیں کچھ کا خوب قوی اور مضبوط ہونا اور سینگ کا مکان انقبض و خست کے
اس کو ہلانے کا سکا پہل کر پڑی مظاہرہ مظاہرہ کر مشق ہے جسکے معنی ہیں دو کھڑوں کو کسی طور پر پہننا کہ ایک کے پشت
دوسرے کے پشت کو ساتھ متصل ہو یعنی ایک دوسرے پر ہون جیسا کہ عمودا دوسرے کے پٹے پہننا جاز بن سٹھ دیکھا کہ تکیا
مرد نہیں چوادر اگر مردوں میں نہ ہو تو اس سے سلاکتے ہیں کو کو لوہہ کی جسم پر - مومنی زنجیر جلد بروزن ہنر حل
المحسنی اور قبیلہ میں ایک لونجان گندم گون لب ہے پھر جو چلو کا پہل چائٹری اور مویون اور مرد کو لڑکوں کو
ایک دوسرے پر پہنوالی ہے چونکہ چلو کہانی کو وقت ہرن کر گردن میں ایک قسم کی خوبصورتی آجاتی ہے اور دوتا گردن کا
پہننا انہیں قابل تخریب سمجھا جاتا تھا لہذا ان دونوں مردوں کو بیان کیا

4

الحی من الف لام عهد دہنو ہے اور فی الحی خبر

میرزا داود احمدی موصوف بنفرض المرد شادان

منظام شمس طغرل اور تور و زبرجد تینوں مصنفین میں موصوف معہ ہر سہ اوصاف کے ابتدا و آخر کے کل جملہ اسیم ہے اور نظام

حَدَّثَنَا أَبُو ثَرَاوِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِإِجْمَاعِهِ

تَنَاوَلْ طَرَفَ الْبَرِّ نَبِيٍّ تَرْتَدِّي

الکتاب
جملہ اول ایندو پورہ سر جیمس رنن والی برٹش قال الا صبیحہ اذ اختلف الطبی عن القطیع قیل اذ خذل ترک
بصیفہ واحدہ موش غائبہ مراعاة مرصدا رب مفاعله محاوره المحاوره اعی الحمای ترویج معہ ساسر ماخوذہ ہر نام ہر نام
پنے پورہ سر جیمس رنن والی برٹش قال الا صبیحہ اذ اختلف الطبی عن القطیع قیل اذ خذل ترک
کوکب بالجو منفردہ رب رب بروزن بفرجی کا یوں کار پورہ خمیلہ نہایت گنجان درخت اسمی کتابی خمیلہ کا
یہ کوکب بن جو بہت درخت اکائی متناول بصیفہ واحدہ موش غائبہ مضامین از انبال مفاعل ایک تا محذوف
متناول مصدر کرنا پورہ سر جیمس رنن والی برٹش قال الا صبیحہ اذ اختلف الطبی عن القطیع قیل اذ خذل ترک

بہارِ حیدرین کی قندھارین

برکات و بخت

کی اضافت لفظ پر

مفتی محمد شفیع الرحمن

۱۲

المعنی ده ایک ایسی برنی ہو کہ ایسی بوڑھی ہو جو رہ گئی ہے اور ایک جنگلی گائون کے روٹین گستانی زمین میں جو بہت درخت لگا نیوالی ہے چری ہے اور پیلوں کے اطراف کہاتی ہے اور انکی جا و رہنہتی ہے لیکن انہیں چپ جاتی ہے

۸ وَتَسْبِيحُ عَنْ آلِي كَانَتْ مُنْقَرَا | تَحْلَلُ حَزْرُ الزَّمَلِ دَغْصُ لَهُ نَدِ

اللغات الی سز و چکتی دانت کدم گون لب منقود اسم فاعل از تنویر درخت کا کلیا ناہیان منور ہو کر اور نہر کا جس سے دانٹون کو عموماً تشبیہ دیا کرتے ہیں قال الشاعر یہ کا تبا تسبیح عن اوہ لود منضدا و بدو ا و افاح تَحْلَلُ بصیغہ اضی معلوم مصدر یا تَحْلَلُ من بیچ من آنا قد ہو منازر الزمل یعنی ریتی کا بچا چھٹا ا حذر الزمل و حذر الدار یعنی دغص ریتی کا گول ٹکڑہ ند صفت مشبہ ہر از اب علم علم یعنی تر و ہلکا ہوا

المعنی وہ لہو چکر منڈی دانٹون سے مسکراتی ہے گویا ابورج کا گلیلا میلاریتو کے بچا چھٹا اسکے دانت میں الاعراب منقود مصدر ہو تَحْلَلُ فعل دَغْصُ فاعل مرصوف کہ ہلا وصف حزر الزمل مفعول تَحْلَلُ اسم ہے فاعل اور مفعول کے لکر جملہ فعلیہ ہو کر منور کا وصف بنا اور وہ اپنی وصف کے ساتھ لکر کان کا اسم ہے اور غرض ہے یا بے

۹ سَقَتِ اَيَاةُ الشَّمْسِ اِلَى لُثَاتِ | اَسْفَ وَكَمْ تَكْفُرُ عَلَيْهِ بِاتَمَدِ

اللغات ایاة الشمس کبرہ ہمزہ و فتح آن آفتاب کے روتو اور زینت لثات مسوی لثہ کی جمع بر صول بن لثی بروزن غیب تھا لام کلمہ حذف کر کے اس کے عوض میں بار کوئی لی و هذا الجمع علی اللفظ المقترض علیہ القیوخی اسف بصیغہ واحدہ موزن غائبہ از اب افعال اسفان مصدر محاورہ ہف و جملہ التور سے مخوف ہی ہوا اس کے چہرہ پر ورورہ لگا گیا گیا صالی بن حرث جہی نزل کے ترفیع میں کہتا ہے شدید برین الحاحین کا تبا اسف علی نازا فاصح کلاما حدیث میں ہے کا تبا اسف و جہر غیر جہر متغیر ہو گیا گویا اس پر کہ ہر لایا ہے کہ یکدم صیغہ مجد معلوم کہ دم مصدر کے دانٹون کا تبا کی سخت خبر سے صدمہ ہو گیا نا و علیہ قول الشاعر کذا فی القحاح اشد کبرہ ہمزہ و سیم سیاہ سر سے المعنی آفتاب کے آتے آتے ہوا جو ہی طرح سے سیراب کیا تھا کہ اس کے مسور جو بن پر سرمد اصفہانی لگا یا گیا اور بن سخت چیز سے صدمہ نہیں ہو گیا یا تھا یعنی کوئی چیز سرمد کے بعد نہیں کہا ہی تھی جس سے ہر سر میں کو طرح الاعراب سقنہ کے متغیر مفعول الی کے طرف پڑتی ہے اور علیہ کے اشد کسٹوف

۱۰ وَوَجْهٌ كَانَ الشَّمْسُ اَقْتَرَدَا هَا | عَلَيْهِ لَقِيَ اللُّوْنُ لَمْ يَخْتَلَرْ

اللغات الشمس آفتاب موزن سماعی ہے صل میں شمس کے متغیر کشی اور آفتاب کی بن و صند شامل اللہ یعنی لگام دیکھ قابو نہ آنا قال الشاعر یہ فان تقبلوا بالود بقدر امثله ولا فانا نحسن فی واشمو و صند الشمس اسم رجل چونکہ آفتاب ہی منبع اور ابی ہوتا ہے لہذا اسی ہی شمس کے لیتی ہیں رداء جادہ

ہم نے اس میں تنقیس کیا کہ بخیل نہ بصیفہ مجھ معلوم تھی و ہمدرد رسا رہ کا بھیر کون والا ہوتا
 المعنی اور الیہ بکھرے ہو گئے یا سوچ میں اپنی نورانی جاوید اسیر دل ہوئی ہے اور وہ صاف رنگ والا ہے جو یوں
 الاعراب نفی اللون اور لم یخند داو جملہ کان الشمس الفت رد اھا علیہ وجہ کر اوصاف میں اور نہ کہ
 چند اوصاف ہو یک حالت میں عموماً مفرد وصف کو مقدم لایا کرتے ہیں بنا علیہ یا یہ تھا کہ بخیل کی طرح جملہ کا
 الشمس آہ نفی اللون سے بھی ہوتا لکن قال الرضی ولین ذلک بواجب لقولہ تعالیٰ کتب انزلنا حجاباً
 وقول النابغۃ ولیل افسیہ بطی الکواکب افسیہ اور بطی الکواکب لیل کے اوصاف سے
 میں جملہ مقدم یا انزلنا اور صبار کہ دونوں کتاب کے اوصاف میں جملہ مقدم ہے

بے اراکلی لا مضمی الھم حین اختصارہ | بعوجاً فر قال ترویح و تغشک

اللغات ہم سے آئندہ امر کا ہنسا ایک شاعر کہتا ہے اذ اھم لم تزدع غریبہ ہرہ ولم یات ہا
 یاتی من الامر ہا ما عوجا وہ اوٹنی جو کثرت مسافت ہو دلی ہو کر لنگری ہو جاوے غریب کی صورت کی وصف میں آجاتا
 صبر ایک شاعر کہتا ہے محضۃ لا یخجل السترد نہا اذ الموضع العوجا حال پریمہ مر قال وہ اوٹنی
 جوا قال الی ہر اذ قال اوٹنی کی جالوں کے ایک چال ہے ترویح بصیفہ واحد موش فاعلہ بدیع و مشتق ہے جو
 صباح کی نقیض ہے اور مراد اس سے وہ وقت ہے جو زوال آفتاب سے غروب تک ہے تغشک بصیفہ واحد موش فاعلہ
 المعنی اور میں اپنے غم کو جب پیش آتی ہے ایک سی سادہ سی کے ساتھ لبرتا ہوں جو کثرت مسافت سے
 الاعراب مر قال جملہ ترویح اور تغشک عوجا کی اوصاف میں ہر اور صفت فاعلہ مفرد جملہ پر مقدم ہے

۱۲ | امون کا لولح الا زان لضاھا | علی لاجب کافہ ظھیر بر جملہ

اللغات امون بروزن فعل مشتق از امن وہ اوٹنی جیکے نہایت قوی ہو گیا اس کے ضعیف کا فکر ہو کہ
 سے بالکل سخت ہو جائی ازان تاوت جنسین مثبت کو کہا کرتے ہیں لصات بروزن صنعت بصیفہ واحد مشکلم از
 نصار ہشانی کے بالوں سے کر کر کاٹنا اور دیکھ لینا لاجب فاعل یعنی مفعول ہے مشتق از لجب باب ضرب
 نا مال کرنا وہ صاف سیدنا رہے جو سب کثرت آمد و رفت کی خوب صاف اور واضح ہو گیا ہو جعد کاڑھی کٹل
 المعنی جوڑا کٹی کے تاوت کی تختوں کیسی مضبوط جیسی ہیں سدا الیہ کہتے ہیں چلا یا جو کاڑھی کٹل کا
 الاعراب امون عوجا کا وصف ہے

۱۳ | حمالیۃ و حناء ترویدی کاھا | سفیحة تدری لازعر اردن

اللغات حمالیۃ وہ اوٹنی حقوق میں اونٹ جیسی مضبوط ہو و حناء مضبوط قوی اوٹنی و حین
 باختر و جرحمت ابہری ہوئی زمین کو کہتی ہیں اور بعض کا یہ خیال ہے تدری خسارہ وہ اوٹنی کو کہتی ہیں ترویدی بصیفہ

اختیار صحت نام
 کلام و در و در کہتے ہیں کہ
 سدا لہ و در و در

واحد موش غائبہ رویان مصدر باب ضرب لیکن تفری البصیغہ واحد موش غائبہ روی مصدر باب ضرب
کرن البصیغہ لام متصل ہے از عمر کم موزع و مشتق ہے باب علم یعلم جسکے معنی میں ابوکاکم ہونا اور تک خاکستر گون
المعنی اوتھ جیدہ مضبوط جڑوں میں سخت ایسے لکھتے ہے کہ گویا ایک مادہ ہتر مرغ کی جو کہ سو درھا کستر تک
الاعرا جاعلہ و الکبر عوجا کی وصف بیچ تردی جردیہ ہے تدری کے لایعرا دید مسفحۃ کا وصف ہے

جوکان کی خبر
وہ نہیں موش کی خبر
وہ نہیں جڑوں کی خبر
وہ نہیں جردیہ کی خبر

۱۴ تبارکی عنقا نا حیات و انبثا وظیفاً وظیفاً فوق صور معین

اللغات البصیغہ واحد موش غائبہ مبارۃ مصدر باب عاملہ مقابلہ کرنا قال الشاعر هبت وقد
علت الاقبوبه وقد کنون حسیرا ذی بارھا عنقا عتیق کجھ ہے یہ ترف و نجیب والعتق الکبر
خلوص الاصل نا حیات مع حاجتہ تیز و اوٹنی استعجت البصیغہ واحد موش غائبہ اضی استعج مصدر
مجاورہ ہبت زید امر اسو خودی یعنی زید کو عمر کو مانع بنایا اب افعال ایک بنو کو دوسری خبر کے مانع بنانا وظیف
چون اسو امر دشمن اور بنڈلی کا بچا ج ہے اور بعض وظیف کے معنی صرف ہو کر لی ہیں بنڈلی کا اکلنا حصہ و وظیفہ جمع
ظیف ارض کی طرح صور اہل میں مصدر ہے جسکے معنی میں آمد رفت کرنا و منہ فاذا جی ہو کر رہے کہ شمشیر مصدر
کی لحاظ سے یہی کہنے لگ گئی میں معین البصیغہ اسم مفعول ذیل کیا ہوا مال کیا ہو تبعد مصدر باب التبعیل العلم
المعنی اصل تیز و اوٹنیوں کا مقابلہ کرتی ہے اور پال کے ہو کر اپنے چاروں راہ میں اگلی بنڈلی کو پہنچ کر چھو کر
الاعرا تبارکی نقل ضمیر اسکی جو عوجا کی طرف بہت ہے فاعل عنقا نا حیات موصوف صفت مفعول ہے اور
جملہ انبثت مودون مفعول ہے کہ او طرف کے مصطوف ہو کر کل جملہ عطف ہے یا عنقا نا حیات ذو الحال ہے اور جملہ

ظیف کا مانع ہے
ظیف کا مانع ہے

۱۵ ترتبت القفین فی الشول ترتب حدائق مولی الاخرۃ اغنید

اللغات ترتبت البصیغہ واحد موش غائبہ ترتب مصدر موسم ربیع میں چرنا موسمی ربیع کہ ربیع وین
ایک موسمی اور ایک بلحاظ جائزہ جو ہمیشہ اور جائزہ کی لحاظ سے موسمی ہمیشہ شہر ربیع کہے ہیں ربیع الاول ربیع الثانی
یہ دونوں ان جائزوں کے نام ہیں اور یہہ اضافت بعض کے خیال میں اختلاف لفظی ہو ہے والاشہر اور ربیع ذوال
ایکس وین جیسے حب الحصيد ارا الاخرۃ حی الیقین مستجد الحاصح اور یہہ شہر کا لفظ الیکو ایتداز
ہمیشہ اسے عرض ہے اور ادا کیا جائے کہ موسمی ربیع ہے اختیار ہو جائے موسمی ربیع ہی وہ میں ایک وہ موسمی
بہار حسین شکوہ اور گنبدیان کہتے ہیں دوسرا وہ موسم حسین میوے لیتے ہیں یہاں ربیع سی مراد حسین اور ربیع
کے چرنی کا ذکر ہے موسمی ربیع کا پہلا حصہ ہے کیونکہ دوسرے حصہ میں گمان نہاؤ تخت ہو جائے اور جہان قابل شہر
نہیں رہتا اور یہی وجہ ہے کہ اوتھ خوشی سی سی نہیں کہانی یہاں ربیع سی وٹھراؤ نہیں ہے اسلئے کہ وہ مختلف ہیں
میں آثار رہا ہے فقیہ قف کا تشبیہ ہو حدیث میں ایک واد ہے تشبیہ عرف لغیب ہے کہ اور جہر کا دیکھنا

ہی چکر واپس لے جائی تھیں وزن مقیم آتا ہے مصدر باب افعال مجاورہ بالابال سرنا خود پر یعنی مقیم
کو بلانی والا سر وادچروا ہا متقی بصیغہ واحد مؤنث غائبہ اتقا مصدر باب افعال۔ چنانچہ متعدی
ہو بقال تقیۃ اذ احدثہ حصّل خصلا کی جمع ہے جیسے عرف عرف کی بالون کا مجموعہ دو عطا
روعد کی جمع ہے جسکے معنی ڈرائی کے ہیں مگر بیان مراد اس سے وہ حملیٰ میں جو ترادہ پر کرتا ہے کیونکہ وہ در
کا سبب نہیں ہے میں من قبیل ذکر المسبب ارادۃ السبب اکلف وہ اونٹ جسکا رنگ بدرغایت
سرخ ہونی سے ناگہل سیاسی ہو گیا ہو۔ کلفا ہونٹ کی لٹی ہے ملبد بصیغہ سہ فاعل وہ اونٹ جو چوڑا
پریشاب میں گئی کر نیکی وقت شدت شہوت کے دم مار جس سے پیشاب رگوبر کی گئی سے اسکے چوڑا
کی لٹی جمکر ایسی ہو جائے جیسے منہ

المعنی چرواہی کی آواز کی طرف پھرتی ہو یعنی ایسے کم تیز اور بہت گہاس گہاس کہ گہاس کے
شغل سے بلانی والی کا آواز نہ پہچانے اور بہت بالون الی پوچھتا ہے اور بالون کی حملوں سے بھتی ہے
جو سرخ رنگ ناگہل سیاسی ہے اور بہت دم مارنی سے اسکے چوڑا ہونے کے بال منہ کی طرح جھکے ہیں یعنی بہت
اونٹ شہوتی سے چونکہ ایسی کہنے بالون کے جو ایک عمدہ وصف ہو چکی ہوتی ہے ایسے سبب سے
جانی کے وہ ضعیف بھی نہیں ہوتی

الاعراب جملہ نزیم الی صوت المہیب معطوف علیہ اور متقی فعل ضمیر اسکی جو ناقہ کی طرف پھرتی ہے
فاعل۔ اور دو عطا مضاف اکلف مضاف الیہ موصوف ملبد وصف موصوف مع اپنی وصف کے
روعات کا مضاف الیہ ہے اور روعات متقی کا مفعول ہے اور نیک حصّل متقی کے متعلق ہے فعل
فاعل اور مفعول اور متعلق کے جملہ فعلیہ ہو کر۔ معطوف۔ پہلا جملہ معطوف علیہ ہے

۱۷ | کان جنّا حتیّ مضّرّ حتیّ تکفّا | احقا قیہ شکفا فی العییب بفسر

المتجانح بروزن صحابہ اور کار بازو۔ جج مشق ہو چکی معنی میل کر نیکی میں چونکہ پرندہ کی
بازو بھی عموماً جھکے ہوتی ہیں لہذا انہیں جناح کی نام سے نامزد کرتی ہیں۔ اجماع جمع مضّرّ حتیّ وہ چیز ہے
کہ گس جیسے بازو دراز ہوں تکفّا بصیغہ تشبیہ مذکر از باب الفعل۔ تکفّ مصدر۔ احاطہ کرنا۔
حقاق کنارہ حق مشق ہے جسکے معنی احاطہ کر نیکی میں والی جانب الشیء ایضاً احاطہ بالشیء فکان
فعال معنی ما یفعل بہ کالناطق معنی ما یطوق بہ شیکا بصیغہ تشبیہ مذکر جمہول شک مصدر باب فاعل
ایک چیز کو دوسری چیز سے بلا دریا بقال شککتہ بالرحم ای طعننتہ وشک القوم ہو تم ای جعلوا
مصطفیٰ متفازرۃ ومتہ شکت الارحام اذا انصلبت وکل شیء صمۃ فقد شککتہ قیہ شک

جو یقین کے برخلاف ہے وہ بھی اسی ماخوذ ہے کیونکہ وہ بھی دراصل دوامرون کو ایک حکم میں ملا دینا ہوتا ہے کیونکہ ترجیح نہیں ہوتی عصبیت یوچہ کی ہڈی عصبیت جمع فیصل یعنی مفعول مشتق از عصب کا مادہ کو جا لگنا باب ضرب فکافہ مطردق مصدر یکسر سیم آلہ کا صیغہ ہے سیستانی مشتق از سرد باب ضرب سینا سوراخ کرنا۔

المعنی اسکی دم ایسی چوڑی ہے کہ گویا کسی پیرازون الی چیز کی دوبارہ دم کے ہڈی کے دو کناروں میں دائیں بائیں موجی کے سینتالی ملای گئی اور سیدی ہیں

الاعراب حملہ شکافی العصب بمصدر بتقدیر قد حال ہے یا تکلفا حفاقیہ سے بدلے یا جملہ تکلفا حفاقیہ مضر ح کے لینی صفت کا شفعہ ہوا اور حملہ شکافی العصب بمصدر کان کی خبر ملو عصبیت لام

۱۸ | فطوذا یہ خلف الزبیل و تارکا | علی حشف کالشن ذ او حجد

اللغز ذیل ردیف زل سے مشتق ہے جسکے معنی اٹھانے کی ہیں۔ فعیل معنی مفعول ہے معنی اٹھایا گیا ومنہ الزامہ اونٹ کیونکہ مسافر کا بوجھ اٹھاتا ہے والیاء للبالغۃ خشفت پرانی خشک ہو کر ہوئی تھیں۔ شاید یہ تشبیہ کہتے ہیں۔ اصل میں اس دی کچور کو کہتے ہیں جو بغیر بکنے کے خشک ہو جاوے اور اسپر گوشت پوست نہوشت پرانی مشک شمیمہ بالمصدر ہے اصل میں شن کی معنی پانی چرکنے کی ہیں چونکہ پرانی مشک سی بھی پانی بہتا رہتا اسلئے اسی سے شن کہنی لگ گئی۔ نالغہ کہتا ہے گا من جال بنی اقیش + یقعقع خلف رجلیہا بشن + ذ او بروزن رام کلمانی والی حجد

وہ تھن جکا دو وہ سوک جاوے اہم مفعول کا صیغہ ہے بالتفصیل المعنی سوکھی اس دم کو ردیف کی چچے مارتی ہے اور کہی ایسی تھنوں پر جو پرانی مشک کی طرح کلمائی ہوئے اور سوکے ہوئے ہیں

الاعراب یہ کی ضمیر مجرور دم کی طرف پیراز او طوذا اس فعل سے مفعول فہ جو کہ متعلق ہے یعنی تہا تنصرب

۱۹ | کھا فحن ان اکل الخض فیہما | کاتھما یا بامینیت مصدر

اللغز فحن بفتح فا و کسرہ فا جو تڑخض شخصہ مفرد سخا من جمیع گوشت کا پڑاوتر اقلیف بروزن مقیم لوف سی ماخوذ ہے (جسکے معنی زیادہ ہونی کے ہیں) یعنی اونچی کے حمد بروزن معظم بصیغہ اسم مفعول تہا لبنا سی ماخوذ ہے جسکے معنی میں عمارت کو گچ کرنا المعنی اسکی دونوں این جہین گوشت اچھی طرح سی بھر گیا ہے ایسی ہیں گویا وہ ایک اونچی گچ کیے ہوئے محل کے دروازے ہیں۔

الاعراب فخذان مع انی وصف اکل الخضر منہا کی متبادلوں سے اور با خبر مقدم اور با کے مراد یہاں کو اکل
۲۰ و طحی محال کا محیے خلوفہ | و اجزئہ لوت بدای منصہ

اللغات لیٹنا۔ موڑنا۔ باب ضرب مصدر، محال بضم می محالۃ کی جمع ہے۔ پیٹنے کے مہرے
حتہ صینہ کی جمع ہے جیسو مٹی مٹیہ کی کمان قیصل یعنی مفعول ہے من جنیت الاحتیای عطفتہ جو کہ کما
بھی مٹی ہوتی ہی ایسے اسی ہے کہ تیر ہیں خلوف خلت کی جمع ہے۔ پہلو کی چوٹی پسلیاں آخر
جران کی جمع ہے جیسو حار کی احمدہ۔ اونٹ کی گردن میں من فرج سی مخر تک جران کہلاتا ہے جو باغبان
اجزاء کی ہے لوت بصفہ واحد و ثلث فاسیہ جہول۔ لز مصدر چمٹا نا دای انہ کی جمع ہے گردن
پیٹنے کے مہرے۔ اور چونکہ مفرد کی وزن پر ہے اور اسکی واحد میں اور اسمین تا کو تیز ہوتی ہے ایسے
اسکے طرف واحد کی ضمیر ہر سکتی ہے اور واحد ذکر اسکی وصف میں آسکتا ہی متصند بصفہ مفعول
از باب تفعیل۔ تنصید مصدر۔ تہ تہ رکبت

المعنی اور کند و ڈر اسکا خوب چھید ہے جبکی چوٹی پسلیاں کمانوں کے مانند ہیں اور اسکی گردن
کا اگاڑی گردن کے تہ تہ مہرون سے لگا لیٹا ہے
الاعراب طحی مصدر اپنی موصوف کی طرف مضاف ہے اور کا تختہ خلوفہ محال کا وصف ہے
اور اجزئہ طحی کی طرح فخذان پر معطوف ہے

۲۱ | کانت کنا سی ضالۃ یکنفانفا | و اطر قسی سخت صلب مؤنید

اللغات کنا س کسر سین۔ ہرن کہ کہوہ صبر کہ چہ پنا کس سے ماخوذ ہے جسکے معنی چینی کے ہیں جہنم لکھن
للو اکب قال ابو عبیدہ لانا تکتس فی الغیبۃ تشتت ضالۃ جنگلی بیری ضال جمع ہوا طرک کا تیرا
کرنا یقال لطرک القوس اطرھا اطرا اذ احینہا قسی قوس کے جمع ہوا پس میں قوس تھا قلبے کی کے بعد
قوس ہو گیا بعدہ یا کی بر طرف واقع ہوئے قوس ہی بن گیا ہر سے واو کو یاد کر کے یا میں ادغام کیا گیا
سین کو یا کی مناسب اور قات کو سین کے مناسب کے کسر دیا گیا صلب بروزن قفل ہر ایک مہر وک
والی پیٹنے اور کبھی صا کی اتباع سے لام کو بھی ضمہ دی لیتے ہیں مؤنید بروزن معظم ماخوذ از اید
جبروتا نمید کیا گیا۔ قوی اور مضبوط کہا گیا

المعنی گویا اونٹنی کے دائیں بائیں پہلو ہرن کے دو کہوہ ہیں جو بڑھیری کے گرد واقع ہیں اور اسکی پسلیاں
گویا موڑی ہوئی ہیں جو مضبوط قوی پیٹنے کے نیچے رکھی گئی ہیں
الاعراب کان حرف مشبہ بالفعل ہے کنا سی ضالۃ اسکا اسم اور یکنفانفا خبر و اور طحی کی صاف قسی

انسانیت کی موصوفہ کی طرف پہل میں کیا وقتیا معطی تھا اور کان کے اسم پر معطوف ہے

تفتت

اللہ تعالیٰ فریق بفتح یمیم و کسرہ وار و بالکس - کہنی - اخوذ ارفق یعنی نفع اٹھا نا قال الفیو المرفق
 بہ و انتفعت بہ منہ مرفق الانسان اقل قتل بالتحریک ماخوذہ - جسکے معنی میں کہنیوں کا اونٹ

دو لون پہلوون سے دو در رہتا بقال مرقی اقلل بین اقلل وقوم قتل الایاک و فی القاموس والنعت

افتل قتلاء قمر بصبغه واحد مؤنث غائبة متعارف مروی صدر باب الف نصیر لصلہ با و علی گذرنا سلم وہ ڈول جیکے لمی ایک ہی دستہ پر وہیں مقبور کا ہوتا ہے داکچر وہ شخص جو کنوئین سے ڈول لے کر حوض

اگر ان کے لیے جائز تھا تو معنی بخیل اور معنی قوی بھی ہو سکتا ہے

المعنیٰ اسکی دونوں کہنیاں سپید ہوں ایسے الگ تنہا میں کہ گویا وہ سناٹہ فی کسی خیل ڈال کر اینٹوں کی سیر ڈولوں
 اڑانہ لے رہے ہیں چار بچے کے بازو کو زرا دھیر کیے کر نہ کہ اپنے دستانہ خود سے کہیں مسادہ لے کر نہ کہ کسی ایک ہاتھ

الاعراب عرفان میں اپنی سفت فتلان کی ابتدا اور طائر مقدم اور کائنات کی جگہ بعض روایتوں

تَكَفَّفَ مَعِيَ لَسْنَا دَلَقْ مَد

اللقاطة ۲- وزیر اسکا فعلتہ قطام باخوئی دوجی مفرد باشد و روم دوم جمع ہے یعنی رومی اور

نسخہ اقسام بصیغہ واحد مذکر غائب ماضی از باب فعال اقسام مصدر قسمہ کہنا دیتے ہیں ہر ذہن بانگ سے

لكنكتنصن بصيغته واحد مؤنث امر غائب خود از اكنشاف بمعنى احاطه كه ناهاتشاد صيغه واحد مؤنث غائبه

ماخوذ از رشید گنج کرنا قید ایک قسم کے بہتر ہیں جنہیں جلا کر حویلیوں کو گچہ کرتے ہیں ہندی قلعی چوند

و نیز چینه اینستون کو بی همه این و مندا بنا عظیمه و ده ثمارت جو پترو ن سی پچ کی گئی ہو

۱۰۴

مختصر و کیسی مختصراً بطور کلی می باشد که برای این منظور در مری علی حدیث است که هر کس که از

رومیون کو مسیحی بن کر بے سیما ہی فائق بنی ہے۔ یہی کج فہم و ساسی انگریزوں کو چنانچہ ہر ایک عمرہ

پیر و سریشی پندارین اور می لک ستم بھائی ہو لہ وہ بیٹوں پہرہوں

کا وصف کیا حقیقتاً فی وحش وبقرة و نظره بہ ولقد امر علی اللہ لیس فی اور حلال التفتہ خوا

قسم ہے اور بقدر اگر نکستہ کے متعلق ہو تو اس حالت میں قریبی مراد انیٹین وغیرہ ہوگی اور اگر

تشاور کی متعلق تو اس حالت میں قلمی چونہ وغیرہ جس سے لپائی ہو سکے اور جملہ اقسام آہ قنطرہ کا حال تنقید پر فائدہ

۲۴ صہابیۃ العثون موجدۃ القرۃ

بعیدۃ وخذ الرجل صوارة الید

اللغات صہابیۃ صہابی کی جمع تاریخ ہے وہ اوٹنی جکا رنگ ہو رہو عثون کیطراف مضاف ہے جسکی معنی
وہ چند لینی بالین جو اوٹنی کے ٹوڑی کی نیچے ہوتی ہیں اور اسکا بہور ہو ناخبات کے علامت ہے
موجدۃ بروزن کمرۃ مضبوط قوی اوٹنی اونٹ کی وصف میں نہیں آتا ہی موجدۃ القرۃ
ای موثقۃ الظہر قری پیٹھ وخذ اونٹ کا پاؤں کو یوں زمین پر چلنے میں مارنا جیسے شتر مرغ
مارتا ہے۔ ووزنا واحد وخذ وخذ لغتھنہ یا فراخ کام ہونا باب قرب صوارة الید تیز رو گویا
اسکے ہاتھ پاؤں کثرت آمد رفت کرتی ہیں مور و شتر مرغ کے جسکے معنی آمد رفت کر نیکی میں
المعنی اسکی ٹوڑی کی نیچے کے بال ہو کر ہیں (جو اسکا کوتاہیت کرتی ہیں کہ وہ نسل کے سچی اور اصل کے
پوری ہیں) اور اسکی پیٹھ سخت اور اسکی پاؤں کے کام فراخ اور اسکے ہاتھ بہت چلتے ہیں جو ٹپکتے نہیں
الاعراب صہابیۃ العثون موجدۃ القرۃ بعدۃ وخذ الرجل الید یہ سب مبتدا محذوف ہے
یتقدیر موصوف یعنی ناقہ جسکے لئے باعتبار متعلق کے وصف میں خبر واقع ہیں

۱۰
فیجاء الیہ
تکلف فیہ
انما و غیر
نہر کان
بجانبہ التفت
بیر حجتہ
السیہ
منہ

۲۵ امرت بدھا قتل شرزوا جنتا

لھا عتداھا فی سفیف مسند

اللغات امرت بصیغہ واحد مونت غائبہ مجہول از بافعال امر افعال امر تاجیل
منہ مراد اقلتہ شدیداً شتر زنگی کے دور کی خلاف یثنا یعنی باین طرف سے یثنا۔ اور قتل کے افعال
عام کی خاص کیطوف ہے اجنت بصیغہ واحد مونت غائبہ مجہول از بافعال اخبار مصدر جہکنا
سفیف چمت ڈالاکیا بیت کی وصف ہو فیصل معنی معقول مسند بروزن معظم وہ سقف جو در
ہو اور مضبوط ہو گویا اسکی سطحیں ایک دوسری سے تکیہ لگائی گئے ہیں
المعنی دونوں ہاتھ اسکی لٹا یثنا طبعی ہو ہیں اور اسکے دونوں بازو گویا ایک مضبوط سقف کی لٹا ہو گئے ہیں
الاعراب قتل شرزوا امرت کا مفعول مطلق ہے جو نوع کی لئے ہو اور جملہ واجنت مع انہی متعلق ہیں جملہ امرت پر موقوف ہے

۲۶ جنوح دفاق عندل ثم افزع

لھا کتفاھا فی معالی صعد

اللغات جنوح بروزن فاعل خارج کا مبالغہ ہے جنوح سی متعلق ہے جسکی معنی چلنے میں ومنہ جنوح
ای قبالہ سخت دو ٹوہن میں مقدم مؤخر جہکنا ہو ہو تا ہر اجتنام ہی سہی مازہ معلوم ہوتا ہے والقائوس
وفی الناقۃ الاسراع وان یکون مؤخرہا یسند الی مقدمہا لشدۃ اندفاعہا اب جنوح کی معنی خواہ
سخت دوڑنی والی کیے جائیں جو لازم معنی ہیں یا لکیطوف چلنے والی جو اسکی حقیقہ معنی میں دفاق
بروزن کتاب غراب وہ اوٹنی جو تیز چلنے والی ہو اور اینی رفتار میں کو دنی والی ہو عندل

بڑی سردالی۔ نہ کہ موت میں برائے ہو کہ سر کا بڑا ہونا داغ و اعصاب کے تقویت پر دل ہو جائے کہ ہذا
یہ تعریف فقط سر کی نہیں سمجھنی چاہیے بلکہ اوٹنی کے سبب اس کی افرغت بصیفہ واحد موت غائبہ اور
مصدر باب فعال چرنا نامعالی بصیفہ اسم مفعول یا مفعولہ علو مجرور اوچا کیا گیا مصعد بڑی
المعنی بہت دوڑنی والی آگے کو جھکنے والی کو دنی بڑی سر کی ہے اور اس کی دونوں ہونڈی ایک بڑی
اوچی بلند محل میں لگائی گئی ہیں یعنی اس کا اگلا دھڑا تنا اوچا ہے کہ گویا کوئی محل ہے

۲۷ | كَانَ عَلَوْبُ الشَّعْرِ فِي دَايَا تَهَا | مَوَارِدُ مِنْ خَلْقَاءِ فِي ظَهْرِ قَرْدٍ

اللغات علوب علیک جمع ہے جسکی معنی نشان ہے میں بقول صمد علیہ بالضم اذا سمعہ او سمعہ
شع شع شع جس سے کچا وہ باند پتھر میں دای سی مراد بیان پسلیان میں موارِد مور کی جمع ہے یعنی بے
خلقاء صاف ٹھوس پتھر قرد اوچی اور غلیظ زمین قرد جمع

المعنی گویا تنگ گھری نشان اسکی پسلیان پسپاٹ پتھر کی نالیان ہیں جو اوچی زمین پر تنگ ہیں
الاعراب دایا تہا کا نسبت مقدم کے متعلق ہو کر علوب الشع میں حال واقع ہو گا کہ اسم مراد موارِد خلقاء ظہر

۲۸ | تَلَا فِي وَاحِيَا تَابِينَ كَاتَهَا | بَنَاتُ عُرْفٍ قَبِيضٌ مَقْدَدٌ

اللغات تلا فی بصیفہ واحد موت غائبہ مضارع بالتاء اصل میں تملاتی تھا۔ تلا فی مصدر رجحانا
تس بصیفہ واحد موت غائبہ مضارع بیئو نہ مصدر باب ضرب جدا ہونا الگ ہو جانا بنا ثاق
بنیقہ کی جمع ہے۔ کلی تریز جو لغا کی معنی ٹیک نہیں ہیں کیونکہ وہ بغل کے نیچے تپوڑ مٹنی کا پیشہ
یحانی والفضل ذوالسفات + یفطر نے کسی علی البنات کے لیے معنوں کا تائید کرنا ہو غرض اگر کی جمع ہے
یعنی سپید قبض معروف ہے قطعاً انقص جمع مقصد پیرانا کپڑا

المعنی وہ نشان کہی آپس میں ہیں اور کہی ایک دوسری ہی لگ ہوتی ہیں جیسے پرانی پٹنی کڑنی کی گلیاں
ہو کی جو کی سے باہم ملتی ہیں اور پیر لگ ہو جاتے ہیں

۲۹ | وَأَنْتَلَعُ نَهَاضًا إِذَا صَلَدَتْ رِيَا | كَسَّكَانَ بُوَصِيٍّ بِدَجَلَةٍ مَصْعَدٍ

اللغات أنتلَعُ لانی کردن تلغ سی اخو ذری باب شرف تھا حق مبالغہ کا صیغہ ہنوز ہے جسکی معنی
اٹھنے کی ہیں صعداً بصیفہ واحد موت غائبہ تصعید مصدر رجحان یا سی تصعد ہو گیا جو تسکان دم
ہندی بتوار بوضی عرب بوزی ایک قسم کی کشتی ہے دجلہ بغداد کی نہر کا نام ہے عکد اور تانبہ
ایم غیر منصرف الف لام سپر داخل نہیں ہوتا ابن درید فرماتی ہیں کل شیء غلیظہ فقد جلتہ درجہ
اسی لیے کہلاتی ہے کہ وہ زمین کو ڈھانپ لیتے ہیں والیجا مشتق من هذا لانه يعطي الارض بالحجم

مصعد بصیغہ اسم فاعل صنادی متعلق ہر جگہ معنی بصلہ فی جلی کی ہیں بقال اصعد فی الارض اذا
ذهب فیہا ہذا بدجلہ کی بامعنی فی ہے

المعنی اور اسکی نیچے ایک لانی گردن بہت بلند اٹھتی ہوئی ہے چنانچہ جب اسی اونچا کرتی ہے تو اسی
معلوم ہوتی ہے جیسے جلد پھر میں چلتے بیڑی بوزی کا بتوار

الاعراب تلح فخذان پر معطوف ہے اور اذا اصعد بدیہا من سے طرف واقع ہے اور کما کان بعضی
بہا من کے متعلق ہے مصعد بعضی کا وصف ہے اور بدجلہ مصعد متعلق ہے بہا من کا وصف ہے کہ بلند معطوف

۱۰۔ وَجَنَاحٌ مِّثْلَ الْعَلَاةِ كَأَنَّمَا | وَحَى الْمَلَكُ مِنْهَا عَلَى حُرُوفٍ مِّنْ رَّدِ

اللقا حیحہ سر کی بڑی جو داغ کا سر پوش ہے ہندی کہویری تمام جمہیم علاۃ اہرن علاج جمہ
خود اوٹنی کو ہی اس سے تشبیہ دیدیا کرتے ہیں وبقال للمناقۃ علاۃ تشبیہا فی صلابتہا امانا
کا ٹوٹنے کے بعد جڑ نامکتہ بصیغہ اسم مفعول یا ابتقال سے طرف ہے یعنی ٹٹنے کی جگہ حرف کنارہ اوٹنی کو
جو حرف کہتی ہیں وہ حرف الجمل سے ماخوذ ہے یعنی پہاڑ کے کنارہ کی طرح دہلی تیلی ہے میرا کہ اسکی
برد کی معنی سوانہ کے کہانے کے ہیں

المعنی اسکی کہویری اہرن کی طرح مضبوط ہو گیا اسکی فنی کے جگہ سوانہ کے کنارہ جڑی ہوئی ہیں گویا
اسکی چوروں کی جگہ فی اسکی بعض ٹکڑوں کی ایسی بعض سے جوڑا ہے جو سوانہ کی طرح مضبوط ہیں
الاعراب مثل العلاۃ کیونکہ لفظی اضافت ہے ہذا انکو کی تعریف بن سکتا ہے حیحہ مع اپنی وصف کے فخذ
پر معطوف ہے وحی کے معنی اگر لانی کے ہی جائیں تو اس حالت میں اسکا مفعول بہ محذوف ہوگا ایسی بعض
صنہایا من تبعیضہ خود مفعول ہے اور اگر لازم معنی ہوں تو اس حالت میں منہا ملتی ہو حال واقع ہوگا

۱۱۔ وَحَدَّ كَقَرطاسٍ الشَّامِيَّ وَمَشْفَرًا | كَسَبَتْ إِلَيْهَا فِي قَلْبِهِ كَرْمٌ حَرْدٌ

اللقا حاد رخا رہندی گال قرطاس کمرہ قاف وشم آن کاغذ رباعی مزید فیہ ہر شامی منسوب
سوشام جو ایک خاص ملک کا نام ہے مذکور ٹوٹ ڈونو طرح آبیہی الف اس میں جو من اس یا محذوف ہو
جو شامی میں لمحاؤ تشدید جو دھکی شام سی ماخوذ ہے جسکے معنی راہین جانب ہونکی ہیں چونکہ یہ ملک
مکہ و راہین جانب تھا ہذا اس نام سے موسوم ہو گیا جیسی میانی جو منسوب بسوی میں ہے چونکہ میں مکہ
راہین جانب ہے ہذا اسی میں کہتے ہیں کیونکہ میں کے معنی راہین کے ہیں مشعر بروزن و نیز اوٹنا کا ہوا
سببت کہیں میں و سکون یا اس زمین دھوڑی کو کہتے ہیں حیرال نہیں فیصل کے معنی مفعول پر نسبت
ماخوذ ہے جسکے معنی بال مؤنث فی کے ہیں خال الفیض وبقال سببت کا شعر علیہا و سببت اسے لہ خلقہ

قد طول من قلم کرنا صد قطع الحمد بصیفہ محمد مجبول از باب تفصیل تحریر مصدر محراب کی طرح طیرا کرنا و متبیت محمد و جبل محمد

المعنی اور اسکی گان شاہی تاج کی کاغذ کی طرح نرم نازک ہے اور ایک ٹیڈ بین جڑ کی دیو کی طرح جسکی کاٹ ٹیڈ ہو الاعراب خدا موصوف اور کفر طاس الشامی میں انہی متعلق کے لغت ہے موصوف جمع انہی وصف کے مبتدا موصوف ہی اور مجرّم موصوف ایسے مبتدہ موصوف انہی وصف کے الہامی کی اور جملہ تبار مبتدا الحمد خبر موصوف کے

حال واقع ہے

۲۔ وَعَيْنَانِ كَالْمَاوِيَتَيْنِ اسْتَكْنَتَا | بِهَفْجِي حِجَابِي صَخْرَةَ قَلْتِ مَوْرِدِ

اللفظ ماویتہ شیشہ گویا وہ سبب صفائی کی پانی سی بنا ہوا ہے اور کی طرف منسوب ہے تاہا نیت کی شے استکنتا بصیفہ شیشہ سنگینان مصدر چھپنا کھفت وہ غار جو پار میں کھدی ہوئی کی طرح ہو کہوت جمع حجاج بفتح حا و کسرہ آن وہ پڑی جیسے ابرو کی بال اکتے میں آجھتہ جمع غمر نیز بھنے جائے و بناوہ کی غیہ یا پڑی صخرہ پڑا ہنر جو سخت ہو صخرہ صخرہ جمع قلت پہاڑ کا وہ گرا حسین پانی جمع ہو قلات جمع تیر آنکہہ کا کہہ مورو دکھاٹ۔ خود پانی سے بھی مراد لے سکتے ہیں

دوسرا قصیدہ

المعنی اسکی دونوں آنکھیں دھبشی ہیں جوان دو غاروں میں ہیں جو پتھر کی ابرو کی پڑیوں کے پڑیوں اور ہر ایک آنکہہ اسکی پانی کی گھاٹ کی غیہ ہے جو پانی سی بہر ہوئی ہے امان دو غار و غین میں ہیں جن سے پتھر الاعراب جملہ استکنتا الخ ماویتان ہی حال واقع ہے یا وصف ہے اور الفلام ماویتین پر عہد زہنی لکھی ہے اور کھفت کے اضافہ حجاج کی طرف معنی فی ہے اور حجاج کے صخرہ کی طرف یعنی من حقیقتہ ہر حجاجی سی مراد دو جانب پتھر کی ہوں والا اوعاء اگر ابرو کی پڑی کے معنی میں اور قلت مورد یا صخرہ کا بدل ہے یا مبتدا محذوف خبر واقع ہے اصل میں گویا کل صفا قلت مورد تھا پہلی صورت قلت مجرور ہوگا دوسرے صورت میں مرفوع

۳۔ طُحُورَانِ عَوَّارِ الْقَدْرِ قَتَرَاهُمَا | كَمْ كَوَّلْتِي مَدْنُ عَوْرَةٍ اَمْ فَرَقَدِ

اللفظ طحور بصیفہ مبالغہ طحسہ مستحق ہے باب نصر آنکہہ خس فاشاک کو جو سین ٹپکے دور کرنا عوار بعض عین تشدید و اووہ تنکہ وغیرہ جو آنکہہ میں پڑ جائی قلت کی طرف صرف لفظی اختلاف کے کیو مصافحہ کیونکہ قذی بھی عوار کی معنوں میں ہے کما قال کعب بن زہیرہ من خاد من لیوث الاسد مسکنہ مکوٰلہ وہ آنکہہ حسین ہر منہ ڈالاجائی۔ مراد اس سے وہ آنکہہ جو حسین قدرتی طور پر سیاہ ہو متد عودہ ڈرائی گئی۔ دوسرے مصدر ڈرانا باب منع منع ام فرقہ جنگی گائی فرقہ روزن جنگی گائی کہ بھی کو کہتی ہیں المعنی وہ آنکھیں نکلون وغیرہ خاشاک کو جو انہیں پڑتے ہیں دور کرنا لیوان میں سوانہیں تو ایسا پایا

جیسے اس سچی والی گالی کے پہلے آئینے جیسے شکاریوں نے ڈرایا ہو

الاعراب نحو ان عینان کی لیے وصف ہوتی افعال قلوب سے ہر دوسرا مقبول کاف اسمیہ اور مفرق

۳۴ وَبَادِقَتَا سَمِعَ التَّوْحِيْدَ لِلَّهِ | هُجُسُ خَفِيٍّ أَوْ لُصُوتٍ مُنَدِّدٍ

الغناصا دقتا صل مریا و قنات نہا۔ لون اضافت کے لیے محذوف ہو اصدق سی اخذ ہو سکتی ہے
 یختگی اور مضبوطی اور سختی کے لیے اصدق بھی مضبوطی کی لیے بہترین سانچ کو اسچ نہیں جھوٹہ کو نہیں کہہ سکتے

ومنہ نظر الیہ نظرة صدقة ای صلیتہ ومنہ صدقہ قہم القتال الی صلیبوا فیہ واشتدوا۔ ومنہ تمیز

صادق الحلاوة ای شدیدا قال المساورین هند و تناقاة من و دینه صدقة و جیس بروز

تفعل مصدر کا تاپہوسی کی طرف کان لگانا۔ ذوالرمہ ایک کاری کی تعریف میں کہتا ہواذاتوجن

دکڑا من سنا بکھا وگاں صاحبِ صواب و بے الموم سُکرات کی بوقت چلنا لام سپر تو قیت کا ہر جھنسا

وہ آواز جو سمجھ میں نہ آوے کہ کیسی ہے منہ دے بیٹھ اسم مفعول وہ آواز جو سنائی جائے کھلے یا بستے ہے

یقال ند دیدہ اذ اسمع فیہ شہر

المعنى اور رات میں جلتی ہوئی اس کے کان کا نا پھوسی کی طرف کان لگانے میں خود پرست اور ٹھنک میں

خواہ وہ کان لگانا بہت اور آواز کمپیٹ ہو جو سمجھ میں نہیں آئے یا ایسی آواز کی جو سمجھ میں آجاتی ہو اور

الاعرابیہ دقت کی اضافت سمع کیطرت لفظی ہے اور سمع کی اضافت تو حسن کیطرت اضافت عام کی

خاص كبطرفه لان التوجس التسمع الى الصواب الخفي على ما ذكره صاحب الصحاح والسهم والسهم بمعنى واحد

عَلَى مَا ذَكَرَهُ الْقَبِيضِيُّ فَكَانَ التَّوْحِيدُ حَاصِلًا فَاضْأَفَتِ السَّمْعُ لِيَعْلَمَ مَا ذَكَرْنَا أَوْ رَحِمَاسُ أَوْ رَضِصُ وَنَدَّ سَمِعَ كَ

متعلق بین فان السمع صلته اللام قال القیوم سمعته وسمعت له سمعاً واستمعت وستمعت كل ما یسمع

واحد متعد بنفیس و یا بحرف انتہی

٣٥ | مَوْلَاكَانِ نَعَرْتُ الْعِتْقَ فِيهِمَا | كَسَامِعَةٍ شَاةٍ جَوْمَلٍ مُفْرَدٍ

اللغاة مؤنثة بصيغة واحدة مؤنثة اسم مفعول تالسم مصدر تتركز نازك كيدنا بنا نازكافون من تيزي

اور انتصاب یعنی سیدی کٹر ہونا وصفت شاہ جنگلی بیل

المعنی اس کے کان کیلی سید، ہیں کہ انکی شرافت تجھی پہولی ہوئی نہیوں حول کے ایسے جنگلی سل کے کانوں کے

برادر کی کان کھڑی ہو رہی ہیں ہذا کما قال ابو ذریبہ من خشخوعی اری الصید کا نہ کو کب یا بھو منفرد

٤٣ | وَأَرْوَعُ نَبَاضٍ أَحَدُ مُكَلَّمَةٍ | كِبَرُ دَاةٍ صَحْرِيٍّ صَفِيحٍ مَقْصِدٍ

اللعن اَرْوَعُ وَجُوهًا - دُرِّي وَالْاَنْبَاضُ بِصِيغَةِ مَبَالِغِهِ وَزَيْنٌ عِلَامٌ بَهْتٌ مَبْنِيٌّ وَالْاِسْتَقْبَالُ

جو سید با طول میں کا ناجائی مشتق از قد طول میں قطع کرنا ضد قط اور بالفتح کوڑا اگر کسی طرح
 جاو تو اس حالت میں قدسی جس مراد ہوگی جیسے بعض شرفیات تعد النجم فی سحیرۃ میں نجم مراد جس
 مراد لی ہے اور جینی بولتی ہیں قل الدہم والدنیاد اور مراد ایک پسینے بلکہ جس اس حالت میں
 خاتم من فضہ سنی ہو جائیگی اور جب بالفتح یا جاو تو اس حالت میں فاجتنبوا الرجس من محمد صبیغ
 مفعول از باب فعال احضار مصدر رسی کا بٹنا
 المعنی اگر تو چاہے تو وہ پوچھو یا اگر تو چاہی تو پوچھو ایک طرح کی درجہ جو تمہوں بنا اور ٹپا ہوا یا ایک طرح کی
 الاغراب من القتلوی کا بیان ہے اور چونکہ اقلت کا فاعل اور مخافتہ کا ایک ہے اور زائد بھی ایک ہے
 لہذا مخافتہ مفعول بہ بن سکتا ہے

۹۳ | وَإِنْ شِئْتَ سَأْمِي فِي سِطْرِ الْكُورِ رَأْسَهَا | وَأَعَامَتْ بِصَبْعِهَا نَجَاءَ الْخَفِيدِ

اللقا ساهی بصیغہ ماضی معلوم از باب فاعلا ماسما مصدر یضی میں مقابلہ کرنا واسطۃ الکوز واسطۃ
 المکور یعنی مقدم بالان کو در بزم کاف بالان کذا فی القاموس عامت بصیغہ واحد موشرفا تیرہ غوم مصدر
 تیرہ ناء بضم تیرہ صبیغ بروزن قلس را باز و تجا بزوزن سجا ووزن نا و منه ناقۃ ناجیۃ
 ہا خفید بروزن غریل بخارجہ بہت دورنی وللا شمرغ خفد سنی اخو ذی جکے معنی تیر چلنے کے
 میں نے القاموس خفد کہتے اسرع فی مشیتہ
 المعنی اگر تو چاہی تو سہا ہا کر بالان کے اگر کسی کا مقابلہ کر اور اپنی دیونوں بازو کے تیر دورانی شمرغ دور
 الاغراب نجا و الخفید عامت سنی مفعول مطلق من غیر لفظ ہے

۲۰ | عَلَى مِثْلِهَا أَمْضِي إِذَا قَالَ صَاحِبِي | أَلَا لَيْتَنِي أَفْدَيْتُكَ مِنْهَا وَأَفْتَدَيْتُ

اللقا اَمْضِي بصیغہ واحد تکلم از باب ضرب مضی مضار مصدر جانا قال الفیض مضی الشیء مضی
 ذهب و فی موضع اخر ذہبے الارض ذہبا با و ذہوبا و ذہبا مضی انتہی اقد بصیغہ واحد تکلم
 از باب ضرب قدی مضی مضی و کسور البصلہ من مدخول من سے چھڑانا يقال فداء من الامس
 اذا استغتنقه بمال افتداء خود چھوٹنا
 المعنی میں ایسی بات فی پر ایسی قسمیں سفر کرنا ہوں کہ میرا ساتھی گھر کرے یوں اٹھو دیکھ کا نکلی میں تجھ سے کہیں دیکھ
 الاغراب مضی فعل فاعل علی مثلها متعلق اور جملہ اذا قال صلیغ مع ایسی مقولہ کی الایتنی افدیک منها
 واقفنا جو حکم اس میں ہے مضی کا ظرف ہے فعل ہم فاعل اور متعلق اور ظرف کے جملہ مضیہ ہوا اور علی مثلها
 کی تقدیم جملہ کی غرض ہے ہر اور مثلها کی طعنے ناقہ کی طرف راجع ہے

دوسرا قصیدہ

دوسرا قصیدہ

دوسرا قصیدہ

۴۱ وَجَاشَتْ إِلَيْهِ النَّفْسُ خَوْفًا وَخَالَةً | مَصَابِيًا وَلَوْ أَقْبَسَ عَلَى غَيْرِ مَرَصِدٍ

اللغتا جاشت بصیغہ واحد مؤنث غائبہ تجیش مصدر را بنما مراد جان کا اوپر کو آنا جس پر مانڈی کا پانے
 ابکار اوپر کو آتا ہی قال الشاعر وجاشت الی النفس اکرۃ ۴ فروت الی مکر وہا غاشتقرت - قال
 الشاعر جاشت النفس حیت من لفرع وارتفعت مثل الفد تجیش فیرفع ماہا انتہی حال بصیغہ واحد
 مذکر غائبہ ضی خیل مجیدہ خیلان مصدر باب علم تعلیم خیال کرنا گمان کرنا افعال قلوب میں ہر ہونگی
 دو مفعول جاسٹا مَصَابِیْغَ اسم مفعول باب افعال اصابتہ مصدر مصیبت زدہ و لوہیان پہ
 فعل کے اطلاق کی لیے ہی جس سے مراد یہ ہے کہ اپنی آپ کو اسکا مصاب جھٹا اپنی اطلاق پر ہی خواہ و لوکا
 مابعد کے حالت میں موجب بولتی ہیں اکرم ذیل و لو قد توہیان اکرم کو مطلق سمجھا جائی یعنی
 اگر اکرم ذیل بلا و لونی حال تعنی ہوتا تو اطلاق تفسید و لون امر و کما احتمال ہو سکتا تھا یعنی بزرگ
 اکرام کے خاص حالت پر منحصر ہے ہو سکتا تھا اور مطلق ہی ہو سکتا تھا یعنی کسی حالت کا محاذ اسکی اکرام میں
 نہ کیا جاتا ہر حالت اسکا اکرام واجب ہے تا کہ و لونی حال وقوعہ سی تفسید کا احتمال جاتا رہا اسکا اکرام
 ہر حالت میں ضروری ہوا اسی فعل ناقصہ کان کے معنی میں ہے مرصد گات یتقال فقد فلان بلکہ
 وزان جعفر و بل مرصد و بل مرصد ایضا بطریق الاذتقاب لا انتظار و منہ وان ریک بل المرصاد
 یرافیک فلا یخفی علیہ شیء فیومہ من عینہ

المعنی اور جبکہ میرا ساقی گہرا آج او اسکی جان ابکار اسکی طرف آوی اور آپ کی مصیبت زدہ سمجھ کر گوہ
 دشمنوں کی گہات پر نہ تو یعنی ہر حال اپنی آپ کو مصیبت زدہ سمجھ کر خواہ دشمنوں کی گہات پر ہو یا نہ ہو
 الاحزاب جاشت الیہ النفس مع اپنی مفعول لہو خفا کی معطوف علیہ ہر اور حالہ صابا مع اپنی حال و لو
 علی غیر مرصد کی معطوف ہے اور کل معطوفہ جملہ قال یرعیطوف ہو کر معنی کا ظرف الیہ خالہ اسے

۴۲ اِذَا الْقَوْمُ قَالَوْا مَنۢ فَعَلۡتَ اٰتٰنِیْ | عَصٰیۡتَ فَلَمۡ اَکۡسَلۡ وَلَمۡ اَتَّسِلۡ

اللغتا قوم مردوں کا گروہ لقیامہم بالہما و عظام الامور فقی بروزن و عضان و جوان فلم اکسل
 بصیغہ واحد مضارع متکلم کسل مصدر باب علم تعلیم ست ہونا لم اتسل بصیغہ واحد مضارع متکلم تسبل
 مصدر رحم جانا - حیث چالاک ہونا و منہ البلید

المعنی جب لوگ مصیبت کے وقت کہتے ہیں کہ کوئی نوجوان ہو یا ہر خیال کرتا ہوں کہ اس کے سر میں ہی
 رکھا گیا ہوں اور مجھ ہی کے ہاتھ میں سو جھپٹ بھٹ میرا ضرر ہو جاتا ہوں اور نہ سنتی کرتا ہوں اور نہ
 بزدلوں کی طرح اپنی ایک ہی جگہ پر رہتا ہوں چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے کہ کان لا تفصفا واحد فدعو من فارص

کے معنی میں صاحب طواف اربعین

مراد

الاعراب اذ شرط کی گئی ہے القام بتداع اپنی خبر قالوا من کی جملہ اسمیہ ہو کر شرط ہو بل نفس اللفظی علی محی الایمیة الخالیة عن الفعل شد وذا بعد ہا قولہ اذ انقطع لئلا یس انکب اور غلت انی غنیۃ سار جملہ فعلیہ جزائیم اور لم اکسل کہہ کہ اتبلد دونوں جگہ ایک معطوفہ بن کر جملہ غلت پر معطوف ہیں

۴۴ | اَحَلَّتْ جِلْبَها بِالْقَطِيعِ فَاجِدْ مَهْمًا | وَقَدْ حَبَّطَ الْاَلَمُ مَعْنَى الْمَتَوَفَّى

القائم احوال علیہ بالیوٹ کی معنی میں کوڑا کسے پر اٹھا تا ہی اقبل قال الشاعر وکتبت کذیب السوء لئلا یعود ما بصاحبه فوما احوال علی الہم ای اقبل علیہ قطیع وہ کوڑا جسکے نوک کٹی ہوئی ہو وکتبت کذیب السوء فی القاموس المجذمة القطعة من الشئ انقطع طرفه ویبقى صله والیوٹ والقطیع الیوٹ المنقطع طرفہ اجذمت بصیغہ واحد مؤنث غائبہ آجڑام مصدر باب فاعل سحت دوڑ ناخست بصیغہ واحد مذکر غائبہ ضی ماخوذ از محاورہ خیال مجرا اذ اضرب آل وہ رہتا جو دیکھی ابتدا یا آخر میں ایسی نظر آئے کہ گویا ان چیزوں کو جو زمین میں اٹھا تا ہے سراب نہیں ہے قال الشاعر حتی یحتملہم تعقلا فیرسلہ کا تار عن قف ترفم الالامہ امعتر بر وزن حم بحر ف حملہ وہ میل میدان حسین انگری و غیرہ ہو معرسی ماخوذ ہے جسکے معنی ہیں بالو کا جھڑ جانا متعروہ شخص جسکے بال جھڑ گئے ہوں اور بزبان مجہب وہ سنگلاخ مکان حسین انگری وغیرہ ہو متوقد جلنے والا

المعنی میں اس پر کوڑا اٹھا یا چنانچہ وہ خوب دوڑی بجائیکہ سنگلاخ زمین کا جلتا ہوا رہتا اور کیا طرح لہرین مار رہا تھا بیان اپنی عالی ہمتی پر فخر کرتا ہے کہ شدت گرا بھی گئے ارادوں کو روک نہیں سکتے الاعراب جملہ وقد خب الالامہ متوقد اجذمت فاعل سے حال واقم ہوا وراہد مستمع اپنی فاعل جملہ فعلیہ ہو کر احوال علیہا بالقطیع پر جو اسکا سبب معطوف ہے اور یہ جملہ یعنی احوال مستعمل کلام یا فلم اکسل کہہ کہ اتبلد کا بیان ہے دوسری صورت میں بمعنی مضارع ہوگا

۴۴ | فَاذْ لَنْتَ كَمَا ذَا لَنْتَ وَلَيْدَةٌ مُجْلِسٌ | تَرَى رَجُلًا اِذَا يَالَ سَحْلٍ مُسَدِّدٌ

القائم اذالت بصیغہ واحد مؤنث غائبہ ذیل مصدر باب ضرب متکلم چلنے میں کثیر از میں پھر ہینا یقال ذالت المرأة ای حیرت ذیلہا علی الارض وتجنح ولیدۃ لونڈی ولید جمع مجلس بصیغہ ظرف بیشہ کی جگہ اور کبھی اہل مجلس کو ہی کہہ لیتے ہیں اور اضافت ولیدہ کی مجلس کی طرف بادنی ملاست اذ یال ذیل کے جمع ہی جو اہل میں ذال اللغاب کا مصدر سے یعنی طال حتی من الارض بعد میں فی زمین ایک چادر کے کنارہ کو کہہ لیتے ہیں جو زمین کے قریب ہو گوز میں کو چوڑی تہیں تسمیۃ بالمصد نصف علیہ الفیض سحیل مہلین بر وزن فاس وی کی پیچیدہ چادر سحیل جمع جیسی سفت سفت مقد بر وزن فاس

المعنی سو وہ ایسی مشک کر چلا جسے محفل کے چننے کا یں لونڈی اپنی بہانہ کر دراز پشوار کی تخیل کو کہا کہ شک کرنا
الاعراب فذالت پر فارغ عاطفہ پر اور اجنت پر عطف اور کماذلت ولیدۃ مجلس تاویل مصدر
ہو کر اسکے متعلق ہے اور تری فعل مضارع واحد غائبہ از باب فعال راۃ مصدر ہے فاعل اسکا وہ ضمیر
ہے جو ولیدۃ کی طرف راجع ہے اور رہا پہلا مفعول اور ذیال محل مصدر دوسرا مفعول اور یہ کل عالمہ

و وصفی

۴۵ | وَلَسْتُ بِحَالِ السَّالَةِ مَخَافَةً | وَلَكِنْ مَتَى تَسْتَرِ فَيَا لَقَوْمٍ أَرَفِدْ

السَّالَةِ حَالِ صبیغہ مبالغہ حلول ہو شوق ہے جسے معنی اترنے کی ہیں اب نصیر تلام نغمہ کی جمع ہے برون
کلیتہ وہ اونچی جگہ جس سے پانی بہ کر وادی میں پڑ کرے اور پست زمین کو بھی کہتے ہیں تیسرے
صبیغہ واحد مذکر غائبہ از باب استفعال استرفا مصدر مدد مانگنا۔ رفسی ماخوذ ہے جسے معنی اعانت
ہیں۔ اور قد بصیغہ واحد منکم از باب ضرب مدد دینا

المعنی اور میں ڈر کی مار اونچی زمینوں میں جا کر بسنے نہیں ہوں لیکن جب میری لوگ مجھے اعانت دیتے ہیں
تو میں انہیں مدد دیتا ہوں رفت بظاہر یہ شعر مدح کو ظاہر نہیں کرتا کیونکہ اس کے اصل فعل کے نفی
ثابت نہیں ہوتی بلکہ اسکی زیادتی کان نفی المقید برفع القید کا ذاتہ کر چونکہ یہ مدح کا مقام ہے
اسلیں بلحاظ انکی محاورہ کی عموماً ایسی مقاموں میں اصل فعل کے نفی کے لیے مبالغہ کا صیغہ استعمال کر لیتے ہیں
جیسے خدا تعالیٰ فرماتا ہے وعاذک بظلام للعبيد سری سی ظلم کی نفی مراد ہے نہ اسکی پتائی کے اور
نیز اس شعر میں ولست فی باب میں لا ہانی + ولا مرق من خشية الموت سلما اصل میں ہے نفی ہو کر

الایمان

۴۶ | وَإِنْ تَبَغَيْتُمْ فِي حَلَقَةِ الْقَوْمِ تَلْقَيْتُمْ | وَإِنْ تَقْتَضِي لِي الْحَوَانِيَتْ فَصَطْبُ

اللقائت یعنی بصیغہ واحد مذکر مخاطب مجزوم بان نون اسمین قایمہ کا اور یا منکم مفعول کے لیے ہی یعنی
مصدر ز باب ضرب ڈھونڈنا حلقتہ القوم وہ لوگ جو دائرہ بنا کر بیٹھیں قال القیوم وحلقۃ القوم
الذین مجتمعون مستندین مراد اس سے وہ لوگ ہیں جو یومین مشورہ باہم بیٹھیں تقتضی بصیغہ واحد
مذکر مخاطب معلوم مجزوم بان نون یا اسمین سے بغنی کی طرح ہیں اقتناص مصدر باب افتعال شکار کرنا
مراد اس سے تالاش کرنا حوائت حانوت کی جمع ہے جو اصل میں حانوتہ بروزن تر قوتہ تہاجب اوسا کر
ہوئی تاہم تائیت کو تاہی بدل لایا۔ اب جمع کی حالت میں رباعی کی طرف اسلئے رد نہیں کیا گیا کہ چوتھی
جگہ حرف علت ہے اگر یہ امر نہ ہو تو حسب عادہ رباعی کی طرف رد کر لیتے مگر مونث دو طرح سے منفعلاً
المعنی اگر تو مجھ کو گوئیں ڈھونڈیں جو مشورہ کی لیتے دائرہ بنا کر بیٹھے ہیں تو میں پاؤں اور اگر
مجھے کلاؤں کی دکانوں میں تالاش کرے تو تو مجھی وہیں شکار کری یعنی دانستہ دون اور سنجو

ترباتی دکانوں میں

جرگے مجھے خالی نہیں رہتے یہ خطاب کے خاص شخص کی طرف نہیں ہے بلکہ عام ہے

۴۷ مَتَى تَأْتِي أَصْحَابُكَ كَأَسَارٍ وَتِيَّةٍ وَأَنْ كُنْتَ عَنْهَا ذَاغْنِي فَأَعْنِ وَأَزِدْ

اللغز اصحابك بصيغہ واحد تکم مجزوم کا صنف مفعول ہے صیغہ مصدر رباب منع منع تصویحی باب
یلا نا قند غنوق کا اس اس کلاس کہ کہتے ہیں جبین شراب ہو فارغ ہو نیکی حالت میں کاس نہیں کہا جاتا
موت نہ ہو کوس بروزن فلوس اور کوس بروزن افلس جہم ہے رتہ چمکتا ہوا بقال عین
المعنی جب تو میری پاس آوے تو چمکتا پایا شراب کا تجو پلاؤں اور اگر تو اس بی پروا میں لوبے
پرواہ رہ اور بی پروائی میں بڑھتا جا یعنی بسبب ان ذاتی اوصاف کی جو خدا کی ذات میں نہ
رکھی ہیں ہر ایک سی بتواضع پیش آتا ہوں اور شراب پلا نہیں بخل نہیں کرتا مگر اگر وہ تکبر کری
اور نہ بی تو مجھ میں اس کے کچھ پرواہ نہیں کرتا

۴۸ وَإِنْ تَلَقَّ أَحَدُكُمْ مَضَاعَ الْجَمِيعِ تَلَقَّ قَنِي إِلَى ذُرَّةِ الْبَيْتِ لَكَرِيمُ الْمُصَدِّ

اللغز تلتق بصیغہ واحد کفایت مضاع معلوم اتقا مصدر باب فتل لانا اکثری ہوتا صحیح
قبیلہ جمیع بیان مراد بکبر والے جمیع بمعنی مجتہد کی کا وصف ذرۃ بکسر وال وصف آن ہر ایک
بیکری جوئی کو کہتے ہیں قناری جمیع بنی سفیان بن سعد مراد بیت سی مراد بیان کرنا ہوا اور بی
ان ایک طرف اشارہ ہے وقیم ہند مرتبہ ماخوذ از رقت نما زادنی کہ سناء و دفعۃ + وما زادکم
فی السائل الاضغعا بمصعد بروزن معظم کے طرف لوگ جاوین یعنی ماویا ہی ہو

المعنی سب سے قبیلہ کہا ہو تو بجا تو اعلیٰ گہرائی جو بلند مرتبہ اور لوگوں کا ٹھکانا ہو منسوب یاویگا
معد ہند کی شرافت ہی مراد لی سکتے ہیں جسے عمر بن کثوم نے کہا ہوا و ثنا مجد علقہ بن
سعد اہل بیت کو کہتے ہیں بل شیعہ تو مجھے انسی اعلیٰ درجہ عزت کا حامل ہوا اس
یافلم

۴۹ اللغز الذالت

یقال الذال المراد
بیشہنی کے جگہ اور کہیں

۵۰ اَذِيَالٌ ذِيلُ كَيْ جَمْعُ جَوَا

ایک چادر کے کنارہ کو کہتے ہیں
القصیہ سحر مہلین بروزن فلوس

کہتا ہوں الی البقر البیض الالاء کا ہم + صفائے یوم الروع اخلصها الصقل + بنجم نجم کی جم ہے
 بمعنی ستارہ حوب شریفوں کو ستاروں کے تشبیہ دیا کرتی ہیں قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اصحابی کالنجیم یاہم اقتدیتم اقتدیتم قینہ کثر - لونڈی - ابو عبیدہ فرماتی ہیں کہ سپید رنگ
 کو کہتے ہیں گائے ہو یا نہ ہو اور بعض کے نزدیک قینہ اسم لونڈی کو کہہ سکتے ہیں جو گائے ہو تو درجہ
 واحد مونس غائبہ بروزن نقول رواج مصدر ازہری کی نزدیک مطلق جلنے کی معنوں میں ہے
 وقت کی کچھ تخصیص نہیں ہے ومن قولہ علیہ السلام من لاح الی الجمعة فی اول النہار فلد کذا الذی من
 بان جب یہ فعل اوٹھون کی طرف منسوب ہو تو اس حالت میں شام کی وقت تک کی معنوں میں ہو جاتا ہے
 بزد و تاربان دارچاد و محسد بروزن کرم وہ کپڑا جو جہاد کے روزن کی کتاب کیس وغیرہ سرخ یا زرد
 رنگ سے رنگا گیا ہو قال ابن فارس ثوب محسد صم بالجہاد وقد کسر المیم فیہ
 المعنی میری یا شریف اور چلتے تارون کی طرح ہیں اور گائے لونڈی جو تاروں دارچاد اور
 زعفرانی جوڑا پہنکر ہمارے جلسہ میں آتی ہے
 الاعراب تدامی مبتدا اور بعض کالنجیم خبر معطوف علیہ اور قینہ مع اپنی وصف جملہ نزوم الدینا
 بین برد و محسد کی معطوف کل جملہ اسمیہ ہے

اللغز حبیب بروزن کریم صفت مشیہ مشتق از حب بمعنی فراخی قطاب الحبیب حبیب کا قطب
 سی ناخوش ہو جسکے معنی قطع کی ہیں رقیقہ نازک نرم حبس مصدر باب ضرب ٹٹولنا نصیذہ عورت
 جو گندم گون یا گوری رنگ کی ہو بعض مذکر کی لہی ہے صبی کے نزدیک نصیذہ نازک بدن کو کہتے ہیں رنگ
 کچھ خیال نہیں علم تعلیم سی صیغہ صفت ہے متجدد مصدر میمی ہے بمعنی تنگنا ہونی کی یقال فلان حسن المجردۃ
 والمجرد والمجرد کقولک حسن العربیۃ والمعرب کذا فی الصحاح اب بضم التجدد کی معنی یہ کہ تنگنا ہونی کی
 المعنی یارون کی توڑا ہونے سے اسکا حبیب نام ہو اور چونکہ وہ نرم ہو اور تنگنا ہونی کی ہوتی نازک بدن ہی کہتے ہیں
 الاعراب حبیب الحبیب - رقیقہ حبس الدماح - بضم التجدد مرفوع ہے کیونکہ قینہ کی وصف ہیں

اذا نحن قلنا اسمعینا انبر قلنا اعلیٰ تسلط مطروقة لم تشدد
 اللغز نحن انما کی جمع ہیں غیر لفظہ اور اسکا غیر مضوم اسلی ہے کہ او جمع پر دلالت کرے اسمعینا بصیغہ
 واحد مونس حاضر معلوم تا ضمیر مفعول اسماع مصدر باب فاعل گائے یا انسانا انبرت بصیغہ واحد مونس
 غائبہ باب انفعل انبر مصدر آگے آنا دسل آہستہ گئے مطروقة حال وہ عورت جو غیر مردوں کی طرف

رہی اور اپنی خاوند کی طرف ندیکہی خطیہ کا قلم من طرف طوقہ الود طاحم ہی منی رہی منی رہی کہ بتاؤ اور فرما
ہیں کہ مطروف العین بقلان کے معنی یہ ہیں کہ اس کے سوا کسی اور کو ندیکہی یہاں من طرف طوقہ کا صمد نہ کو نہیں
اصل میں تھا مطروفہ بنام تشدد اصل میں لم تشدد تھا ایک حسب قاعدہ محذوف ہے تشدد و صمد منی زنا
المعنی وہ ایسی فرمانبردار ہے کہ جب ہم اسی کا ناسنائی کے لیے کہیں تو کہنی کے ساتھ آہستہ آہستہ آگے آوی
سجائیکہ وہ ہمارے سوا کسی کو ندیکہی والی ہو اور نہ تیزی تندی برتنے والی

الاعراب مطروفہ اور لم تشدد دانیہ کے فاعل سے حال مترادف یا متبادل میں اور یہ جملہ ہر جملہ کی بے خبر

۵۲ اِذَا رَجَعْتَ فِي صَوْتِهَا خَلَّتْ صَوْتُهَا | تَجَاوَبَ أَظْأَرُ عَلَى رُفْعِ دَرَجَةٍ

اللغتا رجعت بصیغہ واحد مؤنث غائبہ ترجیع مصدر آواز کے میں بہر انار صوت سی مراد گاہی
تجاوب بروزن تفاعل جواب مجرور باہم جواب بنا اظا د جمع ظمر مفرد حیوانات میں سی جوابی ہے
سوا کسی دوسری کی بچہ پر بہر ان ہو اور اسی دودہ پلائی صرف دایہ کو ہی نہیں کہتے دج بروزن
وہ بچہ جو بریم میں پیدا ہوا اور عموماً مضبوط اور قوی ہوتا ہے دج بروزن دج روی سی اخذ ہے کہ منی کے لیے
المعنی جب وہ اپنی آواز کو گلی میں پہرائی تو اس کے دروازے آواز کو نرم دل و نشیون کار و فی ہر
جواب دینا خیال کیا تاہم جو وہ ایک ایسی بچہ پر کر رہی ہیں جو بریم میں پیدا ہوا تھا اور بعد میں مر گیا ہے

۵۳ وَمَا زَالَ كَشْرًا فِي الْحُسُودِ وَلَكِنْ فِي | وَبَيْعِي وَإِنْفَاقِي حُرْفِي وَمُتْلَبِي

اللغتا شرب بروزن تفاعل مصدر مجرور جو سبب الغہ کی لیے آتا ہے باب علم تعلیم بہت پینا تجویم کے جمع
لأنه يخر العقل طرقت نیا مال متلد پیرانا مال

المعنی میں ہمیشہ قسم قسم کی شرابیں پیتا رہا اور لذتیں اٹاتا رہا اور نمی پرانی مال کو بھیتا رہا اور خرچ کرتا رہا

۵۴ إِلَى أَنْ تَكْمُلَ صِنْفَ الْعَشِيرَةِ كُلِّهَا | وَأَفْرَدْتُ أَفْرَادَ الْبَعِيرِ الْمُعْتَبِدِ

اللغتا تكملت بصیغہ واحد مؤنث غائبہ تكمی مصدر باب تفاعل بچا۔ الگ ہونا۔ پہلو کھٹے کرنا
متعدی بنفسہ ہی يقال تخامة الناس اذا اتفقوا واحتنقوا عشيرة جدی شتہ دار جو قریبیوں
بعید اونٹ انسان کی طرح مذکور مؤنث میں برابر ہی معتبد بروزن معظم و اونٹ جبرائیل کے گئی ہو
اور بخوف دوسرے اونٹوں کی غارش پڑنے کے اسی الگ کر دین کیلئے کہ غارش ہے متعدی بیمار یوں ہے
المعنی یہاں تک کہ میری سارے قریبی عیدی شتہ داروں مجھے بچنا چاہا اور کنارہ کیا اور اس غارش اونٹ
کی طرح میں ایک ایسا چوڑا گیا جیسے رال کے گئی ہو

الاعراب ان مصدر ہے اور جملہ دافرت افراد البعیر المعتبد ہی تخاصی پر مینطوف ہو کر تاویل مصدر ہیں

یعنی الی افراد البعیر المعتبد افراد البعیر میں مصدر مجرور الی معنی مجرور کے مازال کے متعلق ہے

۵۵ رَأَيْتُ بَنِي عَتَبَاءَ لَا يَسْكُرُونَ نَبِيَّ وَلَا أَهْلَ هَذَا الْبَلَدِ إِلَّا الْمُسْكَدَ

اللغا عتباء بروزن صحرا زمین بنی خبراء فقیر مسکین یا گناہم مسافر جو بلاتعارف ایک جگہ لکڑیاں
پیتے تیکوون بصیغہ جمع مذکر غائب از مکرہ کفر اذاجملہ طراف بروزن کتاب ڈھوڑی کا خیمہ جو
عموماً دولتمندوں اور اہل وسعت کی پاس ہوتا ہی تھا۔ بروزن غلم وہ خیمہ جو طنابوں سے خوب کچھا
ہوا ہو یا قیال طراف حمد ای حمد بالا طناب شد دلایا لغتہ کذا فی الصحاح
المعنی میں جانتا ہوں کہ تیرے گناہ مجھ سے واقف ہیں اور نہ اس کچی ہوئی ڈھوڑی کی خیمہ الی یعنی گناہ
نہیں بلکہ ایک مشہور و معروف آدمی جی ہر کوئی جانتا ہے چونکہ قصیدہ کا ذکر موجب استیعاب ہوتا ہے لہذا اس کو

۵۶ أَلَا يَهْدِي اللَّهُ الْبَلَدَ الْأَمْنَىٰ أَحْضَرَ الْأَوْعَىٰ وَإِنْ أَشْهَدَ اللَّهُ أَنَّ هَلْ أَنْتَ مُحْضِلٌ

اللغا وحق بالقصہ مشہور ومنہ وحق الحرج یعنی لڑائی کا شور اترن جنی فراتی بین بعین مہملہ شور اور
آواز کی معنویت ہے اور بعین معجز لڑائی کے معنویت والعم عند اللہ لکہ مزہ باب علم تعلیم سے حاصل
ہر محضد ہمیشہ رکھنی والا من اخلاہ اللہ ای اچھا وہ معجز بعینہ قول خدا کریم کی مطابق ہے ویل لکل
ہرہ لمزہ اللہ جمع مالا وعدہ بحسب ما لا اخلاہ

المعنی دیکھو میری ملامت کرنیوالی اس امر پر کہ میں لڑائیوں اور غزوں کے جلسوں میں حاضر ہوتا ہوں
کیا تو دنیا میں مجھے ہمیشہ رکھ سکتا ہے

الاعراب احضروا یعنی میں ان محذوف ہے اور ایسی صورت میں جسب تخریج صاحب صحاح رفع اولیٰ کو نصیب
جائز ہی جیسی خدا تعالیٰ فرماتا ہی قل اغفر اللہ تاحرونی عید ایما الجاہلون اور صاحب صحاح نے
سجای اللہ تعالیٰ کے الزامی روایت کیا ہے

۵۷ فَإِنْ كُنْتَ لَا تَسْطِيعُ دَفْعَ مَنِيَّةٍ أَفَدَعْنِي أَبَادُهَا بِمَا مَلَكَتْ يَدِي

اللغا لا تسطیع صل میں لا تسطیع تھا چونکہ اجتناع تا وطا قلیل میں لہذا تا کو کہی تخفیفاً حذف کر لیتے ہیں
قال الشاعر د فضا لک الایام حتی اذا انت + تریدک لم تسطع لنا عنک مدعا + مئیة موت بغیہ
یعنی مفعول کے معنی مقدّم شدہ من مناء اللہ یمینہ قدرہ

المعنی اگر تو میری موت کو ٹال نہیں سکتا تو مجھ کو چھوڑ تاکہ اپنی مال و متاع سے اسی حاصل کروں یعنی جب آئے
ٹٹتی نہیں ہے تو پیر مال و متاع کی حفاظت کی لئے کیوں مجھے بار بار ملامت کرتا ہے
الاعراب ان حرف شرط ہی کنت فعل ناقص لم حملہ فعلیہ لا تسطیع دفع مینی خبری۔ کان مغایر ضم کے
شرطی۔ فاجزائی لئے ہے د عنی امر ہے اباد رہا یا ملکیت یک جو اہل میں اباد رہا یا ملکیت یک تھا

عام ہوتا ہے کتابت ہوتی

جواب امر پر امر مع ایسے جواب کے جزا شرط ہے کہ جملہ شرطیہ ہے

۵۸ | وَذَرْنِي أَوْ هَامَتِي فِي حَيَاتِي هَذَا | أَخْفَاكَ شَرِبَ فِي الْمَاءِ مَصْرُودٌ

اللغاد ذری بصیغہ امر از باب منع منع - مع نون وقایہ و یا نہ تکلم مقول تذری یا خود ہی یا نہی
مستعمل نہیں کیونکہ ترک وہی معنی دید تیار ہوا کہ پوری شرب یعنی ستر و سب یعنی پانی مصرعہ
معظم شرب کا وصف ہے تو لیتی ہیں شراب مصرعہ جبکہ فی نفسہ نہ توڑا ہو - یا نہ توڑا یا لا یا جاو - یا توڑا
المعنی اچھوڑ کہ میں اپنی کہو پوری کو بخوف اس کم پانی کی جو مرنے کی بعد مجھ مانتے گے یا بخوف اس پانی کی
جو مجھ ہی موت کے وقت ہو توڑا یا لا یا جاو یا لا یا جاو جتنی بھی تازہ کر لیا جو کہ مرنے کی وقت اکثر مونہ پر نہی
توڑا پانی ڈال کرتے ہیں اسلئے ایسا کہا ہے یا اسلئے کہ مرنے کی بعد ہی وہ پانی سی مدد پونجی کہتے
جانتی تھے چنانچہ یہ شعر اسی امر کی تائید کرتے ہیں یہ سقامتواک عادی الغماض + نظیر ذال کفک
فی نوال + لاسیہ علی الأحداث حفش + کایک الخیل اصبرت الخالی + و کقول السیدہ سقہ
قومی بنی مجد واسقی + منیرا والقبائل من هلال + و کقول مطیعہ قلت سنانہ دلوح +
لشم من وابل نسوح + املی الصریح اللہ اسی + نواسی علی الضمیر + لیس من العدل ان تھی +
علی فہ لیس بالشیخ +

الاعراب مخافة - او کا مقول یہ ہے

۵۹ | قُلُوا ثَلَاثًا هُنَّ مِنْ لَدُنِّ الْقُدِّ | وَجَدَ لَكُمْ أَحْفَلٌ مَتَّى قَامَ عَوْدٌ

اللغام احفل نمبر وہ کہتا حفلت بفلان سی خود ہی اذانت باہرہ - ولا تحفل بہ ای لا تبالہ
ولا لہم عود عاید کی جمع ہے بیمار پر سی کرنیوالا عیادت مصدر باب نصر نصیر جہد واد اعطت منہ
حید عین ہم من باب ضرب اذا عظم
المعنی اگر یہ تین چیزیں نہ ہوتیں جو لو جو ان کے مزون سے سمجھ جاتی ہیں تو تیری داؤاں یا نصیب بزرگ
قسم ہو کہ کچھ بھی پروا نہ کرنا جبکہ میری عیادت کرنیوالی کٹری ہو جائے یعنی میری مرگ کا وقت قریب آجائے

۶۰ | مِنْهُمْ سَبَقِي الْعَادَاتِ لَشَرِّبَةٍ | كُنَيْتٌ مَتَّى مَا تَعْلَمُ بِالْمَاءِ تَزِيدُ

اللغاف شربہ بمعنی شراب کنیت تصغیر کنیت ماخوذ از کنیت وہ رنگ جو سرخ یا کلسیای ہو سیبویہ
نی خلیل سی تصغیر کی دریافت کی تو انہوں نے جواب میں فرمایا - چونکہ پورا پورا سرخ یا سیاہ نہیں بلکہ
دونوں کے مابین اور دونوں رنگوں کے قریب قریب لہذا اس مفہوم کی اوکریکے لیے تصغیر کر دی
ہیں اگر اسم کبر رہتا تو یہ مطلب نہ ہوتا تھا تو اصل میں تعلق تھا یا متی کی یہ عذوت ہے

اغلایہ ہوا خود ہر جسکے معنی جو پیش کیجے ہیں توند بصبغہ واحد مکتوت غائبہ مضارع معلوم مانجورے از بدلائم کے پیشے
 المعنی ان تین باؤن سے ایک یہ ہے کہ ملامت کرنیوالوں سے پہلے وہ سرخ سیاهی یا لہرے شراب پیتا ہوں کہ جین
 پانی سی جوش دیتا ہے یعنی اس میں پانی ڈالا جاتا ہے تو سوڈا کی طرح بسبب اپنی تیزی کے جہاں لاتی ہے
 مرنے کے بعد یہ بات کہان کا قاف فرماتے ہیں یہ بدہ ساقی می پانی کی کہ درجست سخاوت یا کنارک
 رکنا باد گلست مصلارہ عاذ کلت کالانا اسلئے ہر کہ عورتوں کی مزاج میں بخل بہت ہوتا ہے اسلئے
 ہر ایک مضمون خیرچی پر پہلے ہی ملامت کرتے ہیں

۶۱ وَكَرَّمَنِي إِذَا نَادَى الْمُضْأَفُ مُحَبَّبًا | كَسِيدَ الْغَضَا نَهْنَهَ الْمُتَوَدِّدَ

اللغز کہ تو ٹوٹا۔ لوٹا نا بیٹھو ولا بیٹھو کذا فی الصحاح مضاعف بصبغہ اسم مفعول و شخص جو طرائف میں
 دشمن کے احاطہ میں آجائی من اصفیہ الی کذا الحجۃ تہنّب بروزن معظم وہ گھوڑا جسکے اگلی پاؤں
 اور پیٹھ میں کچھ توڑی گئی ہو اور اگر دیر ہو تو اسی محجب ہم سے کہتے ہیں سید کبیرہ میں بیٹریا
 غضا غضا کی جمع ہے اور بیٹریا غضا درختوں کی بیج رہنے والا نہایت اور چالاک اور غصناک ہوتا ہے
 یقال ذنب غضا متودد پانی کا دیکھنے والا۔ گھاٹ کا طالب یعنی پیاسا

المعنی اور زمین ہے ایک دوسری بات یہ ہے کہ جب کوئی نرفہ میں آیا ہو گھیر کر پکاری میری لیکھو
 کو اسکی طرف لوٹا کر لیجا نا جسکے اگلی پاؤں اور پیٹھ کچھ توڑی سی لیٹری ہے اور غضا درخت کی
 بیٹریا کی طرح دوڑی جسکو نوئی لکرا ہوا اور وہ پانی پر پیاسا جاتا ہو یا پانی کو اسنے دیکھ لیا خود
 بیٹریا ہی بڑا تیر ہوتا ہے جیسے پہلے وارخاء طالع و تہ اور جب غضا کا بیٹریا ہو اور پیرا تہ اسکی ہے
 لکرا رہی جا اور علاوہ اسکے پیاسا ہو اور پانی کی تلاش ہے تو اسی میں تو بجا بیت درجہ تیز ہوتا ہے
 الاخر ای محبب اکو کا مفعول ہے اور جملہ اذا نادى المضاعف کا ظرف ہے سید الغضا موصوف ہے
 اور متودد اسکا وصف ہے اور جملہ نہنہ سید سی حال واقع ہے اور سید الغضا مع اپنی جار کی کر کے
 متعلق ہی اور کر سبق پر مطلق ہے جو مبتدا ہے اور منہن خبر مقدم

۶۲ وَتَقْصِيرُ لَيْوَمِ الدَّجْنِ وَاللَّخْرِ مَحْبُوبًا | يَهْمُ كَنْزِ نَحْتِ الْحَبَاءِ الْمُعْتَدِ

اللغز تقصیر کوتاہ کرنا قصر کا متعدی ہے قال الفیہ قصر الشیء بالغم قصر اوزان عند خلا
 طال دہو قصیر و یقین بالتضعیف فیقال قصر قہ وعلیہ قولہ تھما محلقتین رؤسکم و مقصرین
 دن کا کوتاہ کرنا نیز کیا خوشی ہے کیونکہ خوشی کی دن چوٹی ہوتی ہیں و منہ و کذا ایام الدرد
 قصر دمجون کہتا ہے دیوم کطل الرحم قصر طولہ + بلیبہ فلہانی و ما کنت لایہا دجن برفوزن

ضرر سے بچنے میں اور اوزید فرماتی ہیں کہ درج کی گھٹا کو کہتے ہیں حسین میں نہ ہوا بلکہ یوم درج میں
 دھنسہ بال تشدید و کذلک اللیلۃ علی الوحمین بالوصف والاضافۃ لئذی معجب خوش گزیرا
 یقال عجبت ہذا الشیء محسنہ بہ کنتہ گدگی بدن کے نازنین عورت خبیاء و خمیہ عروہ
 یا بہترین کی شیم سی بنایا جاو اور کہی بالون سے بھی بنالیتی ہیں دو یا تین اس کے ستون ہوں
 اگر اس سے زیادہ ہوں تو اسی خبا نہیں کہتے بلکہ اس وقت بیت کہلاتا ہی محمد بروزن معظم
 المعنی اور انہیں سے تیسری بات یہ ہے کہ خوشنما اور کالی گھٹا والی دن کو ایک نازنین گدگی نماز
 کی عورت خمیہ کے نیچے جسے ستون دیئے گئے ہیں۔ کاٹنا

۶۱ | کَانَ الْبَرِّینَ وَالذَّمَّالِیَّ عَلَّقَتْ | عَلَیْ عَشْرِ اَوْ خُرُوعٍ لَمْ یُخْصَدِ

اللغابین برہ کی جم ہے ہر ایک حلقہ دار زور جو زانی وغیرہ سی بنایا گیا ہو۔ بالیون خفاں کن
 وغیرہ کو شامل ہے قال الشاعر وقصع لئلا یخلو والبرینا عشر بروزن صرف اکہ عشرہ کی جم ہے
 و فی الصحاح شجرہ صمغ و هو من العضاۃ و ثمرہ تفاحہ کتفاحہ القناد الا صغر عوام اسمی کن
 اور مدار بھی کہتے ہیں نازکی میں ضرب مثل ہے معشوق کو اس سے تشبیہ یا کرتے ہیں کان الدب
 والاعاج عجت متونہ + علی عشر فہی السیل ابطح خروم بکسر ف و سکون ر اھملہ فتح و او بید بخیر
 سپید اور سرخ رنگ کی ہوتی ہے ہندی میں اسے ارٹہ کہتے ہیں لم یخصد بصیغہ مجزول زبانی
 تحقیق مصدر کا ٹٹا ذمالیہ و بلوح کی جم ہے بازو بند یقال لہ علیہ مالیحہ

المعنی وہ ایسی نازک ہی کہ گویا اسکے حلقہ دار زور یا برین کنکن بالیان وغیرہ اور بازو بند ایک
 یا ایسی بید بخیر پر لٹکائی گئی ہو کہ وہ اس کا ٹٹنیں گیا یہ قید ایسے لٹکائی گئی کہ کٹنی کی بدخست میاں نازنین
 الاعراب کا حرف مشبہ بالفعل ہے برین ہم معطوف ذمالیہ کی اس اسم کو اور حلقہ عشر اور خروم لم یخصد

۶۲ | کَرِیْمٌ یُرْوِیْ نَفْسَهُ فِی حَیَوْتِهِ | سَتَعْلَمُوْنَ اَنْ مِّنْ تَحْتَ اَیْنَا الصَّکَدِ

اللقا کریم معزز اور نفیس چیز حیوانات کے ہو یا غیر حیوانات کے منہ کریم الاموال غذا ظرف ہفتا کی
 لیے اصل میں تو کل کو کہتے ہیں مگر مجاز اس میں کہ وہی کہتے ہیں جو بہت دور ہو اور اس کی امید ہو
 المعنی میں وہ کریم ہوں جو صیتی جی اپنی جان کو سیر کے و قریب جان لگا کر ہم کل کو کہہ کر ہم میں کون جیسا
 الاعراب کریم مبتدا محذوف و فہو واقع ہے یعنی آنا۔ اور یہ کہ نفسہ فی حیاتہ کریم کا وصف ہی

۶۳ | اَرَأَیْ قَبْرَ حُجَّامٍ یُجَنِّدُ بِسَالِہِ | کَفَبَرِ عَوْنِیْ فِی الْبَطَالَةِ مُفْسِدِ

اللغادری بیان افعال قلوب کے نہیں ہے قبر ہل میں قبرت المیت قبر اس اب ضرب نمرہ مصدر

بمعنی دفن کرنا۔ اب لہذا یہ المصداق لحاظ سے اس گڑھی کو بھی کہہ لیتے ہیں جس میں میت دفن کے جائز مقام
 خجہ سی ماخوذ ہے جسکے معنی کہاں کی ہیں اس کچھوں کہتے ہیں جو ناگنی کی وقت بہت کہانی اور یوں
 ہی ٹال دی تجلیل محل سے ماخوذ ہے جو زائد عن الحاجة مذہبی کو کہتے ہیں۔ اصل ترکیب میں تو معنی جمع
 کے پایا جاتا ہے جس میں ہرگز کا مفہوم ہے ملحوظ ہو دیکھو غلبہ جسکی معنی قطع کر نیکیہ میں جو بدوون جمع کے
 نہیں غلبہ وہ بادل جزا میں بارش سے فائدہ نہ پونچا بلکہ پانی جمع کر کے تحب طبا پتہ مارنا یعنی اپنا ہاتھ
 دوسرے سے ملانا عورت سی ہم لہجہ ہونا جمع ہونا یا نہ نیکر کرنا بڑوں سی ایسے آپ کو ملانا یا نہ نیکر کرنا
 کرنا لہذا ایک درخت ہے جسکے دو لوح اگر ملای جائی تو ایک لوح ہو جاتی ہے۔ جیل قطع کرنا۔ روکنا
 ان سب ترکیبوں میں دو چیزوں کا آپس میں ملانا ثابت ہوتا ہے مگر اس قسم کا ملاپ جس میں کو ضرر پہنچا
 جاتا ہے تجلیل ہے چونکہ زائد عن الحاجة کو الگ نہیں کرتا بلکہ ضروریات میں ضروری سمجھ کر ملا دیتا ہے
 لہذا اسی تجلیل کہتے ہیں بمالہ تجلیل کے متعلق ہے کیونکہ بخل کا صلہ باہی عوی گمراہ سخت جاہل غی سے
 ماخوذ ہے ضد رشید بطلانہ بفتح با مزدور کا بیکار رہنا فیومی اور بعض نے بیکار وایت کیا ہی اور ہی
 لوضیع سمجھا ہی اور بعض میں کہہ لیتے ہیں کیونکہ عمالہ کا ضد ہے جسکے معنی میں مزدور کا کام میں لگنا مفید
 المعنی بڑی کچھوں کے قیر جو سال کے سوال کی وقت ال ٹال کے یہی کہاں ہی لگ جاتا ہے اور اپنی مال کو خرچ
 نہیں کرتا میں۔ ایسے ہی دیکھتا ہوں جیسے گمراہ بیکار فساد کی قبر۔

لا عراب اری فعل با فاعل قبر ختام۔ تجلیل بمالہ مفعول بہ اور قبر غوی کا ہن فی البطلانہ مفعول متعلق
 دی ہے اور جیسے تجلیل بمالہ ختام کا وصف ہے ویسی ہی فی البطلانہ مع مفید کی غوی کا

۶۶ | تَرَى جُودَتَيْنِ مَرَّتَابٍ عَلَيْهِمَا | صَفَائِهِمْ حَمَمٌ فِي صَفِيحَةٍ مُنْقَطِعَةٍ

لغا جتوہ بعض جم و سکون تا بہتوں کا ڈہیر اکہی کی ہوئی تھی۔ چونکہ قبر ہی مٹی کا ڈہیر ہوتا ہے
 ہذا اسی ہی جتوہ کہہ لیتے ہیں۔ ختام جمع قال الشاعر اصعب قبرا کما من ملامتہ + فالانتلاہا
 رجعتا کما + فیصلہ معنی مفعول ہے کیونکہ جتو کی معنی جمع کر نیکیہ میں صفاۃ صفت کے جمع ہی چوڑی تہ
 قیر پر رکھا کرتے ہیں تو بہ کہتا ہی ولوان یلہ الاخیلہ سلط + علی قدونی تزیہ و صفاۃ صم
 منا کی جمع ہے سخت پتھر صفت صفت کا جمع ہی وہ پتھر جو چوڑی چکے ہوں چونکہ یہ جمع ان مجموعہ میں ہے
 اپنی واحد سی صرف تاسی میسر ہوتی ہیں اور مغر کی وزن ہے لہذا مصند بر وزن معظم اسکا
 صفت پڑ سکتا ہی اور مصند کی معنی تہ بتہ لگتی گئی کی ہیں
 معنی توان دونوں گوروں کو مٹی کی ایسے دو ڈہیر دیکھتا ہی جن پر سخت چوڑی چکے پتھر تہ تہ رکھے ہیں

الاعراب من صیغہ منصتد - صفحہ کا بیان ہے اور من ترا ب جثوتین کا وصف اول ہے اور ہما
صفحہ صم من صیغہ منصتد دوسرا وصف ہے اور تری کا پہلا مفعول محذوف ہے ائی اھا جثوتین

۷۱ اَرَى الْمَوْتَ يَعْتَامُ الْكِرَامَ وَيَصْطَفِي عَقِيلَةَ مَالِ الْفَاحِشِ الْمُتَشَدِّدِ

اللّٰمِ يَعْتَامُ بصیغہ واحد نکر غائب زایا افتعال اعتیام مصدر بمعنی عیہ رسیدہ مال فاعل بمعنی فضولہ
ہے عیم سی جکے معنی چاہنی کے ہیں یعنی وہ مال جسکی خواہش
کیجاتی اور عمدہ ہونیکے باعث اسکا ہر ایک جوانان ہوم لینا آپ سحر یکدیگرکی صرف لی لینی کے معنی ہے
گئی عقیلہ فصیلہ بمعنی مفعول ہے یعنی عمدہ و شریف عقائل جمع یا بلفظہ تصغیر سی مضبوط سچی اصل والی
قال الفیہ والابل العقیلہ علی لفظہ التصغیر من ابل نجد صلاب کرام نفیستہ انتہی مال ہر ایک
ملوک چیز کو کہہ لیتے ہیں اور عموا انکی عرف میں اسکا اطلاق اونٹوں پر ہوتا ہی فاحش حد سے
گذرنے والا متشدد و مجمل

المعنی میں دیکھتا ہوں کہ موت اچھی لوگوں کو (چین) لیتی ہے اور حد سی بڑھ کر کچھوں کا عمدہ مال نہیں
چھوڑتی جب یہ حالت ہی تو پھر بخل کا کیا فائدہ
الاعراب متااری کا پہلا مفعول ہے اور جملہ اعتیام کرام میں معنی معطوف جملہ و بصیغہ عقیلہ فال الفاحش المتشدد

۷۲ اَرَى الْعِشَّ كَذَا نَاقِصًا كُلَّ لَيْلَةٍ وَمَا تَنْقُصُ لَا يَأْمُ وَاللَّهْرُ يَنْقُصُ

اللّٰمِ الْعِشَّ باب من کے ماضی ماضی کے کثر معرب کج تنقص بصیغہ واحد منون غائبہ
مضارع معلوم از باب نصر نصر نقص مصدر گشتا نا لازم ہی آجاتا ہی مفعول اسکا ضمیر محذوف ہے
جو ایک طرف بہتری ہی آیام یوم کی جمع سی اصل میں ایوام تھا و او کو یا کی اجتماع سی یا کر کے یا میں ادغام
کیا گیا آیام رہ گیا - صبح صادق سی لیکر آفتاب کے غروب تک اسکی حد تہی وجہ سی کہ اگر ات کہوت
اس فصل کے نسبت جو دن میں کیا گیا ہو تنفس کیا جاویدہ جواب نیا پڑتا ہی فعلت اصن فعلت
اصل لا قرب کیونکہ وہ دن اب گذر چکا ہی دھڑ بوزن فلس زمانہ ازہری قرآن میں عرب کے
سنتقال میں دہر کا اطلاق زمانہ پر ایک موسم پر موسم سی کم مدت پر - دنیا کی ساری مدت پر آگیا ہی
بصیغہ واحد نکر غائب مضارع معلوم باب علم لعلیم تخریم ہی اور بصورت شغری بعد کسرہ شباع کیا کہ
تقد مصدر پورا ہونا - منقطع ہونا نا

المعنی میں دیکھتا ہوں زندگی ایک خزانہ ہے جو ہر رات کم ہوتا رہتا ہے اور جسمی ان روزانہ گشتا و و ایک ایک دن پورا
الاعراب اری افعال قابو ہے عیش مفعول اول ہے اور کثر جمع سی وصف ناقصا کی دوسرا مفعول

اور کل البتہ ناقص کا طرف ہی اور موصولہ ہی بقیہ فعل یا م فاعل معطوف علیہ بنقصہ جو ضمیر کے
طرف راجع ہی اسکا مفعول بہ دفتر معطوف پر یا م فعل مع اپنی فاعل اور مفعول کے صلہ ہی موصول
کا موصول مع اپنی صلہ کی مبتدا ہی بقیہ فعل ضمیر اسین جو اب کی طرف راجع ہی فاعل حمیہ فعلیہ ہو کر
مبتدا اسی خبر ہے مبتدا مع اپنی خبر کے جملہ اسمیہ ہوا

۶۹ لَعَزَّكَ اِنَّ الْمَوْتَ مَا اَخْطَا الْفَتَى | لَكَ اَطْوَلُ الْمَرْحَى وَثَنِيَا هُ الْبَلَدِ

اللعا لعز پر لام قسمیہ ہے کتالہ القیو اور لام ابتدا ہی اسی ہے بین اور یہ حروف غیر علامہ سی ہے
عمر عین کے فتح و ضم اور نیم کی سکون سی مصدر ہے لیکن لام کی بعد مفتوح ہی مستعمل ہے کیونکہ قلم یک
ایسا مقام ہی جو کثرت استعمال کے لحاظ خفت کا محتاج ہے اور جب اس پر لام داخل ہوتا ہی تو یہ مبتدا کے
کی باعث مرفوع ہوتا ہی اور فیہ محذوف اصل میں قسمی تھا قاعدہ ہر ایک مبتدا جو قسمیہ جملہ میں قسم کے
مستعمل ہو جس پر لام اللہ وغیرہ ایسی مبتدا کی خبر کو عموماً حذف کر دیا کرتی ہیں اسلئے کہ یہی نقیہ ہے
قرینہ ہو سکتا ہی اور جواب قسم قائم مقام خبر کی ہے اور ما اخطا الفتہ میں مصدر یہ ہے قال حدث
الصحاب ما اخطا الفتہ ای نے اخطا نہ انتی طول یرون عنہ و لہنی سی سی جو مویشی کے چرنی کے
یہی ڈھیل کی بجائی ضرورت شری کی لئے لام مشدوہی آگیا جیسی فقرت لی اکان حل فراض الہ
فی الطول - ثنی ٹپی

المعنی مجبی تیری زندگی کی قسم ہی کہ موت چوکنی میں البتہ ایک لہنی سی کی طرح ہی جو ڈھیل چوڑی ہے
اور اسکی دو لٹیاں ناتہ میں ہوں یعنی موت ہمیشہ گہات میں ہے اگر چند روز آدمی زندہ رہے
تو اس سے خیال نہیں کرنا چاہیئے کہ اب وہ چوک گئی بلکہ وہ ایک سی کی طرح ہے جس میں مویشی کو چرنے
کی لئے چھوڑا جائی اور جب چاہیں اس سی سے اسی دیر گہیٹ سکتی ہیں

الاعراب عزم مبتدا ہی قسمی خبر کل حمیہ قسم ہی ان حرف مشبہ بالفعل الموت اسم لام خبر ان فاعل
کا ف اسمیہ ہے بمعنی مثل جیسی ویضحک عن کالبرد المنہم میں لے عن مثل البرد طول موصوف و اول
مرحی وصف و ثنیاء بالید حال طول مع حال اور وصف خبر ان ہے جو حمیہ اسمیہ ہو کر جواب قسم و کل حمیہ

۷۰ فَمَا لِيْ اَرَانِيْ وَابْنَ عَمِّيْ مَا لَكَ | مَنِيْ اَدْنٰ مِنْهُ رِيَا عَمِّيْ وَكَيْعَمِيْ

اللغامتی طرف بنیہ سی ہے یہاں مجھے شرط ہی جیسی متنی اضح العمامتہ تعرفونی میں اَدْنٰ یعنی
مستحکم مضارع معلوم از بابے عایدعو و لون مصدر بصلہ میں مستعمل ہے قریب ہونا یا تامل میں نیما
تہا بصلیغہ واحد مذکر غائب مضارع از باب منع منع بسبب جزم کی حرف علت لگ گیا تائی میں تاق

ہے یرون صلہ و وصلہ عن متعل ہے یقال تائید و عندہ بعدت
 المعنی کیا ہے کہ میں آپ کو اور اپنی چھیری بہائی مالک کو یوں دیکھتا ہوں کہ چون جون میں
 قریب ہوتا ہوں و وون و وون وہ مجھ سے دور ہوتا ہے اور الگ رہتا ہے
 الاغراب ادی افعال قلوبیہ ہر یا متکلم مع اپنی معطوف رابن عم معطوف علیہ مالک معطوف
 بیان کی مفعول اول ہے متنی حرف شرط اذن فعل با فاعل منہ متعلق فعل فعل مع فاعل شرطینا
 فعل ضمیر راجع بسوی ابن عمر فاعل جملہ فعلیہ معطوف علیہ یبعد کذا معطوف کل جملہ معطوفہ جزا
 اور کل جملہ شرطیہ اری کا دوسرا مفعول ہے

۷۱ | یلومُ وَاذْرِي عَلَىٰ مَا يَلُوكُمِينِ | کما لا یصیب فی الحق قوط ابن عبد

المعنی مجھ پر ابھلا کہتا ہے جس سے قوط بن عبد مجھ سے میری لوگوں میں پر ابھلا کہا اور میں نہیں جانتا کہ وہ کس پر مجھ سے
 الاغراب کما لا یصیب فی الحق قوط بن عبد یلوم متعلق ہے اور مصدر یہ ہے کہ قوط بن عبد نفی ہے الحق

۷۲ | وَالْإِنْسِي مِنْ كُلِّ خَيْرٍ طَلَبْتُهُ | كَاثًا وَضَعْتُهَا إِلَىٰ رِيسٍ مُلْحِكٍ

اللقا ایسنی اہل میں آیا سننی بروزن اگر منی تھا قال الفیض وایا سہ اللہ ایسا وزن کتاب
 وہ سہی اصلہ السکون فی الیاء ومد لا ہرہ ووزان ایمان انتی بعد قلب ایسنی بن گیا ہرہ ساکن قبل

مفتوح ہوئی الف سہی بدل گیا آسنی رہ گیا۔ یاس مجروری ماخوذ ہے حبیبین قلب جائز نہیں ہے
 بمعنی نا امید ہے خیر بھلائی سال ریس اہل میں است المیت اصسام باب قتل ہے دفتہ کا

مصدر ہے بمعنی دفن کرنا بعد میں بتیمہ بالمصدر کے لحاظ سی خود قبر کو بھی کہتے لگ گئی دوسرے جمع نفس علیہ
 الفیضی ملحد بصیغہ اسم مفعول باب فعال الحاد مصدر ملحد میں کرنا اور ملحد قبر کی ایک جانب کو کہتے ہیں

اور ملحد کی اصلی معنی میلان کر کے ہیں چونکہ مجروری ایک جانب کو نائل ہوتا ہے لہذا اسی ملحد کہتے ہیں
 المعنی اور مجروری سنی ہر ایک ال یا بھلائی سی جو اس سے مینی جا ہی محروم رکھا اب ہر ایک لے وہ ایسا ہو گیا

کہ گویا اپنے اس کے مدفون قبر میں رکھ دیا ہے اس مدفون کے خود ہی مالک مراد ہو جیسے اس شہر میں
 سے بذی الذم عن حبیبی مالی ووزونات اشوس تجان یعنی جیسے اس شہر میں بجائی ووزونات

کی وزونات اشوس جو وضع مظهر موضع مضر ہے ویسا ہی بیان بفرض زیادتی تحقیر اور مبالغہ کی بجائے
 الی ریسہ الی ریس ملحد کہا گیا

۷۳ | عَلَا غَيْرَ شَيْءٍ قُلْتُهُ خَيْرَ لِّنَفْسِي | انْشَدْتُ فَلَمْ اغْفَلْ حَوْلَهُ مُعْبِدٌ

اللقا انشد بصیغہ واحد متکلم ناضی از باب نصر نصر انشد مصدر مکرر شدہ کو ڈھونڈنا انشد انشد

۷۴ | انْشَدْتُ لَعَلَّهَا تَنْتَدِبُ لِعَبْدٍ نَاصِيٍّ | انْشَدْتُ فَلَمْ اغْفَلْ حَوْلَهُ مُعْبِدٌ

حاصل مصدر بمعنی جستجو محمولہ مفعولہ یعنی مفعولہ ہر لاد واوٹ گدہ یا پھر یا کوئی اور مویشی ہر وقت بعد طرفہ کے بہائی کا نام ہے

المعنی بغیر کسی بات کے کہ یعنی اسی ہی ہوسوا اسکے کہ میں اپنے عزیز پر یا معبود لاد واوٹ کے تالاش کے اور سکویوں پر

۷۴ وَتَوَكَّنْتُ بِالْقُرْبَىٰ وَجَعَلْتُ لَكَ أَكْثَرَ مَعْنَى يَكْ أَكْثَرَ لِلْمَكْنِثَةِ أَشْهَدُ

اللغتا قربت بصيغة واحد متکلم ماضی۔ از تقریب مصدر باب التفعیل نزدیک کرنا۔ بطریق عزت کے کو مقرب بنا نا وعلیہ قول الشاعر ولان مسیر فی البلاد وضرلی۔ بالمثل الاقصی اذ الم اقرب۔

ولست وان قرب یوم مایساع۔ حلاق و لاد یعنی ابتغاء الختیب۔ قال الشاعر قوله اقرب یعنی

اکرم واو فی علی سبیل الاعظام۔ بالقرباے یا بخدمت مصنف یعنی بذوی القرباے اسکا مفعول ہے اور

تاکید تقدیر کی ہے یعنی قریبوں کی عزت کے۔ یا قریبوں کو یعنی نزدیک کیا۔ یا مفعول اسکا محذوف

ہی اور یا سببیت ہے یعنی قدرتم الی سبب القراۃ واکرمها یک عمل میں مین تہا لون بحالت جرم

تخفیفاً بسبب کثرت استمال کے حذف کر دیتی ہیں جیسے اس شعر میں۔ ولم یکن صعلوک اذا ما تمکوا

بحالت تحریک پہرے آتی ہیں اور بعض نہیں لاتی و لہ تحقیق فی سلك جواہر نکتہ و مختص

جسمین عہد شکنی کا لحاظ نہ ہے اشد اصل میں مجزوم تہا بصورت شری کسر و دیگر اشباع کیا گیا

المعنی یعنی بسبب قراۃ کے بہائی بندوں کی عزت کی یا انہیں قریب کیا یا یعنی بہائی بندوں کی عزت

یا قریب کیا اور تیری واد ا جان یا نصیب یا بزرگی کے قسم کے جسے بڑی حادثہ کی لیے جسمین عہد شکنی

توڑی جا رہی ہیں کہل بے بیج جاتی ہے تو میں اس کہل بے بیج حاضر ہوتا ہوں

الاعراب اشد اصل میں اشد تہا ضمیر مفعول اسکی جو امر کثیر راجع ہے محذوف یک یہاں

نام ہے اھو اسکا فاعل ہے اور للنکتہ پر لام لغیبیہ ہے اور یہ یک کے متعلق ہے

۷۵ وَإِنْ أَدْعُ فِي الْجَلَّةِ أَكُنْ مِنْ جَبَّارَتِهَا وَإِنْ يَأْتِيكَ الْأَعْدَاءُ بِالْجَهْدِ لَجِدْ

اللغتا ادع بصيغة واحد متکلم مضارع مجہول صرف علت بسبب جزم کے محذوف ہے جلی بروزن

تائیت اصل ہے قال الشاعر ویال لعدو اللام تائیت الاجل کا لا کبر والکبرے ولا تخذف اللام

اللام متہ جینڈ بڑا حادثہ جلالت میں مشتق ہے جسکی معنی بزرگی اور بڑائی کے میں حماۃ حاجی کہ ہے

جیسے قضاۃ قاضی کی روکنے والا اعداء عدو کی جمع ہے بمعنی حد سببی و زکر نبوا لانک وغیرہ

الفاظ اسکی مشتق ہیں جہد حجاز یون کے نزدیک جیم کی فتح سی اور دیگر عربوں کے نزدیک پیش ہے

یعنی طاقت و مقدور اور بعض کا خیال ہے کہ بالضم یعنی طاقت ہے اور بالفتح بمعنی مشقت ہے

اور جبکہ قبضہ کی کوئی غایت کو شش کے ہیں یعنی بدخول نے کو بغایت تلاش کرنا
 المعنی جب کسی بہت حد تک پر بلا یا جاتا ہو تو میں اس میں روک تھام کر نیو اور جس ہوتا ہو اگر
 تجھ پر تقدی کر نیو میٹری کو شش سے آہستہ سے ہیں تو میں بے غایت کو شش تیری حمایت کے تیار
 الاخر اب وان دم لیجے شرط ہو کہ من جاننا جز ہے کل حایہ شرط ہے وان یا تاں لا اعداء بلکہ
 شرط ہی اس جہد جزایہ جملہ شرط ہے پہلے جملہ شرط پر معطوف ہے اور ساتھ میں اضافت لفظی نہیں ہے
 کیونکہ مصیبت کے حمایت نہیں کی جاتی بلکہ چونکہ حمایت اسباب اس حادثہ کی وقوع میں آئی، لہذا
 اسی حادثہ کی طرف مضاف کر دیا جیسے مصارع مصر وغیرہ میں

۷۱ | وَإِنْ يَقْدِرْ تَوَالٍ لَقَدْ عَرِضْتُكَ أَسْفَقًا | بکاس حیاض الموت قبل الممات

اللفظ قدت پہنکنا باب مرتب مصدر نیز متم کرنا يقال قدت المحصنة اذا دهاها بالقتل
 قدع قذیعہ معنی بخش اور گالی گلوچ کے ہلال ہجرہ نہ یقیضہ غیر الطرحان ولم اقل قد عارض من
 حسب کذا قاله الفیثی يقال عرضت عنده عرضی اشیء وفلان نفی العرض لہ بری من ان
 ایتھا و يقال عرض الرجل حسبه شرب فعل مضارع و پانی حیاض حوض کی جمع ہے جو محاورہ
 حاصت المرأة یا حوض الماء حوضا اذا جمعتہ سی یا خود ہی یعنی اصل میں حوض کے معنی پانی کی
 ہیں یا پانی جمع کر کے چونکہ حوض میں یہ دونوں مناسب ہیں اس لیے بلحاظ اول یا ثانی معنی
 کے اسی حوض کہہ لیتے ہیں ہتھ د دھمکی دینا

المعنی اور جب وہ گالی گلوچ سی تیری حسب ابر و اتارنا چاہیں یا تجھے خود ذلیل کریں تو میں
 انہیں دھمکانی سے پہلے موت کا پیالا بلا دوں

۷۲ | يَلَا حَدَّ ثَاثٍ اَحَدٌ ثَنَاءً وَ كَمَحَدٍ مِثْ | هَجَائِي وَقَدْ نِي بِالشَّكَاةِ وَ مَطَرٍ

اللفظ حد حدان ایک معنی میں ہے یعنی نیا امر احداث نیا امر پیدا کرنا ہجاء بروزن
 شعرون میں گالی دینا شکاکہ بدسلوکی کے خبر دینا مطر بروزن کہ مصدر می ہے بمعنی ہانکن
 المعنی بغیر کسی نئی امر کے جو اگر اسکا جھگڑے شعرون میں براہلکنا اور لوگوں کو سانس میری بدسلوکی
 کا بیان کرنا اور چہ اپنی ہامتی سے دور کرنا ایسا ہی ہے جیسے مٹی کوئی نیا امر کیا ہی جیسے نیا امر سرزد ہوا
 الاخر اب هجاء قدت مطر تینوں مصدر میں مفعول کی طرف مضاف ہیں اور ترکیب میں
 مبتدا ہیں جنکے خبر مقدم ہے یعنی کحت اور کحت بحذف مضاف ہے اصل میں هجاء حد تھا

۷۳ | فَلَوْ كَانَ مَوْلَايَ اِمْرًا هُوَ عَيْدُهُ | لَفَرِحَ كَرْنِي اَوْ لَا نَظَرَ نِي عَيْدُهُ

۲
 ہجاء بروزن

اللغات ایک حرف ہے جو اس غرض سے لایا گیا ہے کہ وہ جملہ جو اسکی متصل ہے بسبب اس جملہ کی جو بعد ازاں ہی منتہی ہو جائے۔ مولیٰ جبر اہمائی کو کہ اصل میں اس سخت غم کو کہتے ہیں جو تنگ کردی کر کے ماخوذ ہے جو اصل میں مجھے تنگ کرنی کی ہے انتظار ملت دینا لفظاً انظر الدین و آخرہ نظرہ بروزن حکم ملت اسبابی اصل مصدر قال الله تعالیٰ انظر الی مصیبتہ المعنی اگر میرا جبر اہمائی اسکی سواری کوئی اور مرد ہو تو وہ میری سختی کو دور کرنا یا ایندہ دیکھ کر جو پہنچ دور کرنے الاعراب لوجہ شرطی کان فعل ناقص مولیٰ اسم امر مہو غیر موصوف وصف بلکہ خبر کل شرط ہے لہذا کر بی ہم معطوفہ جملہ لا نظری عندہ کے جزا ہے غدی اصل میں لے غدی ہے

۷۹ وَلَکِنِّ مَوْلَايَ اَمْرُهُ هُوَ خَافَنِيْ عَلَي الشُّكْرِ وَالشَّالِ اَوْ اَنَا مُفْتَدٍ

اللغات امر اس حالت میں بولتی ہیں جبکہ اسپر الف لام ہو اور جب الف لام داخل ہو تا اس حالت میں المر بولتے ہیں اور ابتدا میں غمزہ نہیں لاتے خائف باب نصر بنصری بصیغہ اسم فاعل ہی خفق بروزن کشف مفتقد لایسا کلا کہو شکاک آدمی امر ہی جائے شال سوال میں مبالغہ ہے مفتقد کچھ دیکر چوٹنے والا

المعنی لیکن میرا جبر اہمائی ایک ایسا مرد ہے کہ باوجود اسکے کہ میں اسکا شکر ادا کروں یا اس کے کچھ مانگوں یا کچھ دیکر چوٹوں بہر حال وہ مجھی یہاں ہی رہتی والہ یعنی سخت تکلیف دینی والا الاعراب لاکن حرف مشبہ بالفعل ہے مولیٰ اسکا اسم ہی جملہ هو خائفی خبر علی جائز کجور معطوف علیہ شال معطوف اور معطوف علیہ جملہ انا مفتقد معطوف معطوف علیہ مگر الی آخر السلسلہ جو ذکر

۸۰ وَظَلَمْتُ ذَوِي الْقُرْبَى اَشَدَّ مَصْاۡصَةً عَلَي الْمَرْءِ مِنْ وَفَقِ الْحَسَامِ اَلَمْ يَسْقُدْ

اللغات ظلم کی اصل معنی یہ ہیں کہ کسی کے مرتبہ کی نگاہ نہت کرنا بولتی ہیں من استرع الذنوب فقد ظلم یعنی جو شخص بہتر سے کوراعی بناتا ہے وہ اس امر کا جکا بہتر یا لائق تھا لحاظ نہیں کرتا مصاصتہ بروزن کرانت پہوڑی کا سخت درد کرنا مصیبت کا سخت درد ناگ کرنا حسام بروزن شجاع شمشیر بران جسم سے ماخوذ ہے جسکے معنی کاٹنے کے ہیں ومنه قولهم حسما للباغ قطعاً مصد بصیغہ اسم مفعول از باب تفعیل وہ تلوار جو ہندی لوہی سے بنائی گئی ہو ومنه السیوف الہندیۃ اور بعض کا یہ خیال ہے کہ ہند کی معنی تیز تلوار کے ہیں من هندات السیوف الخ محمد تہذیب معنی کے نسبت یہ خیال کہنا چاہیے کہ یہ معنی بلحاظ تشبیہ نکالی گئے ہیں یعنی ہندی تلوار کی طرح بنا دینا المعنی درد دینی میں درد و خویشیوں کا ظلم ہندی تلوار کی وارسی ہی بہت سخت ہے

۷۷

۷۹

الاعراب ظلموا القری بمبتداہم اشد من قم الحسام المہند ضرب علی المرء اشد کی متعارف ہے کیونکہ شدت کا صلہ علی آتا ہے یہاں ہذا لام بید علیہ اور مضامنے تیز و حوشد کے ابہام رفع کر کے یہی ہے

۸۱ | فَنَدَرْتَنِي وَخَلَقَنِي اَنْتَی لَكَ شَاكِرٌ | وَتَوَحَّلَ بَيْنَیْ نَا یٰثِیًّا عِنْدَ صَرْعَدٍ

اللہ خالق یقیناً طبعی خواہ خلق جمعہ صرعد بروزن جعفر ایک پہاڑ کا نام ہے جو بنی عطفان کی ملک میں واقع ہے اور شاعر کی ملک سے دور تھا فلا بغینکم قنا و عوارضاہ ولا قیل الخیلا لانتہ صرعدا المعنی سو تو مجھ کو ہم میرا خلق کرے ہو و میں بہر حال تیرا شکر ادا کرتا ہوں گا گو میرا گھر دور ہو کر صرعد پہاڑ کی طرف ہے الاعراب و خلقے پروا و معنی مع ہے اور حملہ و لوجل بیتے نایثا عند صرعد شاکر کی قائل سی حال واقع ہے

۸۲ | فَلَوْ شَاءَ رَبِّیْ کُنْتُ قَیْسَ بْنَ عَاصِمٍ | وَکَلَّ شَاءَ رَبِّیْ کُنْتُ عَمْرُو بْنَ مَرْثَدٍ

اللہ قیس بن خالد شیبانی ربیعہ کا سردار تھا بسطام کا دادا جان ہے ان العصار فتت لہ الح سہی اشارہ اسی طرف ہی کہتے ہیں کہ جب دیوڑا ہو گیا تھا اور اس کے اوسان خطا کرنی لگے تو اسی حکم دی رکھا کہ جب میں کسی بات میں چوک جاؤں تو تم مجھے زمین پر لاٹھی مار کر متنبہ کر دیا کرنا عجمی شے مراد عمر بن مرثد بن سعد بن مالک بن جنبہ بن قیس بن ثعلبہ کر رہے ہے جو بڑا دولت مند تھا المحنہ اگر میرا خدا چاہتا تو میں قیس بن خالد ہو جاتا اور اگر وہ چاہتا تو میں عمر بن مرثد ہو جاتا یعنی ان دو مشہور سرداروں کی طرح میں بھی معزز ہو جاتا

۸۳ | فَاصْبَحْتُ ذَا مَالٍ کَثِیْرٍ وَذَارِغِیْ | اَبْنُوْنُ کُوَامٍ سَادَۃٌ لِّسُوْدٍ

اللہ اصبحتی معنی صرت ہی دو ایک ایسا کلمہ ہے جو اسم میں کیوں کیوں مضاف ہو نیکی سو مستعمل ہوتا بولتی ہیں دو علم و ذوال مال ذار بصیغہ ماضی معلوم ماخوذ از زیارت جسکی اصلی معنی سینی کا سینی مقابل کر کے ہیں از زور بخندہ کا بیجا بیج بتوں ابن کا جمع ہے جو اصل میں بنو نہا کیوں کہ بنی کے جمع اور چونکہ جمع سلامت میں تغیر نہیں ہوتا لہذا معلوم ہوا کہ مفرد بھی ویسا ہی ہوگا جیسے جمع کی حالت میں ہے اور بعض کا یہ خیال ہے کہ اصل میں بنو یا کی کسر ہے ہر کیونکہ اسکا مونث نہت یا کی کسر ہے ہے اور چونکہ نہت اور اس کے مونث میں جو بالتا ہے کوئی اور تغیر نہیں ہوتا لہذا معلوم ہوا کہ اصل بنو ہی ہوگا سادۃ سیدی کے جمع ہے جس کے اصل میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک بنوید بروزن کریم ہے و اویر کسرہ نقیل بنوئی سی گرایا گیا۔ بعدہ واو کو یاسی بدل کر ادغام کیا گیا اور کسرہ دیا گیا اور چونکہ فعیل کے جمع فعلہ کی وزن پر آجاتی ہے جیسے شریف شرفہ۔ مریدہ مردۃ لہذا سادۃ جمل اصل میں سووۃ تھا اسی امر کا مؤنث ہے اور بعض کا یہ خیال ہے کہ اصل میں بنوید بروزن فعیل یا کی سکون

۲ علیہ قول الشاعر

اور عین کے کسر ہی تھا۔ اور یہی بصر لوگ کا مذہب اور بعض عین کے فتح کی قائل ہیں اور یہ کوئی مذہب انکا یہ خیال ہے کہ مقتل صحیح پر مقتوم ہو اور صحیح اوزان میں عین کی کسر ہی کوئی وزن نہیں پایا جاتا اگر حقیقت جوشاذ اور قابل قیاس نہیں کیلئے یہہ بالفتح ہی ہے بہر حال اوایل کی کتاب سی یاسی مبدل ہو کر یاسین درم نموی مستعد بروزن معظم و مخفص جو سردار کیا جا کر اس شعر المعنی پر میں بہت مال اولاد والا ہو جاتا اور میری زیارت کے لیے ایسی سردار کریم بیٹی آتے جو ایک سیر سردار کی نسبت بیوٹی یعنی میری بیٹی ہوتے

الاعراب فاصحتہ پر فاعطفت کی لئے ہو اور یہہ جملہ کنت پر معطوف ہے اور زاد فی فعل جو جمع وقایہ اور یا مکتلم نموی کی پہلی پر معطوف ہے اور بنون اسکا فاعل ہے جسکے اوصاف سکرام سادۃ السحر ہیں اور مسجع کی تنکیہ زیادتی تعظیم کی لیے ہے

۸۴ اَنَا الرَّجُلُ الضَّرْبُ الَّذِي تَعْرِفُونَهُ خَشَّاشٌ كَرَّاسُ الْحَيَّةِ الْمُتَوَقِّدِ
اللفظ ضرب ہلکا پہلکا خشاش بروزن جہان مشکل کا موٹیں کہنے والا صحاورہ خششتے الشیء سی باخوذ ہو جسکی معنی کسی چیز میں کہنے کی ہیں ومنہ المحش حیۃ سینی مونث کی لہجہ جوق بروزن تہو رساپ نہر کی لئے اصل میں حیہ کی معنی زندہ کی ہیں چونکہ سانیہ بدون کی عارضہ کی نہیں مزا تہد اسی حیہ کہہ لیتے ہیں متوقد راس کا وصف ہی معنی خوب روشن و چمکنے والا المعنی میں وہ ہلکا پہلکا جوان ہوں جسی تم خوب جانتی پہچانتی ہو مشکل کاموں میں ایسی کہ جانتا ہوں جیسے اس سینی کا سر جو خوب روشن اور چمکنے والا ہے

الاعراب انا مبتدائی الرجل الضرب اللہ تعریفہ خبری خشاش مع انہی متعلق کر اس الحیۃ المتوقد خبر صبر

۸۵ وَالْكَيْتُ لَا يَنْفُكُ كَشْحِي بَطَانَةً الْعَضْبُ قِيَقُ الشَّفَرَتَيْنِ مَهْمَدٍ
اللفظ بلاء قسم کہا تا بطنۃ آستر خاص و صحت فی الصحاح ابطن الشیف کشحی اذا جعلتہ بطنۃ المعنی پر یعنی قسم کہا ہی کہ میری پہلو ہمیشہ ایک ایسی تلوار کا آستر یا سچا مخلص بیگی جو تیری بارون والی اور ہندی یا سان پر خڑی ہوئی ہے

الاعراب البیت فعل فاعل لا ینفک فعل ناقص کشحی اسم بطنۃ خبر اور لعضب قیق الشفرتین مہمد بطنۃ کا وصف ہر کل جملہ البیت سی بدل ہے یا بیان ہے اور قیق الشفرتین کو معرفہ کی طرف مصافحہ کر اضافت ہونیکے لیے نکرہ یعنی لعضب کا وصف بن سکتا ہے

۸۶

اِحْتِیَافَةً لَا یَنْتَفِی عَنْ صَرِیۡفَةٍ

اِذَا قَبِلَ مَهْلًا قَالَ حَاجِزُهُ قَدِیۡمٌ

اللقا احتی یعنی لازم حسب بقال احوال صد ای ملازم له و احوال غنی ای ذوالغنی ثقہ بہرہ کرنا
و نیز یعنی اہل اعتماد بقال ہووے وہم ثقہ لانہ فی الاصل مصدر و بقال احوال غنی ای واحد
منہم اباحی ثقہ کے معنی تینوں میں سے ایک ہو سکتی ہیں یعنی ملازم و صاحب خواہ خود معتد علیہ
ایک معتد علیہم میں سے لاینتفی بصیغہ مضارع انشاء مصدر لڑنا ضربتہ جسم میں وہ جگہ خلیوار
ماری جگہ باعتبار مایول کے اسی ضربتہ کہہ لیتے ہیں انشاء عن الضربتہ کی معنی یہ ہیں کہ تلوار غم
کاری نہ پونجائی بلکہ یوں ہی بے اثر ٹکرائے قال الشاعر انا السیف الا ان للشیف نوحۃ
ولا تبئو علیک معنادیہ مہلاً صمعی فرماتی ہیں کہ صل میں مہ اول اسی مرکب ہے مہ ایک ہر
کا کلمہ ہے جیسر لا اسخض سے زیادہ کردی ہیں کہ پورا کلمہ بن جائی مصدر نہیں ہے اور جہان علیہ
اسکا مابعد منصوب ہوتا ہی تو وہ بیاعت ایک مقدار فعل کے جیسر ہر وال ہے منصوب ہوتا ہے
نہ خود اس سے مثلاً اربع مہلاً بعض ہذا واجلہ قفی الیاس ناہ و لغزہ جمیل + کا نہ قال دقنا
کف بعض ماتا تینہ حاجز روئی والا حجاز ہی اسی مناسبت سے کہتے ہیں کہ وہ بخدا ورنہ مایہ یا
اور سراقہ میں حد فاصل ہے مراد اس سے بخالف تلوار والا ہی یا جیسر وار کیا جا قدی قدنی
اسم فعل ہے بمعنی کافی

المعنی بہرہ والی ہے یا ان چیزوں میں سے جیسر بہرہ و سا کیا جاتا ہی جو لٹانہ سی نہیں ٹی جب راز
کیوقت اسکے ایک سی کہا جاتا ہے کہ بہا ہی شہر و ایسی نماز نام تو اس تلوار کا روئی والا جھٹ
یعنی مالک یا مخالفت کہہ لیتی کہ بس کافی ہوگئی۔ اب منع کر نیکی کچھ ضرورت نہیں ہے
الاعراب احتی ثقہ عضیک وصف ہی جیسر کیشنے عن ضربتہ اور حملہ شریطہ اذ قبل مہلاً الی اخرہ

۸۷

حَسَامٌ اِذَا مَا قُنْتُ مُتَّصِرًا بِہٖ

اِذَا مَا قُنْتُ مُتَّصِرًا بِہٖ

اللقا انتصار بصلہ من بدلہ لیتا بقال انتصرت من زید انتقم منہ۔ یہ میں سے لیتی ہے۔
معصند معصند ہفتہ تلوار جس سے درختوں کے کانٹے کا کام ہی لیا جاتا وقال ابوہریرہ سیفینہ فی قطع الشجر
المعنی وہ ایسی کاٹ کی پوری ہے کہ جب شتوں سی بدل لیتی ہے لیتے اسی اٹھا کر کھڑا ہوں تو اسکا پہلا وار
دوسری واری کافی ہو جاتا ہی اور وہ درختوں کے کانٹے چاٹنی والی نہیں یعنی وہ ایسی ہفتہ
نہیں ہے کہ اس سے درختوں کے کانٹے کا کام لیا جاتا جیسے میری تلوار سی لیتے ہیں
الاعراب حاسام عضیک وصف ہی اور حملہ شریطہ حاسام کا پہلا وصف ہے اور لیس معصند دوسرا وصف

ہا ہمتا کے لیے ہے اگر منتصر کی متعلق ہے اور تقدیر کے لیے ہے اگر وہ قیمت کے متعلق ہے اور منہ العو
سے حال واقع ہے لیکن العود کا ثناء منہ البدر سے اسی کھنی العود کا ثناء منہ

۸۸ اِذَا بَدَأَ الْقَوْمَ السَّلَاحَ وَجِئْتُ مَنِيعًا اِذَا بَلَغَ اَبْلَغًا مِّنْكَ

اللغات ابتدا دوڑنا بقیال ابتدا و السلام ای تسادعوا الی اخذہ صحاح سلام ہر ایک ہتھیار جو
لڑائی میں کام آویں نہ کہ موت و دو طرح متعلق ہے مگر پہلا استعمال زیادہ ہے پہلے لحاظ سے اسلحہ پر جمع کیا
جاتا ہے جس پر حار و حمرة دوسرے تقدیر پر سلامات پر قسیم یا تو فعل مضارع یا تو فعل ماضی یا تو فعل مضارع
محمفوظ کہ جس کے کا ماتہ نہ پونچھ کے یا مناعت سے یا خود ہی جس کے معنی عزت اور رفعت کے ہیں
بل بصد با دخول یا کا قبضہ میں آ جانا باب علم بقیال لمن بليت بلك يد لا تقارعی و تو
حقہ وقال ابن جریر و بلی ان بليت بار بلی من الفتيان لا یعنی بطینا کذا فی الصحاح اقام
المعنی جب لوگ ہتھیار کھڑے نہیں کی طرف دوڑیں تو مجھ کو معزز یا دیگا یا ایسی حالت میں یا و یگا
کہ کسی کا ماتہ نہ پونچھ سکے گا بشرطیکہ میرے ماتہ میں اس کا قبضہ آ جاو
الاعراب اذا بدأ والقوم السلاح شرط ہی و جدتی منیعاً جزا اور جہا اذا بليت بقاء ید و جدتی و

۸۹ وَتَرَكْتُ هَجُودًا قَدْ أَثَارَتْ مَخَافَتِي اِوَادِيهَا أَقْسَمْتُ بِعَضْبٍ حَكْدٍ

اللغات برك برك کی بجائے ہی جیسی صحیحاً جس کے لیے وہ اونٹ جو سینہ کی بل میں ہیں بقیال برك
البعیر پر و کا وقع علی بركتہ و هو صده هجود ما حد کی لیے جمع ہے جیسی را قدر تو در کی لیے ہجود
سی یا خود ہی کے معنی رات میں سونے کے ہیں باب نصر نصیر آتارۃ تتر بتر کر دینا یا تارۃ باوینہ
مفرد اونٹنیوں کے وہ صفیں جو بے آگے ہو نیکی باعث دکھائی دین حجرۃ ننگے تلوار
المعنی ہے ایسی اونٹ جو سینہ کی بل میں ہے آرام سی ہوتی ہے کہ میری خوف نے انکی آگے صفوں کو
تتر بتر کر دیا بجا لیکہ میں ننگے کاٹنی والی تلوار ماتہ میں لیے چلتا تھا

الاعراب مخافت مصدر ربوی مفعول ہے اسی مخافتا ایسی اور حملہ امشی بعضہ مجرد ضمیر مکمل
سے حال واقع ہے اور کل حملہ قد اثارت مخافتی وادی ہا الخ جواب رہے

۹۰ فَكُنْتُ كَهَاطَةِ ذَاتِ خَيْفٍ حِلَالَةٍ عَقِيلَةٍ شَيْخٍ كَالْوَيْتِ اِلْبَسْدِ

اللغات کھاتۃ بڑی جسم اونٹنی یا وہ اونٹنی جس کے تنوں کا چمراؤ فرخ ہو ایسی اونٹنی کے مان نہایت
معزز ہوتی ہے اس کے گوشت کو خشک کر کے ذخیرہ کر لیا کرتی تھے گردینا منظور ہوتا تھا چنانچہ ایک شاعر کہتا
و اذا عرضت منها کھاتۃ سمینۃ + فلا تہند منها والنشوق و عجیب +

حقیقت پستانوں کا چتر اتنوں اسمیں تعظیم کی لیے ہر جلالتہ بصنم جمی بڑی بہاری اور مٹی عقیدہ اور
کریمہ ہر ایک اچھی چیز کو کہتے ہیں عقیدہ رب رب عقیدہ در و عقیدہ نساء جبکہ اچھی سی اچھا
یا خوبصورت عورت شیخ کی طرف باضافت تیلیکی مصافحہ و تیل لکڑیوں کا گھٹا فال الجھڑے
ومنہ قول طرفہ لائے بلند ہر وزن سفر جل سخت جھگڑا

المعنی پھر انہیں سی ایک اور مٹی مجھ پر گزری جو موٹی تازی اور پستانوں کے بڑی جڑی الی ہے
اور بہت بڑی اور ایسی بڑی کی اچھی مال سے جو لکڑیوں کے گٹھی یا لکڑی کے سبب کبر ان یا فیر کے بن تھا اور
دف عرب میں یہ دستور تھا کہ جو شخص انہیں بڑا سخی اور بہادر شمار ہوتا تھا وہ شراب پی کر
اور شخص کے اونٹنیوں سے زچ کرنا غرض اس سے یہ ملحوظ ہوتی کہ قیمت زیادہ دیتی پڑی اور جو کچھ
مانگی وہی دیا جاوے جو کمال خرچ دلی پر دال ہے بلکہ کچھ تاوان ہی دینا پڑتا یہ نہ تاوان ایک
مال غنیمت سمجھا جاتا اور اسکی بد اخلاقی پر صبر کرنا اور جو کچھ مانگے وہ دیدینا ایک اعلیٰ شرافت کا
شمار کیا جاتا۔ دیکھو برج بن مسرطائی کے شعرون میں یہ انکا دستور پورا پورا درج ہے
فلما ان تشقی قام خرق + من الفتیان مختلف هضوم + الی جناء ناوید فکاست +

العروب منها والصمیم + کما شرافت کانت لشیخ + له خلق یحاذره الغریم + الی اخرا لا یبلیت
شیخ کہتا ہے کہ له خلق یحاذره الغریم یعنی وہ ایسا خلق رکھتا ہے کہ تاوان دیندہ اس سے ڈرتا ہے
کہ کہیں مجھے اس بدسلوکی کی برداشت نہ ہو سکی اور شریفوں کے دفتر سے میرا نام نکٹ جاوے اور جو کچھ
بلحاظ انکے خیال کے جھگڑتا تاوان اور بدسلوکی کی برداشت زیادہ ہوتی اسبقدر شرافت میں

نمبر زیادہ ملتی ہے اسلئے ان دو امور کا زیادہ ہونا وہ بہت چاہتی ہے چنانچہ پہلے امر کے زیادہ ہونے
کی لیے یہ ضروری ہے کہ وہ بخیل ہو۔ وہ اور مٹی اچھی ہو۔ دوسری کی ٹہی یہ ضروری ہے کہ مالک جھگڑا

لو ہو فی نفسہ بد خلق ہو چنانچہ انہیں دو امور کی بیان میں طرفہ اور برج فی کوتاہی نہیں کے شیخ

یعنی بوڑھا ہونا بچکے چون پیر شوئی حرص جو ان میگردد و تیل کا بہاری سبب کیونکہ بوڑھا سبب

تا بہت پاؤں رچیائی کے آدمی نا امید ہو جاتا ہے لہذا فرج ہی نہیں کرتا بلکہ دسی طرفہ اور لہ

خلق یحاذره الغریم برج فی اسکی بدسلوکی کو بیان کیا مگر طرفہ فی جو کا تیل کا لفظ ڈالا ہی اس سے

اسکا شعر بہت فائق ہو گیا ہر وہ فی التبرید تحت قوله له خلق۔ کان الکرم منهم اذا خضع للشر

عند السكر یفعل ذلک فی غیر ملک لیستام مالک الخ و فیغیرہ و یعد ذلک الغرم غما والصبر سوء علی خلقہ کا

الاعراب فی فعل کما فاعل موصوف ذات خیف جلالتہ عقیدہ شیخ کا تیل بلند تینوں اسکے

عقیدہ رب رب

وصفین بن اور شیر وصف بن کا بول اور بلیند شیخ کی اوصاف سے ہے

41 | يَقُولُ وَقَدْ تَرَكَ الْوُظَيْفُ وَسَاقُهَا | اَلَسْتُ تَرَى اَنْ قَدْ اَتَيْتَ مَعِي

اللغات پڑی کا کٹا جانا وظیفہ سختی سے لیکر بیٹھ لی ہاں اور بعض وظیفہ بیٹھ لی کی مقدمہ جا
کو کہہ لیتے ہیں وظیفہ بروزن از علقہ جمع مویہ بروزن نومن میں بمعنی بڑا کام و مصیبت
المعنی وہ بڑا کام لگا بجا لیکہ اونٹنی کا وظیفہ اور بیٹھ لی کٹ گئی تھی کہ کیا تو نہیں سمجھتا کہ تو بہت بڑے
الاعراب بقول فعل ضمیر راجع بسوی شیخ فاعل فو الحال جملہ وقد تو الوظیفہ و ساقها حال اور جملہ
الست تتران قد اتیت مویہ مقولہ بقول مع اپنی فاعل اور مقولہ کے جملہ فعلیہ ہوا

42 | وَقَالَ اَلَا مَا ذَا تَرَوْنَ لِشَارِبٍ | سَتَدِيدُ عَلَيْنَا بَغْيِيكَ مُتَعَمِّدٌ

اللغات شارب بصیغہ اسم فاعل از باب علم بعلم پرندوں اور خزندوں پر اسکا اطلاق نہیں آتا
علینا شدید کا صلب ہی ہو سکتا ہی اور بھئی کا بھی اگر ہر حال بغیہ شدید کا فاعل ہی رہیگا متعدد
بصیغہ اسم فاعل از باب تفعیل جان بوجہ کہ کام کرنے والا

المعنی پر لکھی کہا کہ ایسی شرابی کے حق میں جتنی جان بوجہ کہ سمیر ظلم کیا ہی کیا راہی دیتے ہو
الاعراب قال فعل ضمیر جو شیخ کی طرف پہنچے ہی فاعل ما ذابغے نامی شی ترون کا پہلا مقولہ متقدم
ترون فعل با فاعل فاعل فعل محذوف جسکی متعلق شارب سے جملہ فعلیہ ہو کر دوسرے مقولہ ترون کے
ترون مع اپنی دونوں مقولہ کے جملہ فعلیہ ہو کر قال کا مقولہ ہوا شدید علینا بغیہ متقدم دونوں کے

43 | وَقَالَ دَرُوهُ اِنَّمَا نَفَعُهَا لَهُ | وَلَا تَكْفُوا اَلْبِرَّ اِيْزِدْ

اللغات الاصل بن ان لا تملأون لام من بعد ابدال کے بسبب قرب مخرج کی ادغام کیا گیا جیسے
اسری کی اس شعر میں سے اصبع قید یکا امر صدامتہ فلا تملأها ترو حثا کما لاله فان لا
قاصی دور قصہ سے باخوذ یعنی مجبور و سہ دور رہنا

المعنی جب کوئی نہ بولا تو کہنے لگا کہ چلو چھوڑ دو اس لوشنی کا نفع اب کسی کی بھی ہوزوں سے کہو کہ
اب اسی ہلاک کر چکا ہمارا کام کی تو اب ہی نہیں مگر دور کی اونٹوں کو اس سے بچاؤ والا وہ اپنی کشتی
میں بڑھ گیا اور اوروں کو بھی لے مریگا

الاعراب قاصی البرک میں اضافت وصف کی موصوفہ طرف اصل من تھا ولا تکفوا عنه البرک اللغات

44 | فَظَلَّ اَلْاَمَاءُ يَمْتَلِكْنَ خَوَارِهَا | وَتَسْعَى عَلَيْنَا بِالسَّدِيفِ السَّرْهَدِ

اللغات اماء جمع امہ مفرد اصل میں امعاء لام محذوف ہی ہی وجہ کہ بقضیہ مبیہ سے ام بروزن

کام ہاں ہی بصیغہ تروا

وصفین بن نام از جدید ای اور فعل شارب ہوا

عنایزہ در فی البغیہ

قاضی اموان بروزن اسلام اعلیٰ بروزن سوات اسکی جبین آبی ہر اختلاف گوشت کا لکھنی گرم
 راکھ میں ڈالنا مکمل ملک وہ گوشت جو گرم راکھ میں پکا یا جاوے ابو عبیدہ قرماتی میں کہ لکھ کی صفی
 آگ کا گڑھا میں اسے متور میں امتداد کے معنی آگ کے گڑھے میں ڈالنے کے نہیں مثلاً اللہ زاهد کل لکھ
 کا نام ضیفہ فی ملت اللہ و خوار بروزن شجاع بوتا میتک کہ وہ وہ پتیارا ہی اور حبیب کا دو
 چہرہ الیہ ہیں تو پھر اسی فصیل کہتے ہیں مثلاً ایضاً اللہ علینا و ہل یروی لشداد فصیل و حورے
 ماخوذ ہے بمعنی لوطی کے چونکہ وہ ابھی ناکیطوف پہر آجاتا ہی لہذا اسی نام سی موسوم کر دیتی ہیں مثلاً
 کوٹان کی چربی قال الشاعر و عدل صخر الصیف فینا اذا اشتا + سدایف السنام تستریہ اصابعہ
 اور خود کوٹان کو بھی کہتے ہیں اور یہی معنی بیان مراد میں قال الشاعر ترکناہ و اخترنا السد
 المسرہد بض علی صاحبہ یحلم مسرہد بروزن درج چربی والی سعی بصدہ علی لوگوں کے یہ
 کسی کام کرنی پر امور ہونا فی الصحاح کل من و لہ شغاک علی قوم فہو ساع علیہم انتہ
 المعنی میرا باندیان بونی کو انگاروں پر یا آگ کے گرمی میں ڈال کر ہونو لگین اور اسکی چربی کوٹان یا
 ٹکر کی ہو تو کوہاری سیلے لانی لگین یا اس کے بہت چربی ہمارے لیتی لانی لگین
 الا عراب اگر سدیف کی معنی چربی کے کئی جائیں تو اس حالت میں مسرہد اسکی وصف میں ایسے واقع
 ہوگا جیسی نیل نیل کے وصف میں جبکہ مسرہد کی معنی چربی کے لیے جائیں اور اگر خود کوٹان کے معنی
 جائیں تو اس حالت میں مسرہد کی معنی چربی کے ہوگی اور ٹکر کی ٹکر کی ہوگی کہ یہی ہو سکتی تھا
 سنام مسرہد مقطوع ظل ملاء ہم یتلن حوادہام معطوفہ جملہ و لشعی علینا بالسدیف
 المسرہد قبر اور سعی ہر دو کی ضمیر ملاء جمع مونث کیطوف راجع ہو سکتی ہے

۹۵ | فَإِنْ صُفِّتْ فَأَنْعِیْ بِمَا أَنَا أَهْلُهُ | وَشَفِّیْ عَلَی الْحَبِیْبِ یَا ابْنَةَ مَعْبِدِ

اللغاتا نعیت بصیغہ واحد مونث امر حاضر معلوم نفی مصدر باب منع منع موت کی خبر دینا يقال انعت
 المیت نعیا من باب نفع اخبرت بموتہ فیہم اهل بیان معنی لائق اور مستحق کی ہے يقال فلان اهل
 للاکرام اسی مستحق کہ آیت کا استعمال عموماً ان امور میں ہوتا ہے جس کے وقوع کا احتمال تو ہو مگر یقین نہ ہو ان
 راس الشہر سیواسطی نہیں بونی کہ مہینے کا آنا یقینی ہے اور ان جاء زید کی استعمال کے یہی وجہ کہ زید
 آنا محتمل ہے چاہی آوی جا ہی نہ آوے

المعنی امیری بہائی حبیب کے بیٹے اگر میں جاؤں تو میری مرنی کی خبر لوگوں کو اس قسم کی دیتا جسکا کہ میں سب سے زیادہ
 مستحق ہوں اور اگر میان مجھ پر ہار نا چونکہ عرب میں شریفوں کے مرنے پر سخت ماتم کیا جاتا تھا جبر

دوسروں کے ممتاز ہوتی تھے لہذا یہ وصیت کرتا ہے
الاعراب ان مت شرط فاعنیہ بما اذا اھل معطوف علیہ جزا و شقی علی الجید معطوف کل جملہ
جواب ندائی اور یا البتہ معبد ندا ہے کل جملہ ندا ہے

۹۶ وَلَا تَجْعَلْنِي كَامْرِئٍ لَيْسَ هَهُنَا اُكْتَبِي وَلَا يَغْنَى غِنَائِي وَمَشْهَدٌ

اللغاجل کے معنی بہت آتی ہیں جن میں یہ بیان معنی ظن کر نیکی آیا ہے یقال جعلتہ عبدًا فتمتہ
ظننتہ عبدًا فتمتہ غناء بروزن کلام کافی ہو جانا لا یغنی غنای کے معنی بہت ہیں کہ میری جیسا
مہا میں بقایت نہیں کرتا یا میرے بعد میرا مقام نہیں ہو سکتا قال الشاعر ہ اغنی غناء اللذہین
اعد للاعداء اعد متشہد مصدر میمی ہے بمعنی حاضر ہوا ومنہ المشہد بمعنی بزم
المعنی اور جمی ایسے آدمی کی طرح خیال کرنا جسکی بہت میری سمجھت ہو اور میری جیسا مہمات میں کافی
ہوا اور نہ میری جیسا بزم میں حاضر آدمی

الاعراب کا مرعہ میں کافی سمجھت ہے ای مثل امرء کا کہ لائیک سواہی معنی تو ادا ہو سکتی ہے یعنی لا یظنیہ
امرء مگر کافی اس قدر مبالغہ ہو گیا ہے کہ جس شعر کا مضمون دو بالا بڑھ گیا ہے یعنی خود وہ مر خیال کرنا
تو کجا اس کے خیال کرنا جیسے خدا تعالیٰ کے اس قول میں وما اللہ بفاصل عما تعلون خود غافل ہونا کجا
غافل کے ساتھ ہی نہیں ہے مشہد فعل متکسر منصوب ہے یعنی لا یشہد مشہد لا یجعل فعل فاعل نے پہلا
مفعول کا مرعہ دوسرا مفعول اور تینوں جملے لیس ہمہ کھے۔ ولا یغنی غنای۔ ولا یشہد مشہد
ایک دوسری پر معطوف ہو کر امر کا وصف ہیں

۹۷ بَطِيءٌ عَنِ الْجَلِي سَرِيعٌ إِلَى الْخِنَاءِ اذْ لَوْ بِاجْمَاعِ الرِّجَالِ مَلْهَدٌ

اللغاطیو سببی بیٹھا جگہ بروزن کبری بڑی مصیبت جملہ بروزن کبر جمع خناء رضی جمی ہے
جامل مصدر فحش ومنہ حتی فحش کلام حنیۃ فحش کلمہ صخر کہتا ہے و مالی ما ھداء الخنائة مالیا
اجماع جمع جمع مفرد مگا۔ فعل مجنیہ مفعول ہے یعنی جمع کیا ہوا تا تہ ملہد بروزن معظم وہ شخص جو
سبب ذلیل ہونیکے دیکھ لیا جاو۔ مجرد اسکا ہدیہ جسکے معنی وہی ہیں جو اسکے ہیں تغیل میں لانا صرف
کثیر کے لیے ہے یعنی بہت ہی دیکھ لیا گیا

المعنی ایسا جو بڑی کاموں سے ہٹنی والا۔ فحش کی طرف دور والا مردوں کے کون سے مجلس دیکھ لیا گیا
الاعراب بطی سببی ذلیل ملہد چاروں امر کی صفین ہیں اور عن الجدید بطی ہے اور الی الخنائة
اور یا جماع الرجال ذلیل سے متعلق ہیں

۹۸ | فَلَوْ كُنْتُ وَعَلَا فِي الرِّجَالِ الضَّرَبِي | عَدَاوَةً ذِي الْأَصْحَابِ الْمُتَوَحِّدِ

اللغز اعلیٰ ضعیف کمیتہ۔ کم بہت متوحد اکیدا
المعنی اگر میں مردوں میں کم بہت اور ضعیف ہوتا تو مجھے ساتھیوں کی اور ایک کی دشمنی سخت ضرر
پونجی تھی یعنی ہر ایک شخص مجھے تکلیف پونجی سکتا
الاعراب لوگت وعلا فی الرجال شرطی اور فی الرجال کہنے متعلق ہر نفس عداوتہ ذی الاصحاب المتوحد

۹۹ | وَلَكِنْ نَفَى عَنِ الرِّجَالِ جِرَاءَتِي | عَلَيْهِمْ وَلَقَدْ آمَى وَصْنًا وَحَدَّثِي

اللغز اجراءۃ بروزن کراہت بمعنی شجاعت بصد علی متعل ہے صدق بروزن حل بمعنی جھٹکے
محدث اصل حدیسی ماخوذ ہے جسکے معنی ٹہرنے اور اقامت کر نیکی میں چونکہ ہر ایک چیز کے اصل کے ٹہرنے
کی جگہ ہوتی ہے لہذا اصل کو محدث کہہ لیتے ہیں
المعنی لیکن میری شجاعت اور آگے بڑھنے اور جنگی یعنی استقلال مزاجی اور اصل نے لوگوں کو مجھ پر دور کر دیا
الاعراب لاکن بیان حرف ابتدا ہے جو حرف استدراک کی غرض سے ذکر کیا گیا ہے عامل نہیں ہے کیونکہ
جب جملہ کی پہلے مذکور ہوا اور ثقلمہ سی محقق ہو تو ایسی صورت میں محض افادہ استدراک کی لئی آتا ہے
اخفش اور یونس اس وقت ہی اسی عامل بناتی ہیں اس حالت میں اسکا اسم ضمیر شان ہے جو محذوف ہے اور
نفی فعل ہے جرارة مع اپنی معطوفات افدھی صدق۔ محدث کی فاعل ہے الرجال مفعول ہے
عنی متعلق فعل ہے کل جملہ فعلیہ ہے اور اخفش یونس کے نزدیک کن سی خیر واقع ہے اور اسکا ضمیر شان ہے
ہے اسلئے جملہ اسمیہ ہے

۱۰۰ | لَعَنَكَ مَا أَهْرَى عَلَى بَغْمَةٍ | انْفَارِحِي لَا كَيْلَ عَلَى بَسْمَرِدِ

اللغز اعنہ فعلہ بمعنی مفعولہ ہے بمعنی ڈرنا گیا۔ باب نصر بنصر غم سی ماخوذ ہے جسکے معنی ڈرنا یعنی بے عزت
نظام بمعنی بادل ہے اسی ہی ماخوذ ہے کیونکہ وہ آسمان کو ڈھانپتا ہے غم خوشی کا برخلاف ہے اسی سے ہے
قال الفیث ومنه قیل للخرن غم لانه یغطی السرور۔ امر غمہ کی یہی ملتی ہیں کہ وہ کام ایسا ہو اسکے
تدبیر نہ سوچی قال اللہ تکاثم لاکن امرکم علیکم بغمۃ کذا فی الصحیح شرم بروزن جو غم ہریشہ
وداعہ لاپیلہ علی شرم بعینہ ضد جھینون کے قول کے ہے ولیلہ اذا ما جئہ اللیل طول
المعنی امجی تیری جان کے قسم کہ میرا کام دن میں مجھے چھپا ہوا نہیں کہ مجھے اسکے تدبیر نہ سوچی جس سے
میں اسکی سر انجام کر نیو عاجز ہو جاؤں اور نہ میری رات مجھے ہمیشہ رہتی ہے یعنی میری رات سبب
خوشی کے جلدی کٹ جاتی ہے یہ نہیں کہ سبب مصیبتوں کے اجتماع کے امر القین کی طرح یہ سبب لگ جاتا

الا یا لیل الطویل الا الخجل + یصیم وما الا صیاح منک یا مثل الکی دانت و لو ان ابی بکر و زرارۃ
الاعراب نہا غمہ سی مفعول فیہ ہر اور جملہ کلا لیل علی لبرہ۔ ما امری علی بغتہ پر معطوف ہو کر
جواب تسم ہے اور لبرہ دین باز اندہ جیسے بغتہ میں اور علی غتہ کا صلہ ہے

۱۰ | اذ یوم حبست النفس عند عراکھا | حقاظا علی عموک اتیر والتمہد

اللغاء و یوم پر و اور ت ہی اور اسکی بعد رب مضم ہو تا ہی اور یہ خود رب کا قائم مقام نہیں ہو سکتا
کہ کہنی فاعطفہ سی بعوض واو کی آجاتی ہی جیسے تمنا کہ جملہ قدرت موضع اور کہنی مل جیسے
و بل بل جیسے معلوم ہو تا ہے کہ واو اپنی اصلی معنوں میں ہے اور رب اس کے بعد مضم ہو تا ہی نہ خود بخود
رکے ہی اور جملہ حبست النفس عند عراکھا الیوم کی لیے لغت سے جواب ب کہنا مستبعد معلوم ہو تا
ہے اور ابو علی کے نزدیک جواب محذوف ہے جیسے اس شعر میں ہے رب قدہر قہد ذلک الیوم + واسطے
من معشر اقبال عراک بمعنی از دام گھسنا عودات مجہد شمعنی رخنہ وہی موضع المحافۃ قال اللہ تعالیٰ
فی الحکایۃ عن المنافقین ان یوتنا عوۃ اى اھیتہ تھیں ہر ہا و تخصنہا بالرجال

المعنی ایسی بہت دن ہر جن میں اپنے نفس کو اسکی از دام کیوقت اس کے رخنہ اور دشمنوں کے دھمکی
الاعراب و یوم پر و اور عطفہ ہی اور اسکی بعد رب مقدم ہے اور یوم اسکا مجرور ہے حبست فعل
فاعل النفس مفعول بہ عند عراکھا فیہ ظرف حقاظا مفعول لہ علی عودانہ والتمہد متعلق
فعل مع فاعل اور مفعول بہ اور ظرف اور مفعول لہ اور متعلق کے جملہ فعلیہ ہو کر یوم کا وصف پڑا
رب مع اپنی مجرور یعنی یوم کی مبتدایہ را اب حسب تحقیق شارح رضی اللہ عنہ ایسا مبتدایہ جیسو فیہ کی
ضرورت نہیں کیونکہ مجرور رب ایک ایسی وصف سی موصوف ہی جو معنی حملہ کی دیدیتا ہے حدیث
قال و رب مبتدایہ علمیا اخرتہ لاخبر لہ لا فادۃ صفہ مجرورہ معنی المحلۃ و فی موضع
اخر و عند نفی مذهب لا خفش و الکوفین اعنی کونہا اسماء و مضاف الی الذکرۃ معنی رب

رجل فی اصل الوضع - قلیل من ہذا الجنس کلان معنی کم رجل کنیر من ہذا الجنس و اعراہ
رفع ابتداء علی انہ مبتدأ لاخبر لہ بصر لویں کا یہ مذہب ہے کہ رب یہاں مبتدایہ نہیں ہے بلکہ حرف ہے
اور فعل محذوف کے متعلق ہے یعنی حصل جس سے بجای جملہ اسمیہ کے اس صورت میں جملہ فعلیہ ہو جائیگا
اور ہو سکتا ہی کہ و یوم مبتدایہ ہو اور جملہ و حبست النفس الی غیر ہو جیسے اس شعر میں ان یقتلوک فا
قتلک لم یکن + عاد اعلیک و رب قتل عاد کہ یہاں رب قتل مبتدایہ اور عاد خبر کو اس کے لیے
ہی عاد اصل سمجھ کر کہہ کا وصف بنا سکتے ہیں اور ایک ایسا مبتدأ نکال سکتے ہیں جیسو فیہ کی ضرورت نہ ہو

دوون

دوسرا

۱۰۲ علی موطن حیثی الفتی عندہ الردی | متى تعترك في الفرائض ترد

اللغتا موطن لڑائی کا کہیت قال الفتی والموطن ایضا مشہد من مشاہد الحرب فی الصحاح قال اللہ تعالیٰ القدیر کہ اللہ فی موطن کثیرہ ومنہ قول طرفۃ انتہی اعتراک لک کہا نا کہمان ہونا فرائض جمع فریضہ مفرد پہلو اور کاندھی کے درمیان گوشت بیوتا ہی جو بوقت خوف کی کاٹنی لگ جائے ہے قال الاصح الفریضۃ المحترمین المحدث والکنف الی لا تزال ترد من الدابة ترد بصیغہ مجہول اور مجہول ہے مستعمل ہوتا ہے۔ کاٹنا

المعنی لڑائی کے ایسی کہیت ہیں کہ جہاں نوجوان اپنی مرنی ہو کر جب کاندھی پر آسمین لگ کر کہا تو غصے لگ جائیں اور ہو سکتا ہے کہ پہلے فرائض اہل فرائض ہوں اور ترد کی ضمیر سے خود فرائض بطریق صنعت استخرا م یعنی جب آپکا کہمان ہوا کئے شائین کاٹنے لگیں الاعراب علی موطن علی عنانہ سی بدل ہے اور جملہ حیثی الفتی عندہ الردی موطن کا پہلا وصف ہے اور جملہ شرطیہ متى تعترك في الفرائض ترد دوسرا وصف

۱۰۳ اری الموت اعداد النفوس ولا اری | بعيدا عما اقرب اليوم مرعد

اللغتا متی انسان کا مرنا نصر بنصر اور علم تعلیم دولوں بابت پر تاہم جیسے نفق دواک مرنا اور متزلزل اونٹ کا مرنا اعداد اعداد کی جمع جو معنی معدود ہے جیسے قبض معنی مقبوض اور حسب محسوب یقال ہم عدد الحصى والثناء ای فی الکثرۃ صحاح یا اعداد بصیغہ معدایا فاعل ہے جو معنی مفعول یعنی شمار المعنی میں ہوتا ہے بقدر جانوں کے خیال کہ تاہوں اور میں کل کو دور نہیں سمجھتا آج کا دن کل سے کیسا فرسے الاعراب اعداد النفوس لڑی کا دوسرا مفعول ہے یہ مفعول سی طاعت اس لئے نہیں ہے کہ مشتق نہیں یہ جملہ معطوف غلبہ اور لا اری کا پہلا مفعول فدا ہے اور دوسرا بعد از یہ جملہ فعلیہ ہے یہ معطوف ہے ما اقرب فعل تعجب ہے اور ترتیب یوں ہے کہ ماہیان باوجود نکرہ ہو نیکی مقید اس پر بلکہ بیان نکرہ ہونا ہی ضروری ہے ایسی کہ تعجب انہیں اشیاء میں ہوتا ہے جسکے حقیقت معلوم نہ ہو اگر مرفوع ہو تو اس حالت میں تعجب نہیں رہیگا فانہ اذا ظاہر السبب بطل التعجب جسکی معنی شئی من الاشیاء اعرفہ کی میں اقرب الیوم من عند جملہ فعلیہ خبری جہیں اقرب کا فاعل ضمیر راجع لہوئی ہے الیوم مفعول ہے من عند متعلق فعل جسکے لفظ معنی یہ ہیں کہ آج کو کل سے کسی نزدیک کر دیا اصل معنوں کی لحاظ سے صرف انہیں امور پر اسکا اطلاق آتا ہے جو معمول ہو سکیں اور سخت قدرت ہوں مگر اب عموماً ہر ایک امر پر یہ صیغہ اطلاق پاتا ہے خواہ وہ سخت قدرت ہوں یا نہ ہوں۔

۱۰۴ | وَأَصْفَرُ مَضِيوُحٌ نَظَرْتُ حَوَارَهُ | عَلَى الْإِثَارِ وَاسْتَوْدَعْتُهُ كَهَيْئَةِ شَجَرٍ

اللفظ اصفر مضمیوم وہ تیر جو آگ سی سینکا جائے اور اسکا رنگ بدل جانے میں ضمیمۃ النار ای غیرتہ ولم یتلغم فیہ حوادہ روزن کتاب بمعنی جواب استبدام و دلیت رکھنا و مفعول جاسٹیک قال الشاعر استودع العلم قرطاسا ففصیحه + فیدش مستودع العلم القراطیس + محمد بروزن حسن بحبل

اور صنفی فراتی میں محمد ہی مراد ہے مضمیوم حوادہ ہی مہینہ میں داخل ہو نیوالا ہوا اور اسوقت بہت جہت نہا سر دہا فی الصحاح المجد النبیم رہا افاض بالقدم لاجل الایسا وقولہ حوادہ ہی صنف علی البازرقیہ و علمتہ کلحواۃ

المعنی بہت جوی کی تیر جو آگ کہا جی ہوئی اور بتلی ہو جی آگ پر انکی آواز کی انتظار کی یعنی پیدا کرنے اور نشان لگانے کی وقت جو آواز آتی ہو اسکا منتظر رہا بعد میں انہیں ایسے بھیل کے حفاظت میں رکھا جو خود نوکھتا نہیں گرد و سرون کو کھلاتا ہی اور انکے تیرون کی رکھنے میں نہایت ایما نذاری ظاہر کرتا

یا ایسے شخص کو دینی جو موسم سربا میں داخل ہو نیوالا تھا - اور قحط زدہ تھا
الاعراب واصفر یروا و عا لفظہ ہر جسکے بعد رب مضر ہی اصفر مجرور رب نظرت حوادہ علی النار سارا جلد و سوا وصف ہی اور رب اصفر مع انہی اوصاف ایک یا ابتدا جی مضر کی ضرورت نہیں علی ذکرہ

۱۰۵ | اسْتَلَيْكَ لَكَ الْاَيَّامُ مَا كُنْتُ حَاضِلًا | وَ يَا تَيْكَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ لَمْ تَزِدْ

اللفظ ابداء ظاہر کرنا میں قرب کی لیے ہر تزدید کسی کو رستہ کا خرچ دیدینا یقال زودت الرجل فترود + والزاد طعام تتخذ للسفر

المعنی جوابات میں تو نہیں جانتا عنقریب نہ تیر ظاہر کر دیگا اور جب تو فی زاد راہ دیکر نہیں بھیجا وہی تجھے خبر میں لا کر سنا بیگا یعنی خود بخود تجھی بہت سی باتیں بلا کوشش کے معلوم ہو جاوے گی

الاعراب تیتھ فعل با فاعل لك متعلق فعل الايام فاعل ما موصول کنت فعل ناقص اسم جاہلا ایاء خبر حملہ فعلیہ موصول ہو کر تبدی کا مفعول ہے کل حملہ فعلیہ معطوف علیہ یا تیک فعل مع مفعول بالاختبار مفعول دوم من لم تزد فاعل یہیہ حملہ معطوف کل حملہ معطوف ہوا

۱۰۶ | يَا تَيْكَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ لَمْ تَزِدْ | بَيَّنَّا تَاوَلَمْ تَضْرِبْ لَهُ وَقْتُ مَوْعِدِ

اللفظ انیم خریدنا بیجا - اصدا دسی یہ بیان اول معنی مراد ہیں بقاء توشہ - سامان فعال میں مفعول ہی جسکو کتاب بمعنی مکتوب یعنی کچھ حصہ جو علیحدہ کیا جا ضرب بیان کرنا قال اللہ تعنا ضرب اللہ اصحاب القدرۃ وعدہ موعدا العام وغیرہ کا وعدہ کرنا ایعاد وعید یعنی دہم کی ضد ہر قال الشاعر وانی وان وعدتہ او وعدتہ + لمخلف ایعاد و مخیر موعدا

اصفر مضمیوم ہوا و صفت

فعل

المختصہ تجھے شخص فہرین لاکر سنایا چکے تھی توئی نہا مان سفر یا تو شہ نہیں خرید اور اسے توئی نہ تو
 دے یہ کچھ کا وقت بیان کیا ہے
 الاعراب جملہ بقولہ وقت معلوم تبع لہ بتایا یہ معطوف ہو کر کل جملہ معطوف من کا صلا ہو کر

تیسرا قصیدہ زہیر کاھی

بیشہ عرب عربا رہی اور ان میں منتخب شاعر و سچے جو عرب میں بلحاظ فصاحت اور بلاغت کے کمال شہر
 ہتی یعنی امر القیس - نالغہ بیانی - زہیر - بلکہ جریر شاعر تو اپنی والدہ ہی روایت کرتے ہیں
 کہ زمانہ جاہلیت کا شاعر ہی شخص ہے عمرو بن عبد اللہ لیتی سی روایت ہو کہ ایک دفعہ حضرت عمرؓ
 رضی اللہ عنہ فی ابن عباس کو یاد فرمایا جب حاضر ہوئی تو فرمایا کہ کوئی شعر زمانہ کی اشعار شعر کا ہی
 ہی - انہوں نے عرض کیا کہ آپ اس سے کون شخص مراد لیتے ہیں فرمایا جس کا یہ شعر ہے ولوان محمد بن
 الناس لخلد وا - ولكن حمد الناس ليس محمد بن - ابن عباس نے عرض کیا کہ یہ تو زہیر کا ہی حضرت
 عمرؓ فرمائی لگے کہ اشعر الشعر اسی میری مراد ہی شخص تھا جب ابن عباس نے اس خطاب کے وہ دریافت کیے
 تو فرمایا کہ یہ شخص اپنے کلام میں غیر انوس الفاظ استعمال نہیں کرتا اور نہ اور شاعر و سچے خاص ہند
 لیتا ہی بلکہ اپنی آزاد طبیعت سے کام لیتا ہی اور حیدر میری جاتی ہے اور یہی جانتا ہے - محمد بن سلام سی
 مروی ہے کہ اور شاعر و سچے پر زہیر کو خصوصاً اسی ہی ترجیح ہی کہ شعر میں نہ لیا کہ کو بالکل دخل نہیں
 دیتا اور تہوڑی الفاظ میں بہت مطلب داکر نا تو اس کا حصہ ہی ہے اسی الفاظ سی جو زبان چلند
 سی جو نہ سکین اسی بہت نفرت ہی مشہور مشہور اور کہا تو سچے اسی شعروں کو خاص نصیب دیا اور
 مدح میں اسی مبالغہ سی کام لینا جو غلو کی حد تک کو پونچھ جائی کہ عہد انطاکیہ مجھے بھی معلوم نہ ہو اس کا خاص
 کام ہے کیونکہ ہوا اب ہی شاعر مامون ہی شاعر و سچے و سچے ہی شاعر و سچے و سچے ہی شاعر و سچے و سچے
 ہی شاعر کے خاندان میں اس قدر شاعر ہوں اسی تو خواہ شخواہ ہی شعر میں فوقیت حاصل ہوئی ہے
 اسی حالت میں ہے اگر عین شعر ہو جائی اور ہر طرف سی ہی صدا آئی سی سوئی جاگتی اسی خیال پیدا ہو
 تو یہ ہی ایک عجیب بات سمجھی جائی یہ شخص اپنے وقت میں علاوہ دولت مند اور سردار قوم ہو چکا
 بروباری اور القامین ہے مشہور تھا - اور اس کی طبیعت میں وہ سب خوبیاں موجود ہیں جو ایک
 مصلح قوم میں ہونی چاہیے - فساد کو برا جانتا تھا اور اتفاق اور محبت کو پسندانا اور فضیلت کو باہم
 منتفی نہ کہو بہت چاہتا تھا - اسی تعریف اسی کہی نہیں کہ جس سے صرف خوشامدی خوشامد ثابت ہو اور

واقعت کو اس میں کچھ دخل نہ ہو بلکہ جو کہتا تھا سوچ سمجھ کر کہتا تھا چنانچہ اسی قصیدہ سے نبی حکیم مت نمونہ
 خرواری اسکے کچھ خیالات کا اندازہ ہو سکتا ہے اس قصیدہ میں وہ ہرم بن سنان اور حارث بن
 عوف بن سعد بن ذبیان کی تعریف کرتا ہے جو قبیلہ بنی مرہ کی سردار تھے۔ ساری بات یہ کہ وہ
 بن غالب بن جو قبیلہ عیس سے تھا ہرم بن منضم قبیلہ بنی مرہ سے تھا مارڈالا تھا یہ وہی ہرم بن منضم ہے
 جو حصین کا بھائی تھا اور جنگی طرف غمزدہ اپنی شعر میں اشارہ کرتا ہے ولقد خستیت بان معاولہ
 تدرہ للحرث دائرة علیہ منضم جس سے قبیلہ عیس اور ذبیان میں لڑائی ہو گئی چونکہ عیس فساد
 پہلنی سے ناخوش ہوتی ہیں لہذا حارث بن عوف یا حارث بن سنان نے کل بیت اپنی ذمہ لیکر باہر دولوں
 قبیلوں میں صلح کرادی حصین بن منضم کو کتب بھاتا تھا کہ وہ اپنی بھائی کا بدلہ لی بغیر ہے لہذا اسی سے
 جیمین یہ قسم کھائی کہ جب تک وہ دروین غالب اپنی بھائی کا کسی اور عیس کو قتل کرے تب تک اپنا
 سر نہ دوں گا اگر اس امر کو دین ہی رکھا کسی کو فرنگ نکلی۔ اتفاقاً کوئی سافر حصین بن منضم کی گھر
 اکثر حصین نے اسی پتہ وغیرہ پوچھا تو معلوم ہوا کہ قبیلہ عیس سے یہ موقع یا کہ جہت اسی قتل کر ڈالا اور
 سی عہدہ برا ہوا جب اس واقعہ کے خبر ہرم بن سنان اور حارث بن عوف کو پہنچی تو انہیں اس کی حرکت
 ناگوار گذری آدھری قبیلہ عیس کے اسواری ہی نمودار ہو کر پہرہ تو نہایت تشویش کی انت ہوئی۔ حارث
 بن عوف فی مجبور ہو کر اکتیا اونٹ اپنی بیٹی کے ساتھ کر دی۔ اور سفیر بھیج کر کہتا ہے کیا آپ کے
 نزدیک اونٹوں کی زیادہ عزت ہے یا اپنی جانوں کی یعنی ہم تم کو ایک ہی ہیں اگر آپ سبیل طبع و تواضع
 تلف ہو گئی اور اگر اونٹ لیکر آپ صبی ہو جائیں تو اس حالت میں جانیں بچ جائیں گی۔ ربیع بن زیاد بن
 قبیلہ عیس کا سردار تھا جب سفیر نے یہ کہا تو اسی اپنی لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا کہ تمہارے بھائی حارث
 فی اپنا بیٹا بھی بھیج دیا ہے اور اونٹ بھی بھیجا ہے ظاہر کرتا ہے کہ میں ہر طرح سے قصور وار ہوں آپ کا
 اختیار ہے کہ خواہ میری بیٹی کو اپنی آدمی سے عوض قتل کر دیا اونٹ لیکر بھی اپنا مرہون منت کر
 اس امر سے عیس کا غصہ فرو گیا اور متفق الکلمہ ہو کر انہوں نے کہا کہ ہم اونٹ لی لیتے ہیں اور ہائیوں
 سے صلح کر لیتے ہیں۔ اس قصیدہ میں یہ ہر حارث کی اس بہت کی تعریف کرتا ہے اور قبیلہ کے باہم
 صلح کرانیکا قصہ بیان کرتا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت میں اس کی عمر سنو برس کے قریب
 تھی آنحضرت صلعم نے اسے دیکھ کر فرمایا اللہم اعذنی من شیطانہ یعنی خدا یا مجھی اپنی شیطان
 پناہ میں رکھنا۔ جاتی ہی بیمار ہو گیا اور جلد مر گیا اسکے دولوں بیٹے کعب بن زہیر اور
 سحیر بن زہیر مسلمان ہو گئے تھے۔

۳ بِهَا الْعَيْنُ وَالْأَرَامُ يُشِيرُ خَلْفَةً | وَأُطْلَاهَا يَهْنُضُنْ مِنْ كُلِّ حِجْتَمٍ

اللغاعین جمع عینا مفرد بڑی آنکھ والی گائی خلیفہ حبیشین کے بعد آویں شلاہن بنشین خلیفہ تو مراد اس سمیہ ہوتی ہے ایسی طور پر حلین کہ ایک وری ایک جاؤ فی الصالح وبقیال البیض ہن بنشین خلیفہ ای تہ ہینہ وخی ہنہ ومنہ قول زہید بن سلمی انتہ اطلاحہم طلاح مفرد ہر ایک کہوچ والی کا بچہ وعلیہ اشتد لاصحیہ ہذا لشعر بنہضن بصیغہ جمع غائب ثبوت مضارع ہنومن مصدر باب علم اٹھنا حجتہ بصیغہ ظرف جنوم مصدر باب ضرب پرندی یا خرگوش کا اپنی جگہ پر بیٹنا یہ اس میں اصل ہے اور کہی اونٹ اور ہرنان کو ہی اس فعل سے موصوف کریت ہن قال العنوی ہو کالبر وک للبعید

المعنی اس گہرین ہرن اور جنگلی گائین کے بعد دیگر آتی جاتی ہیں اور ان کے چچی ہر ایک جگہ سے اٹھتی ہیں الاعراب العین مع اپنی معطوف والارام کی مبتدایہ بنشین خبر ہے خلیفہ تیسرا بنشین کے فاعل ہے حال معنی مختلفا ہے اور بہا متعلق فعل ہے جملہ اسمیہ معطوف علیہ اطلاحہا ہن عن من کل حجتہ معطوف

۴ وَقَفْتُ بِهَا مِنْ بَعْدِ عَشْرِ نِجْجَةٍ | فَلَا يَأْعُرْتُ الدَّارُ بَعْدَ تَوْهَمٍ

اللغاحجۃ سال حج جمع حبشی سذرہ وسذر لائی دیر کرنا سختی اہٹنا یقال فعل کذا بعد لائی بعد شدۃ وابطاء الدار من الف لام عہد کا ہے المعنی میں میں برس کے بعد اس جڑی گہرین کہڑا ہوا اور گہر کو مینی بہت سوچنی پر دیر کے بعد بچا ناسر الاعراب وقفت فعل با فاعل ہا متعلق فعل من بعد عشرین حجتہ ایضا متعلق فعل حلیہ فعلیہ معطوف علیہ عرفت فعل با فاعل الدار مفعول بہ اور توہم ظرف فعل لا یأعرت کا مفعول فیہ ہے یونکہ اصل میں بعد لائی تھا۔ یہ جملہ فعلیہ پہلے جملہ پر بواسطہ فاعلی معطوف ہے کل جملہ فعلیہ ہے

۵ أَا تَأْنِي سَفْعًا فِي مُعَدَّسٍ مَرْجَلٍ | وَتَوْنِيَا كَيْدَمَ الْحَوْضِ كَمْ تَيْتَلَمَّ

للتعائنا فی جمع الفنیہ مفرد جوہی کا تھا۔ اگر الفیت لفظ رکب طرف لحاظ کیا جائے تو اسکا وزن قولہ و اگر الفیت کی طرف دیکھا جائے تو فعلیہ سفعاً جمع سفعاً مفرد سیاه مائل لبرجی ماخوذ من السفعة مواد مشرب بجمرة فیو باب علم یعلم معرب بروزن معظ صیغہ اسم ظرف تقریب مصدر ساو کا آرام پائے اتر نادن میں خواہ رات میں قال ابو زید عن القوم تقریباً اذا نزلوا ای وقت کان من لیل رہمارد مزل سی مراد وہ جگہ پر جہان مانند ہی تارین توئی وہ نالی جو جمنہ کی گرد اس میں سے ہوئی جا کہ مینہ کا پانی اندر نہ آجائی حیدم بروزن حوض ہر ایک پیر کا اصل لم یستلم بصیغہ واحد

کل جملہ معطوف ہے

مذکر جو معلوم تھا کہ مصدر کیناروں کا ٹوٹنا۔ گرجانا

المعنی یعنی میں برس کے بعد ان سیاہ کل سیرخی بیٹوں کو بچا نا جو ماڈی رکھنی کی جگہ میں اور مالی کو جو اصل حوض کی برابر تھے اور اسی ٹوٹی ٹہنیں تھی بلکہ قائم تھے
الاعراب اتانی مع اپنی دونوں وصفون متع اور فی مع میں مدجل کی فارسی ہر اور
نوی اتانی بر معطوت ہے اور کجند الحوض اور لم یت نام نوی کی اوصاف سی ہیں

۴ فَلَکَیَا عَرَفْتُ الدَّارَ قُلْتُ لَرَبِّهَا ۱ اَلَا اَنْتُمْ صَبَاحًا اَیُّهَا الرَّحْمٰنُ وَاَسْلَمَ

اللغاریع ہما نون کی اتارنی اور بیٹے کی جگہ انتم صباھا جا لیتے کا سلام، انتم کا صبیحہ
ہی باب علم تعلیم سی فراخ عیش ہونا یقال نعم عیشہ نعیم میں باب علم اذا التمع اور صباھ صبحہ
ابن جو البقی فراغتے ہیں کہ عرب کے نزدیک صباھ رات کے اخیر فی نصف کے شروع ہو کر زوال تک تمام ہو
ہی پیر کے بعد صباھ رات کے پہلے نصف تک اصل اس سلام کی بیٹہ کہ عرب میں صبح کی وقت غارت ہو
اس وقت جو چم جاتا وہ صباھ راتوں بچا رہتا لہذا اس وقت کی سلامتی کو ایک اعلیٰ درجہ عیش کا جواب
سمجھتے۔ پر عموماً یہی سلام رائج ہو گیا خواہ صبح کا وقت ہو یا نہ ہو

المعنی جب میں اس کہ کو بچاں لیا تو اسکی اتارنی کے جگہ ورشتہ نگاہ سی کہا اسی ممانوں کے اتارنے
کی جگہ اور نشہ نگاہ صبح کی وقت میں جو لوٹ مار کا وقت ہو تو فراخ عیش وہ اور سلامت بابر
الاعراب فلما عرفت الدار شرط قلت لربها جزا ایہا بالربح۔ انتم صباھا واسلم قلت کہ مقولہ کہ

۵ اَبْصُرْ خَلِيلَیْ هَلْ تَرَى مِنْ ظَعَانٍ ۱ کَمْ لَکَ بِالْعَلْبِیَا وَمِنْ فَوْقِ حَرَمٍ

اللغاب اَبْصُرْ نگاہ غور سے دیکھنا جمیل کہتا ہی ہے بقیہ مافیہا اذا ما تبصرت معانہ ولا فیہا اذا
نسبت اشبا۔ تبصرت ای استقصی النظر الیہا ظعان جمیع طبعینہ مفرد فعلیہ معنی مفعول ہے
طعن سے ماخوذ ہی باب منع منع کوچ کرنا باسی متعدی کیا جاتا ہی چونکہ خاوند کی وقت کوچ کر گیا اسی
ساتھ میں بیجا تا، اسلئے اسی طبعینہ کہتی یعنی مطہر تہ ہوا یا طبعینہ اصل میں اور کس اوصاف سے عورت
کو مجازاً کہتے ہیں جیسی سرور تہ اصل میں

بعد میں اس مشک کو بھی جو لونٹوں پر لادتے ہیں کہہ دیتی ہیں۔ یا طبعینہ اس ہودہ کو کہتے ہیں جنہو
عورت ہو بعد میں عورت کو کہتی لگے۔ یا طبعینہ اسلئے کہتے ہیں کہ خاوند کی کوچ کر گئے وقت وہ باہر
نکلے پہلی نہیں نکلتی یا طبعینہ عورت کو مشک ہی کہتی ہیں جب تک کہ ہودہ میں ہوا بعد میں اسے طبعینہ
نہیں کہتے بچل کوچ کرنا اصل میں یعنی لادنی کے بعد میں کوچ کر گیا معنون میں جو اس کے لوازم سی

سئل ہو کیا جو دم بر وزن قنقد ایک جگہ ہے یا بنی اسکے ایک پانی کا نام ہو علیا او پچی زمین
المعنی او میری دوست نگاہ غور سی دیکھ کہ آیا تو کوئی ہودہ نشین عورت ان ہودہ والیوں
میں سے دیکھتا ہی جنہوں نے اپنا بوجہ وغیرہ بنی اسکے پانی جو دم کی اور سے او پچی زمین جلدی
لیے باندھا ہے کہ میں اس دیکھنے کا مشتاق ہوں

الاعراب خلیلہ منادی اور حرف مذامذوف ہے اور جملہ تملن بالعلیاء من فوق جرم ظہار کا وصف ہے

۸ علون یا نسا ط عشاق و کلۃ و داد حواشیا ہا صا کھتہ اللہم

اللقا انما ط جمع غلط بفتحین لہم کا وہ کٹر جو زمین ہو قال الفیض ولا یکاد یقال الا بیض غلط
کلۃ باریک پردہ جو مچھر وغیرہ سی بجا و کی لیے لفظ خمیہ سے لہو میں جیسے کہ حجر کمون پر توتا ہے فی الصحا
السنن الرقیق بخاط کا لبتیت بتوقی بہ من البق انتہی و داد جمع و رد مفرد جسی سہام و سہم و رد
سی ماخوذ سی یعنی سرخ مال برزدی ہوتا کا قال الفیض حواشی جمع جاشیہ مفرد کٹری کا کنارہ قال
الفیض حاشیۃ الثوب عانیۃ مشاکھتہ بمعنی مشایخہ قریب یولتی میں مشاکہ ایا فلان قاریۃ المدح
المعنی زمینیں و عمدہ پیشین کٹری ہو و دن پر پڑی ہو اور نیز نکا سا پردہ جسکی کنار سی سرخ تہا و مشابہ
الاعراب علون فعل ضمیر جو طعنان کھڑت پرتی ہے فاعل یا نسا ط باریتہ سی مفعول عشاق
انما ط کا وصف ہے موصوف مع اپنی وصف کے معطوف علیہ و اوصاف کلۃ موصوف و داد حواشی ہا
صفت باعتبار متعلق و احوال مشاکھتہ الدم حال یا مشاکھتہ الدم کلۃ کی وصف ہے کلۃ مع اپنی
وصاف انما ط پر معطوف ہے جو مع اپنی وصف اور معطوف کے علون کا مفعول ہے جو مع اپنی
فاعل اور مفعول یہ کی جملہ فعلیہ ہو کر طعنان کا وصف ہے یا یہ جملہ متناقص ہے

۹ و فیہن ملہی اللطیف و منظر آتیق لعیین الناظر المبتوسم

اللقا ملہی بصیغہ اسم ظرف جائی لہو لطیف باریک بین آتیق باب علم سی بصیغہ صفتہ مشبہ
بمعنی خوشنما شیء آتیق عجیب و نادر و معنی قیوم متوسم فراسے دریافت کر ہوا الا بقال بوسمتہ
المعنی انہن باریک بین دوست کے ایسی کہینے کا موقع ہی اور کمال فراسے دریافت کر ہوا کی کہینے
کی خوشنما منظر اور دیکھنے کی جگہ ہے یعنی جیسے وہ زیادہ دانا ہو گا اسقدر زیادہ مفتون ہو گا
یونکہ خداوند کریم کی باریک منظر کا دریافت کرنا کچھ آسان نہیں ہے یہ شعر امر القیس کے اشعار کا سیار
کی مثلہا یرنوا الخلیلہ صیاتیہ

الاعراب فیہن خبر مقدم ہر ملہی اللطیف مبتدا موصوف معطوف علیہ و اوافطہ منظر موصوف آتیق و

تیسرا فصدہ

لعین الناظر الی آخرہ متعلق انیس سے منطقی وصف اور متعلق کی ہے پر مخطوط ہے اور کل جملہ علو کے فاعل سے حال واقع ہے یا مستقل جملہ ہے پہلے صورت وادو مال ہے

۱۰ اَبْكَوْا وَاسْتَحْزَنَ لِسُحْرَةٍ | فَهَنْ لَوَادِي الرَّسِّ كَالْبَيْدِ لِلْفَقْمِ

اللغابکو رصح کی وقت نکلتا استحدار صبح سے پہلے نکلتا وادی وادی سی ناخوڑ معنی بانی جابر ہونیکے قال الفیض وادی الماء اذا سال ومنه استنقاؤا وادی رس ایک وادی کا نام ہے اس صورت میں وادی کی اصناف اضافت عام کی خاص کے طرف سے ہے

المعنی صبح کی وقت اور سحر کی وقت مختلف وقتوں میں گہری نکلیں سو وہ وادی رس کے لیے ایسے ہیں جسے تاہم موندہ کی لیے یعنی جیسے تاہم موندہ سی خطا نہیں کرتا ویسی ہی وادی رس خطا نہیں کرتا الاعراب فہن لواء الرس مبتدائی کالید للفقم خبر اور کاف اسمیہ ہے

۱۱ جَعَلَنَّ الْقَتَانَ عَنْ يَمِينٍ وَحَزَنًا | وَكَلَّمَ بِالْقَتَانِ مِنْ حَجَلٍ وَحَكَمَ

اللغابقتان بروزن صحاب بنی اسد کی ایک پہاڑ کا نام ہے حزن سخت زمین حجل بصفیہ اسم فاعل وہ شخص جو اس عہد پر ایک نکل جارجیس میں اسی رہتا واجب تھا من الرجل لہ خرچہ من میناف کان علیہ محرم بروزن محرم وہ شخص جو ایسا باحرمت ہو کہ اسکا ہتک ناجائز ہو من اخرم الرجل اذا دخل فی حرمتہ لاقتلک ای کہہ بالقتان جن حجل قتالہ وضمن حجل بالقتان ذلک منہ ومن ذلک منہ ومن ذلک منہ المعنی کوہ قتان اور اسکی سخت میں کوہ ہونے وائیں جانب میں ڈالا اور حال یہ کہ اس پہاڑ میں بہت لوگ ایسی ہیں جنکا خون سبب اکھی عہد شکنی کے حلال ہے اور بہت ایسی ہیں جنکا خون سبب عہد شکنی کے حلال ہے الاعراب جعلن فعل ضمیر راجع سیو خلا من فاعل قتان مفعول بعطوف علیہ حزن معطوف جملہ فاعل ہے کہ خبر یہ ہے حجل وضمیم خبر ہے من نیز بروزن داخل ہے اور بہت سے بالقتان خبری کل جملہ اسمیہ خبر ہے

۱۲ وَوَرَّكُنْ فِي الشُّوْبَانِ لِيَعَاوُنَ مَتْنَهُ | عَلَيْهِمْ دَلَّ الشَّاعِرُ الْمَتْنَعَمَ

للغابوریک المجمل کے معنی میں پہاڑ کے پاس سے گذرنا اور اسی گذرنے کی وقت جو ترو کے مقابل رہنا یہ معنی ابو عبیدہ اعمی سے نقل کیے ہیں اور بعض نے نوریک کی معنی کچھ اور یہی کیے ہیں مگر میری آہن وہی معنی عہد ہیں جو نقل کیے گئے متو بان ضمیم بروزن عفران ایک وادی کا نام ہے اہل بن یبسان تھا یا کو اقبل معتموم ہونیکے لیے وادی ابدا لکھا سی ہے ناخوڑ ہے جسکی معنی بانی پہنے کی میں اب خبر تثنی وہ زمین جو سخت اور اونچی ہو متان جہم دگ باب ضرب یا علم سی حاصل مصدر ہے عورت کا اپنی پ کو حرکات سکنت میں ایسے ظاہر کرنا کہ گویا وہ مخالفت کر رہی ہے مگر درحقیقت مخالفت نہیں ہے اور

کسی دل میں وقار اور سکینہ کی کیا بات ہو؟ قال ابو عبیدہ النّال قریۃ من اللّٰغۃ من اللّٰغۃ واما من الوقار ولسکین
فی الہیۃ والمنظر والتماثل وغیر ذلک و فی الحدیث وکان اصحابنا عبد اللہ یرسلون الی عمر فینظرون الی
سنتہ وصدیقہ وذلک فینتہی الیکہ صحاح من عینہ مگر بیان الیہ معنی مراد نہیں کیونکہ یہہ ہرگز کوں اور پھر کما
خاصہ یہ معنی تو کما ناعم۔ متنع معنی نازک دوسرے صیغہ میں بہ نسبت پہلے صیغہ کی ذرا مبالغہ ہے
المعنی وادی سو بان کی سخت اور اونچی زمین پر چیرنے ہوئے وہ سطح سی گذرین کہ قنار پیا طابکیر
انکی جوڑوں کی مقابل داین یا مین جانب رہ گیا سجا لیکہ ان پر نرم و نازک بدن الیکہ ناز انداز نہا
الاعراب و درکن فعل ضمیر راجع لسوی طعام فاعل ذوالحال ضمیر مفعول راجع بسوقن محذوف
مفعول بہ یعلمون متنع جملہ فعلیہ بلال حال اور حمله علیہم جی الی النّاع الملتصق دوسرے حال یا ہر دو نون مفعول حال

ظَهَرَنَ مِنَ السُّوْبَانِ ثُمَّ جَزَعَهُ عَلَى كُلِّ قَبِيْلَةٍ شَيْبٌ وَمُقَامٌ

اللغاجون وادی کی ایک جانب دوسری جانب کو جانا یا یون کہیے وادی کو عرض کی جانب میں
 طے کرنا قینی یا قین کی طرف منسوب ہے یعنی کچا وہ جسم کسی کا ریگرنے بنا یا ہو۔ یا بنی القین کی طرف جو بنی
 اسد کا ایک قبیلہ ہے اور نسبت کی وقت بلقیسی نہیں کہتے بلکہ قینی ہذا من بصر فاذا البشۃ بصر علیہ
 صاحب الصحاح قشيب نیا و متہ سیف قشيب ای جیشا العهد بالصقال مقام بصیغہ اسم فاعل
 از باب فعال فراخ کچا وہ يقال اقام متا لرحل القباذ اوسعته وزدت فيه والتقیم كذلك بصر علیہ
 المعنی سوا کے نمایاں ہوئیں پھر اس طے کیا جا لیکہ نئی چوڑی چکے ہو دوں پر سوار تھیں جو ایک کچی کا ریگرنے
 کے بنی ہوئی تھی یا جو قبیلہ بنی قین کے ہو دوں میں سے تھے

الاعراب ظہر فعل ضمیر راجع بسوی فلحان فاعل من السوان متعلق جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ
ثم حرف عطف جزع ظہر کل طرح فعل یا فاعل اور ضمیر و الحال ہے ۴ ضمیر مفعول بہ علی کل قتی یا
بحر و رکبات کی متعلق ہے جو جزع کے فاعل سی حال واقع ہے اور قشتیب اور مقام بسبب عطف
قی کے اوصاف ہیں اور یاد رہی کہ اوصاف میں عطف جائز ہی جیسو ایک شاعر کہتا ہے ۵ الی اللہ القرآن
و ابن الہمام ۶ و لست الذنبت فی المزدحم ۷ یہ جملہ فعلیہ پہلے جملہ پر معطوف ہوا اور کل جملہ معطوفہ ہوا
اب یہ جملہ معطوفہ یا حال ہے یا متقل کلام ۸ اور ممکن ہے کہ ظہر بمعنی علو کے ہو نیاں ظہرت البیت
ای علو اور من بعضہ ہوا ہے علو بعض السوان

١٧ كَانَ فَتَاتِ الْعَيْنِ فِي كُلِّ مَنْزِلٍ نَزَلْنَ بِحَبِّ الْفَنَاءِ لَمْ يُحْطَمِ

اللفافات بعضم فاريزه فت سی اخو هم باب نصر یعنی مکره مکره کرنا۔ ریزه ریزه کرنا عین ویزان

یستم رض علیہ الوعیدۃ عہوت جمع فنا کو۔ اور اسی جنب الثقلب۔ زبرق۔ ثلثان۔ تولید ان کے
 کہتے ہیں اور اسکا میوہ سرخ ہوتا ہے اور حب لفساسی ہی مراد ہے۔ اور بعض کا یہ خیال ہے کہ اسکے سوا کوئی
 اور درخت ہی جسکے دانے سرخ ہوتے ہیں اور اس سے مار۔ سبکابین علی مافی الصالحات فقالوا شجر
 حب امر تخیذ منه القراوط لم یحیط بصنف واحد من جمہول تخطیم مصدر رتورنا
 المعنی جس منزل میں و تریں سمین یستم کے ٹکڑے ایسی دکھائی دیتی تھے جیسے کوئی دانہ جو ابھی فی ہنق
 الاعراب کان ہر شاخ بالفضل ہے فئات المہن اسم ذوالحال یا موصوف اگر الف لام عہد کا
 سمجھا جائے فی کل منزل نزلن بمع اپنی متعلق ہمز و کمال یا وصف۔ فئات العہن بمع اپنی حال یا وصف
 کی اسم کان کا ہوا حب لفساسی مع اپنی حال لم یحیط کے غیر۔ کل جملہ اسمیہ ہوا۔

۱۵ | فَلَمَّا وَرَدَ الْمَاءُ ذُرْقًا جَمًّا مَلَأَ | وَضَعْنِ عَصِيَّ الْحَاظِرِ الْخَلِيمِ

اللقا و رد او نہ و غیرہ کا پانی پر جانا خواہ اسمین داخل ہو یا نہ ہو۔ حد و رکی حد ہے ذرق ازرق
 کی جمہ ہی جو باب علم سی صیفہ صفت ہے۔ نیلا۔ جو پانی نہایت صاف ہو وہ نیلا دکھائی دیتا تھا القی
 و يقال للماء الصافي ازرق وفي الصحاح ايضا كذلك تمام جم جم مفرد بیت پانی یا جمہ و کہ
 جہان بانی مجتمع ہو۔ دونوں معنی بیان ہو زون ہو سکتے ہیں عصی جم عصا مفرد و عصبو
 وزن فصول اصل تھا و او بر طرف واقع ہوئی لیسے یا سی سیدل ہوئی بعد و او کو بھی یا کر دیا گیا اور
 میں اور قائم کیا اور عین کو صا و کطرح یا کی مناسب کسر دیا گیا یعنی لاسی۔ وضع العصا و القاء
 العصا یعنی لاسی رکھ دینا کی ایک ہی معنی ہیں یعنی ڈیر لگانا اور سفر چھوڑ دینا فی الصحاح الفی
 عصاه ای قائم و ترک الاسفار و هو مثل قالہ فالقت عصاهما و استقر بهما فجاء کما فرعننا
 بالایاب المسافزہ حاضر مقبی شہری مسافر بروی کی شدت متعین یصنف اسم فاعل از یا بفعل خذک لا
 المعنی یہ وہ جیسا ہے یا پر ترین جسکی گہری یا یا وہ جگہیں جہاں نہ جمع ہوتا ہے اسبب صفائی کے
 نیل و کہا ہے دیتی تھیں انہوں نے اقامت کی اور مقبی یا شہری خیمہ زن کطرح انہوں نے لاشیان کر کے
 یا انہوں نے ایسی طرح ڈیر کیا جیسے مقبی یا شہری ڈیر کیا کرتے ہیں

الاعراب ذرقا مع اپنی فاعل تاکہ الماء سی حال واقع ہو یا وصف اگر الماء بر الف لام جوڑ دے تو وہ ہوگا

۱۶ | سَطَى سَاعِيَا غَيْظٍ مِنْ مَرَّةٍ بَعْدَ مَا | تَبَدَّلَ مَا بَيْنَ الْعَشِيرَةِ بِاللَّامِ

اللقا ساعیا غیظ بن مرہ سی مراد ہر مہن سنان اور خارجہ بن سنان بن جو قبیلہ غیظ سی ہیں اور
 غیظ سی مراد غیظ بن مرہ بن عوف بن سعد بن دینان بن جھیف ہے تبذل ہبب جانا۔ متفرق ہونا

المعنی بنی فطین مرہ کی دوسری کرنیوالوں کی سعی کی بجا رکھ کے خون کی باعث قبیلہ کا رشتہ وغیرہ جو
۲۔ پس میں کہتے ہیں کہ منقطع ہو گیا تھا

الاعراب سعی فعل ساعدا عظیمین مرہ فاعل بعد مصافات ما تنزل معنی بنزل یعنی مصدر
الیہ ما موصول کان فعل بن الغیرہ متعلق فعل صلیما کلمہ موصول فاعل تنزل بالدم متعلق تنزل
جو مع اپنی فاعل اور متعلق کے بعد کا مصافات الیہ ہو کر سعی کا مفعول خبیثہ جو مع اپنی فاعل اور مفعول کے خبیثہ
رفا کلام بالدم پر اسبیت کی لپی ہے جیسے خدا تعالیٰ کی اس قول میں وتقطعت بهم الاشیاء
کفرہم اور یابن بریاء موصوفہ جیسے خدا تعالیٰ کی اس قول میں حصدا لما بینہم اور یابن الغیرہ مراد رشتہ قریش وغیرہ

۱۷۱ فَاَصْحَمْتُ بِالْبَيْتِ الْاَبْيَضِ طَافَ حَوْلَهُ رِجَالُ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ قُرَيْشٍ وَجَرَّ هَيْمُ

اللقا قریش نصر بن کنانہ سی مراد ہو اور بعض کہتے ہیں کہ نصر بن مالک بن نصر کو قریش کہتے ہیں قریش
سی حاوہی جسکے معنی جمع کر کے ہیں اور تصغیر تعظیم کی لیے ہو اور بعض کہتے ہیں کہ قریش سمندر میں ایک
جانور ہے جو سب جانوروں پر غالب ہے چونکہ نصر یا نصر بنی بہت قوی اور توانا تھا لہذا اسی سے قریش
کہنی لگ گئی ایک شاعر کہتا ہے وقریش ہی اللہ لشکر البحر + فلذا سمیت قریش قریشا جرحم
بروزن قنفذ قطان بن ہود علیہ السلام کی بیٹی کا نام ہی جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی سسرال
میں سی تھی اور اصل وطن انکا میں تھا

المعنی بہر میں اس کہہ کی قسم کہا تا ہوں جسکی گردان لوگوں نے طواف کیا جنہوں نے قریش اور جرہم میں
مختلف اوقات میں اسی بنایا۔ خانہ کعبہ پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسماعیل سے ملکر بنایا تھا
جب وہی گر گیا تو نبی جرہم میں ہی ایک شخص نے پہرا سر نو تیار کیا جسکا نام عمر جارود تھا بعد میں
بنو خزاعہ نے غالب اگر چہین لیا ان سے ہرقصی بن کلاب نے شرا کے مشک دیکر خرید لیا یہ قریش
حضرت کی تولد سی بنتیں آئیں گزرتے پر گرا دیا اور خود بنایا

الاعراب رجال معانی وصف نبوہ کی طاف کا فاعل ہے اور من قریش وجرحم رجال کل بیان ہے

۱۸ يَمِينًا لِنَعْمِ السَّيِّدَانِ وَجِدْتُمَا عَلَى كُلِّ جَالٍ مِنْ سَكِينٍ وَمُبِينٍ

اللقا اسمیل اکا ہری اسی ہرم بروزن کریم دومہری سی مراد اس سے قوی ضعیف حالت ہو وجہ
بصیغہ تشبیہ محاط ہو کر محبوبوں جملہ انشائیہ دعا ہے

المعنی میں سچی قسم کہا تا ہوں کہ تم اچھی سردار ہو خدا کر کے تم بہر حال سلامت رہو
الاعراب یمینا قسمت سی جو پہلے شعر میں مذکور ہو مفعول مطلق واقع ہو اور نعم کا مخصوص المذم

مخذوف ہے یعنی انتہا۔ اور یہی جواب قسم ہے اور علی کل حال وجد تھا سے متعلق ہے

۱۹ | تَدَارَكُنَا عَيْسًا وَذُبْيَانٌ بَعْدَ مَا | تَقَاتُوا وَذُقُوا ابْنَهُمْ عَطِرٌ مَنِيْشٌ

اللغز تدارک یافتہ معنی میں تلافی کرنا عیس ذبیان دونوں قبیلے میں تقافی فنا ہو جاتا اور بڑی لڑائیوں کا دق ملانا ومنہ قول العجلم کدقہ العطیر منشیمن بن کے کسرہ وجہ کی بیٹے نام ہے جو کہ معطر میں عطار تہی بنی خراہ اور بنی جرم حبیب میں لڑائی لگتے تھے تو اس کا عطر لگا کر تھے جس کے انکے بہت ہی آدمی لڑائی میں مار جاتی چنانچہ اس کا عطر بہت محسوس سمجھا گیا اور یہ کہانیت ضرب المثل ہو گئی کہ اشم میں عطر منشیمن یعنی منشیمن کی عطر سے بھی زیادہ محسوس ہے یہ معنی اصغری سے منقول میں اور بعض کہتے ہیں کہ منشیمن حبلسان کو کہتے ہیں جس کے عطر کا توڑ نہایت ہی شاق ہوتا ہے المعنی تم دونوں جس اور ذبیان کا تدارک کیا بعد کے کوہ فنا ہو گئی تھی اور وجہ کے بیٹے منشیمن کا عطر لگا یا تھا یعنی ان کے آدمی بہت فنا ہو گئے

الاحراب تدارکنا فعل با فاعل عیساً و ذبیان مفعول بہ بعد تقاتوا ظرف اور مصدر یہ ود قوا بینہم عطر منشیمن تاویل مصدر میں ہو کر معطوف کل حملہ فعلیہ ہے

۲۰ | وَقَدْ قَلَمْنَا اَنْ تَذُرِكَ السَّلَامُ وَاَسْعَا | بِمَالٍ وَمَعْرُوفٍ مِّنَ الْقَوْلِ اَنَسْلَمُ

اللغز اسلم صلح نہ کر مونت دو نوع متصل ہے معروف و د امر ہے شرع یا رواج کا پیچھا کرنا جیسی بیگناہ احسان نرمی وغیرہ اسی سے ہی من کان امر بالمعروف فلیامر بالمعروف و انزلنا بصیف جمع مکمل باب علم تعلیم سلامت مصدر افتون سے بچنا مصیبتوں کے نجات پانا یقال سلم المسافر من باب تعب سلامتہ خالص من الکافات انتہی ما قال المصنف

المعنی اور تم دونوں اپنی سچے میں بیہوش کئی تھی کہ اگر ہم مال اور نرم ہاتھ صلح کو فراموش یا ہو گئی تو جمع الاحراب قد قلمنا فعل با فاعل ہے ان تذرك السلام واسعا مال و معروف من القول شرط نسلم جزا کل حملہ مقولہ ہے قلمنا مع فاعل اور مقولہ کی حملہ فعلیہ ہوا شرط میں سلم تدارک کا پہلا مفعول ہے اور واسعا دوسرا اور بمال تدارک کی متعلق ہے او معطوف علیہ معروف مع اپنی متعلق من القول معطوف کل حملہ فعلیہ تدارکنا کی فاعل سے حال واقع ہی اور واد حال ہے

۲۱ | فَاصْبِرْ مَا فِيْهَا حَلِيْبٌ مَّوْطِنٌ | اَبْعِدَيْنِ فِيْهَا مِنْ عَقُوْقٍ وَمَا تَمَّ

اللغز عقوق بھیرانی۔ احسان کا ترک کر دینا۔ مآثم گناہ۔ عذاب۔ المعنی ہر تم بعات اس صلح کی اچھی جگہ پر ہو گئی اور اپنی ابا اجداد کی سیرانی اور عذرا کی گناہ دیا

اسے کہنا

عرب کے سپہنہروں کے چونکہ آبا اجداد کی زبان حال اس فساد سے روکتی تھی جس کی اسناد پر وہ قادر تھے
لہذا فساد کہنا گویا انکی بغیر مانی کرنا ہے اور چونکہ یہ شخص نصرانی تھا اور خدا پر کا ایمان تھا لہذا ان کا عذر
الاعراب اصح تھا فعل ناقص ہم سے ہمہ ماین من بیسیہ متعلق فعل علی خیر موطن متعلق محذوف
فعل ناقص کے پہلی خبری بعیدین فیہا من حقوق و ما تم دوسری خبر کل جملہ فعلیہ ہے

۲۲ عَظِيمِينَ فِي عِلْيَا مَعْدٍ هُدًى لِّمَنَّا وَمَنْ كَسَبَتْ كُنْزًا مِّنَ الْجَدِّ يَعْظُمُ

اللُّغَا عَلِيًّا اصل میں اعلیٰ کی تائید ہے علیا معد سے معد میں اعلیٰ و افضل مراد ہے جیسی علیا مضر اور علیا
کا موصوف محذوف ہی معنی فی کلام علیا معد کرب صفات غالبہ سی ہوگی ہی اور اسکی صفت
الیہ میں ہی جو علی سورہ بعد اضافت اس سے مراد ہوتا ہی معد سی مراد عدنان کا بیٹا ہی ہوتا تھا
بسیہ تشبیہ محمول مذکر بنی طبعیہ پر استباحہ متوہ ہونا يقال استباحہ الناس اقبلوا
بلیہ فیہ یا معنی اباحت ہے يقال اباح الرجل ماله اذن له في الاخذ والتزك وجعله مطلق الطرفین
بنی اباحت کا مفعول جو ہی اسی اسی حالت پر کہ وہ جو جیسی اسی لی لے یا بمعنی مساج سمجھی ہے کیونکہ باب
تفعل کا خاصہ جہان ہی ہے ایک شاعر کہتا ہی لو کنت من اذن لم تستخ ابل بنو اللقیطہ میں اهل
تیبیا نا کنت خزانہ بعض کے نزدیک و اصل معنی مفعول مصدر بمعنی جمع کرنا يقال کنت المال کنتا
ن باب ضرب جمعہ وادخرہ اور بعض کا یہ خیال ہے کہ معرب کنت ہی مجد عزت اور شرافت سچا
ہے کی ال دوسری معنوی کے محاط سی زیادہ موزون معلوم ہوتا ہے اور نیز انسان مال تو خرچ کر سکتا
مگر عزت کا خرچ کرنا کچھ مطلب نہیں رکھتا یعظم بروزن بکرم معظم ہونا - عظم مصدر
یعنی تم دو نو معد بن عدنان وغیرہ کی معزز لوگوں میں سے ہوگو مذکر کے تم ایسی لوگوں کے کہ ہر ایک کے
و اور جو شخص عزت کی خزانہ کی طرف آتا ہے باجو شخص بزرگوں کا اندوختہ لوگوں کو مساج گو سب کے انھوں
عرب عظیمین اصح ہے تیسری خبر ہی فی علیا معد غلبہ کے متعلق ہے اور ہدیتا جملہ دعا ہے
رجل من یستخ کنزاً من الجدد شرط یعظم اسکی جزا ہے

۲۱ تَعَفَّى الْكَوْمُ بِالْمِثْنِ فَأَصْبَحَتْ يَنْجُمُ يَمَنْ كَيْسَ فِيهَا حُجْمُ

تألف بصیوہ واحد مذکر غائب از باب تفعیل تعفی مصدر ٹٹنا کلام جمع کلم مفرد زخم کلمہ کلام
نفر بغیر و قبل ضرب حاصل مصدر ہے مثنیں میم کی کسر سی مائیدہ کی جمع علی خلاف التباس ہے اور یا
بن ابی موسیٰ ہے یخیم قسط بقط ادا کرنا خیم سے ماخوذ ہی جسکے معنی ستارہ کی ہیں عرب کے لوگ حساب
ن جانتی تھے انہیں کیا خبر کہ کب مہینا چڑھا اور کب ختم ہوا سال کے اوقات کا حساب تار و سج کرتے ہیں

بین عظم ہوتا
لان علی صلیا
جمع غنم غنم
لام الکلمۃ
و عطف
ہذا المذکر

میں اس وقت کو ہی مجازاً ختم کہنے لگ کر ہر چیز کا ادا یا وصول موقوف ہوتا کہ وہ وقت سنا کر
سوا معلوم نہیں ہو سکتا تھا بعد میں اس لفظ میں اس کو اور توسع کیا اور اس قسط کو ہی ختم کہنے لگ
گئی جو اس خاص وقت میں آوا کی گئی ہو اور اس سے باب تغیل کا بنا لیا فقہا لو اجمعت الدین اذا جمعت

حجۃ بصیغہ اسم فاعل بمعنی گناہ گار
المعنی سینکڑوں اوٹوں کی خون بہا مقرر ہوئی نہ تم ملے چنانچہ وہ اشخاص جو زخون میں مجرم نہیں تھے
انکو قسط لفظ اوٹ کرنی کے قسط بقسط ادا کر نیوالی تو حارث بن عوف اور ہرم بن سنان میں جو ہرم بن
عوف بن سعد بن نبیان کی اولاد سی تھی اور مجرم حصین بن ضمضم جو حسنی بدون مشورہ ایک عسی کو مار دیا
اکثر اب تعقی فعل کلوم فاعل بالمبین متعلق فعل جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ فاعل جملہ فعل ناقص
ضمیر راجع بسوئی میں اسم یتیمہا فعل ناقص مفعول راجع بسوئی میں من مع ای کیس فیہا عجم کے
ختم کا فاعل ہے یہ جملہ فعلیہ ہے واقعہ فعل ناقص مع ای اسم و خبر کی جملہ فعلیہ ہو کر معطوف جملہ معطوف علیہ

۲۶۷ یَجْمَعُهَا قَوْمٌ لِقَوْمٍ عَرَامَةٍ | وَكَمْ يَهْتَفِقُوا أَنَّهُمْ فُلَانٌ خَجْمٌ

اللقاع عرامۃ باب علم تعلیم مصدر بمعنی تاوان دینا ھیر یقوا اصل میں یریقو تھا لا خلاف قیاس رائد
ہی ملا بروزن حمل فعل بمعنی ملا ہے یعنی پیری خجج بروزن منبر الہ حجات بمعنی سنگی و گلاس
المعنی ان سیکڑوں کو ایک قوم دوسری قوم کو بطور تاوان کے دیتی ہے فالانکہ دینی والون نے لینی والوں
سی بقدر پیری سنگی کے ہی ہو نہیں گے ای یعنی صرف مصلحت کے طور پر دیتی ہیں انپر کوئی واجب نہیں ہے
الاعراب یتیمہا فعل ناقص ضمیر مفعول جو میں کھیر راجع ہر قوم فاعل و الحال لقوم متعلق فعل واد جملہ
لم ھیر یقو فعل ضمیر راجع بسوئی قوم فاعل ملاء خجج مفعول یہ بیتہم طرف متعلق فعل لم ھیر یقو مع فاعل
اور مفعول بہ اور ظرف کی جملہ فعلیہ ہو کر قوم سی حال واقع ہوا خجج مع ای فی فاعل اور مفعول کے جملہ فعلیہ

۲۵۸ فَاَصْبَحَ يُجَدُّ فِيهِمْ مِنْ تِلَادٍ كَوْمٌ | مَعَانِيْمٌ شَتَّى مِنْ اِفَالٍ مَوْشَمٌ

اللقاحد واوٹوں کا حدی سی مانگنا بنفسہ متعدی ہو سکتا ہی تِلَاد جمع تلید ہر ایک پرانا مال
مورثہ ضد طرف تلو مصدر باب ضرب سی ماخوذ ہو بمعنی پرانا ہونا معانم جمع مغنم مفرد شتئی
جمع شیت مفرد جسی مرقی و مریش قتل قتل بمعنی متفرق افال جمع انیل مفرد بونے افرم بروزن
معظم وہ اونٹ جنگلی کان کچھ ہٹوری سی لٹکتے ہوئے جائیں اور یہ کام اچی نسل کے اونٹوں سے کیا
کرتی تھی اور زنہ کان کے اس لٹکتے ٹکڑو کو کہتے ہیں اور ایک زکا نام بھی ہے بیان تینوں معانم میں
المعنی ہر تھار موروثی مال میں سے متفرق غنیمتیں جو اچی نسل کے بوسے ہیں یا فرم نر کی نسل کے

لو تہ بن۔ روانہ کیئے جانے لگے

الأعراب اصبح بیان معنی صارک معان شتی اسکا ہم ہی بچتا فہم من تالذکم خبر مقدم ہی اصبح حبلہ اسمیہ بر دافع ہے (دفع) تالذکم جمع بجای تشنیہ کی لایا ہی قال الرضی دکترا ما یجی من غیر هذا البنا ایضا المثنی بصیغۃ الجمع نحو قوله تعا فقد صغرت قلبیما وقد بقوا المعظم فعلنا۔ ونحن وایانا ناعدا

فصل فی بیان

۲۶ اَلَا اِلَیَّ الْاَحْلَافُ عِیَّ رِسَالَةٌ وَذُبَّانٌ هَلْ اَقْسَمْتُمْ کُلَّ مَقْسَمٍ

اللغات احلاف جمع حلیف مفردہ شخص جو دوسری اس بات پر قسم کیا کہ با ہم ایک امر پر ایک دوسرے کی معاونت کرے کہیں مراد اس سے بنی اسد بن خزیمہ اور بنی غطفان بن سعد بن جہنم اس پسین پر عہد کیا ہوا تھا کہ ہم ایک دوسری کی مدد کیا کریں گے فی الصحاح والاحلاف فی شعر زہیر اسم غطفان لاجل ہم تھا الفاعل التناصر رسالۃ بمعنی مفعولہ بمعنی پیغام جو کسی طرف بھیجا ہی ہوا ہل بمعنی قدیر قال ابو عبیدہ نزلت تعا هل فی علی الانسان عناء قد اتی مقسم برون کرم باب فاعل ہی ہی مقصد ہے قسم کیا تا فی الصحاح واصلہ من القسماتہ وهو لا یمان تقسم علی الاولیاء فی الذم المعنی اوقاضہ یہ میرا پیغام ہی اسد اور بنی غطفان کو پوچھا دو کہ تم ہی راضی ہوئی ہو سچت قسم کیا ہی اعراب لاجل تشبیہ ایلے صنیعہ فاعل احلاف مفعول بدول رسالۃ مفعول دوم عی متعلق فعل جملہ اهل اقسمت کلم مقسم ترسالتی بدل ہو کل جملہ غایہ جواب نذر اس جو اصل میں تھا یا مخاطب یا مکرول

۲۷ فَلَا تَكْتُمَنَّ اللّٰهُ مَا فِیْ صُدُورِکُمْ لِيَخْفٰی وَمَهْمَا يَكْتُمَنَّ اللّٰهُ يَخْتَلِمْ

اللغات لا تکتمن بصیغۃ نفی جمع مخاطب نذر کہ انون تاکید فقیدہ کتمان۔ کتم مصدر باب نصر مضارع ہوا متقدی بنفسہ پر دوم مفعول چاہتا ہی یقال کتمت زیدا الخحدث اللہ اصل میں اللہ بلام تعریف بر وزن کتاب فاعل بمعنی مفعول کے ازالہ باب علم بمعنی عبادت کرنا بعد میں ہمزہ کو حذف کر کی دو لام پسین اور عام کئی گئے لیخفی پر لام غایت کی لائی ہے مہما ایک بسیط کلمہ پر دو مایامہ اور اس کی حرکت نہیں ہے تین معانی کے لی آتا ہی راء غیر ذوی العقول کے لی مع نقص مش شرط جیسو مہما تانسان مایہ (۲) زمانہ اور شرط کی لی جیسی اس شعر میں سے وانک مہما نقط یطنک سولہ و فرجک ناہنشد الذم اجمعاً رسم استقامت کی لی بیان پہلے معنی مراد میں یعنی ہر جہ۔ و جو کچھ

المعنی جب تم ہی قہن کہا لین میں تو جو کچھ تمہارے دلون میں ہے یاں خیال اسی چھپاؤ کہ وہ سپر چھپا رہا اور جو کچھ تم اندر ہی چھپا نا چاہو گی وہ اسی جان لیگا اعراب فلا تکتمن فعل با فاعل اللہ مفعول اول فاعل صدکم مفعول دوم لیخفی متعلق فعل جملہ

بزرگان باب بغیر جزم آگ کا بڑا کتاب علم سے آتا ہے
المعجب جب تم ٹرائی کو بعد کے کہ وہ ہو کر بیٹھی ہوئی اوٹنی کی طرح اٹھاو گی تو اسی طرح اٹھاو گی اور
ایسی حالت میں کہ تمہارا بڑا کانیجی آگ کی طرح بڑا لٹھی اور شعلہ زن ہوگی

الاعراب قولہ یا للہ التوفیق و التوفیق للہ نعم الرزق کہ غلطی یہی انسان کے لیے ایک بہاری آفت ہی جب یہ شعر پہلے
میری نظر سے گذرا تو کئی طرح کی خیال تفسیر کی عطف کی نسبت پیدا ہوئی چنانچہ بہت سے اعتراضوں سے چوٹی کے لیے
میں بیہنجیزی کہ تفسیر پر ادواتیہ عاطفہ نہیں ہے اور تصور اصل میں تفسیر مفہم کے صنف سے تباہ و برباد
شعری دی گئی ہے جیسی کے اگلی شعر سے ظاہر ہوتا ہے وان الفتی بعد السقاہۃ یجلم تفسیر پر
معطوف ہر کل جملہ فعلیہ تبعثوہا کی تفسیر مفعول سے حال بعد حال واقع ہے مگر ولین ابے کہ لٹکا
تھا کہ کوئی اور بات ہے چنانچہ صحاح کے نکالنے سے معلوم ہوا کہ تفسیر بدوں الفت
ہے اب کوئی جھگڑا باتے نہیں رہا اور تقطیع میں کوئی فرق نہیں ہے اور
مگر ہے کہ تفسیر ذمیتہ پر لفظ معنی معطوف ہو جسے خدا تعالیٰ اس قول میں صافا و یقین کے یقین صافات پر تاویل
بعض معطوف ہے یا یہ لطف تو ہم ہو کہ محققان دو قدروں پر تفسیر کا مجرور ضروری نہیں ہے نیز مجرور

۱۳ افتقرکم عرک الریح بتفالیہا | و تلحہ کشافا ثم تنجہ قتلہ

اللغاعرک لٹا۔ سینا باب نصر نصیر دخی برزخا چکے۔ ارا جامع تفال بروزن کتاب ہر
جسیر چکی کا اڑتا ہی اوپسینی کی وقت چکی کے نیچے رکھتے ہیں فی الصحاح ومنہ قولہ فیر تندی
اسی گزرت کہتے ہیں فاموس میں ہے کہ بتفالیہا میں یا یعنی علی یا مع ہی یعنی اس حالت میں کہ وہ اپنی
گر ٹڈ کی ساتھ ہو تعین اپنی والی کیونکہ گزرت پیسے سے پہلے نہیں ڈالتی تلحہ بصیغہ واحد مونث غائبہ
تلحہ مصدر باب علم تعلیم اور کہی باب منع منع سی ہی آیا ہو۔ اوٹنی کا گاہن ہونا کشاف اوٹنی
کا متواتر دو سال گاہن ہونا۔ کشوف وہ اوٹنی جو دو سال متواتر گاہن ہو یہ معنی اصمعی روایت
میں قیل کشوف الناقۃ التي تضر الفحل وهي حامل وقد كشفت الناقۃ کشافا التی علی فی الصحاح
یعنی بعض نے کشاف کے معنی یہ بیان کی ہیں کہ گاہن اوٹنی سیڑ کا پھر چھٹی کرنا جس سے وہ پر دوبارہ
گاہن ہوگی دونوں معنی یہاں بن سکے ہیں تنجہ بصیغہ واحد مونث غائب مجہول سباج حاصل مصدر
تج مصدر باب ضرب اوٹنی کے لیے دایہ مینا اور بچہ جنا نا۔ ناتج وہ شخص جو اوٹنی یا کمری کا بچہ بنا
اور اسکے جنا میں مینز لہ دایہ کی بنی حستوجہ وہ اوٹنی جیکا بچہ کسی انسان نے جنا یا ہو نتیجہ وہ بچہ کسی
کسی انسان نے جنا یا ہو۔ اس ساری تقریر سی ثابت ہوا کہ یہ فعل دوم مفعول چاہتا چنانچہ ایک عمر کہتا ہے

ہم نجرۃ تحت اللیل سقباء حب فیل محبوب بنایا جاتا تو اس صورت میں فاعل حذف کیا جاتا ہے اور مفعول
مفعول کے قاء مقام کیا جاتا ہے اور دو ہر مفعول اپنی اصل حالت میں رہتا ہے مثلاً بولتی میں نجات
الناقة ولد اذا وضعتہ + وضعتہ العنم اربعین بختہ اس کے اگی کا شعر نیر کا فتنہ کم غلمان
اشام کلہم بالکل اسی قبیل سے ہے اور کہی مفعول ثانی اختصار حذف کر دیتے ہیں اور صرف پہلے مفعول
کفایت کر لیتے ہیں جو فاعل کے قاء مقام ہے اور بول لیتے ہیں نجات الناقة یہ شعر یعنی فتنہ اسی قبیل سے ہے
ناج کی جگہ مشتوق ہے اور دو ہر مفعول محذوف ہے اور کہی دوسرے مفعول فاعل کے قاء مقام کر کے لیتے
مفعول الم لیسیم فاعلہ بنا کر پہلے مفعول کو حذف کر دیتے ہیں اور بولتی میں بختہ الولد دینے الناقة جی
اعطے درہم و لکنہ لیس جانچ بصدہ تشتم بصینہ واحد ثروت غائب اتمام مصدر باب فعال عورت
کا روچہ جتنا بقال تأمت المرأة و دان اکومت وضعت اثنين من حل واحد فنی شتم بغیر ہا
المعنی پر وہ تین ایسا پیسے جیسی مکی فعال ہو رہی ہے اور گا بہن پر گا بہن ہوگی نیز سچی اسکے جنابی جا رہی
چنانچہ وہ دو درویش کی یہاں لڑائی کو اوٹنی فرض کر کے اوٹنی کی صفات اسکی لیتے ثابت کرتا ہے یہی
لڑائی شروع ہوگی تو پہر اسکا ختم ہونا مشکل ہوگا ایک تباہ قطع ہوگا تو کوئی اور اس سے پیدا ہوگا علی بن ابی
الاعراب تقر کہم خزاہی اور تغنوا میر معطوف ہے عرک الرحی مفعول مطلق ہے اور یغنا لہا مضاف لہ
رخمی سی حال واقع ہے ای عرک الرحی حال کو نہ مع ثغنا لہا یا بمعنی علی ہے اور عرک کی متعلق سی اور کشف
منسوب برتیز ہے جو جملہ تلخ کی بہا کو رفع کرتا ہے اور چونکہ لقاہ کی بعد تباہ بدت سی ہوتا ہے لہذا
بعد نہ لایا اتمام تباہ کی بعد معا واقع ہوتا ہے لہذا وان فتنہ لایا

یسم	فَنَتَجَّ كَلْمُ غِلْمَانِ أَشَامَ كَلْمُ	كَاسِحَرَّ عَادٍ ثُمَّ تَرَضَّ قَتَقَطُم
-----	---	--

اللغا غلمان جمع کثرت غلام مفرد چوٹا بچا۔ اور کسبہ مجازاً پوری مرد کو بھی کہہ لیتے ہیں جس طرح
بچہ کو کہہ لیتے ہیں قال الاذہری سمعت العرب یقول للولد حین یولد ذکوا غلام وسمعتہم
یقولون للکمل غلام ہو فاشہ کلام منصوف ہی مگر ضرورت شہری کی یہی غیر منصوف کیا گیا اشام
مخوس بقال طائر اشام احمر بدخت مخوس اصل میں احمر کی معنی سرخ کی ہیں اور چونکہ عرب یلمس ہمشہ
لڑتی جگر تھی تہی جنکا رنگ سرخ تھا لہذا ہر ایک مخوس اور بدخت کو سرخ سی تعبیر کرنی لگ گئی عادیں
عوص ارم بن سام بن نوح علیہ السلام کی اولاد سی تھی اور احر عادی مراد قدر بن سالت ہے جو
مخدوس تھا اور صالح علیہ السلام کی اولاد سی تھی اور حبی طفیل ساری قوم مخدوس
تباہی میں پڑی تھی جو ہری فراتی ہیں کہ احر عادی احر مخدوس ہے مگر چونکہ شعر میں احر مخدوس

نہیں آگستا نہ لہذا اجائی اسکے اسنی احمد عا کہدیا اور انیا بہت شاعر کہتے ہیں اور یہ اسکی غلطی ہے
مگر ابو عبیدہ فرماتی ہیں کہ نمود بن جابر کے اولاد میں یہ قدر بن سالف تھا جو کہ درحقیقت وہ غلام
کی اولاد میں ہی تھا لہذا احمد عا کہنا ناجائز نہ ٹھیرا و العلم عند اللہ لکن ترصع بصیغہ واحد مونت غائب
ارضاع مصدر باب فاعل عورت کا اپنی بچی کو دودھ پلانا مرقعہ وہ عورت جو اپنی بچی کو دودھ پلا
فقط بصیغہ واحد مونت غائب فقط مصدر بچی کا دودھ پھرانا و صیغہ الفاعل وہ عورت جو بچی کا
دودھ پھرانا والی ہو یہ نام بطور تفہیم کے کہتے ہیں جیسی عا کثہ فطیم وہ بچہ بکا دودھ پھرانا جاو
المعنی بہ ہتھاری لے ایسی بچہ جنابی جا میں کے کہ سب سے سب محسوس قوم عادی کی بد بخت کی طرح برائی
جیسی علاج علیہ السلام کی اونٹنی کی کو بچہ کا ٹین اور اپنی قوم کی تباہی کا باعث ٹھہرا پھر وہ
دودھ پلائی گی پھر کا دودھ چڑائی یعنی اس لڑائی سی جو عورت سی مشابہ ہے مختلف ایسی افعال
پیدا ہوئی جو اثر میں نہایت بدنام ہوئی اور جس قدر امن لڑائی سی تقویت پہنچتی رہائی گی وہ بڑے
جا میں کے چنانچہ بہ حالت دیکھیں گے کہ وہ ایک بچی دودھ چڑائی ہوئی کی طرح ہو جائیگی اور نہ
آستہ بہ حالت ہوگی کہ جو ان ہو کر اس قدر فساد برپا کرے کہ کل قوم تباہ ہو جائیگی

الاعراب غلمان منصرف ہی ضرورت شعری کی یہی غیر منصرف کیا گیا آستانم وصف ہی موصوف
مع اپنی وصف تنج کا مفعول ثانی ہی اور جملہ کلام کا احمد عا غلمان کا دوسرا وصف قوم ترصع موقوف

۴۔ فَتَغْلِلْ لَكُمْ مَا لَا تَعْمَلُ لِأَهْلِيهَا | قَرَى بِالْعِرَاقِ مِنْ قَفْزٍ وَدَرْهَمٍ

الغافل تغل بغل بصیغہ واحد مونت غائبہ اغلال مصدر باب فاعل زمین کا پیداوار کا لانا يقال
اعلت الصیام اذا عطلت الغلۃ قرى جمع قریرہ مفرد وہ گاؤں جسکی عمارتیں متصل ہوں شہر وں
پر ہی اسکا اطلاق آگیا ہی عراق مذکر مونت دو طرح مستعمل ہے بعض کے نزدیک ایران کا عربی
اور بعض کا یہ خیال ہے کہ عربی ہی اور عراق لغز بنہ سی ماخوذ ہی کیونکہ سندھ کی اس کنارہ پر واقع
باعرراق کی اصلی معنی گنجان درختوں کے ہیں اور چونکہ اس ملک میں بے درخت بہت بکثرت واقع ہیں
لہذا اسی عراق کہہ رہے ہیں قفز عرب کا ایک پیانہ ہے جو مساوی آٹھ ملوک کی ہوتا ہے اور ملوک
بروزن تھوڑا سا وہی ۳۰ کیلچہ کی اور کیلچہ مساوی ۱۰۰ من کے من = ۲ رطل = رطل = ۱۲ اوقیہ
= ۱۰ استار استار = ہم مثقال = ۱۰ ماشہ کی دھم چاندی کا اسلامی سکے جو مساوی دانق
کی ہوتا ہے اور دانق مساوی ۶ جو کی اور جاہلیت میں درہم مختلف قسم کی مستعمل ہوتی تھی کوئی چار
دانقوں کی ہوتی جیسی طبرہ شام کی اور کوئی آٹھ دانقوں کی جیسی عبدیہ جنین منلیہ ہی کہتے ہیں

سی ہی دوسرا انسان سمجھ لیتا ہے اس پر شکر کی زیادہ تاکید ہوتی ہے کہ اس معاملہ کی سرمداروں کو ملحق نہیں
 الاعراب کا فعل ناقص ضمیر راجع بسوی حصین بن ضمنم اسم مطلق فعل ضمیر راجع بسوی حصین بن ضمنم
 فاعل کما مفعول بہ علی مستکنۃ متعلق فعل کل جملہ فعلیگان سی خبر واقع ہر اور جملہ تھا ابدا ہامع اپنی
 معطوف جملہ ولہ نتیجہ کے اس جملہ پر معطوف ہی

۳۵ | وَقَالَ سَأَقْتُلُ حَاجَتِي شَرًّا لَّتَقِي | عَدُوِّي بِالْفِتَنِ وَرَأَيْ مَلْجَمِ

اللقا قضاء حاجت کا پورا کرنا يقال قضيت الحاجة وقضيت وطري بلغة اتقا مصدر بالفتح
 بچنا۔ متعدی بنفسہ ہر يقال القيت عدو ویروزن فعول بالبعث کا صیغہ ماخوذ از عدو بمعنی تجاوز کرنا۔ حد
 گزنا۔ مراد دشمن اعداء عدی۔ عداۃ جمع الف ہزار اوت الاف جمع ابن انباری فرماتی ہیں کہ مذکور
 مؤنث استعمال کرنا ناجائز ہر بولتی ہیں ہو والقب وحنۃ الاف فرار اور زجاج فرماتی ہیں کہ مثنیٰ کے لفظ
 سی مؤنث ہی منقول ہو جاتا ہے ہر بولتی ہیں لهذا القہم التانیث بمعنی اللہم لا بمعنی الالف وادب
 صحاب مؤنث کلمہ ہر جو آگے بچھو دونوں میں مشترکہ ہی اور اکثر ظرف زمان ہو کر مستعمل ہے کثرت مکان کے
 معنوی ہر عموماً شائع ہی فی التنزیل کان وراہم ملک یاخذ کل مفیئۃ عضبا وبقیال وراہک بشدید
 بیان آگے بچھے دونوں معنی مراد ہو سکتی ہیں ملجَم اسم فاعل اسم مفعول دونوں کا احتمال کہہ سکتا ہے پہلی صورت لغت
 مراد سوار ہونگی دوسری صورت میں گھوڑی لگام دینی لگام دی گئے

المعنی اور جی میں اسنی بیٹھنا کہ اپنی حاجت پوری کر لوں گا یہ ہر سوار یا ہر گھوڑی کے ذریعہ میں ہے دشمن کے نزدیک
 الاعراب قال فعل حصین بن ضمنم فاعل ساقضہ حاجتہ بمعنی معطوف جملہ ثم اتقی عدوہ ویا فتنہ وادی ملجَم
 حصین الف موصوف ہے اور من وراہی پہلا وصف اور ملجَم اسکا دوسرا وصف ہر قال کا مفعول ہوا

۳۶ | فَشَدَّ وَلَمْ يَقْدَرْ بِبُيُوتٍ كَثِيرَةٍ | اَلَّذِي حَيْثُ اَلْقَتْ دَحْلَهَا اَمْ قَسْعَمَ

اللقا شدہ کرنا لازم سی اور شدہ الاغارة میں جو بظاہر اغارة اسکا مفعول بہ معلوم ہوتا ہے وہ مفعول نہیں
 بلکہ دراصل شدہ الاغارة تہا چنانچہ ایک اور شاعر کہتا ہی شدہ ناشدۃ فصلت منهم اور بصلۃ علی منتقل ہوتا ہے
 شد علیہ لم یفرغ بضیغہ واحد نہ کر غائب فرغ مصدر باب علم علیم ڈرنا بصلۃ میں متعلی ہے فرغہ نہیں بولتی لہذا اصل
 یفرغ من بیوت کثیرۃ مان کر بعد میں منصوب بطور اصال سمجھنا چاہیے جیسے اس شعر میں ولقد جنیتک الکوا وعا
 ولقد هیتک عن ہات لاد بڑا کقولہ وحقیر بصلۃ لا یجوز وکقولہ تعا اذا کالوہم لک اسم ظرف بمعنی
 جوہیت کی طرف مضاف اور حیت ظرف مکان ہے لہذا عموماً جملہ کی طرف مضاف ہوتا ... اور ہر بی علی انہم ہوتا
 ضروری اور بی نہیں کہے گا یہ میں مضبوط ہر ہر متی مثلاً م حیت یقام زید یعنی جہاں ظرفی معنی پائی جائیں اور ہر

تیسرا فقیہ

ہیں اور اس میں فرق پہ ہے کہ جن طرف زمانہ ہے اور حسیٹ طرف مکان اور قاعدہ کا یہی استعمال کہ پہلے کہ
 جہان این ای موزون ہو ومان حسیٹ متعل ہو تا ہو اور جس جگہ اذ ای سخن ہو ومان جن ام قسم کے
 لفظی معنی میں گرسو کے مان چونکہ موٹے گرسو کے پرورش ہوتی ہے اور مردار کی لپٹے خوان بنیامی بندہ موٹو کو قسم
 المعنی چنانچہ حصین بن حصم نے اس شعر میں جہان پر دشمن کے بہت گنہگار بن کر کہا کہ موشے اپنا کچا وہ ڈالا موشا کچا کہ
 الاعراب شد فعل حصین بن حصم کی طرف ضمیر راجع ہے فاعل زوال حال و او حایلم یفرغ فعل ہو تا کثیرہ
 متعلق فعل جملہ فعلیہ ہو کر کائنات مضاف الیہ مضاف جملہ الفت دجہا ام قسم مضاف الیہ پرندگی
 متعلق شد ہو کر کل جملہ فعلیہ ہو کر پیلہ جملہ پر عطوف ہے اور ممکن ہے کہ جملہ الفت الیہ حسیٹ کا وصف ہو جسے اس شعر میں
 یاد دل حسیٹ کیوں من بیدل میں ابوعلی نے تحقیق کیا ہے اور اس جملہ میں جہا کی ضمیر قسم کی طرف پرتی ہے کہ وہ تیرے

۳۷ | لَدَى سَيْدِ شَاكِي السِّلَاحِ مُقَدَّةٌ | لَهْ لَبْدٌ أَخْفَاؤُهُ لَمْ تَفْتَحْ

اللغز اسد شیر نکر موت و دوزخ میں متعل ہے اور کہی موت میں تالاخ کر دیتے ہیں اور اسدہ بوسے میں
 ابو عبیدہ ابی زید سی نقل فرماتی ہیں کہ اسد اسدہ والذی بینہ کسی کسی بھی نہیں مروی شاکي شاکلہ ہوگا
 مقبوس ہے جو شوکت سی ماخوذ ہے باب خاف یخاف جسکی معنی میں بارعب ہوتا ہے نیز ہتھیاروں والا ہتھیار
 السلام شاکي السلام کی ایک ہی معنی میں الصلح الشوكة شدہ الیاس اخذ السلام انتہی قد شاک الرجل
 بشوكة شوکا ای ظہرت شوكة وعدتہ فی السلام مقدمات بصیغہ اسم مفعول یا بغیر پر گوشت گویا اس پر پر گوشت
 ہینکا گیا ہے درج مقدمات ای کثیر اللحم کا نہ قد بالحم قد فاو نیز لایون میں ہینکا گیا یعنی مجرب منہ قبل اللہ
 دہ لہ حوروں ہم مراد الحور ہے کہ لہ الرواة والمرحی ہینکا کہ فی الصلح الید جمیع تیرہ مفرد وہ بال خوشبو کر دینا
 کی و بیان مجتہد ہوں بقال انتم من لیدہ الاسد اظفار جمیع ظفر مفرد ناخون تقطیع ناخون تار نامبالغہ کہ ای ناخون
 اتری ہوئی ہونا کہنا یضعف سی فی الصلح بقال للضعیف مقلوم الظفر وکیل الظفر
 المعنی ایہ شیر کی پارس کے ہتھیار خوب نیز ہیں لیدہ والا لایون میں ہینکا ہوا یا پر گوشت ہے اور کی ناخون نہیں لے ہوئے
 الاعراب لہ اسد پہلے لدی سے بدل ہے

۳۸ | جَرِي مَتَى يُظْلَمُ يُعَاقِبُ بِظُلْمِهِ | سَرِيْعًا وَلَا يُبَدَّ بِالظُّلْمِ يُظْلِمُ

اللغز پہلا ظلم بصیغہ مجهول اور دوسرا معروف ظلم مصدر باب ضرب کسی کو بتانا الا اصل میں ان لا تہان
 شرطیہ اور لا نا فیہ سی مرکب ہے تبدل میں ہینکا تھا الف جو ہمہ سی تبدل ہے جزم کی ہے محذوف ہوا
 المعنی ایسا دلاور کہ جب بتایا جاوے تو بہت جلد اپنی ستانی کا غوصے اور ستانیو الیکو عذاب کی اور اگر کسی
 کوئی پہاڑ ستادی تو خود لوگوں کو ستانی لگے یعنی چلانے بیٹھے

الاعراب جری اسد کا وصف ہے

۹ رَعَوْا ظَمَاءَهُمْ حَتَّىٰ إِذَا تَمَّ أَوْرَدُوا | غَارًا تَقْرَىٰ بِالسَّلَاسِلِ وَيَا لَدُنَّ

اللغادعی چرنا چرانالازم متعدی دونوں طرح متعل ہے بیان متعدی سے ظاہر و فاعل جو اوٹ کی دودھ پانی میں ہوئے، اظہار بروزن اجمال جمع فی المثال لقی منہ لفظ الحار عجاوین غمرہ مضمر و عین بانی تقدیر سے جاری ہے کی یہی القاموس تقری العین انجبت اور یہی معنی بیان مراد معلوم ہوئے ہیں چنانچہ دوسری روایت جو اس سفر میں آئی ہے اس کا قول کہ تاسید کرتی ہو دعو بار عوم ظاہر تہ اور دوا + غار السبل بالمرام وبالدم + المعنی دونوں فریقوں نے اپنی اپنی اونٹوں کو اتنی مدت تک چرایا کہ جو پانی کی دونوں تہوں کے پیچ ہوئی ہو یہاں تک جب چرائی پوری ہوگئی تو اونٹوں کو ایسی گہری پانیوں پر لایا جو بہا روں اور خون سے جاگ رہی تھیں وہ یہاں نہیں تھی بلکہ وہ دریا بہا روں اور خون سے بہتے تھے

الاعراب مرعوف ضمیر راجع سورعہ جو فعل سے مفہوم ہوتا ہے فاعل ظاہر مضروب برطقت جہ غلبہ ہوا اور تم میں ضمیر سی کثیر پہرتی ہو جوعی سے مفہوم ہوتا ہے جیسے خدا تھا کی اس قول میں اعداوا ہوا قد للبقا الی الحد

۱۰ فَقَضَوْا مَنَآيَا بَيْتِهِمْ ثُمَّ أَصْدَرُوا | إِلَىٰ كَلَاءٍ مُّسْتَوِيلٍ مُّسْتَوِيلٍ مُّسْتَوِيلٍ

اللغامنا یا جمع منیتہ مفروضات و لیس ہائی ہاؤ من صنفہ اذا اقدار اعداد بانی بیا کر اونٹوں کو واپس نا کلاء کہاں خشک ہو یا تر بضع علیہ ابن فارس وغیرہ کلاء بروزن سبب جمع مستویل یعنی سم مفعل نا گوار و ملیسی نا خود ہی جسکے معنی تجربہ کے ہیں متوخم بصیغہ اسم مفعل وہ طعام جو نا گوار ہو المعنی پراہنوں نے اپنی دلی حاجتیں پوری کیں اور پراہنوں کو ایسی گہاس کے طرف لیگئی جو نا گوار چینی والا نہیں تھا یعنی پیرفا و کا خیال کرنے لگے اور جگہ ٹون میں پڑنے لگے

الاعراب صدر و اکا مفعل محذوف یعنی الابل مستویل کلاء کا پہلا وصف ہو اور متوخم دوسرا

۱۱ لَعْمُكَ مَا جَرَّتْ عَلَيْهِمْ رَا حُمُّ | دَمِ ابْنِ هَيْبِكَ أَوْ قَتِيلِ الْمُسْلِمِ

اللغاجر علیہ معنی یہ ہیں کہ جو کا فاعل کوئی ایسا برا کام کر چکا تاوان مجبور علی کو دنیا پڑی متعدی مضمرہ ہی یقال جر علیہ جریدۃ ہٹیک کی اصلی معنی توشیح کی ہیں مگر بیان ابن ہبیک سی مراد ایک شخص جو ناحق مارا گیا تھا مثلاً بصیغہ اسم مفعل بروزن معظم ایک جگہ کا نام ہے المعنی مجھی تیری زبردگی کی قسم ہی کہ انکی رہنی امر و حوکم نیز رونے ابن ہبیک یا شلم کی مقتول کا خون نہیں کیا ہے الاعراب لعن لابتدای قسمی خبر محذوف جملہ اسبہ ہو کر قسم ہے ما جرت فعل ماکام فاعل علیہم متعلق فاعل دم مضاف ابن ہبیک مضاف ابیہ معطوف علیہ قتل المتام معطوف معطوف علیہ دم کا مضاف ابیہ

اقرب الناس

اشیاء تاوان دنیا کا

ہو کر جرت کا مفعول ہے جو ہم نے بنی فاعل اور مفعول اور متعلق جملہ فعلیہ ہو کر جواب قسم ہو کر کل جملہ فعلیہ ہے

۲۲ وَلَا تَشَارِكْ فِي الْمَوْتِ فِي دَمٍ قَوْلٌ وَلَا وَهَبَ مِنْهَا وَلَا ابْنُ الْحَزَمِ

اللغة اشارت بصیغہ واحد موزن غائب ماضی مشارکت مصدر متعدی

مستعمل یعنی کسی کسی معاملہ میں شریک ہونا مشارک کا حامل مصدر ہے بعدی کہتا ہے مشارکتنا قدینا فی تقاضا + وفی احصا ہا مشارک العنان + قَوْلٌ وَهَبَ ابْنُ حَزَمٍ یہ بیان مقتولوں کے نام ہیں جو عینی المعنی نہ وہ بنی عکس قوم کی خونوں قَوْلٌ وَهَبَ ابْنُ حَزَمٍ میں شریک ہو کر اور دستک دے گی کہیں خون ہا ذکر الاعراب اشارت فعل نامی کھم کی طرف جو ضمیر ہوتی ہے فاعل مفعول اس کا محذوف ہے یعنی القائلین فی الامور متعلق فعل اور اس فی دم قَوْلٌ بدل ہے وَلَا وَهَبَ مِنْهَا وَلَا ابْنُ الْحَزَمِ سب معطوف ہیں کل جملہ فعلیہ ہے

۲۳ فَكَلَّا اَرَاهُمْ اصْبَحُوا يَعْقِلُونَ صَحِيحَاتِ مَا لَطَاعَاتِ مَحْجُوزِ

اللغة عقل دیت اور اگر نام متعدی بنفسہ یقال عقلت القتل ای دیت دینہ اصل میں تو عقل کے معنی ہو گی ہیں اور جو کہ قتل کے وارث کو کچھ گہروں پر اونٹ باندھ دیا کرتی تھی لہذا اونٹوں کی باندھنا یہ بمعنی دیت دینی کی ہو گیا کو اونٹ دینی جائیں یا نہیں محترم بروزن مجلس ہا کی چوٹی ختم ہونی کی جگہ اور یہ جگہیں رہتہ کا نا کا ہو کر تھی میں فی الصحاح المحترم بکسر الراء منقطع نقابا و الجمع المحاذم و افواہ الفحاش المعنی پیر میں ان کے دیکھنا ہوں کہ مقتولوں کے خونہا میں ایسی نندرا اونٹوں اور اگر تھی میں جو ہا روک کر خون کے اعراب کلا کو نصب ہے شرطہ التفسیر اری فعل قلب ہم مفعول قَوْلٌ اصْبَحُوا فعل ناقص جو ضمیر کی طرف ہوتی ہے اسم یعقلوہم صحیح ما ل طالعات محترم جملہ فعلیہ فعل ناقص مہ اسم و خبر کی جملہ فعلیہ ہو کر اسمی مفعول دوسرے جو ہم نے بنی دونوں مفعولوں کے جملہ فعلیہ ہا صحیح ما ل یعقلان کا دوسرا مفعول نہیں بن سکتا لہذا اسکی منفرد غائبین صحابہ

۲۴ فَخَيَّ جَلَالَ يَعْصِمُ النَّاسَ اَمْرُهُمْ اِذَا طَرَقَتْ اَحَدُ اللَّيَالِي بِمَعْظَمِ

اللغة احلال حلت ان لوگوں کو کہتے ہیں جو گہروں میں آرام سیٹھ رہیں اور بیکمال درست کے انہیں رات نالاش بانی کہا جس کے نہ کہنا تیا ان لوگوں کے مراد جو بہت ہو جائیں اور بنی نیاز نہ ہوں قال الشاعر لقدنا فی شنبان کنت عالما + قبا ہی رحلہ و دراهم + صداسکا خلوت ہے طرقت اور دی فراق میں کہ صلح تو بمعنی کوٹنی کے ہے ہتھوڑی کو دہ تبیہ مطروقیہ ہے کہ وہ بھی آگ کوٹنی کا ہی اور جو کہ رات کے وقت آئینہ عموما احتیاج دروازہ کوٹنی کی ہوتی ہے لہذا بمعنی رات میں آنی کی متعل ہو گیا ہے بمعظم بڑا امر المعنی وہ کہہ مال ایسی لوگوں کا ہی جو گہروں میں آرام سیٹھ رہتی ہیں اور کمائی کی انہیں ضرورت ہے جب کوئی رات بڑا حادثہ لاوے تو اسوقت انکی حالت لوگوں کی حفاظت کرتی ہے

تیسری ساری

تیسری ساری

تیسری ساری

الاعراب محی نم اپنی متعلق مقدر کی مال کا وصف واقع ہی حلال حی کا پہلا وصف اور حلیہ عصم الناس
امرہم مع اپنی ظرف اذ اطرفت احدا الیالی عظیم کی دوسرا وصف ہے

۲۵ اکر امیر فلاذو الصیغین یدیرک تیلہ | الدیم ولا الحجانی علیہم یمسک

اللقاضین کسرہ ضاد علم تعلیم حاصل مصدر بمعنی کینہ۔ تیل بروزن فلک کینہ قبول جمع یقال
اصیب قبل مسلم بصیغہ اسم مفعول از باب افعال بے مدد چوڑا گیا۔ خوار ذیل۔

المعنی وہ ایسی کریم ہیں کہ نہ تو کوئی کینہ والا اپنا کینہ ان ہی سے کہتا ہے اور نہ وہ شخص جو ان کی حمایت پر کوئی فساد
الاعراب کرام محی کا وصف ہے اور مبتدا محذوف سی قبر ہی واقع ہو سکتا ہے کاشیہ یسین ذوال
اسکا اسم یدیرک تیلہ لیسیم جملہ فعلیہ خبری یہ کہ کل جملہ معطوف علیہ ہے اور کاشیہ یسین اس کا تعلیم اسم
مسلم خبر جبر باز اندہ ہے پہلے جملہ پر معطوف ہو کر کل جملہ معطوف ہوا۔

۲۶ ستمت نکالیت الحیوة ومن یعیش | ثمانین حوالا بالک یسیام

اللقاضی ستمۃ اکتا جانا باب علم تعلیم متعدی بنفسہ ہے اور کسی حرفت ہی متعدی ہو جاتا ہی جیسی کلام اسم
مین لایسیام الانسان من عاء الخیر لا بالک لا بالک لا بالک یہ تینوں کلمی مدح کی موقع میں استعمال
ہوتی ہیں یعنی تو ایسا لائق فائق ہے کہ تجھ کی امر میں اپنے آپ کے ضرورت نہیں اور دم میں بھی متمنی ہی مگر یہاں
المعنی میں زندگی کی تکلیفوں سے اکتا گیا اور جو میری طرح اسی برس جیسے کا وہ ضرور ہی اکتا جائیگا
الاعراب ستمت فعل ناقص کا لیتا لیتا مفعول بہ جملہ فعلیہ ہو گیا من تعیش ثمانین حوالا شرطیسیام خبر جملہ شرطیہ

۲۷ رأیت المتأخبط عشواء من قضی | ثمنه ومن یخطی یعسر فیہم

اللقاضی عشواء وہ اوٹنی جیسی آگ سی کچھ کہا ہی ندی جس سے وہ ناتھہ پاؤں مارنی لگ جائی خط اوٹ
کار میں پر ناتھہ پاؤں مارنا یقال خط البعید ارض خرابیہ تعمیر عمر دراز کرنا یقال عمر تعمیر
ای طال عمر یہ بمعنیہ واحد مذکر غائب مضارع ہرم مصدر باب علم لوڑا ہو جانا

المعنی میں موتوں کو اندھی اوٹنی کی طرح ناتھہ پاؤں مارتے ہوئے پاتا ہوں کہ جیسی وہ اپنا ناتھہ پونچا دیتی
اسی مار ڈالتی ہیں اور جس سے خطا کرتے ہیں وہ دراز عمر کیا جاتا ہی اور لوڑا ہو جاتا ہے

الاعراب رأیت افعال قلوب سے ہی جو مبتدا خبر پر داخل ہوتی ہیں المتایا مبتدا ہی اور خطبہ چونکہ خبر نہیں
ہے سکتا لہذا اسکے پہلے تجبظ مقدر مانا جا رہی ہے۔ اور ممکن ہے کہ یہ ترکیب ید عدل الی یہی جیسی ضعیف فرمایا کہ
بعض اوقات مبالغہ مصدر کو معنی دوام کی مرفوع کر لیتے ہیں جیسے اس شعر میں عجب لکھتے وقصینہ واقامتہ بیکم

۲۸ وأعلم ما فی الیوم والامس قبلہ | ولکنتی عن علی ما فی غد عزم

بزرگوار کو غایت چوڑا گیا ہے

اواسے معلوم ہوئی ہیں

عظمت لکھتے وقصینہ واقامتہ

۵۵ وَمَنْ يَعْصِ اطْرَافَ الرَّجَاحِ فَإِنَّهُ | يُطِيعُ الْعَوَالِي زَكَيْتَ كُلِّ طَنْدَمٍ

اللغز رجح جمع زمر مفرد وہ لوہا جو نیزہ کی نیچی جانب کو موٹا ہو جسے شہد میں پڑھتے ہیں عوالی جمع عالیہ مفرد وہ لوہا جس میں پہلے کہتے ہیں ضرورت شہری کی لیے سکون ہے والا منصوب ہے فتح چاہیے جس طرح شہرین سے اعدا الیالی لیلۃ بعد لیلۃ + وقد عشت دھڑلا اعد الیالیہا + ترکیب نصیبہ نے ٹیکہ پہلے حضور میں رکھنا لہذا بروزن جعفر تیز پہلے

المعنی جو بہا لوں کے پوڑیوں کی بغیرانی کرے گا دینے صد کرے گا یہ اسلئے سنی کہا کہ صلیح کبریت بہا لوں کے پوڑیوں کے مخالف کی طرف کرتی ہیں (تو وہ عالیوں کی مانیکا جس میں ہر ایک تیز بہا رکھا گیا ہے

الاعراب من بعض اطراف الرجاح شرط ہے قاجز ایہ آن حرف شبہ بالفعل اسم حرف فیاض طبع اللغز اور عوالی ذوالحال اور طبع زکیت کل لہذا جو صل میں دکت کل لہذا فیہا تھا حال ہے یا دکت کی ضمیر عوالی کی طرف ہوتی ہے اور کل لہذا منصوب نیزہ فافض ہے اے دکت کل لہذا

۵۶ وَمَنْ يُوفِّ لَا يَنْفَعُ قَلْبُهُ | إِلَى مَطْمَئِنِّ الْبَرِّ لَا يَنْجَحُ

اللغز ایفا و فاعل کرنا یفوض بصیغہ معروف افتضا مصدر یوینحنا مطلقہ لے مکان ہر لوں کا تا بہا لوں کے المعنی جو عہد پورا کرے گا اسی کوئی برا نہیں کہے گا اور حکا دل احسان کے ٹھکانے پر پوچھنا کہیں نہیں پڑے گا مانیکا یعنی احسان کرنے والا بات حیت کلمہ کہلا کرتا ہے

الاعراب من یوف شرط ہے لا یدم جزا ومن یفوض قلبہ الی مطمئن البر شرط اور ینجح جزا ہے

۵۷ وَمَنْ يَغْتَرِبْ يَحْسَبْ عَدُوًّا وَاصْدِيقًا | وَمَنْ لَا يَكْرُمُ نَفْسَهُ لَا يَكْرُمُ

اللغز اغتراب وطن سے دور رہنا صدیق سچا دوست شرط میں لا یدم معروف ہے جزا میں مجھوں المعنی جو وطن سے دور پڑے دوست کو دشمن سمجھتا ہے اور جو اپنی آپ عزت نہیں کرتا لوگ اس کی عزت نہیں کرتے الاعراب من یغتریب شرط یحسب عدا و اصدیق جزا عد و یحسب اول

۵۸ وَمَنْ مَا تَكُنْ عِنْدَ امْرِئٍ مِنْ خَلِيقَةٍ | وَإِنْ خَالَهَا تَخَفْ عَلَى النَّاسِ تَعْلَمُ

اللغز ما بیان استعمال و مل متعل ہے یعنی عزیز ذوی العقول کے لیے ہم تصنع معنی شرط من خلیقہ مہما کا بیان ہے جیسے ایہ کہ ہمہ مہما تا تا بہ من ایہ میں خلیقہ ہر ایک جو خود تعالیٰ فی انسان کے بشریت میں ڈالی ہے اچھی ہو یا بری خال بصیغہ واحد مذکر غائب خیال مصدر گمان کرنا افعال قلوب ہے

المعنی اور جو کچھ انسان کے اچھی بری خصلت ہو معلوم ہو جاتی ہے گویا یہ خیال کہہ کہ لوگوں کو معلوم نہیں ہوگی الاعراب مہما متعین معنی شرط تک فعل ناقص ضمیر میں جو بہا کی طرف ہوتی ہے ہر مہما اعدا مہما مہما خلیقہ

اللقنا اعطایاں بمعنی لازم فعل کیا گیا ہے تسأل صدر بروزن تکرار سنا لے کی نیچے، تو ہم یہاں مطلع وقت کی معنوں میں ہے، سیحدم بصیبتہ مجھوں
 المعنی حتمی الگا ستور دیا اور ہمیں ہیواں کیا اور تہی ہی پہر دیا اور جو زیادہ مانگتا ہی تہی عنقریب محروم ہوا لگا
 الاعراب من اکثر التال شرط ہے سیحدم یوماً جزا ہے اور یوماً یحرم کے متعلق ہے

چوتھا قصیدہ لبید شاعر کاھی

بیشہ عربی عربی رہی ہے اسکے باپ کو ذبیعۃ المعترین یعنی فلسفوں کے گروہ میں بنا رکھتی تھی کیونکہ وہ بہت
 سخی تھا اور غریبوں کا مائی باپ تھا اسکا چچا عامر بن مالک بھی اپنی زمانہ کا ایک مشہور بہادر تھا لبید کے
 مان کا نام نامہ بنت تربع ہی جو قبیلہ بنی ہاشم تھی اس لحاظ سے بن زیاد اسکی مائیں سے بھنا جاتا ہے بیشہ عربی
 وقت شریف شاعر بن مشہور تھا اور شاہ سواری اور عمدہ پڑھنے میں ضرب المثل۔ ایک سو بیسٹا لیس
 برس جیا کہتے ہیں کہ اپنی بہائی اربد کی مرنی کے بعد قبیلہ بنی کلاب کے ساتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
 خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی مرضی سے دین اسلام قبول کیا جب آنحضرت صلعم فی ہجرت کی تو بہت بے گناہی
 مدینہ گیا۔ حضرت عمر خطابؓ کی وقت بن کوفہ میں آیا اور معاویہ کی اخیر خلافت میں وہ بیس قضا کی ۹۰ ہجری میں
 جاہلیت کا فہرہ لوٹا اور ۵۵ برس اسلام کی چاشنی چکھی اور پورا مسلمان نکلا جا بلتے تب کا موسم فقر
 اختیار کی بلکہ شعر کہنا بھی چھوڑ دیا چنانچہ شعبی سی روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمر بن خطابؓ نے بغیر
 کی طرف لکھا کہ آپ اپنی شہر کے مشہور شاعروں کے کچھ اشعار لکھ بیجئے تاکہ معلوم ہو کہ اب مسلمان ہونے کی
 حالت میں ایسی کیسے خیالات ہیں امیر مذکور نے حسب الحکم پہلے اعلیٰ شاعر کی طرف لکھا۔ اپنی جواب میں کہا کہ
 ۱۔ ارجزا از یدام قصیداً ۲۔ لقد طلبت ہینا موجوداً ۳۔ یعنی کیسے شعر آپ مانگتی ہیں ہر جزا قصیدہ
 یہاں سب کچھ موجود ہے۔ بعد میں لبید کی طرف تحریر کیا لبید نے کہا کہ جاہلیت کے زمانہ کی اشعار جیسے راہ چاہیں
 موجود ہیں مگر مسلمان ہونے کی حالت میں تو خدا فی محبت اب قرآن انعم الیدل عطا کیا ہی۔ شعر کی طرف اب میرا
 مطلق خیال ہی نہیں رہا اور جب سورہ بقرہ ایک کا غزیر لکھ کر بھیجی اتنے دنوں کے جواب حضرت عمرؓ
 کی طرف بھیج دی حضرت عمرؓ نے فی اغلب کے وظیفہ سی پانچوں کو کر کے لبید کی وظیفہ میں ترقی کر دی اور
 بجائی دو ہزار کی جو اس کے ملا کرتا تھا یا تسوا اور دینی کا حکم دیا۔ مگر جب بعد میں اعلیٰ حضرت عمرؓ کی طرف
 لکھا کہ یہ کیا جھجکی کہنے کی سزا ملی ہے تو بہر دستور اسکے پاس کوئی کمی پوری کر دی۔ مگر لبید کی ترقی میں
 کوئی ہرج کیا ایک دفعہ لبید کوفہ میں تھے تو گرج آدمی بھیج کر دریافت کیا کہ آپ کے نزدیک سے بڑا

شاعر کوں گذرا اسی جواب دیا کہ ذوالقرض۔ صلاک ضلیل انہوں نے سمجھا کہ امر القیس کی طرف اشارہ کرتا ہے جب دوسرے دفعہ آدمی بھیج کر اس سے دوسری مرتبہ شاعر کی نسبت ہتھکڑیاں تو کھینے لگا بی بی بکر کا مقتول لڑکا یعنی طرفہ جب پہر اس آدمی کو بھیج کر معلوم کیا تو کھینے لگا کہ میرا لڑکی والا اپنی طرف اشارہ کرتا ہے اور جواب بی بی کی وقت وہ لڑکی بیٹھے ہوئی کھڑا تھا۔ ابتدا میں البید شعر تو کہا کرتا تھا مگر لوگوں کو اس کے روایت اور اظہار میں منع کیا ہوا تھا جب میں یہ قصیدہ کہہ دیا تو اس وقت لوگوں کو اس کی کہہ دیا کہ ایک میری شعر کو کہہ لیں کہ لوگوں کو کہہ سناؤ۔ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ نابغہ ذبیاتی اسے کہا کہ کیا تو کچھ شعر کہہ لیتا ہے اسی کہا کہ ہاں کہا پہلا کچھ سنا تو سہی۔ اسی یہ شعر سنا یا سہ الم تلم علی الدمن الخوالی + لسل بالذائب فالعقال + نابغہ نے سن کر کہا کہ تو تو بی عامر کے سب شعروں سے بڑا شاعر ہے۔ کوئی دشمن سنا نا اسی پر یہ شعر سنا یا سہ طلل نحلة بالوسیس قدیم + بمقابل فلا لغین شوم + نابغہ نے سن کر کہا کہ تو ہوا کر کے سب شعروں پر فائق ہے کوئی اور شعر ہی سنا نا اسے پہر اس قصیدہ کا مطلع سنا یا یعنی عفت اللہ راہ نابغہ نے سن کر کہا کہ فی الواقع کل عرب پر تو شعر گوئی میں فائق ہے اس قصیدہ میں البید میر بن زیاد بھی اس کے سن کر کی طرف اشارہ کیا ہے جو البید اسی زمانہ میں کے دربار میں آ کر حجاز کے گھر میں رہا۔ ۱۲۰ کی شرح میں کہا ہے نیز ان شعروں میں وہ شراب نوشی اور ان سب مور کی طرف اشارہ کرتا ہے جو ایک بہادر کو چاہیں۔ سنا یا سہ اسکا بیٹہ ہے۔ البید بن ربیعہ بن مالک بن جعفر بن کلاب بن ربیعہ عامر بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن بن مسعود بن عکرمہ بن خضفہ بن قیس بن عیلان بن مضر

ا عَفَّتِ الدِّيَارُ حَمْلَهَا فَمَقَامُهَا | ا رَمِيَتْ تَابِدَ عَوْلُهَا فَرَجَامُهَا

اللغة عفت بصيغة واحدة ثبوت غائب عفا مصدر باب نصر بصير مثنا۔ مثنا۔ لازم متعدی دونوں طرح متعمل ہے یہاں اول معنی مراد ہیں دیا و جمع وار سفر دگر۔ گھر انہ بیان اول معنی سے غرض ہے محل بصيغة اسم ظرف حلول مصدر باب نصر بصير اثرنا۔ عرفا اس جگہ سی مراد ہے جہاں چند روز کی لیے اتریں مقام بصيغة ظرف بروزن اسم مفعول از باب افعال آفامت مصدر بطير نا عموما اس سے وہ جگہ مطلوب ہوا کرتی ہے چاند کی لیے وہاں ڈیرہ کیا جاتا تھی بروزن الی نجد میں ایک جگہ ہے تاکید وحشت ناک ہونا عول بروزن قول ایک جگہ کا نام ہے ورجحہ کا نام ہے جو عول سے متصل المعنی وہ گھر جو موضع میں ہے مثلاً گئی اور انکی محل اور مقام محو ہو گئی بجا ایک کہ میں نے عول اور رجحام ویران وحشت ناک ہو گئی ہیں اور چونکہ محل کا مثنا مقام سی پہلے ہوتا ہے لہذا محل کو مقام پر مقدم کیا الاعراب عفت فاعل یار فاعل تبدل منہ محل معنی معطوف مقام کی تبدل یعنی تا یو دار کا وصف

اگر الف لام سپر عہد ہئی کاہر والا حال اور جملہ تاقید غولہا فرجام یا اتونی سی حال اتع ہے یا دیاری
اسی کی کہ جیسے منی کیط باذنی ملائت مصداق ہو سکتا ہے ویسے دیار کیط ہے

۳ | فَمَدَامُ الْوَيَّانُ عُدِّيَ رَسْمُهَا | خَلَقْنَا كَمَا صَمْنًا اَوْحَىٰ سِلَاحُهَا |

اللقام مدافہ جمع مدفع بروزن مقدور وہ جگہ جہاں پانی ہے دکان نبی عامر کی شہرہ میں کیا
کا نام ہی اور یہی لبید کی شعر میں مراد ہے عریٰ بصیغہ اضی مجہول باب تفصیل تقریبہ مصدر باب نقیض سنگا
کرنا رسم کر کے وہ نشان جو رسم متصل ہوں جیسی را کہہ وغیرہ دمنہ انسان کو کہ رہی کی نشان اور جو کہ
انکی استعمال سی سیاہ ہو جائے وہ را کہہ جو چوہی کے استخوان میں رہی کہ ذکوت ہذا المعانی الثلاثة
فی الکھانیہ خلق بروزن جن باب شرف یثرف سہی ہجئے کہہ صمن بروزن علم شامل اور حاوہو اتع
جمع وحی مفرد اشارہ پیغام رخط وغیرہ ہر ایک ایسی امر کو کہہ لیتے ہیں جس دوسری کو فہمائش کیا ہی ار
میں و نحو ہی بروزن فلوس تھا و او کو یا کر کے یا میں ادغام کیا گیا اور حاوہو مناسبت یا کر کے دیا گیا ہیں
معنی کندہ ہی جو بہرون بر کرتے ہیں سلام جمع - سلمہ مفرد پتھر

المعنی ہر ایک کے پانی بہنی کی جگہ میں اور حال یہ ہے کہ انکی کہنے نشان ایسی تھے دکانی تھے ہر ایک کے کندہ
الاعراب مدافہ دیار پر عطوف ہے یا غول پر اور جملہ عہد رسم یا خلقا جہیں خلقا رسم حال اولیٰ ہر مدافہ
حال ہے اور کما صمن اوحی سلام ہا میں جہیں فاعل مفعول مؤخر ہے مصدر یہ ہے اور شبہ ایک حرکت ہے اور مکان

۴ | اِدْمَنَ الْحَجْرُ بَعْدَ عَهْدِ اَنْبِيَايَهَا | رَجَحَ فَخْلُونَ حَلَالُهَا وَسَحَرَامُهَا |

اللقاد من کبیر اول وقع تانی جمع دمنہ کبیر اول وسکون تانی مفرد ومعناه قد فرغنا انما حرم
بصیغہ ماضی معلوم - تجرم مصدر باب تفعل پورا ہونا انبیس معنی موائس ہے یعنی غمخوار وقال الفیہا لایلیہ
کل ما یستأنس بہ حج بروزن سدرہم حج بروزن سدرہ مفرد یعنی سال خلکو گذر جانا
المعنی یہ دوستوں جانیکی بعد وہ نشان باقی رہی ہیں جنہ بعد ملاقات انکی رہی والو کی کئی برس پور
ہو گئے ہیں حتیٰ کہ وہ صحبات جنہیں اڑای حلال ہے یا حرام سب گذر چکے ہیں

الاعراب دمن مبتدا و فاعل یعنی اسی ہے اور موصوف ہے تجرم بعد انبیسہا الہم جملہ ضلیہ کا وصف ہے
جہیں حج موصوف فاعل ہے اور فخلون سکا وصف ہے کی فمیر خلاصہ ہے نبی عطوف حرام ہا کی بدل

۵ | رَزَقَتْ مَرَايِعَ الْجُحْرِ وَصَابِيَهَا | وَدَوَّى الرَّوَادِ جُودَهَا وَفُحَامَهَا |

اللقاد رقت بصیغہ واحد مؤنث غائبہ ماضی مجہول حرف ترق مصدر باب نصر نصر دیا اور اریع وہ میدان جو دم
بہار کے ابتدائیں بریں پنجم پنجم بروزن فلوس و اشارہ جو کہ حبث عم عربک بارش وغیرہ حوادث

روزن ہر روز
روزن ہر روز

کی وجود میں تیار و نکاحیت دخل ہے لہذا انکی طرف نسبت کر دیا حب میںہ کا بسنا و دق مذکور قال اللہ
تعا و تری الودق یخرج من خلائها و اعد جمع راہد مفرد وہ بادل جسین کرک ہو وجود وہ مینہ جو تیر کے
باعث ہر ایک شی کو سیراب کر دی دھام جمع رتہ مفرد ہلکی بارش
المعنی وہ پرانی نشان موسم بہار کی وہ مینہ برساتی گئی جو ابتدائی موسم میں سیراب اور کو لکے تاثیرات
سیراب کرتے ہیں اور ان نشانہات پر گرجتی والوں بادلوں کے تھوڑی بہتے مینہ برستے
الاعراب دزقت فعل ضمیر مفعول المسمی فاعلہ فواسیم الخیم سبب کے زرق انہی عطاسے مفعول دوم ہے
کل جملہ فعلیہ معطوف علیہ خبر جملہ فعلیہ صابا ہا و دق الروا عد جود ہا فوہا ماعطوف ہے جسین جود ہا
مع ای معطوف فوہا مہا کی و دق سی بدل ہے اور چونکہ و دق جمع کی طرف مضاف ہے ایسے بلحاظ کثرت
از مضاف الیہ جود ہا کی موقوف ضمیر اسکی طرف راجع ہو سکتا ہے

۵ مِّنْ كُلِّ سَارِيَةٍ وَ عَادٍ مُّدْجِنٍ وَ عَشِيَّةٍ مُّتَّحِبَةٍ اِرْزَامُهَا
اللغاساریہ وہ بادل جو رات کو آوی سوار سی جمع عادی وہ بادل جو صبح سے تھوڑی جمع مدجن ورن
مکرم جو گہرا اور کالا ہو اور جلدی سی مطلع اس سے صاف نہ ہو بلکہ کئی دن تک رہی بقال الخ المطر وادجن
اعبط و اغضن والظہ واذت و الت کل ذلک اذ ادا مایا مالا یقلع و اذا قلع قبل الخ و انجی و افغم
انتمی حسیہ سی باخوڑی جسکی معنی کپا نہ سیر کی ہیں مدجنات جمع عشیہ بروزن خطیہ وہ بادل جو عشاء
کی وقت آوی اوزام بالنبال سی حاصل مصدر بادل کرک اور سخت آواز و مثلہ لزم بروزن محسن وہ بالی
جسین کرک اور سخت آواز ہوا اور رزم کا جمع ہی ہو سکتا ہی جسکے معنی سخت آواز کے ہیں
المعنی ہر ایک رات میں آنیوالی اور صبح کر نیوالی خوب گہری کالی بادل سی اور عشا کی وقت برسی والی
جسکی سخت آوازیں دامن بامین جانب سی آتے تھیں
الاعراب من بیانیہ ہے جو رواعد کا بیان کرتا ہے

۶ نَعْلًا فَرُوعًا اَلَا بُهْتَازًا وَ اَطْفَلَتْ
اللغافریقان ایک قسم کی سبزی ہے جسکی سی چوڑی ہوتی ہیں اور پہول سرخ کہا نہیں گئے ہی اور غصن
ہیں کہ جبرجیر بڑی ہے جسکی فارسی میں ترہ تیرک کہتے ہیں اور جبرجیر بستانی کو عربی میں کف عایشہ سی موسم
کرتی ہیں اطفلت بصیغہ واحد موقوف غائب اطفال مصدر یا بل فعال سجدہ والی ہونا جملہ تین بصیغہ
جملہ تہ وادی کو دکنارہ چونکہ عموماً ذکر میں دونوں متعلیٰ ہوتے ہیں لہذا مفرد کی ضمیر انکی طرف راجع ہو سکتی ہے
فیس بن لوح کہتا ہے و کنت کذابا لہ العاصی فدایا + وعیناہ من جد علیہن ہلیل + تہل فیہن

مثنیٰ کیطرت رائج ہر مقام جمہ نہانہ مفرد شتر مرغ
 المثنیٰ پر بالیوں کے شافین بلند ہوئیں اور وادی کی دلدولن جابزون میں اسکی ہر لون و شتر مرغوں کے
 اطفال کے معنی ہے بچی بچی کی کہ ہیں انکی نسبت انسان یا دیگر وحشیوں کیطرت تو ہو سکتی ہے لیکن ان
 کیطرت یا اجازا رہی یا تغلیباً یا اسکا فعل محذوف ہے جیسے اس شعر میں جسی فراوانی روایت کیا ہے
 علفھا تبتنا و ماماً باردآ + ختہ شنت ہمالہ عیناھا + ای مقبضھا علی صافی الصالح
 الاعراب علا فعل فروغ لایقان فاعل جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ اطفلت مع اپنی فاعل اور متعلق کے
 جملہ فعلیہ ہو کر معطوف کل جملہ معطوفہ ہے

۷ وَالْعَيْنُ سَاكِنَةٌ عَلَا أَطْلَابُهَا | عُوذًا تَأْجِلُ بِالْقَضَاءِ بِهَا مَهْمَا

اللتعاین جمہ تبتنا مفرد جنگلی گائی قتل کرنے کے معنی بڑی آنکھ والی کہ میں اطلاق جمہ ظلام مفرد ہر اکابر کو
 والی کا بچہ مثلاً گائی نہیں وغیرہ عوذ جمع فائدہ مفرد جسی فاعل حمل نہی - اوٹنی - گھوڑی کوئی اور حسب
 کہ اسکا بچہ دن حدہ اوٹن زیادہ عمر کا ہو یعنی نئی بیانی ہوئی ہو اور جیسا سا بچہ اوٹن زیادہ عمر کا
 ہوگا تو اسوقت اسی فائدہ نہیں کہتے بلکہ اسوقت اسی طفل کہتے ہیں اجل کبیر عمر برون حمل جنگلی گائی
 کا ریوڑ تبتنا صیر دیکھے جیسی تذبذب العین میں علی فاعل الرضی قضاء برون جیان کہلا اسیدان صغیر
 مشیہ ہے فتقو مصدر باب نصر نصیر سی ماخوذ ہے جسکے معنی فرار ہوئے کہ میں تھام برون سہام جمہ ہم
 وزن سہم اور ہمہ ہم کامفرد ہے - پتھر کی بجی - بکری کی بچے کو سجدہ کہتے ہیں جب اکٹھی ہوں تو تغلیباً یہاں
 سی ہی پکاری جاتی ہیں اور کبھی جنگلی گائیوں کے بچوں پر ہی اسکا اطلاق آجاتا ہی علی فاعل الصالح اور خبر جیسی ہے
 البعثی جنگلی گائیں اپنی بچوں پر بجا لیکو نہی جتنے والیان میں بیٹھتی ہیں جنگلی بڑی بچی کہلے میدان میں
 ریوڑ کی ریوڑ جیسی ہوئی میں الغرض آدمیوں کے ہونے سے بہ بات و مان ہو گئی ہے
 الاعراب العین مبتدائی ساکنہ خبر اسکی منہ جو عین کیطرت پیرتی ہے ذوالحال ہے عوذ اس
 حال واقع ہے جس سے جملہ تاجل بالقضاء بہامہا وصف واقع ہے

۸ وَجَلَدَ السُّيُولُ عَنِ الطَّلُولِ كَاتَمًا | زَبْرٌ يَجِدُ مَثَوْنَهَا أَقْلَامُهَا

اللتعاجل بصیغہ واحد ذکر اضنی معلوم قلام مصدر دور کرنا طول جمہ طلل مفرد جو کچھ دیوار وغیرہ کہلے
 کرنی کے بعد ریجائی زبر جمہ زبور مفرد جسی سل رسول کتاب - نوشتہ زبر سی ماخوذ ہے جسکے معنی کہنے کے
 ہیں بقال زبر الکتاب زبر الکتبہ مہذبہ فعل مفعول کا رسول رض علیہ الصلوٰۃ تحید بصیغہ
 واحد مؤنث عائشہ مضارع حیدر یعنی ثیاب بنا میں متون جمہ متن مفرد معروف ، اقلام جمہ قلم برون

ذوالحال

میان درون

سبب مفر و معنی مفعول ہے بمعنی تراشا ہوا قلم سی ناخود ہر جگہ معنی تراشی کے ہیں قال الفیض والقلم اللہ
یکتب بہ فعل بمعنی مفعول کا کحف والنقض والخطی بمعنی المحفور والخطی والمنقوض ولهذا قالوا لا یست
قلبا الا بعد اللہ وفیہ قصیدہ

المعنی سیلاب کج بنی نے وبانی والی فیرون کو پرانی کہند راستے دور کر دیا جس سے وہ ایسی زبان ہو
کہ گویا وہ کتابین میں جنکے مٹی ہوئی متنوں کو انکی قلموں نے نیا کر دیا
الاعراب جملہ فعل سیول فاعل مفعول محذوف عن الطول متعلق جملہ فعلیہ ہوا کان حرف مشبہ بالفعل
ہم ذہن موصوفہ جملہ متحدہ تھا اقلادہما جہیں مفعول فاعل ہر مقدم ہا اور ضرور مقدم ہی آیا تھا والا فاعل

۹ | اَوْ رَجَعُ وَاسْتَمْتِ اسْفَتْ نَوْرُهَا | اَكْفَعًا تَعْرِضُ فَوْقَ هُنَّ وَشَاهَا

اللقائیم کو ذنی کا نقش و نگار و اشمہ کو ذنی والی و تم سی ناخود ہر جگہ معنی ہیں سوز کے نشان کے
ایمن جبراع کا دودہ ڈالنا اور یہاں شرفا ممنوع ہر حدیث میں ہے لعن اللہ الواشمۃ والمشتقۃ
اسف تصبیغہ ماضی مجہول دوم مفعول جہیں پہلا مفعول نور رہا ہی جو قائم مقام فاعل کے ہر اور دوم
کفقا ینقال اسف وجہ التؤدای فی علیہ ضبابی بن حشر برجمی ایک بیل کے تعریف میں کہتا ہے
شد بد برقی الحاجین کی فاعل اسف علی نار فاصیہ کے علاوہ بلحاظ اس محاورہ کے تو مفعول عالم سیم
شے کا حتی کہ کشف رکھتا تھا لیکن چونکہ نور کی قائم مقام فاعل بنانی ہی کوئی التباس لازم نہیں آتا لہذا اسے
مفعول عالم سیم فاعل بنا گیا نور جبراع کا دودہ و او مضمومہ کو بھی تہہ ہی بدل لیتے ہیں کشف کے فاعل
و فتح ثانی جمیم کشف بالکسر مفر و معنی فراتی ہیں جو متطیل کسی کشف بالضم اور جو مستدیر ہو کسی کشف بالکسر
کہتے ہیں دام نمبر اول کے مثالیں کفۃ الثوب کفۃ الزمل (۲) نمبر دوم کی مثالیں کفۃ المیزان کفۃ
البصائد کفۃ اللشہ بیان مراد کشف سی ہ و اسرے ہرچ کو ذنی والی زینت کی لیتے بازو وغیرہ پڑا ل لیتے
المعنی یا کو ذنی والی کی نقش و نگار ہرچ کے معلقوں پر کا بل والا گیارہ اور ان معلقوں پر اس کو ذنی کے نشان ظاہر ہوا
الاعراب رجع و اشمۃ ذہن پر معطوف ہے اور جملہ اسف نو دھا کففا و اشمۃ کا وصف اور کففت
موصوفہ ہے جبکا وصف جملہ تعرض فو قہن و شاہا ہے

۱۰ | فَوَقَفْتُ اَسْأَلُهَا وَكَيْفَ سَوَّيْتُهَا | صَحَّاحُ الدِّفَائِزِ كَلَامُهَا

اللغا کفیت یہاں تعجب کے لیے ہے قال الزجاج قولہ تکا کیف تکفرون باللہ و کتمہ امواتہم احیاء
معناه التعجب بالاضافۃ الی الخلق والمعنی اعجب من جلم کیف تکفرون من احیاءہم ثم ممتیہم ثم
یحییہم ثم جمیم مفر و ٹوسن پیر قال الفیض و محرارہم صلیہم صحت حوالہ باقی شے والے

الکلام لایتم تا وصف

۱۱

خلد سی مشق ہے باب نصر نصیر جو ایسی بٹون کو کہتے ہیں اسلئے کہ بعد کر کے گراخی جیکے وہ باقی رہی
 میں نص علیہ صاحب الصحاح فقال وقیل الا ثانی الصحیح دخولہا بعد دروس الاطلال تبیین
 بصیغہ واحدہ کز غائب بروزن یقیم انت مصدر باب فعال ظاہر ہونا لازم بھی جاتا ہے جیسے اس شعر
 سے لود بے رفوق صاحب جلد ہا + لا بان من نارھن حذر + کلام با تفصیل سے چاہئے کہ جیسے یہ
 المعنی میں مان انہیں پوجتا ہوا ٹیپہ اور ہمارا چوہی بٹون کو جو سخت بہتر ہیں اور بات انکی ظاہر
 نہیں ہوتی اور نہ سمجھ میں آتی کیا پوجتا ہے اسکا مطلب یہ کہ وہ بات ہی نہیں ہے نہ یہ کہ ایک بات سمجھ میں نہیں
 الاعراب اساکھا کی ضمیر مفعول یا تو اطلال کے طرف بہتری پر یا معن خوالد کی طرف جو بقرینہ نکلے جملہ
 کے مستحق فی الذہن ہیں اور یہ جملہ وقت کی ضمیر فاعل سے حال واقع ہے یا معن خوالد اساکھا

|| عَرِيتْ وَكَانَ بِهَا الْجَمِيعُ فَاَبْكُروا || مِنْهَا وَخَوَدَ دَوْنُهَا وَشَمَامَا

اللعن عریت بروزن ضیت عری مصدر تنگ ہونا ابکا دسم کی وقت جانا بصلہ الی کسی چیز کی طرف
 مبادرت کرنا يقال ابکا الیہ یا درص من عیشہ توئی سے کیا باندھا جو اس غرض سے خیمہ گرد بند کیا
 ہیں کہ پانی اندر نہ آوے اور تیرے پر اگر رک جائے یہ معنی کفایتیہ المتخفظ والی نے بیان کیے ہیں نالی کی
 کرنا میری راہ میں ٹھیک نہیں گواہ کے بنانی کے یعنی نالی خود بخود کیوں نہ بن جاتی ہو کیونکہ تیرا
 سی نہیں آئیگا زمین اسکا کہ اٹھا ہو سکتا ہے جس وہ جگہ جہاں رہتا لیا جاتا ہے نالی کی طرح ہوتی ہے
 تمام جوانی جس کے عرب کے لوگ باطن دیار کی تھی جسے عربی میں جلیل ہے کہتے ہیں
 المعنی وہ گہراں لوگوں جو ممتاز لباس حکم زینت مکان البکین کے انکی لئے تہہ تنگ ہو گئی ہیں حالانکہ کبھی
 سب باشندے موجود تھے جو صبح کی وقت وہاں چل دی اور نکلتے ہی باندھا اور جوانی کے باڑی کے تھے
 الاعراب عریت فعل ضمیر فاعل ذوالحال جملہ وکان لھا الجمیع حال جملہ ضلیہ ہوا اور جملہ فابکروا معنہ جملہ
 ابکرو گئی حال ذوالحال اور جملہ وخی داس سے حال واقع ہے جملہ یہ معطوف ہے

۱۲ شَأْنًا تَكُنْ لَعْنُ الْحَيِّ حِينَ تَحْتَلُوا | فَتَكْتَسُوا أَقْطُنًا تَصْرِخِيَا مَهْمَا

اللعن تکس ہر کا اپنی کنس (یعنی کہہ) میں داخل ہونا قطن بروزن کنس جمہ قطن بروزن
 کنس مفرد ابو عمر فرماتی ہیں کہ یہودہ سی چوٹا ہوتا ہے اور مسقت بہین ہوتا بلکہ اوپر سی تنگ ہوتا ہے
 خیام جمہ خیمہ مفرد آن اجدابی طرابلس فرماتی ہیں کہ جب تنہو لٹم یا اوٹھونے جاتے سی بنایا جاتا تو
 اسی خبر کہتے ہیں اور جب لکڑی کا بنایا جاتا تو سوقت خیمہ کہلاتا ہے اگر بانو کا ہو تو خط کہلاتا ہے اگر دھوڑ کا تو خط
 المعنی تجھے قبیلہ کی یہودہ نہیں عورتوں نے سوقت مشتاق کیا جب کہ وہ بوجہ بلا کر چوٹی ہو ورنہ

۴ ضمیر مفعول کے لے لیا ہے یہ صورت بزدلی اور ظالمانہ عادات اور فضائل سے ہم سہم ہیں

وہاں کے لئے جو کلام

میں جنکے خیمہ و باویسی کر گزرتی تھے ہر نون کی طرح کہنیں یا کہیں گئیں

الاعراب نشا قتل فعل مع ضمیر مفعول ظعن الحی فاعل حین ظرف متعلق فعل مضارع جملہ محلو مع اپنے معطوف تکسوا کی مضاف الیہ اور فظن مع اپنی وصف تصرخیاہما کی تکسوا کا مفعول ہے محلو اور تکسوا کی ضمیر مومت کی طرف راجع ہو سکتی ہے

۱۳ | مِنْ كُلِّ مُحَقَّقٍ يُظِلُّ عَصِيَّةً | اَزْوَاجٌ عَلَيْهِ كَلَّةٌ وَقَرَامُهَا

اللغات محقق بصیغہ اسم مفعول وہ ہودہ جو کپڑوں پہنا ہوا ہو حق سی یا خود ہی جسکے معنی حاملہ کرنے اور کہنے کے ہیں ومنہ حق بالشیخہ کا محف کا یثاب عقی جمع عصا مفرد کٹری نقال اعصا الکوم اذا اخرج عیدانہ زوج رنگین شیم کا کپڑا کلاہ بار یک پردہ جسکی شکل خیمہ اس غرض سے تیار کرتے ہیں کہ پھر وغیرہ سی حفاظت ہوگا قرام بروزن کتاب منقش پڑھہ مقدم مقدمہ ایک شخص گہر کی تعریف کہتا ہے علی ظہر جرعاء العجوز کا تھا + دواؤرقم فی سراۃ قرام + المعنی وہ ہودہ طرح طرح کی کپڑوں سے لپٹے ہوئی تھا چنانچہ اسکی کپڑوں پر رنگین شیم کا کپڑا سایہ دل ہوئی تھا جبیر ایک باریک پردہ اور ایک منقش پردہ تھا۔

الاعراب من کل محقق پر من بیا شیخ جس سے فظن کا یہ ہیں واقع ہوا ہے اور حملہ ظیل جہیز علیہ کلاہ قرام ہا زوج کا وصف ہی جو ظیل کا فاعل ہے محقق کا وصف ہے

۱۴ | رَجُلًا كَانَ نَعَامٌ تَوْخِيهِ تَوْفِيهَا | وَطِبَاءٌ وَجَرَةٌ عَطْفًا اَرَامُهَا

اللغات رجل بروزن غرت رجلہ بروزن غرت کی جمع ہے بمعنی ٹولا نعام جمع نعامہ مفرد جنگلی گائے و جرة اصغر فراقی ہیں کہ مکہ اور بصرہ کی درمیان چالیس میل کا جنگل ہے جہیز کوی ہی لیتے ہیں لہذا وہ وحشیوں کے سوا اور کچھ نہیں ہے عطف جمع عطف مفرد وہ ہرنی جو بیٹھے کیوقت گردن موڑی کے يقال طیبہ عطف تعطف صیدھا اذا بصیت ارام جمع ریم مفرد وہ ہرن جکا رنگ نہایت ہی سید ہوا اس قسم کی ہرن عموما ریتی ہیں رما کرتے ہیں یہ معنی اصغر نے بیان کیے ہیں

المعنی وہ سوار ہو کر بجا لیکہ وہ ٹولی ٹولی میں گویا کہ توفح کی گائیں وجوہ کی سید چکی ہو گردن کا ہرن انہیں الاعراب رجلا تکسوا کی ضمیر فاعل سے حال واقع ہوئی ہے منصوبہ اور نعام قصہ مع اپنی معطوف طباء وجرة الخ جہیز عطف ازاہا طباسی حال واقع ہے کان کا اسم ہے اور فوقھا خبر۔

۱۵ | حَفَرَتْ وَذَابَهَا السَّرَابُ كَانَهَا | اَجْزَاعُ بَيْتِهَا اَقْلَامُهَا وَرِضَامُهَا

اللغات حفرت بصیغہ ماضی مجہول حفر مصدر باب ضرب بالکسرة واللیل یحفر النهار زایل البصیرہ

واحد نہ کر اضی از بابیاعلا فرمایہ صدر مضارفت کرنا سبب وہ جو دو پہر کہ بتے یا کی کی طرح دکھائی دیتا ہے
 سر سے ماخوذ ہی جیکے معنی یا پی ہنہ کے ہیں سنگ میں اسی ہوگا اور تارتا کہتے ہیں اجزاء جمع خراج
 وادی کا موڑ۔ وادی کا کنارہ اور بعض کا یہ خیال ہے کہ اسی خراج تب تک نہیں کہتے جب تک کہ اس قدر
 وسیع نہ ہو کہ درخت اگاسکے ہض علیہ الفیض بیان جری سہی مراد کنارہ معلوم ہوتا ہے بقیہ بامیہ رستہ میں ایک
 وادی ہے جس میں شیر ہی رہتے ہیں اقل جمع آئلہ مفرد جہا و دضام بروزن کتاب بڑی بڑی پتھر جو
 بناؤں میں تہ تیر رکھا کرتے ہیں رضمہ مفرد یقال رضم علیہ الصخر رضمہ بالکسر رضاء انتہ کذا فی الصحاح
 المعنی وہ اونٹ یا کئی گئے اور تہی کے نی انہیں چھوڑا اور حال یہ تھا کہ وہ وادی بیشہ کی کنارہ
 کی جاؤ اور بڑی بڑی پتھر تھے یعنی دوری سبب کثرت اور اونچائی کے ایسے معلوم ہوتی تھے
 الاعراب حضرت فعل ضمیر فاعل اونٹوں کی طرف پرتی ہے جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ لفظہا السراپ علیہ
 جس میں ضمیر مفعول فاعل ہی مقدم اور ذوالحال معطوف اور جملہ ہم کیا اجزاء بیشہ الخ جمیع انہا و ضم ما اجزاء

۱۶ | اِلَ مَا تَدَّ لَوْ مَن فَاَوْرَقْدَ نَاتٍ | وَتَقَطَّعَتْ اَسْبَابُهَا وَرَمَاهَا

اللقا بل حرف عطف ہی جو دو طرح متعل ہوتا ہی رام پہلے امر کی ابطال اور دوسری کی انتہ کے پڑی ہے
 حرف امر ایہ کہتے ہیں جیسے ضربتہ ید بل عمر اخذ دینا رابل دھار (۲) ایک قصہ سی دوسرے قصہ
 طرف جانکی لیے بغیر اسکے کہ یہ قصہ کا ابطال مقصود ہواس بل کے بعد واوکا ۲ ناصر کے خواہ مخق ہو
 خواہ مقدر جیسے اس یہ میں واللہ من ورائہم محط بل ہو قدر ان محبتہ لوم محفوظ بیان ہے دوسرے
 معنی مراد میں تذکرہ اصل میں تذکرہ تھا تاخفیف محذوف ہو اور قبیلہ بنی مرہ بن عوف بن سعد بن سنان
 ایک عورت کا نام ہے اور چونکہ ذوات الارسی ہے اسی بالاتفاق بنی علیہ الکسر ہے تقطع قطع کا مطاوع ہے
 جیسے معنی ریزہ ریزہ ہوا نیکی ہیں اسباب جمع سبب مفرد سی مراد قوی وسیلہ دعام جمع مرہ مفرد پرانی ہے
 مراد ضعیف وسیلہ قال الفیض وھو فی الاصل الخ لکن اللہ تیوصل الی الاستعلاء ثم کل شیء تیوصل الی اللہ
 المعنی اب تو کیا نوار کی یاد کرنا ہر حال لاکہ وہ دور ہو گئی اور اسکی وصال کے قوی یا ضعیف وسائل ٹوٹ
 ٹاٹ گئی یہ آ یہ کہ یہ تقطعت ہم الاسباب کی طرح ہے
 الاعراب ما ہنقہا میہ جو تذکرہ کا مفعول یہ ہے من فاد متعلق فعل ہے اور جملہ وقد نأت مع
 معطوف وتقطعت اسبابہا ورماہا کی نوار سے حال واقع ہے

۱۷ | اَهْلُ الْحِجَارِ قَائِنٌ مِّنْکَ مَرَامٍ | اُمْرِيَّةٌ حَلَّتْ بِفَيْدٍ وَجَاوَرَتْ

اللغاحلنت بروزن تذکرہ مفعول صدر باب نصر نصر لصلہ بالترنا اور منغدی بنفسہ ہی ہے یفا

حلت بالبدن حلوا من باقیہ اذا نزلت فیہ ونیعک ایضا بنفسہ فیقال حلت بالبدن فیما قید
 ایک پانی ہے جو سلمی پہاڑ کی مشرقی جانب واقع ہے حجاز کا اطلاق کہ مدینہ طائف پر آتا ہے کیونکہ یہ
 ملک نجد اور تنامین حد فاصل ہے حجر مشرق ہے جسکی معنی روکنی کے ہیں حرام بروزن صحابہ مقصد
 قصد کرنا روم سی ناخود ہی جسکے معنی قصد کر نیکی کے ہیں باب نصر نصیر
 المعنی وہ بنی مرہ میں ہے یہ آب فیدراتری اور حجاز کی باشندوں کے ٹرویں ہوگی سو ایک قصد کرنا یا اس قصد
 الاعراب بتہ مبتدا محذوف ہے خبر یعنی ہی اور جملہ حلت بقید ہم انہی معطوف و جاد اہل الحجازی خبر بعد خبر ہے

۱۸ بِمَشَارِقِ الْجَبَلَيْنِ أَوْ مَجْمَعِهِمَا فَتَضَمَّنَتْهَا قُرْدَةٌ وَفَرَجًا مُمَهَا

اللقاح جبلین سی مراد اجا اور سلمی ہے اور عموما اس لفظ سی ہی مراد لیا کرتے ہیں چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے
 فان ترجم الی الجبلین وہا ہذا تضام قمرنا حتی المات + تجھی بروزن اسم مفعول باب تفعیل اور جمع کی نزدیکی
 بروزن اسم فاعل ایک جگہ کا نام ہے قردہ طحی کے ایک پہاڑ کا نام ہے جو اجا اور سلمی ہی علیحدہ ہے علامہ اونیٹ
 کی لفظی سرشت دھام راہ حملہ اور فار مجری الیہ اور جگہ کا نام ہے جو فردہ کی قریب فاقہ ہنہا فردہ کہ طرف سی
 المعنی وہ دو پہاڑوں اجا اور سلمی کے مشرقی جانب یا مجھ میں جاتری پیرسی فردہ اور رجا نام اندریا
 یعنی بعد میں وہاں کے (دفاع) آویہاں شک کی بے نہیں ہے بلکہ اس کے لانی سی قطب ہی غرض ملحوظ
 ہی کہ اصل لامر سی بسبل التعاقب مراد ہو یعنی جبلین اور مجھ میں یکے بعد دیگرے اترے جیسی نظری بن
 فجارہ کہتا ہے یہ حتی خصبت بما بعد من حی اکناف سرجی او عنان لحامی +
 الاعراب بمشارق الجبلین یا تو فضل مقدر سے متعلق ہے یعنی علت یا بقیدی باعادة بدل سے اور جملہ
 فتضمنتها فردہ فرجامہا یہ جملہ پر معطوف ہے

۱۹ فَصَحَاءُ بَيْنَ أَنْ أَيْمَنْتَ مُظَنَّةً مِنْهَا وَحَافُ الْقَهْرِ أَوْ ظُلْمًا مُمَهَا

اللقاح صاعق بالضم نجد میں بنی اسد کا ایک شہر ہے ان آد میں فرق جو ہم پہلے بیان کر آئی ہیں
 یعنی اول شک میں متعلی ہوتا ہے دوم یقین میں ایمنت بصیغہ واحد مؤنث غائبہ و این جانب ہو یا
 میں میں داخل ہوئی مظنہ وہ جگہ کہاں کے کی ہو نیکا گمان ہو مظان جمع قال لنا یغۃ تہ فازیك
 عا فرقد قال جہلا + فان مظنۃ الجمل الشباب + وحاف القہر ایک جگہ کا نام ہے ظلم نام بروزن
 قرطاس طاء حملہ اور فار مجری ہے ہی اور غلبہ مروی ہے کہ حارمہ سی ہے ایک جگہ کا نام ہے
 المعنی پہر صاعق اسکی منزل ہے یا پہر صاعق فی اسی اندریا اگر وہ میں میں آئی ہو یا جلی میں اسکی دامن نہا
 اختیار کی ہے پہر اسکی مقام گمان حاف القہر یا ظلم نام ہے یعنی صاعق کی بعد علی التعاقب ان دو مکا نو نہیں ہیں

الاعراب صعا ق یا تبدل و کسے معنی متر لیا یا رجاء معطوف ہے، اس بات پر منت سے متعلق ہوگا

۲۰

فَاقْطَعْ لِبَانَةً مِّنْ تَعْرَضُ وَصَلُهُ

وَلَحْيَتُهُ وَاجِلْ خَلَّةً صَرَامُهَا

اللغالبانہ وہ حاجت جسی انسان صرف بقاضی بہت چاہی چند ان ضرور نہ ہو لیکن جمع لیسے
ماخوذ ہے جسکے معنی بہت کہانی کے ہیں جو رائے عن الحاجت ہوتا ہی تفرض کے معنی ٹھیرا جائیکے ہیں غرض
سی ماخوذ ہی جسکے معنی کنارہ کے ہیں یعنی وسط میں بخانا مالکہ کنارہ کنارہ پر جانا یا قیل تفرض الخجل نے
الخیل اذاخذ فی سیرۃ یمینا و شمالا لضعوۃ الطريق قال ذوالجناد لیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
برکوتہ تنبیر بخاطرا فتنہ سے تفرض مدارجا فسوی - تفرض المجزاء للحکم + وهو ای القاسم

فاستیقیم + قال الاصمعی المجزاء تفرض علی حبیب تعارض الخجوم معارضة لیت بمستقیمۃ فی السماء منہ
فاقطع لبانہ من تفرض وصلہ ای توجع کذا ذکرہ اسمعیل رحمہ اللہ لکھا خلہ بضم خا و قی اور بالکسر بضم و قی
کی ہے مذکور نمونہ جمع واحد میں مساوی صرام بروزن تند اور بصبغہ سیا لہ صرم مصدر باب ضرب قطع کرنا
المعنی جب یہ بات ہے تو ایسی معشوق کی اعتیاج چورٹے اور قطع کر دی جسکا وصل ٹھیرا ہی کہ باسانی
یہ نہیں ہوتا کیونکہ دوستی کا اچھا ملانی والا اسکا قطع کر نہیو الا ہوتا ہی یعنی جسقدر محبت ہوتی ہے
اسیقدر قطع ہی ہوتا ہی جب دوستی ہی نہیو تو قطع ہی نہیں ہو سکتا بلکہ قطع کا اطلاق وہاں ہے
اسکتا ہی جہاں پہلے وصل ہو یا یہ کہ اچھا وصل تب ہی ہوتا ہی جبکہ اچھی طرح سے قطع کیا جاو جیسے کہ
مقولہ زنی غیا ترزد حیا اس امر کی طرف اشارہ کرتا ہے یا کہ یہی دوستی والا دی ہوتا، جوئی پرواہ قطع ہی

۲۱

وَاجِبُ الْحَامِلِ بِالْحِزْبِ زَيْلٌ وَصَرُمُهُ

بَاقِي إِذَا ظَلَعْتَ وَزَاعَ قَوَامُهَا

اللغالب صیغہ امر حیا مصدر باب بصر صیر و نیا دو مفعول چاہتا، اور چونکہ معنی اعطا متبع
نفسہ سے یقال حیاہ حبوۃ ای اعطا ہوجامل خوش معاملہ حزیل بتے عطا یقال عطاء جزل حزیل
عظیم جزال جمع صرم قطع کرنا ظلم ننگڑا ہونا ذیق جگنا
المعنی اور خوش معاملہ کو بہت دینا چاہیے اور حیا کا معاملہ سیدنا نہی اور کسی رستی میں فرق تو اسکا قطع ہے
الاعراب جملہ اذا ظلعت کہ میں جملہ ذاع قوام ہا ظلعت پر معطوف ہے، باقی کا ظرف ہے، اور ظلعت کی ضمیر
معاملہ کی طرف پرتی ہے جو محاملہ سی چھا جاتا ہی اور حزیل پر بار زیادہ تعدی کی گئی ہے والا جبار تو
رو مفعول کی طرف متعدی بنفسہ ہے

۲۲

يَطْلُبُ اسْفَارًا تَرَكْنَ بَقِيَّةَ

مِنْهَا فَأَحَقَّ صَلْبُهَا وَسَنَامُهَا

اللغاطلبہ منع منع ہی فیصل یعنی مفعول ہے وہ اوٹنی سے روک مارا کر دیلی اور شک گئی ہو نہ کر نمونہ

منا ہے یہی قال ناقہ طلیح اسفار اذا سجدھا السیر وھما احتی بصیغہ اضی معلوم بانفعال پیشہ کا پیشہ
جیٹ جانا فی القاموس احتی الصلیق بالطن ستام بروزن کتاب کو مان ستم سی ماخوذ ہی ہے
معنی اونچی ہونیکے میں یہی قال بیت ستم ای مرتفع کتاب فی الصحاح
المعنی ایسی سادگی کے ذریعہ کسی مفرد کو بار بار تہی دہرا کر دیا اور دہرا دیا جنہوں نے اس میں سے کچھ باتیں چھوڑا
ہے اور اسکی پیشہ اور کو مان اسکے ہیٹ سے لگ گئی ہے
الاعراب طلیح اسفار پر ہتھکائی لپی ہے اور باق کے متعلق ہے اور جملہ ترک بقیدہ ہا سفاک و صفا

۲۲۵ | قَاذِنَعَالِيْ مَحْضَهَا وَخَشَرَتْ | وَتَقَطَّعَتْ بَعْدَ الْكَلَالِ خَدْمَهَا

اللغۃ تعالیٰ اللہ گوشت کا نرمنا غلو سی ماخوذ ہے جسکے معنی اونچی ہونیکے میں اور تعلیل اس لفظ کو سیر
معجمہ سی روایت کیا ہے مگر مطلب ایک ہی ہے خسر استخار حسود ایک معنی میں من یعنی اونٹ کا ٹکڑا
جانا مگر خسر میں ماخوذی خدام بروزن کتاب خدمہ کی جہم ہے اور وہ ایک ٹوٹا ہوا تیراؤٹے کہتے
ہیں ہوتا ہے جس سے اسکے نقل باندھے جاتے ہیں -

المعنی اور جیسا کہ گوشت نہری اور بہت تک جاوے اور وہ تہی جن سے نقل باندھی جائیں تک کی بعد کھر کرے
الاعراب اذا شرط کی لپی ہے تعالیٰ مجھ پر اچھا فعلیہ میں اپنی معطوف جملہ فعلیہ خسر ت اور جملہ فعلیہ
تقطعت بعد الکلال خدام کی شرط ہے

۲۲۶ | فَلَهَا هِبَا كَيْفَ الزَّمَامِ كَانَهَا | صَهْبَاءُ خَفَتْ مَعَ الْجَنُوبِ جِهَامَهَا

اللغۃ ہبنا اونٹ کا خوش ہونا ماخوذ وہ ہب البعیر السیر ہبنا سی ماخوذ ہے جسکے معنی اونٹ کے خوش
ہونیکے میں زمام آدھا صیغہ ہے جو زم سی ماخوذ ہی یعنی جس سے سر کو اونچا کر لیں چنانچہ جب باگ کو کھینچتے
ہیں تو زمام اونچی کر لیتا ہی یہی قال اخذ الذئب بخلۃ فذهب بها زاماداسہ رافعا - وزم یا فذلہ
تکبر و قوم زعم ای شخص بانو فہم من التکبر اصل میں تو اس دہائی کو کہتے ہیں جس سے ہمارا بندہ تہا اور دوسرے
جانب اسکی اس کاٹھی سی بند ہی ہوتی ہے جو اونٹ کے ناک میں ہوتی ہے مگر بعد میں خود ہمارا کو بھی کہنے لگ گئے
صہباء سرخ رنگ کی بدلی چونکہ اس میں باقی نہیں ہوتا ہندو تیز چلتی ہے خفت تیز چلنا اور بعض نسخوں
بجای خف کی راج آیا ہے - رواج ہے معنی جائیکے میں جنوب وہ ہوا جو کہیں چلے جہام فرزند
المعنی تو اسکی ہی ہمارے میں نشاط چڑھنے ایسی تیز چلتی ہے کہ گویا وہ ایک سرخ بدلی جیسا با دل کہیں ہوگی ساتھ تیز
الاعراب فاخر ایہ ہا - خبر مقدمہ سی ہبنا الزمام مبتدا مؤخر ہے کل جملہ جملے کا ہا خرقہ
بالفعل ہے ہا اسم صہباء مع اپنی جملہ خف آہ خبر ہے

۲۵ | اَوْ مُلِمٌّ وَسَقَتْ لَاحِقَہَ | طَرْدُ الْفُحُولِ وَصَرْبُهَا وَكِدَامُهَا

اللغات ملکہ وہ مادہ گورخر جو قریب الحل ہوا اور کے پستانوں کے سپاہ ہوگی ہون و سق بار دار ہونا
احقب گورخر کے دونوں پہلو پید ہون یا پیٹ پید ہون تو ہم متغیر کرنا بقیال لاجہ التفرغیہ طرہ کیدنا
کدام اگلی دانہوں کے کاٹنا اور گد یا عموماً سطح کا ٹٹا ہے
المعنی یا میری اولادنی وہ نوجوان گورخرنی جو ایک گورخر کی بن چوڑا و زرد رنگ کید اور بار اور کانی حال بحال
الاعراب ملکہ صہبہا پر معطوف ہے اور جملہ وسقت لاحقب اسکا وصف ہے اور لاجہ طرہ الفحی لاجہ احقب کا وصف ہے

۲۶ | لَعَاوُیْہَا حَدَّیْکَ الْاَکَامُ مَسْکَہَ | قَدْ رَاہُ عِصْبَیْنِہَا وَوَحَامُہَا

اللغات حد اوچی زمین احزاب جمع ومنہ قلہ اتکامن کل جملہ نسلوں اکام بروزن جبال جمع اکم
بروزن جبل مفرد جمع اکم ٹیلا اور بعض کہتے ہیں کہ بتے تیر جو ایک مقام پر جمع ہوا میں خواہ محبت
ہو یا میں یا ہون۔ اکم کہلاتی میں مسیح بروزن معظم وہ گد یا جسی دوسرے گد ہون کا یا ہو سچی بخود
جسکے معنی چیلنے کی میں چونکہ یا تفیل میں مبالغہ ہوتا ہے لہذا مسیح کی لغوی معنی یہ ہے کہ اسی دوسرے
گد ہون کا کربت چیل دیا ہو و حام بروزن کتاب مادہ کا ترسی نہ گوانا اور یہاں حل کیوقت ہونا
کیونکہ حالہ کو جماع سے نفرت ہوتی ہے فی الصحاح الوحام الدواب ان یستعصب منہ محل وقد حمت
بالکسر وقال الفیہا والاسم الوحام بالکسر ویقال ذلک ایضاً فی الدانہ اذاجلت استعصبت انتہی
المعنی اس گد ہی کو ایسا گد یا ٹیلوں کے اوچی زمین پر لی چڑا جسی اور گد ہون کا کٹ کر جیل ڈالا تھا بجا لیکہ
گد ہی کی بغیر مانی اور نہ گوانی فی الصحاح میں ڈالا ہوا تھا یعنی اس شک تبا کہ کیں گاہیں نہ ہو جو اس قدر نفرت
کرتی ہی تھیاں دوتوں کی قوت ثابت ہوتی ہی سی کی گد ہی کی تو یہی کمال بہاوری ہے کہ وہ گد ہی دوسرے
گد ہون نہ بردستی کمال لایا اور گد ہی کی بہاوری ہے کہ وہ ایسی زور واری ہی نہیں لگواتی تھی
الاعراب معلوہا فاعل مفعول بہ جو بار نقدیہ کا مجرور ہے حد باب اکام منصوب علی الظرفیۃ مسیح فاعل مفعول
جملہ قد راہ عصبینہا ووحامہا وصف کل جملہ فعلیہ ہوا

۲۷ | بِأَخْرَجَ الثَّلْبُوتِ یَزْبَا قَوْحُہَا | قَعَزَ الْمَوَارِقِ حَوْفُہَا اَرَامُہَا

اللغات اخرہ جمع خریزہ و سحت مکان ثلثت ایک وادی و جوی اور دبیان دریاں واقع ہی دبا
دید بانی کر ناباب منع قفروہ جنگل حسین سبزی پانی تھو موارق جمع مرقب مرقبہ مفرد وہ جگہ جہاں دریا
کیجا و ارام جمع ارم مفرد وہ پتھر جو جنگل میں اس غرض سے گاڑی جائیں کہ مسافت النبی معلوم ہو جا
المعنی وادی ثلثوت کی سخت زمینوں پر لی چڑا بجا لیکہ انہر دید بانی کر تاتھا اور دید بانی کے جگہ جہاں پانی ہے

نہیں اور انہیں ڈرنے کی چیز گڑھی ہو پتھروں کے سوا کوئی نہ تھی۔
 الاخراب یاخرہ التلیق تصد الا کام سی بدل ہے اور حیلہ یہ یا فوفا ایلو کی فاعل سی حال واقع ہے
 اور قفر المزارق فوفا میں جو ضمیر مونس ہے اس سی حال واقع ہے

۲۸ حتی اذا استلخنا سجادی سبتنا | جزء افطال صبیامہ وصبیامہا

اللقاسلح۔ جہنہ گذر کر خود اسکی ابری حصہ میں ہو نا فی الصمام سلطت النہر اذا امضیندر و صورت اخرہ
 جہادہ بزورن جباری مونس ہی جیسا ہی خستہ کی طرف صفات کرتی ہیں تو اسوقت اس پندل جہاد یعنی جہاد
 الاولی مراد یعنی ہیں اور جب سبتہ کی طرف تو اسوقت جمادی الآخرہ آجین انباری اور باقی ہیں کہ سبتہ
 مذکر ہیں گریہ جہادین ربیع جمادی اولی اور جمادی اخرہ کہ مونس ہیں چنانچہ ایک شاعر کہتا ہی ہے اذا
 جہاد منعت قطرها۔ ان صفاتی عطیہ مصنف۔ اگر کہیں مذکر آگیا ہی تو وہ بخاطرمی کی ہے ایسی کہ
 شہر جسکے معنی سبتہ ہیں مذکر ہی جیسی بولتی ہیں ہذا الفدہم حالانکہ الف درہم مذکر کیونکہ وہ معنی الدرہم
 کی ہی جو جمع مونس ہی نہ جہاد کا قول ہے انباری کی قول کا مؤید یہ جو کہتا ہی کہ جمادی کا لفظ مونس ہی ہے
 کہیں مذکر آنا ہی تو اسوقت بتاویل شہر ہو نا ہی بسبب تانیث اور علتیکے غیر منصرف ہے بتاویات جمع آوے
 یا اخرہ اسکی وصف میں اولی کا معنی پہلا ہی جیسی اخرہ کا پیچھے آئیوا لاجمادی الاخری معنی ایک جہاد خواہ
 پہلا خواہ چھلکا کہی نہیں بولتی کیونکہ یہ التباس کے صورت ہی تھا لاجمادی الاخری کی لآخرہ بولتی ہیں
 تمہیونک جب پہلی عربیے نام رکھی تھی تو اسوقت کوئی کوئی مناسب موقوف کر کی رکھی تھے بلکہ انھوں نے
 پہلے نام رکھا گیا تھا کہ اس چاند میں گری سبت تھی وضا سخت گرمو کہ کہتے ہیں شوال نام اسوقت رکھا
 تھا جبکہ وہ پتھروں کا پیکر لیے دم اشائی سچو تھی شوال کی معنی اٹھانیکے ہیں ذوالقعدہ سیانی کہ اسوقت
 کو سواری کی لٹی اوہوں نے خوب تیار کر لیا تھا قنارن وہ اوٹنہ بیان تنہر سواری کیجائی ذوالحجہ نام کہی
 وقت اوہوں نے یہ کیا تھا محرم نام رکھنی کیوقت اوہوں نے تجارت اور لڑائی اپنی اہرام کر رکھا تھا صفر
 کا وہ نتیجہ ہے کہ اسوقت خوب لڑائی میں ماتہ دکھا کر دشمنوں کے گردن کو اوہوں نے ویران و شہا کردیا
 ربیع اسمی کہ اسوقت زمین خوب سبز اور شاداب ہے من اربعۃ الا دمن اذ امرت یثمدی ایسی کہ اسوقت پائے
 جمع کیا تھا رجب اسمی کہ اسوقت اوہوں نے دشمنوں کو باثرین دین ہی اور شہبان اسمی کہ اسوقت اوہوں نے
 لکڑیوں کو ہارٹا تھا ایقال شعبت الشی اذا صعدتہ ذکر جمعها الفیض جتوہ وحشی کا صرف کہاں پر
 کفایت کرنا پانی نہ پینا ومنہ الجود للوحش صیام کہا نا نہ کہا نا۔ ابو عبیدہ فراقی ہیں کہ صیام کی معنی ہیں
 چلنے یا پرنے یا کہانی یا مینی سیون سی رک ہنا ایک شاعر کہتا ہی ہے خیل صیام وخیل غیر صیام

العجاء وخيل تعلق العجا اى قيام بلا اعتلاف انتهى

المعنى دیر که در این شهر و در این مکان که این شهر را در این حالت میں گذار دیا کہ صرف کہا سن فاعلتی اور جانی غیر مذکر
الاعراب حتى فعل محذوف کی غایت یعنی کشتا اذ انشطر کی غایت یعنی قطع افعل منہ راجع سے مذکر فاعل محذوف
مفعول بہ جملہ فعلیہ مع انہی معطوف فاعل صیامہا کی ساخت کی فاعل ہی حال واقف ہو کر جملہ فعلیہ طور پر لگا

۲۹ رَجَعَا يَا قَوْمِ إِلَىٰ دِيَارِهِمَا ۖ ذِي قُرْبَىٰ ۖ وَنَحْنُ هَٰؤُلَاءِ نُنَادِيهِمْ

اللغادرجوع لازم ہی باسی متعلق ہو گیا ہے یعنی لوٹنا قرۃ قوتہ شدت عقل منہ رجل مریدای قوی حصید
بروزن کہتے ہیں سوئی رسی بقال اجل حصید و حصلا حکم مفعول وقتہ رجل محصدا رسی اسے شہید
نح کامیک صریقہ قطعی ارادہ قهرم ہی اخذ ہر کے معنی قطع کی ہیں ابرام بکار ما بقال ابرمہ الشی احکمتہ
المعنی نوہ اپنی مال کو ایک قوی مضبوط راجی سامنی لای اور اصل یہ کہ قطعی ارادہ میں کامیابی اسکا خوب
کرنا ہی جب کسی کام کو کرنا ہو تو اس میں ہتھ پڑال ہی کامیابی کا اعلیٰ ذریعہ سمجھنا چاہیے
الاعراب ذی قرۃ موصوف محذوف کا وصف ہی یعنی رسی یا عقل اور حصید دوسرا وصف اور فتح
صریقہ مبتدایہ ابرام ہا خبر کل جملہ اسیدہ بطور مثل کے ہے

۳۰ وَرَحَىٰ دَوَابَّهَا السَّفَىٰ وَطَحَّتْ رِيحُ الْمَصَائِفِ سَوْمَهَا وَسَهَّاهَا

اللغاد و ابرم دابر مغر کو نج سہی کو کمر و طہیم برا کھینچہ ہونا دیم وہ ہوا جو زمین آسمان کے درمیان سے اڑ
روح تھا و اوساکن قابل کسو تھا علی یا رسی ہیدل ہور راجع از و اوج جمع اور بعض نظر جمع کر کی راجع ہے
کہتے ہیں چار قسم ہے راجع اور یکطرف ہی حوائی ہوا کی مثال کہتے ہیں گرمیوں میں سیاح کہتے ہیں راجع
کی طرف کی ہوا کو جنو کہتے ہیں یا بی ہوا کی کہتے ہیں راجع ہوا جو مشرق کی طرف سے آتی ہے اور ہندی ہوا
پورب کہتی ہیں راجع جو مغرب کی طرف سے آتی ہے اسی کو کہتے ہیں ہندی میں چھتم اور یہ ہوا ٹوٹ ہی
کبھی مذکر ہی استعمال کرتے ہیں یہ تحقیق بوزیدنی نقل کے ہے اور ابن انبار ہی فرماتی ہیں کہ ریح ہوا کا معنی
ہی اور اسکی ساری اقسام ہی ہوا کا ہے مگر اعصار جو مذکر ہے حصاقت جمع تصیف مفرد مؤنث گرم ہوا کو
مذکر کا کہتے ہیں سوا ابرام ہوا کہتا ہے مالہ سہم الرجل علی مالہ سہم فاعلہ اذا اصباہ السہم
المعنی اور اسکی گردن کے پتے کا کہہ کر وہ پتے تیرا کہنے اسکی کانٹی جی رہی کہ گرمیوں میں ہوا میں اچھا مانا گیا اور گرم ہوا میں اچھا
الاعراب جملہ فعلیہ درمج و ابرہا السفی مع انہی معطوف جملہ فعلیہ خیرتہ کی خبر ابر معطوف ہی اور اس
جملہ میں سوم سہم درمج کا بدل ہے رفت کو کہہ کر وہی کانٹی جی رہی کا ذکر اسکی ہے کہ اسکی تکلیف
زیادہ دوزخ ناظر ہا ہی اور راجع ہوا ٹوٹ جمع کی طرف پہنچی ہے اسکی ہوا ٹوٹنی کا مشابہہ وہی ہوا اور جنت دور

جو تہا قصیدہ

کی تو احق بنی خواہ دوڑ بگا اسے کہ اس وقت وہ تابع اور نہ کر مومن کی اجتماع کی وقت نمونہ کے منبر کا
 پیرا ان سو اندیشہ انت نہیں ہوتا رام پہلے شاہد کی نسبت تو رضی صرح فرماتی ہیں کہ کنزوں کے جو کنز سمجھا
 جانا ہی بنفقہ ہا کی ضمیر مطر بہرتی ہے (۲) استغینوا بالصبر والصلوۃ وانہما لکثیرا الاصلہ الخشوعین انہما
 کی ضمیر استغینا کی مطر بہرتی ہی جو استغینوا سی سمجھا جانا ہی یا تجول کے القبلا کی طرف جو صلوة سی سمجھا جانا
 قال فی الاخرات کان الخیل الی الکفۃ شہیدا علی الہود اور صرف صلوة کی طرف ہی پر سکتی ہے (۳)
 سمعت کباء باکیۃ ویاک + ابان الدھر واحد الفقید اس سے پہلے یہ نہ تھی سہ فانک لو رایت کباء
 ہند + ورنملہ اذ تصکان الحد ودا + جہین ہند اور رملہ کو اسی اسی حالت میں بیان کیا کہ کتب و
 میں وہ ایک ہی دوسری شہر میں کہتا ہی کہ وہ دونوں اسی ایک ہو گئی ہیں کہ سنی والا ہی خیال کرتا ہے
 کہ یا کو کوئی ایک ہی رومی والی ہی جسکا وصف ابان الدھر واحد الفقید ہی یا ایک ہی رومی والا جسکا
 یہی حال ہے تو اس بیت میں واحد کی ضمیر دونوں کی طرف نہیں پہنچے بلکہ باکیۃ کی طرف ہی بہرتی ہی اور ایک
 معطوف ہے لیکن اس سے مراد ہی وہی اردو والا ہے کہ ابان الدھر واحد الفقید وصف ہو سکتی نص علیہ التبرک
 اور نیز یہ پاک حقیقت میں نمونہ ہی ہے ایسے دونوں نمونوں کو ایک سمجھ کر کہتے ہیں کہ کسی ایسی صورت کے
 آواز معلوم ہوتی ہی جسکا بڑا لاق نوجوان مر گیا ہو اور ممکن ہے کہ واحد کی ضمیر بہر کی طرف ہی کیونکہ
 مذکور دونوں طرح آنا ہی اور مینہا کی ضمیر جو دونوں کی طرف بہرتی ہی محذوف ہو ہو حال تکم اذا جاء الاحتیاج
 بطل الاستدلال ضرور نہیں ہے کہ وہی مراد ہو چکا ہر اس سے مفہوم ہو سکتی ہے و لعمریہ عندہ اور حملہ ابان الدھر آہ
 مستافعی ہو سکتا ہی ایسے کہ زمانہ فی اینا کہنا اسے علیہ کہ لیا ہے

عہ
 عموما یہ خواہش
 کہنے کا میں رام الدین
 کنزوں والہب
 الفضیہ کی بنفقہ
 ورم دوم میں
 کیوریج ۱۱
 مست

اسم فتنا ز عا سب طاً یطیر ظل الہ | کد خان مشعلہ نشیب صر امہا

للفنا فتنا دعا یر فاضیہ ہے جو محذوف پر دلالت کرتی ہی یعنی فتر لا و سارا جیسے اس شعر میں ہے
 فی و حیاء نادیہ فکاست + وہی العرف منہا والصمیم + یعنی عرفہا فکاست تنادع مضمر باب
 فاعل باہم ایک ضمیر کو پڑنا - باہم جگر ٹا سبیط روزن کف دراز ظلال جمع ظل مضمر سایہ خان دیوان
 مرد جمیع دواضن جیسے عثمان دعوات فعال کے فواعل صرف ہی دو جمعین آئی ہیں مشعلہ بصیہ و
 نہ اسم فاعل باب فعال اشغال ضمیر رگ کا ہر کنا لا دم ہی یقال اشتعلت النار اضطربت شبت
 کا طلائنا یقال شبت النار و الحریۃ شبتا اذا اوقدنا ختم چوٹی چوٹی لکرا یں جنہیں شبت میں چلے
 نے پر وہ دونوں انہر کیانی کی تالاش میں چلے اور ایسی دراز غبار سی دوڑتی ہیں باہم مقابلہ کرنے
 کہ اسکا سایہ دوڑا تا شعلہ زن اگل کی طرح جسکے چٹیاں بڑھائی جاتے ہیں -

بہن نام محمد حاتم

الاعراب سبطا ترکیب میں شائع کا مفعول ہے اور کا موصوفہ و متبوع یعنی عبارتیں اور فعل افعال کا
اسما طاهر اور جملہ طلالہ سبط کا وصف اور کا مفعول متعلق فعل اور شجرہ ام اشعلہ کا وصف ہے شجرہ ام اشعلہ

۴۴ مشمولہ علت بنایت عذر فتح گد خان نادر ساطع اسنا مہا

اللقا مشمولہ وہ گجسٹ مال کے ہوا جلی ہوا اور چونکہ یہ ہوا سرد ہوا کرتی ہی سلی اس کے دیوان بہت
پیدا ہوتا ہی یہاں عذر مشمول تضرع دیکھ الشمال سے یہ وقت قبل لجر مشمولہ اذاکا نبت بادرہ
الطعم والنا مشمولہ اذ اہبت علیہ ہا یہ الشمال کذا فی الصحا شمال کے ہوا سرد ہونی پر شجرہ ہی لالت کرنا
سہ اعاد لکینی لاضیا لیلہ نزو والقرہ امت لیلہ شمالہا علاوہ اسکے گرم ملک میں کہ وہ کج
شمال کی طرف ہوتی ہیں اور قیومی فراقی ہیں کہ گرمیوں میں یہ ہوا بارج کہلاتی ہے جو کہ سخت گرم ہوا کرتی
ہی اس معلوم ہوا کہ درون معنی بن سکتے ہیں خواہ سرد مراد ہو خواہ گرم اور دوسرے صورت میں گہنہ جلیکے
علت بصیغہ واحد مؤنث غائب ماضی مجهول علت مصدر ملا دنیا باب نصر فیض مقلوث کہوں اور جواب
ہوئی نابت شاخ تازہ عمر جہم بر وزن جعفر جہم عر جہم دایک قسم کی بوٹی ہوتی ہی جو باغ کے کناروں پر
اگا کرتی ہی سماق ہی اسکی زیادہ شاخ ہے یا پھر سی زیادہ اسکی شاخیں ہیں ہون میں مائل سرخی ہوا کرتی ہیں
اور ان میں دودھ ہی ہوتا ہی وہ کہ اسی ذرہ جملہ اعضا ہی کہتے ہیں فارسی میں اسی کہوں کہتے ہیں
کی صنف اور کات کی سکون کے اور شجرہ الاکرا کو بھی عر جہم کہتے ہیں جیسی کردی انی بخورات میں بہت استعمال
کرتی ہیں اسکی شاخیں بوہنی کے مشابہ اور اسکی بول زرد ہوتی ہیں اور اسکے پتی بہت انبوہ دار ہوتے ہیں کہ یہ
پہاڑوں میں لگتی ہے وہی الکھایہ عل من انواع النبات ولم یشر جہیری اس کے میں اگر بیان شجرہ الاکرا
مراد لیا جاوے تو شاید زیادہ موزوں معلوم ہو ایسے کہ آگ پر اسی ہی ڈالا کرتی ہیں اور نیز کوڑوں کا ملک
سرو ہی اور اسکا دیوان لینا کل سرد ہوا کیوں سے نفع بخشا ہی جیسی کہ طبع کے کتابوں میں بیشتر مذکور ہے
نادگ نذر مؤنث دو طرح آتی ہے تیراں جمع تو رہی اسکی جمع آگئی ہے جیسی ساح سو قہ اصل میں ہوتے
کیونکہ اسکی صغیر میں زہرہ بوٹی ہیں ساطع بصیغہ اسم فاعل سطوع مصدر باب منع منع (عبارت تباہی)
کا بلند ہونا استقام مصدر باب فعال دیوں کا بلند ہونا فی الصحا اسم الدخان ارتفع ومنہ هذا الشعر
المختے ایسی آگ کی دیوں کی طرح جیسے شمالی ہوا جلی ہوا اور شجرہ الاکرا کی شاخیں اس میں ملائی گئی ہوں ایسی آگ
کی دیوں کی طرح جیکے دیوں میں کی بلند ہی اونچی ہو یعنی اسکا دیوان بہت ہی اونچا ہو
الاعراب مشمولہ مشعل کا وصف ہوئی ہے شجرہ اور جملہ علت بنایت عر جہم مشمولہ کا وصف اور ساطع مشا
نار کا باقیا متعلق کے وصف اور یہ لکھان نادر کا مفعول متعلق ہی ہے اور ہون کا کہ نابت عر جہم میں اضافت مشعل

۳۳	فَضْلٌ وَقَدْ مَهَا وَكَانَتْ عَادَةً	مِنْهُ إِذَا هِيَ عَرَدَتْ أَقْدَامُهَا
----	---------------------------------------	---

اللغة عادة مفرد معنی کے معرود میں عادات عوامی اور جمعی عود سی یا خود ہی جیسے معنی لوثی کے ہیں سے
 بذلك لان صاحبہا بعد ادا ای برجم ابرہامہ بعد احدث فیومی عرَدَتْ بصیغۃ ماضی معلوم تقرید بصندہا
 یقال عرَدَ الرجل فصحاص من عینہ ونیز رستہ چوڑا یقال عرَدَ فلان اذا نزلک الطريق اقدام اہرگی دہر لینا
 المعنی وہ گردنا چلا اور گردی کو اگی کر لیا اور لینہ کی عادت تھی کہ یہی ادب دہر لینگی تھی یا رستہ چوڑی تھی تو یہی
 الاعراب کانت فعل ناقص عاده مع انہی وصف منہ کی خبر مقدم اقداما مع انہی ظرف جملہ ادا ہی عرَدَتْ
 کی اسم کل جملہ فلیہ پہلے جملہ پر مبعوض ہے اور چونکہ کان کے خبر موقت ہی اسلئے موقت اسی بنا لینا جائز ہے

۳۴	فَتَوَسَّطًا عَرَضَ الشَّرِیِّ وَصَدَّ عَا	مَسْجُورَةً مَسْجُورًا فَتَلَامُهَا
----	--	-------------------------------------

اللغة اوسط کسی چیز کی بیجا بیچ میں کہنا متعدی بنفسہ یقال اوسط الشئ اذا دخل وسطہ
 عرض بالضم بروزن فصل کے معنی تو جانے کے ہیں اور بالفصح یعنی وسط کی ہے یقال رایتہ فی عرض الناس
 العین یعنی عرض بضم تین ای ہے اوسطا طم وقیل اطر اظم فنیج اور بالکسر ہر ایک ایسی اوی کہیں
 ورجت ہوں کہتے ہیں متری بروزن غریف چوٹی ہنر مفردی اسریتہ سران جمع قال اللہ تعالیٰ
 قد جعل ربک تحتک سرائض تصدیم حیرنا لعل المراد منہ الشئ فی الطول فان اصادم اعنی الجبل
 الذاہب فی الارض طول السیل والصیغ كذلك یدلک علی ذلک مسجورۃ بہر ہوی ندی فی الصلحہ وبتعد
 الفہم ملائکہ قلام بروزن نان حبی قافل اور فلاح اور رجل القروح ہی کہتے ہیں اور فارسی میں کامل
 اور کار و غیرہ ایک قسم کی لوثی ہے جو تاشا کے بہت مشابہ ہی مگر اس کے زیادہ سرسبز اور قد اور پتوں
 ہی زمین شور میں ناہ سارہ میں لگتی ہے وودہ کی ساتھ اسی کہاتی ہیں مگر اوٹوں کے مزاج کی بہت موقوف
 ہی چاہیج وہ نہایت خوشی ہی اسی کہاتے ہیں اور بعض نسخ میں اقلام سے قلم مفرد یعنی ملک
 المعنی ہر وہ دولوں ایک ندی کنارہ یا وسط میں یا درختوں والی ندی میں کہے اور ایسی ہر ندی
 ندی کو انہوں نے قطع کیا جسکے قافل یا کلکین ایک دوسرے کی پڑوس میں نہیں یعنی بہت گہنی ان نہیں جب
 وحشی ایسی جگہ میں جاتا ہے زیادہ دور تا ہی کیونکہ اسی مختلف قسم کی درختوں کے شاخیں لگتی ہیں جنہوں
 الاعراب جب عرض بالکسر پڑا جاتی تو اس حالت میں لیتا اسد کی طرح اضافت ہوگی اور مسجور اور
 اقلام ہا مسجورۃ کا وصف ہے اور مسجورۃ بمعنا طم یعنی سابقہ موقت ہی یا عین عذوبت جکا پرہ وصف ہی

۳۵	مَحْفُوفَةٌ وَسَطُ الْبَرَارِ يُظْلِمُهَا	مِنْهُ مُصَرَّعٌ غَابِیَةٌ وَقِيَامُهَا
----	---	---

اللغة محفوفۃ گہرا اور اوسط طرف یعنی میں ہے جسی جلیبت وسط القوم ای شہم نقص علیہ القبیح

اگر لیتا ہوا

حد میں بخور و دھواں کا وصف

ناگ اور گھوڑا جاتا ہوا

یہ تمام بروزن کلام جمع پر آئے مفرد بالسی قصیدہ بصیغہ اسم مفعول قصیدہ مصدر باب یفعل کرا تا غایۃ نسبت
ہندی جہا اصل میں عینۃ یا کی فہم ہی تھا یا قبل مفتوح ہو نیکی باعث الف سی بدل ہو قیام جمہم
المعنی ایسی ہری ہوئی تھی جو بالسیوں کے بجا بیچ لیا اور گری ہوئی اور کٹری ہوئی انسان یا شہزادی ہو
الاعراب محفوفہ و سہر و صفت اور وسط الیداع محفوفہ کا ظرف ہے اور جملہ بظاہر آہ تیسرا و صفت
جس میں متبع اپنی متعلق کے مصدر غایۃ سی حال واقع ہے

۱۳۷ اَفْتَلَّكَ اَمْرٌ وَحَشِيَّةٌ مُسْبِقَةٌ | اخَذْتُ وَهَادِيَةَ الصَّوَارِ قَوَامَهَا

اللقا مسبوقہ و جنگلی گائی جیسا کہ کسی درخت کی پیٹا کہا یا ہو خذل جنگلی گائی کا اپنی بجے کی پاس
فی الصحاح خذلت الوحشیۃ اقامتے و لہا و یقال ہو مقلوب تھا ہی المتروکہ و ہادیۃ وہ
گائی جو سب آگے چلے صوار جنگلی گائیوں کا ریوڑ جو بیان مرادی اور زیر کستور کے نانہ کو بھی کہتے ہیں ایک
شاعر کہتا ہے - اذالام الصوار ذکرت لیلے + و اذکرھا اذا انق الصوار +

المعنی وہ ساندنی کیا ایسی گور خری برابر کی کہ جیسا ذکر ہو چکا یا وہ ایسی جنگلی گائی ہے جس کے سچے کو درختوں
پیٹا یا جو خورڈری ہوئی، اور اپنی ریوڑ میں الگ ہو کر اپنی سچی کے پاس رہے اور وہ گائی جو ریوڑ کی آگے
جانی والی تھی وہ اسکا قوام تھی یعنی وہ ایسی اسکی غنچا تھی کہ درختوں کے اسکا کام نہیں چل سکتا تھا۔
الاعراب ائتلك مبتدا محذوف کے خبری و حشیۃ متبع اپنی و صفت مسبوقہ اور خذلت کی مبتدا محذوف کے
خبر واقع ہے اور جملہ سمیہا دۃ الصوار قوام یا خذلت کی ضمیر فاعل حال واقع ہے

۱۳۸ خَشَاءٌ خَصِيْعَةٌ اَفْرِيرٌ فَاكُمُ يَرْمُ | اَعْرَضَ الشَّقَاءُ طَوْفَهَا وَبَغَامَهَا

اللقا خشاء صیغہ صفت باب نصر میفر غس ماخوذی اسکی معنی ہے بے ہمتی کے میں ہر ایک جنگلی گائی کو کہتے
ہیں کہ چونکہ اسکی چٹائی اور سچی کو سچی ہوئی ہے فزیر جنگلی گائی کا بچہ امفردی قرار جمع قرار لیتا ہے
کہ قبیل فعال پر سوچے چند محدودہ مجموعہ نہیں آتا جسکی ایک یہ بھی کہ یوم بصیغہ مجد فعال ناقصہ
ہی بمعنی لم یوم غشی کہتا ہے ایا نا فلا رمت مر عندنا + فانا نحیر اذالم یرم + عرض کی غفیر
پہلے گذر چکی ہے شقائق جیمہ شقیقہ مفرد اربتاریہ کے دوڑی ٹھیک ٹھیک در بیان میں جو رہا ہو ایسی
زمین نہایت سرسبز اور شاواہ ہوتی ہے شق سی خودی جسکے معنی میرنی کی میں چونکہ وہ برتیا بھی و سر
زمین یا رتیوں سے علیحدہ ہوا ہی لہذا اسے شقیقہ کہہ لیتے ہیں فی الصحاح الشقیقۃ القرعۃ بین الجبلین
من جبل الرمل تبت العشب و فی التبریزی الشقیقۃ رملۃ عظیمہ و قبل رملۃ بین ملتین و ہی اصل
صفة جعلت اسمًا و الخی ہا الہاء قال عاروق الطائی - ناقص لا محتمل الا یہی قد حرام علیک ملہ

میں جو وہ شقیقہ ہے

المعنی بظہر یوحیٰ اسی غافل یا یا ایں اسی صفت پوچائی بیشک مولوں کے تیر نشانہ سی خطا نہیں کرتے
الاعراب صاد فن فعل ضمیر راجح سو کو اسب فاعل عرۃ مفعول منها متعلق فعل فاصنہا جملہ فعلیہ پہلے جملہ پڑھو
اور متفرع ہی ان حرف مشبہ بالفعل منایا ہم لایطیش بہا ما جملہ ہو کر ضرر کل جملہ متبیینہ تہا ہے

۴۰ | بَاثَتْ وَأَسْبَلَتْ وَأَكْفَتْ مِنْ دُمَيْكَةَ | تَرَوِي الْحَمَامُ لَدَا ثَمْبًا كَتَمَهَا

اللغات بات رات اسی یا بیا فی القاموس من ادو کہ اللیل فقد بآت انتہی اسبیل بضعیفہ ماضی معانوم
افعال مینہ کا برسنہ پانی کا بہنا از اسبیل مینہ واکفٹ ٹپکتی والا وکفٹ سی ماخوذ ہی جسکے معنی پانی بہنے کے ہیں
مینہ کی اوصاف سی ہو کفٹ پہاڑ کا کنارہ۔ پسندہ کیونکہ وہ بھی ٹپکتا سی دیمہ وہ بارش جو برق کے ساتھ ہو
اور برابر برستی رہی جہڑی دوام سی ماخوذ ہی جسکے معنی ہمیشگی کے ہیں تھائل جم جمیلہ غور گنجان درخت
اور اصغر فراتی ہیں کہ جمیلہ اس بی کو کہتے ہیں جن بہت درخت ہوں اسکی اصل خل ہے جسکی معنی پیشہ کے
ہیں گویا وہ درخت اسکی بی پتہ نہ پہنچنے میں تشجاء بہت برسنہ تو کاف کی طرح مبالغہ کی لئے ہے
المعنی اسی رات آگئی حالانکہ وہ جہڑی جو درختوں یا درختوں کی بی بی کو تروتازہ کرے اسپر برابر لگی ہو
کچھ کم نہ ہو اور ممکن ہے کہ واکفٹ کا موصوف محذوف ہو یعنی کنارہ پہاڑ وغیرہ سی پانی ٹپکے اور سن سبب ہو
یعنی اسی رات آگئی حالانکہ پہاڑ کا ٹپکنے والا کنارہ باعث ایک ایسی جہڑی کی جسکا برسنہ لگتا رہی اور درختوں
یا درختوں کی ریت کو وہ تروتازہ کر رہی ہے یہ گیا اور اس پانی برابر جاری تھا۔

الاعراب بات فعل تام ضمیر فاعل والحال کے ہی جسکے جملہ واسل واکفٹ من دیمۃ الخ حال واقع ہے جہڑی
واکفٹ کا بیان ہے اور جملہ ترو ترو الخ آہ جہین دایما تشجاء ہا ترو کی فاعل سی حال اقم سی دیمہ کا وصف ہے

۴۱ | بَعْلُو طَرِيقَةً مَتْنَهَا مَتَوَاتِرًا | فِي كَيْلَةٍ كَفَرَتِ النَّجْمُ عَمَّا مَهَا

اللغات طریقہ مفرد سید یا خط جو پیشہ پر ہوتا ہی طرائق جمع صبت مفرد پیشہ متون جمع متواتر ہی دیکھو انیولا
کفر دانا یا باب ضرب ومنه الرماد الکفور وہ را کہہ کہ جسی ہوا فی مٹی ڈالکر ڈانپ دیا ہو قال الشاعری
الیدار با علی ذی القود۔ قد درست خیر ہما مکفور۔ عمام بروزن سحاب بادل غم سی ماخوذ ہو جسکی معنی
ڈانپ کی ہیں چونکہ یہ ہی اس کے جوانی کو ڈانپ لگتا اسی عمام کہہ لیتے ہیں
المعنی اسکی ٹپکے وسط پر برابر برنی والا مینہ اسی کی بات میں برسا کہ ستاروں کو کسی ابل نے ڈانپ لیا ہو تہا
الاعراب بعلو فعل طریقۃ متنا مفعول بہ متواتر فاعل نے لیلہ متعلق فعل جملہ کفر النجم عمام ہا جہڑی
اعل سی مقدمہ لیلہ کا وصف ہی کل حد فعلیہ بات کی فاعل سے حال واقع ہے

۴۲ | بَحْتَاتُ أَصْلًا قَالِصًا مَتَدَسِدًا | رَجْعُوبٌ أَنْفَاءٌ يَمِيلُ هَيَا مَهَا

اللغۃ اجتنب کسی چیز کی خوف اور پٹ میں جاننا۔ عجاج بیل کہو کہ تعریف میں کہتا ہی سمعنا واذ اما احتیاجہ
جونی کا محض اذ احلہ الباشا اصل خبرہ قالص او سجا یقال قلص الشیء قلو صا ارفع مراد اس سے وہ
کہو کہ لادرت ہی جی عربی میں جو فارہتے ہیں متنبذ الگ تنبذ سی خود ہر باب یفعل الگ ہونا عجیب جمع
عجب بروزن فلس فرد ریتی کی اغیری حصی فی الصحا و العجا یضیاء احد العجیب و هو اواخر الہول انقا
جمع نفا مفرد ریتی کا ٹیکہ ہتمام بالفتم وہ رہتا جو سبب کمال نرم ہونی کے مانتہ میں نہ سکی بلکہ سحر کو دیکھا
المعنی ای کہو کہ درخت کی جڑ میں گہستی ہے جو سبب الگ تہنگ ایسی آہل کے جڑ میں واقع ہی کہ اس کا نرم ہونا
نیچے کو ڈھکا جاتا ہے اور وہ گائی ہی ساتھ ساتھ آتی ہے

الاعراب تختنا فعل ضمیر کی جو فضا کی طرف پہرتی ہی فاعل اصل مقبول بہ موصوفہ قالص پہلا وصف فننید
دوسرا وصف عجیب انقا مع ایسی کا نثر بقدر کی تیسرا وصف تمیل لہ جملہ فعلیہ ہو کر انقا کا وصف ہے کل جملہ فعلیہ

۴۴ | وَتَضَعُ فِي وَجْهِ الظَّالِمِ مُنِيرَةً | كَجَمَانَةِ الْخَجَرِ سَلَّ نِظَامُهَا

اللغۃ احذاء بیان صدر لازم ہی وجہ کی اصلی معنی مہر کے ہیں اور ظلام اندھیری کو کہتے ہیں مرکبہ
ظلام سی مراد خود اندھیری ہی یقال هذا وجہ الرائی ہے ہوا الرائی نفسہ سجانہ مفرد سجان جمع چاندی کا دانہ
جو موتی کی مقدار پر بنایا جاتا ہی اور نیز دریا می موتی کو بھی کہتے ہیں بحر می منوب باوی بحرین با بحر فی نظام
وہ رشتہ ہی جس سے موتیوں کو پروتے ہیں

المعنی اور اندھیری چمکتی ہوئی و ایسی چمکتی ہے جیسے قریب بحر کے

باشندہ کی چاندی کی دانی یا دریا می ہوتے جن کا رشتہ دیر گسٹا جاو جائنہ کی معنی چاندی کی دانے

کرنی چاہیے جیسے کہ صاحب صحاح فی اس امر پر تصریح کی ہے

الاعراب تضي فعل ضمیر جو فضا کی طرف پہرتی ہی فاعل فو الحال منیدہ حال كجمانۃ الحجری متعلق فعل اور حال
قد سل نظامها مجرور بالحرف سی حال واقع ہے

۴۵ | سَحَى إِذَا احْسَرَ الظَّلَامُ وَأَسْفَرَتْ | يَكُونُ تَزَلُّعٌ عَنِ الدُّرَى أَنْ لَا مَهَا

اللغۃ احسار دور ہونا حسر کا مطاوع ہی جسکے معنی دور کر نیکے ہیں یقال حسرتی عن ذراعی کشف
والاحسار الانکشاف اسفار صبح کی سفر یعنی بیداری میں داخل ہونا زل زیل قولہ ذلول زل زلیلی
ذلیلہا پس لہذا نثری تناک مٹی از کام چمہ دم بروزن سبب مفرد کو ہوج کھر
المعنی یہاں تک کہ جب اندھیرا کھل گیا اور وہ صبح میں داخل ہو گئی تو تناک مٹی میں اسکے پاؤں پھیلنے لگے
الاعراب ماسبق کی ایسی غایت ہی اذا احسرت الظلام شرط ہی حالہ اسفرت اخسر معطوف ہے کہتہ فعل ناقص حال غلیب

نور علی بحر صحر

نزل عن النثری از لہجہ ہائیں لام فال اور من انحر و متعلق بہ بکرت سی قبر ہے کل جملہ فعلیہ خبریہ شرط ہے

۴۵ | عَلِمَتْ تَرَدُّدُ نَفْسٍ فِيهَا صُعَادًا | سَبْعًا قَوْلًا صَاعِدًا كَامِلًا اَتَا مُمْسَا

اللفظ علمہ بروزن کر مہم کیا بکار بجا نادر د بروزن نفعل آمد رفت کر نا تھا بروزن کتاب بمعنی نجات و نیز جمع نہی بروزن جملہ تالاب صعدا ندر وزن لایط ایک جگہ کا نام ہے تو غم بروزن غلب توام بروزن جھوٹی

المعنی موضع صعدا کی تالابوں میں بہت راتیں شیکے دن پوری تھی میراں ہو کر پھرے۔

الاعراب علمت بکرت سی میل اق و اور تود د سی جو ایل میں تتردد تھا جملہ فعلیہ جو علمت کے فاعل

حال واقع ہو شروع ہو تباہی اسدعا موصوف محذوف کا وصف واقع ہو یعنی ایلی جو منصوبہ الظرفیہ ہے

۴۶ | اَحَىٰ اِذَا اَبْيَسْتُ وَ اَسْحَىٰ حَالِي | اَلْمُؤْمِلَةُ اَرْضًا عَمَّا وَ فِطَامَهَا

اللفظ استحق مصدر بابا فعال تہن کا سوک کر پیسے لگ جانا اور پرانا چھوٹا حاقی وہ پستان جو دودھ

پری پو ہون فال بمعنی مفعول کے محاورہ جلی الخوض لہ سی خود پڑی حوض بہر یا ارضام دودھ پانا نظام دودھ

المعنی بیان تک کہ جب نہ امید ہو گئی اور پھر پڑی تہن سوک کر پیسے لگ گئی اور پرانی ہو گئی گردودہ پلانے

اور دودھ چھڑانی نے انہیں پرانا نہیں کیا تھا بلکہ وہ غم سی خشک ہو گئی تھے

الاعراب حتی ماسبق کی غایت ہے اذ شرط کی لہی ہے یشت فعل ضمیر کی جو کامی کی طرف بہتی ہے فاعل جملہ فعلیہ

ہو کر معطوف علیہ واسطی حاق جو تقدیر سی خالقہ میں ہے معطوف ہے یا جواب ذہبی اور دواوزائدہ ہر رضی

فراتی ہیں کہ واو فادہ کہی اندر ہی آجاتی ہیں اور خبریہ شرط پر داخل ہوتی ہی اور یہ بخش کا مذہب ہے جسے

فدا خبر نامساعد لہی واسطی واسطی پر دواوزائدہ ہر انتہی اور جملہ میلہ دھنعا و فطام ہا حاقی سی حال واقع ہو جملہ

۴۷ | وَ كَوْنَتْ رَدًّا اَلَا نَبَسٌ فَرَا عَمَّا | عَنْ ظَهْرِ غَيْبٍ اَلَا نَبَسٌ سَقَامًا

اللفظ اوجھ کا نا پھوسی گشتا ر و کبر را و تشدید میزای مجھے جھٹی آواز نہنک فی الصبح اقول نزل الرعد

وغیرہ آئیں بمعنی مونس و مخارج سے انس کیا جاو انسان وہ آواز جو سی جاو فیل بمعنی مفعول ہے يقال

انبت الصق سمعہ اس حالت میں اصاف بسوی موصوف ہو گئی دوج گہرانا۔ ڈرانا باب نصر بصر ظاہر

پہلہ جنگل کا رستہ سخت زمین غیب بیت زمین اور صاحب صحاح کی نزدیک ہی حنی مراد ہیں پودہ سقام

المعنی ہنی انسان کے بہک لہی حنی اسی جو بکا دایت زمین کے پیٹھ سی یا غائبانہ اور انسان کے لئے روک ہے

فائدہ غیب سے مراد اگر بیت زمین ہے تو اس حالت میں ظہر کی اصاف غیب کے طرف یا لای ہو گئی یا تشبیہی نہیں

زمین کے درمی میں ایت زمین سے جو غائبانہ ہوتی ہیں پیٹھ کی مشابہت ہی اور اگر غیب عمود کا کوئی پوشیدہ امر

لیا جاو تو اصاف تو بہر حال شکی لیکن مشبہ عام امر ہو جائیگا۔ تبریزی فراتی ہیں کہ ظہر غیب کے کنایہ جھٹی

امروہو تہا ہی عبد الشارق کہتے ہی سے نہ غنا دعوت عن ظہر غیب + فجلدنا جولہ ثم ادعونا + اے دعوت
 تادت عن مکان غائب عن عین تا یتقال فعل فلان کذا انظر الغیب وانا فی نجد عن ظہر الغیب
 الاعراب ورجعت ضمیر اسکا فاعل ذال انیس مفعول عن ظہر غیب تعنی کل حملہ علیہ ہو کہ موقوف علیہ ورجلہ
 والانیس مقام ہاجمین وضع مظهر موضع مضمر تین صنف ایسے حال واقع ہو جملہ فاعل ایسے حملہ موقوف ہو جملہ

نظر دینی

۱۴۸ فَقَدْتُ كَلَامَ الْفَرَجِيِّنَ تَحْسِبُ أَنَّهَا | أَمْوَالِي الْخَافَةِ خَلْقُهَا وَأَمَامُهَا

اللغات عدت بمعنی صارت ہی یا عدت کی معنی میں یہ کیوقت جمل فرج وہ فاصلہ جو اگلے پچھلے یا ورنہ
 میں ہوتا ہی ہو ولی بہت مشہورین مستعمل ہے بیان معنی صاحب معلوم ہوتا ہی بیان سخت مضائقہ اور معنی ولی
 ماشی کی ہی آتا ہی جیسے کہ تبریزی فی صفحہ ۱۹ پر تصریح فرمائی ہے خلفت چچا امام بروزن وراء آگاہ -
 المعنی یہ وہ ایسی حالت میں جلی یا ہوگی کہ وہ فرج یعنی آگے پچھے کو ہی خوف والی جگہ خیال کرتی ہی آگے پچھے کو زیادہ
 الاعراب اگر عدت بمعنی صارت ہے تو ضمیر اسم ہی اور کل حملہ اسمیہ جبین کلام الفرجین مبتدا ہی اور حملہ صلیب
 اسم کے مفعول اول وضم کی قائم مقام انہ مولی الخافۃ ہی خبر ہے اور خلفها وامامها کلام الفرجین ہی خبر ہے
 فی الرضی افعال الفتاویہ اذا دخلت علی ان المفتوحۃ فی ناصیۃ المفعول واخذ هو مفعولها المحقیقہ وہ
 لان مفعولها فی الحقیقۃ علی مقدم خبر وہ هو مصلح الخبر مضافا الی المبتدأ وان المفتوحۃ موصوۃ
 لہذا المعنی - اور اگر بمعنی سادہ ہی تو یہ حملہ ضمیر فاعل سی حال واقع ہی فی الصحاح وقلہ فقدت
 تم الکلام کا نہ قال فقدت ہذا البقرۃ فقطع الکلام ثم ابتداء کا نہ قال تحسب کلام الفرجین مولی الخافۃ
 اس تقدیر پر کلام الفرجین ایک علیہ جملہ ہوگا جسی عدت سی کسی قسم کا تعلق نہیں ہے

دوست کی بات سن رہی تھی

۱۴۹ حَتَّى إِذْ آيَشَسَ الرِّمَاءُ وَارْتَسَلُوا | عُضْفًا دَوَّاجِينَ قَالُوا لَا أَغْصَامُهَا

اللغات ماہ جمع رجمی مفرد تیر انداز ارسال جوڑ دینا قال القیوم وارسلت الطائر من ہذا اذا اطلقتہ
 من غیر تفسید مسلط کرنا قال اللہ تعالیٰ وارسل علیہم طیرا یا بیل غصفت بروزن حمر جمیع اغصاف مفرد
 وہ کن جگہ کان لگی ہوئی ہوں غصفت بالخریک صدر یا ب علم علم نیقال کلی اغصفت وکلاب غصفت
 ستر خیانت لادن دواجین جمع دواجین مفرد وہ بکری وغیرہ جو کہ زمین کبابی کہلائی اور کبابی بتائی ہوئی
 زجون بصد باسی ماخوذ ہی جگہ معنی قامت کر نیکنے ہیں قال ابن السکیت شاة داجن اذا الفت البیت
 استانت ومن العرب من یقول بالهاء وکنذک غیر الشاة وفی شرب لیلید کلاب البصید کذا فی الصحاح قافل
 نول مصدر خشک ہونا باب حبیب مثله الغصیل خشک ورجعت اغصام جمع عقم بروزن غصبتہم عقمہ بروزن
 عقمہ ہوتا کہ جب تیر انداز نا امید ہوگی تو انہوں نے ایسی کاری
 کو کہ توں جوڑ دینا جگہ کان لگی ہوئی اور بتائی

نظر دینی

الاعراب اذا نزلت الرماة شرط ہے وارسلوا خبری واورنا واسیر غفل ہے کما حقنا من قبل فلا تغفل

۵۰ فَلَخَقْنِ وَاعْتَكِرْتِ لَهَا مَدْرِيَّةً ۱۱ كَاللَّسْمِ نَزَّ حَلُّهَا وَتَمَامُهَا

اللتقا محقق پایینا متعذر فیفسہ ہر نقال حقہ بلحقہ من اب علم یعلم اعتکار مڑنا ومنہ اعتکار الخلا کا نہ کر بعضہ بعض عن بطو الخ لاء مذہبہ سینک - تیز سینک کا ہونا اور کئی کو اسے مار ڈالنا عمروا کا میوں کے اوصاف میں آتا ہی تا بقہ کتابی ہے شک الفیضۃ بالمدرک فانقذھا مثل المبیط فی فیض الفیض سمہرۃ یا تو سمہر معنی شدت کی طرف مشوب ہے اور نسبت زیادہ بالغہ کی لہی ہے حبیبی واللہ کہ بالاشاد وادب میں حبشہ کی بڑی گاو کا نام ہے جہاں کے نیزی مشہور ہیں یا سمہر دینہ کی خاوند کا نام ہے جو دو نو لکے نیزی بنا یا کر کئی الملعن سو وہ کئی اتنی دوڑی کہ اسی جائے اور وہ ایسی حالت میں مڑی کہ اسکا سینک سمہری نیزہ کی طرح نیز او پورا تھا یا وہ کئی اسی جائے اور سینک اسکا کتوں کے طرف مڑا جسکے نیزی اور تمامیت نیزہ کی طرح تھے

الاعراب محقق ہم اپنی فاعل کے جو ضمیر غنصہ کی ہی جملہ غلیہ ہو کر معطوف علیہ ہے اور اعتکرت جملہ غلیہ معطوف ہی جسکی ضمیر راجع بسوی غنصہ فاعل ذوالحال ہے اور جملہ اسمیہ ہا مہمہ جہین لہا ضمیر مقدم ہی اور مدرتہ مبتدا مؤخر جیکا وصف تھا وتمام کا لکھ کا لکھ رہی تھی حال ہے یا اعتکرت فعل ہے اور مدرتہ فاعل ہے اور اس حال ہے

۱۱ اَللَّنَّ وَدَهْنٌ وَاقْيَنْتِ اِنْ كَمَتْ نَدُ ۱۲ اَنْ قَدْ اَحْمَمَ مِنْ اَحْوَى فَمَحَامُهَا

اللتقا احم بعینہ اضفی معلوم باب افعال احمام مصدر قریب ہونا محاورہ احم خر و جاسی اخذ ہے جسکے معنی دنا خر و جنا کی ہیں احمعی کا یہ خیال ہے کہ احم معنی دنا جیم سی ہی جاہم لہی جو احم ہی وہ بعینہ جہول ہی اور اسکی معنی قدر کی ہیں نہ دنا کی - کسائی کہتا ہی کہ احم الاحم معنی حان وقتہ کی ہے یعنی تھوڑا دیک ہے جاہم لہی مروی نہیں ہے مگر ان سکنت شعر نداء سندیش کر کے کہتا ہی کہ یہ احم معنی دنا ہی اور سب دنی جاہم لہی ہی روایت کرتے آئی ہیں جس سے معلوم ہوتا ہی کہ معنی دنا جاہم لہی ہی لکھا ہی جتوت جتوت جتوت مفرد موت قتلش بن مالک کہتا ہی ہے ففک احز فان المحتوت تنسب ان بالمر فی کل واد جہا بروزن کتاب معنی محموم ہے یعنی وہ موت جو اندازہ کی گئی ہو

المعنی وہ گائی ایسے انکی طرف پیری کہ ان کتون کو دفع کر دے اور سنی بقین کے بیا تبا کہ اگر دم نہ کریں تو موزن سے لکھت

الاعراب للند ودهن ایقنت یرلام چونکہ جابر ہر اور جہ فعلون پر نہیں آتے لہذا ان کے بعد

مقدر کیا جاتا ہی تاکہ تاویل مصدر میں کہ دی اور یہ جار مجرور اعتکرت کی متعلق ہے ائی مخففہ اور اسکا

اسم ضمیر شان ہے جو مخذوف ہی اور جملہ غلیہ قد احم آہ خبر ہے

۵۲ فَتَقَصَّدَتْ مِنْهَا كَسَابٌ فَبُحِرَتْ ۱۳ يَدَمٌ وَعَوْدٌ فِي الْمَكْرِ سَخَامُهَا

الغنا تقصد کنی وغیرہ کا مرنا بقال تقصد الکلیہ خیر مہات حکما معینہ فقہ کا لہذا مع معلوم ہوتا ہے
 جسکی معنی توڑنی کے ہیں بقال قصدا العنی کثر وقتہ تقصد الارواح ای انکسارھا کسب بزور قلم
 ایک کتاب کا نام ہے کاسی معدول ہے جسکی معنی شکاری ہیں یعنی انکسیر سے تضرع خون آلودہ کرنا اصل میں
 تضرع کی معنی کپڑے کو گیر و سنی لکھی کے ہیں بقال صرح الثغاب اذ اصیغۃ بالمرحۃ از اصرح جو گو گیر کہتے
 ہیں مگر بصیغہ ظرف استقام بزورن غراب اہلہ سی ایک کتی کا نام ہے یہ جو ہری کی تحقیق ہے اور صاحب
 قاموس فرماتی ہیں کہ فارسی میں ہے مگر اصالی معنی دونوں کے ایک ہی ہیں حمہ حمہ سیاہی کو کہتے ہیں
 المعنی یعنی کسب کتاب کیا تو اسکی سینکڑوں کتابوں کو کہیں ہو کر گئی چنانچہ وہ خون آلودہ ہو گئی اور میں اسکی تمام کتابوں کو
 الاعراب تقصد فعل کسب فاعل صحتها جار مجرور متعلق فعل یہ جملہ فعلیہ معطوف علیہ ہے اور فخریہ
 پر ہم یہ معطوف ہے دم برتنوین تعظیم کی لئے ہو اور جملہ وغود رفی المکر سخا ماہا ہر معطوف ہے

۵۳ وَاجْتَابَ آدِيَةَ السَّرَابِ كَامَهَا

۵۴ فَبَنَّاكَ إِذْ رَقَصَ التَّوَامِعُ بِالطَّلْحِ

۵۵ أَوَّانَ يَلُومُ مَحَاجَةً لَوَّامَهَا

۵۶ أَقْضَى الْبَيَانَةَ لَا أَوْطَرِ رَيْبَةٍ

الغنا لایم جمع لایم وجہ کچل چکا رہتا چمکتا ہو کس سی خود ہو جسکے معنی چمکنے کی ہیں وکن ذلک اللہ اعز
 شاعر کتابی سے ملتا دانتی بعد نہاں لکھی + یلما عندہ فیما الحوادث تخطط + اور رقص سی اور رتی کا دورے
 ہر معلوم ہوتا ہے بقال رقص لال اضطرب فتحی اصل میں تو صفحہ کی جمع ہے جیسی ترستہ اور قری کر کے
 مفرد مستعمل ہے چنانچہ ہم تفسیر کا بدون ہاکی مستعمل ہے نص علیہ الفیوی اجتبیاب پہننا بقال اجتبیاب
 اذ البیۃ اذ جمع زد امفرد ہر ایک کپڑا جو پہنا جاؤ ذکر سی آہن انبار فرماتی ہیں کہ اسکا تشبیہ روا آن
 ہنرہ کی ساتھی ہے اور کبھی ہنرہ واوسی ہی بدل لیتے ہیں (رفا ئد) ہر ایک حمد و مدح آہم یا اسکا ہنرہ ہی ہوگا
 جو کسی حالت میں بدل لیا نہیں یا ثابت کی لئے ہوگا جو ہمیشہ تشبیہ میں واو کی ساتھ بدل جائیگا یا متقلب
 ہوگا واوسی یا یاسی بالحق کے لئے ہوگا جو واوسی ہی بدل سکتا ہی اور اپنی اصل حالت پر ہی رہ سکتا ہے
 تقریب کو تابی کرنا دینیہ تہمت شک ریب کا اصل مصدر ہے قوم لامت کرنا حاجۃ حاجہ حاجۃ

جمع حوائج انکے جمع نہیں ہے جو معنی حاجت ہے تو ام بصیغہ مبالغہ بہت ملامت کرنا والا
 المعنی سو میں ایسی سہاڑی سی جو ایسی گدی یا گاکی کی مشابہت میں اپنی ضرورت پوری کر لیتا ہوں کیسے
 تہمت یا اپنی تردید کی یا کسی ملامت کرنا یا کسی ملامت کی لئے جو اس ضرورت کے پورا کر لینے کی ضرورت ہے
 کرنا ایسی گرمی میں کہ جنگلی برتی جا شکتے وقت دریا کی طرح لہرائی ہوں اور وہ جنگل سر کے کپڑے ہی ہے

الاعراب تبتك کی باقضي متعلق ہے دفع الیوا مع بالضم مع انہی معطوفہ حملہ واختیار دیتہ الرباع کے
 جبین فاعل مفعول سے بھی ہے اقضي کا طرف ہے جبین قضي کا فاعل ضمیر مکرر ذوالحال ہے اور جملہ الافوظ ربتہ
 حال ہے جبین ربتہ معطوف ہے اور چونکہ بعض تردد ہے جو اقضي کے فاعل کا کام ہے ایسی لام جارہ کا حذف جائز ہے
 اور اگر معنی تمت لیا جاوے تو تو بھی حسب تصریح رضی کی تقدیر لام جائز ہو قال اللہ تک لا یخافون لہذا لام
 اور جملہ وان یلیم محاجتہ لوامہا تاویل مصدرین ہو کر ربتہ بر معطوف ہے

۵۵ اَوَلَمْ يَكُنْ لَكَ دَرِيٌّ نَوَارِيٌّ وَحَالٌ عَقْدٌ حَبَابٌ لِحَبَابِهَا

اللفظ وصال بروزن علام متبادل اصل ملائی والا اول مصدر باب ضرب بفتح مصدر باب ضرب
 رسی یا بعد کا باندہنا موصوف معنوی کی طرف مضاف ہے حبائل جمع جبل مفرد یہ جمع خلاف قیاس معلوم
 ہوتی ہے فی الحقیقہ حبائل اللؤلؤ رسی عمد امان لصال یا حبالہ الصید کا مفرد ورجح کی جمع حبائل آتی ہوئی
 حبائل المنا یا اسی اسبابہا حجام بروزن علام بصیغہ باب الف جہد م متباب ضرب قطع کرنا وصد لا یخافون
 منقطع ہوئی کی تا لیکہ کتاب ہے اصح حملہا الخداما۔

المعنی کیا وار نہیں جانتی کہ تیرے پیمانوں کی علاقوں میں بہت ملائی والا اور توڑنی والا ہوں مجھے بہت
 جوڑ توڑ کا ہوں یا کہ وار نہیں ہے کہ وصال کے خاطر جوڑ لگائی جاتی ہیں انکو میں بہت ملائی والا ہوں اور
 توڑنی والا یعنی جیب چاہتا ہوں تو وصال کے خواہش کرنا ہوں والا بھی اس کے ضرورت کچھ نہیں ہے
 الاعراب ہمزہ بیان تقریر کی ہے جو متوقف تو ہے ہی جیسی آیکر یہ الیس لك بقادرین قال الیوا
 ضللت الہزمۃ علی الہناتی فلحمض النقر یعنی حمل الخطاب علی ان یقر بامر بعدہ۔

۵۶ تَرَاكَ اَمْكِنَةً اِذَا لَمْ اَرْضْهَا اَوْ يَعْكِفُنِي بَعْضُ النَّفْسِ حِمَامًا

اللفظ تراک بصیغہ مبالغہ ترک مصدر باب نصر مضارع چوڑ دینا امکنہ جمع مکان مفرد اعتلاق موت کا
 چمٹنا ومنہ العلق للذیۃ وسائلہ بتعلیہ بن سید۔ وقد علقبت بتعلیہ العلق او لیا معنی الاران
 المعنی جیب کلین مجھے پہلے تین لہتیں تو نہیں چوڑ دیا ہوں کہ یہ کسی جانب سے اس کی موت متعلق ہو کسی جانب سے بیان ہوئی
 الاعراب تراک امکنہ ان کی لیے قریب غیر واقع ہی اذ لَمْ اَرْضْهَا تراک کا طرف ہے بتعلق کا سکون
 آخر ضرورت کی لمی ہے والا منصوب چاہیے تھا۔

۵۷ اَبَلْ اَنْتَ لَا تَدْرِيْنَ كَمْ مِنْ لَيْلَةٍ طَلِقَ لَدَيْكَ لَهْوُهَا وَنِدَامُهَا

اللفظ طلق وہ رات جبین شروی یا کوئی اور ایذا شدہ چیز ہوئی الصبح او یوم طلق ولیلۃ طلق
 اذ لَمْ یکن فیہا قولا شیء یؤیی ندام باب مفاعلہ سی مصدر مجھے مبادعت کرنا۔

المعنی بلکہ تو نہیں جانتی کہ بہت سی خوش رائیں جو منسی کیلئے اور شراب نوشی میں مزہ کی تہنج
الاعراب کہ یہاں خبر یہی ہے کہ اسکی تیز رداصل ہے طلق اسکا پہلا وصف اور لذت دہا و لذت
باعثا متعلق کے دوسرا وصف ہی کل تیز مزہ محلا مند ہے۔

۵۸ قَدْ بَتَّ سَامِدَهَا وَ غَايَةَ تَجَارِجِهَا | وَأُفَيْتُ إِذْ رُفِعَتْ وَ غَرَّ مَدَامَهَا

اللغاسامدہ مخفف خورات میں جبکہ عرب کہانیاں نہائی اور یہ فیض کا کام ہی ہندوستان
اسی داستان گوئی کہتے ہیں غایۃ نشان اعیانہ قعیہ نشان کہ اگر نا تاجر شراب فروش تجار و زرن
کرام جمع آہودین یعقوب کہتا ہی ہے ولقد اروح علی التجار و حلالہ بدلا مالی لینا لاجیادہ
ای ما لہ صنفی من السکر تنبی کہتا ہی ہے ولا من فی جناتھا تجارہ بکون دوامہا بقض النعال موافقا
مقابلہ کرنا دفت بصیرتہ ماضی مجہول رفع مصدر اٹھانا قیومی خراتی ہیں کہ رفع اجسام میں محمول
ہوتا ہی یعنی جو رفع کی حقیقی معنی ہے تو ہیں ہی مراد ہوتی ہیں یعنی حرکت و انتقال اور معانی میں موزون
مقتضای مقام کی مراد لی گئے ہیں جیسی دم الفلم عن ثلثہ واما ابو جهم فانہ لا یرفع لعضیبا عن عاتقہ
میں جو مراد سلب عصیان ہے نہ یہ کہ پہلے وضع ہو کر رفع ہو ہی چنڈ و کھا اٹھا یا جانا اس پر بردار کہ
اب شراب ختم ہو گئی پہلی قیمت یہ نہیں بک سکتی اور اگر رفع بمعنی بلند کر کے ہو تو اس حالت میں چنڈ
کی کپڑی کر کے یہ مطلب ہے کہ نئی دکانیں نکلیں جنہوں نے حسب عہدہ چنڈی کپڑی کی ہوئی تھے
مدام یروزن غراب شراب دہم سی اخو ہر کے معنی ہیشگی کے ہیں کیونکہ کوئی قسم شربت ایسا نہیں جس
دل نہ اکتائی تہی شراب ایسی ہیرے کہ اسی ہمیشہ پی سکتے ہیں اور اس سے دلشک نہیں ہوتا۔

المعنی جنین میں داستان گوینا اور بہت سے چنڈ و شراب فروشوں کے مینی ہائی جو شراب کے فروخت ہو جاتا
کی لپی اٹھائی گئی تھے یا شراب گران نہ ہو گئی لپی کپڑی کی تھے تاکہ لوگ پہلی دکانوں سے مایوس ہو کر واپس
نہ چلی جائیں بلکہ چنڈی کی نشان پڑی دکان ہی اگر شراب خریدیں جبکہ وہ اٹھائی گئی اور شراب گران
الاعراب غایۃ تاجر میں غایت بیلہ یہ معطوف ہو سکی ہے موجودہ اور اذ رفعت و غرما ہا و افیت کظرف

۵۹ اَعْلَى السَّبَاءِ بِكُلِّ آدَ كَنْ عَاتِقِ | أَوْ جَوْثَ قَدْ حَتَّ وَ فُضَّ خَتَامُهَا

اللغاسبلا گران کرنا سبب شراب کا خریدنا قال الجوہرے و ست الخمر سببا لکی اذا حملتها
من بلدالی بلد فی سببہ فاما اذا شربتها لبشرھا فبالطریقۃ انتہ اس سے معلوم ہوا کہ اس سبب کا وزن
فعل ہے اور مزہ میں اصل ہے یعلمو انما التجار و سبھا و صندہ السببۃ وہ شراب جو خریدی جا و صندہ قلاب
حسنانہ کان سببۃ من بیت راس نہ یکن مزاجہا غسل و صندہ السببۃ و برون حداد و شراب

ادکن وہ مشک جو پیرا ناموس کی لئے سیاہی لے ہو گئی ہو دکن سے خود ہر جسکے معنی سیاہی لطیف نال ہو کر
 ومنہ قول الشاعر صلت غصاقہ لم یکن جاق وہ مشک جو پیرا ناموس کی لئے خوشبو ہو جا اور بگل
 پر یا معنی من ہے قال الجوهري وقوله بكل بعينه من كل حوتہ لغتہ اول وہ مشک جو رال سے روغن کیا گیا ہو اصل
 معنی اس کے سرخ نال سیاہی ہے من قدحت بصیغہ مجهول قدح مصدر باب ضرب یا لو کہ در بعینہ و شراب کا نال
 فی الصحاح قولہ قدحت غرقہا قدح بصیغہ واحد مکرمول قدح مصدر باب ضرب یا لو کہ در بعینہ و شراب کا نال
 فضضت الکتاب کسرہ ختام وہ ٹی جس سے حرکت ہے اور مشک وغیرہ کی موہن کو بند کرتے ہیں۔ قولہ تعالیٰ
 ختامہ ملک الی اخرہ لان اخر ما یجد نہ رلغۃ السلب
 المعنی میں شراب کو جو یہ پہلی پرانی مشک یا پرانی سرخ نال سیاہی ہو چکی شراب یا لون کا نال جا اور اس کی ہر ٹوٹی جاکر ان
 الاعراب علی فعل فاعل ہے سیاہی مقبول ہے بکل ادکن جاق متعلق فعل او ملطف کے لئے ہے حوتہ موصوفہ حوتہ صلا
 معطوف علیہ فضخام معطوف حوتہ معنی مصف کے ادکن معطوف ہے یا بیان معنی میں ہے (فائدہ)
 اس شری ثابت ہوتا ہے کہ او صرف جمع کی لئے ہے ترتیب میں شرط نہیں اگر ترتیب ملحوظ ہو تو جو ابھی تک کہ
 فضخام ہا قدحت پہلے ہوتا اور سطرچ و خدات کا قول اس حدیث و ادنی و قولہ نموت و نحی

۶۰	وَصَوَّرَ صَافِيَةً وَجَدْتَ كَرِيْنَةً	يَمُوتُ تَابًا لَّهِ اَبْهَامُهَا
۶۱	بَادَرْتُ حَاجَتَهَا الدَّجَاجُ لِسُحْرَةٍ	لَا عَلَ مِنْهَا حِينَ هَبَ نِيَامُهَا

اللغاب صبح کی وقت شراب کا پینا فی الصحاح الصبح الشراب الغدا صد کا عنوق ہی صافیہ مصفا شراب
 محذوف کی لئے تحت ہے جذب کا لفظ اس سے امر پر قرینہ کہ یہاں مصدر معنی راوین جذب ایک جگہ سی و سکر
 جگہ لینا فی القاموس یقال جذب الشیء حوله عن موضعه کو نیتہ کا نیوالی نوٹڑی کر اس سے ماخوذ ہے جو عود
 کو کہتے ہیں اور بعض کے نزدیک چنگ ہے کہ یہ کہتا ہے صعل کیا فلة القنطاریہ + وکان جوء جوء صغیر
 حوتہ بصیغہ مفعول

تو تیر مصدر باب تفعیل تازین چڑنا یا تبتیال باب فاعل سے مصدر ہے اول اس کا مجروح اصلاح کرنا یہ اس کا
 جیسے قلت سے قتلہ بنا یا جاؤ فی الصحاح ای فضله یا ہما اہام انکو ہا مقروءت ہے یا ہما اہام اہام
 مبادرت کام کر نہیں کسی پر سبقت لیجا اصلہ اس کا الی ہے دجاجة دال کا کسر فتح دو نومروی ہیں مفرد جمع
 ہر بختین جیسے عناق و عنق و کتاب و کتب اور کہی دجاجة ہی اس کے جمع میں آجاتا ہے کسر بت ہی
 سورج جیکہ اندھیرا ہو علی دوبارہ شراب پینا ہے بصیغہ واحد مکرمول غائب ہے مصدر باب ضرب

۲ صوبی شراب یا

۴

۱۰

رجوم کر نیکی ہیں

نیز سیدار ہونا تمام جمع نام مفرد ضمیر مجرور کے سحرہ کی طرف پرتی ہے۔
 المعنی بہت سی شراب نوشی چینی پہنائی شراب کے اور بہت سی کشش گان لوندی کی ایسی اردو سازگی جس سے
 آگے ٹٹا یا راز تابی اور اسی سوار تابی کہ میں بہت سویری اندھیری اندھیری اپنی حاجت کو فرخون
 سبقت بجا کر اسے پورا کرتا ہوں تاکہ جب سوئی والی جاگن اس سے دوبارہ سیراب ہو جاؤں۔
 الاغراب و صبیح پر یعنی اسے صبح مصدر جو صاف کی طرف مصاف ہے اور معنی صبحی شراب کے ہی ہے
 اس حالت میں صاف کی طرف اسکی اصناف و صف کی طرف ہوگی یا خاص کے عام کی طرف اور جذب کریندہ
 صبح پر معطوف ہے جو تو اسکی متعلق ہے اور جملہ تالہ الہام ہا موثر کا وصف ہے اور جملہ بات در حاجت انہم جملہ
 حاجتہا الٰہ میں حاجتہا الہا صاف کا وصف ہے اور جواب ہے اور حسب ہمارے یہ تحقیق کے اس سبب کو تقدیر
 ثانی میں ضرورت نہیں ہے اور اس میں صرف شراب نوشی کی طرف ضمیر ہوتی ہے تاکہ جذبہ کی یہ حالت سیر
 قیاس کے جادو جیسے ہم پہ بیان کر آئی ہیں ابان اللہ واحد الفقیہ میں صرف ایک باکیہ کی طرف اشارہ ہے
 تاکہ دوسرا سیر قیاس کیا جاوے اور یہ شعر اے کی اس شعر کے ہم مضمون ہے فقہنا و لما یصلح دیکنا الی جو نہ عند
 حدھا

۴۳ وَ عَمَّا دَرِیْجٍ قَدْ وَ ذَعْتُ وَ قَدْ رَفَعْتُ اَقْدَنْ اَصْحَبَتْ بَیْدَا لِمُتَمَّالٍ فِی مَاصِهَا

اللغاة اداء چاشت موت ہی آہن انباری فراتی ہیں کہ اسکی تذکرہ مسجع نہیں ہے ان اگر کوئی معنی اول
 بنا کر اسکی تذکرہ متعل کرنے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے عدوات جمع بیان یوم کی معنوں میں ہے علی انص علی استاذنا
 ادام اللہ فیہم مصاف بسوئی وصف ہو کفایتہ المتخف میں ہے یوم رام و ذیم اذا کان شدیدا لیریم اافی فرات
 میں یوم دیم علی الاضافہ ہی جائزہ فیومی فراتی ہیں کہ اضافت کی حالت میں یہ مخفف ہوگا اور توصیف کے
 حالت میں مشد د یعنی سچ بہر حال غدا کے سچ سی مراد وہ دن ہے جس میں سخت ہو جائی اور سچ کا لفظ عموماً موزی ہوا
 میں متعل ہے جیسی باج کا خوش ہوا میں کلام الہی میں اس امر کا پورا پورا لحاظ کیا گیا ہے قرۃ بفتح فاف ہندی ات
 لیلۃ محذوف کا وصف بقیال لیلۃ قرۃ ای نادرۃ اور بالکسر شندک کہ کہتے ہیں اشد العطش خرقۃ علی قرۃ
 و قالوا احد خرقۃ تحت قرۃ پہلے معنی نہایت موزون اور مناسب ہیں۔

المعنی بہت سی سخت ہوا والی دن اور شمشیدی ایں جنکی لگ شمالی ہوا کی آہتہ میں تہی انکے سختیوں کو مینی روکیا
 سخت ہوا اور شندک سی خط مرادیتی ہیں جب بہتر دن بکروں پر گذارہ کرنیوالی ملک پر یہ آفت آجائے
 نووہ نہایت ہی بھری ہو جائے دیکھو یہ شعر ہے و صہنہم تستکشط الریم نوبہ + لیسقط عنہ و هو النوب
 معصم + نیز یہ شعر ہے یصفقہ من الریم بارد + و کلبا لیل من حادی مصر + نیز یہ شعر ہے دعی الہا
 فنیۃ باکفہم + من الحزنی برد الشتاء کلوم + نیز یہ شعر ہے والی لا دعوا الضیف بالاضواء بعدھا

کمالاوض تضام الجلیۃ جامۃ نیز یہ وہ دام لیکن ایک یعدو و دہ + من اللیل سخطا ظلمہ وغیرہا
نیز یہ وہ اعاد لیکن لا ضیاف لیلۃ + نزول القری امت بلیلا شہا لہا +
الاعراب واو یعنی رب عذۃ دیم مجرور رب قرۃ مع انی وصف قد اصیت بید الشمان فامام ہا عذۃ معطوف
قد وزعت جو مثل قرۃ ہا عذۃ کا وصف یا جواب رب علی ما حققنا مراداً۔

۶۳۷ وَلَقَدْ حَمَمْتُ الْحَى حَمِلَ شَكِيَّةً | فَرَطُ وَشَاخِي إِذْ عَدَوْتُ لِحَامِيهَا

اللغۃ شکہ کوئی تیار جو بیجا شک سی فعلہ معنی مقولہ ہی جواب نصیر صری مصدر یقال لشدۃ اللط
فی السلامہ اذ السبب شکہ شکا فرط وہ گہوڑا جو دوسرے گہوڑوں کی تیز روی کی غٹ سبقت پہنچا لیا جو
محاورہ فرطت القوم افرطہم فرط اسی سبقت میں سی اخذی ومنہ فرط اقطا اسی مقدار ہا الی الوداد والملا
قال الشاعر ومنہل وردتہ لبقاطا + لم اراذ وردتہ فراطا + الا محام الودق والقطاطا + وشامہ
وزن کتاب اصل میں چمک کا ایک تہہ ہونا چسی موتوں کے ٹکڑے اور تین بطور جمیل کے ہنار کرتی میں فتح او فتح جمع
المعنی میں قسم کہا کر کہتا ہوں کہ اپنی بہائی بندوں کو مینی بجا لیا بجا لیکہ میری بہتیا روں کو ایسی گہوڑی
اشارہ کیا تھا کہ اسکا گام صبح کی جلنی کے وقت میری گلے کا مارتا تھا۔ عرب کے لوگ گہوڑوں کی کھال میں گلے
میں ڈال لیا کرتی تھی جب کوئی شکا نکلا یا حادثہ درپیش آتا تو فوراً گام دیکر تدارک کر لیتے پہلے گام کا نہ بناؤ
امروں کو ظاہر کرتا ہی ایک نو گہوڑی کا فرمانہ دار اور مرکز ہونا کہ جب چاہیں گے گام دیکھتے ہیں اور وہ بہت
تکلیف کا سہی نہیں دوم خود انکا ایک اعلیٰ درجہ کی سوار ہونی پر کہ جب چاہتی تے گام دی لیا کرتی تھے
چنانچہ ایک جامی کہتا ہی + لیت علیہم اذ بعدون اردتہ + الا جیاد قسۃ البع والجم +

الاعراب لقد حمیت الحی جواب قسم جسر لام دلالت کرتا ہی اصل میں یون تھا واللہ لقد حمیت الحی اور حمل شکی
حمیت کی ضمیر فاعل سی حال واقع ہی اور حملہ وشاخی اذ عدوت لجامہا فرط کا وصف ہی

۶۳۸ فَعَلَوْتُ مُرْتَقِبًا عَلَى ذِي هَبْوَةٍ | حَرَجَ إِلَى أَعْلَامٍ مِهْرٍ قَتَامُهَا

اللغۃ علو چڑھنا متعدی بنفسی یقال علوتہ ای قیۃ مرتقبا بصیغہ ظرف ازانی یقال بروزن
وہ اونچی جگہ پر چڑھ کر دہن کے حالات دریافت کرتے میں ہبۃ عبارت ہبوات جمع ایک شاعر کہتا ہی +
یتد ولنا اعلامہ بعد العرق + فی قطع الال وھبوات الدق + حرج بروزن وقت و حسن مکان تک
جسمین درخت بہت ہوں اس طرح کی بیت الفاظ آئی ہیں جو حسن و کشف و دلون کے وزن پر پڑیں گے جس میں صیغہ
وحد تغیر و فرد و دقت و دقت وغیرہ اعلام جمع علم بروزن سبب مفرد و قتام عبارت۔

المعنی میں ایک اونچی جگہ پر رہنے والے کوئی ایسی چیز یا جو بہت عیاز ناگ و گنجان و خوشن طبع و ارقم ہو اور کاغذات ہوں گے

اللغۃ علیٰ فاعل مرقباً مفعول بہ موصوف علیٰ ہی صہوق حرج حرجین فی سہوہ کا پہلا وصف متعلق ہو کر مرقب کا وصف ہی اور جملہ امیہ الی اعلام میں آجہ میں طرف خبر مقدم ہے ذی صہوق کا دوسرا وصف ہے اور ہو سکتا ہی کہ حرج سی مراد قریب ہو کیونکہ قریب لازم قتام کا فاعل ہو الی اعلام میں متعلق حرج ہو اور علیحدہ بنانی کی کچھ ضرورت نہو اس حالت میں شعر کی معنی میں ہے فرق آجائیکا یعنی میں ایک ایسی اور بھی جگہ پر چڑھا جو غبار ناک ٹیلہ پر واقع تھی اور اسکا غبار دشمنوں کے جھنڈی کی طرف قریب تھا۔ رہی یہ بات کہ قتامہا کی تفسیر کی طرف راجع ہو اسکی نسبت صرف اسقدر کہنا کافی ہے یا ذی صہوق بقیہ کی تاویل میں ہے یا خود صہوق کی طرف راجع ہی جس سے غبار کی کثرت علی سبل التجرید ثابت ہوتی ہے اور اعلام میں الی تفسیر دشمنوں کی طرف راجع ہی جو سیاق کلام میں مفہوم ہو سکتے ہیں

۶۵ حَتَّىٰ اِذَا اَلْقَتْ يَدَاہِیْ کَا فِیْہِ | وَاَجَزْنَ عَوْدَاتِ التَّغَوُّدِ ظِلَامُہَا

اللغۃ کا فرسیہ رات کفر سی اخذ ہے جس کے معنی ڈھانسی کے ہیں فی الصحا الکافر اللیل الظلم نہ لیستہ بظلمہ کہ شئی آجہ بصیفہ واحد ذکر غائب از باب فاعل بات کا چما جانا۔ ڈھانسی لینا بقا ل الحیۃ اللیل عودات جمع عوزہ مفرد ہر ایک خنہ لٹائی میں ہو یا سرحد میں جس سے انسان ڈری تغود جمع تغرود و شہر و کے سرحد جو کہنے جگہ ہو فی الصحا موضع المخافہ من فروع البلدان ہندی میں اسی ناکا کہتے ہیں المعنی یہاں تک کہ جب سوچ اپنا ماتہ اندھیری ات میں الای یعنی قریب کے ہو اور ناکو کچھ اندھیری کی شکل کی گاہوں کے الاعراب الفت ید فی کافترہ جملہ احوال التغوی علامہا الفت بر عطف ہی اور جزا آیندہ شعر میں ہے

۶۶ اَسْمَلْتُ وَاَنْصَبْتُ کَحْدَمِ صَنِیْفَةٍ | جَوْدَاءُ یَحْصُرُ دُوْنَهَا جُرَامُہَا

اللغۃ اسمہا ل نرم زمین میں نرم تر تا بقیا ل اسمہا القوم صا د والی اسمہا انتصاب کہڑی ہو تا جندم کبر و جیم تہ مفرد جدوع اجداع جمع متنیفہ بصیفہ اسم فاعل تخریج ذوق کا وصف ہے اور بی درخت اناؤ الشیء سی ماخوذ ہی جس کے معنی جہان کے اور برسی کے میں جوداء وہ کجور کے تہی شاخیں سب جہاڑ دی میں محصر بصیفہ مضارع معلوم محصر مصدر باب علم علم تک سیدہ ہو جانا تا جوام کجور کا پہل توڑیو الا بقیا ل جرمہا الخ المعنی تو میں نرم زمین میں نرم آیا اور حال یہ تھا کہ وہ گھوڑی ایک اونچی کجور کے تنہ کی طرح کہڑی تھی جس کے ڈالی تہی سب جہاڑی گئی ہوں اور بہت اونچی ہوئی باعث اسکا پہل توڑنی والا تنگ سیدہ ہو جائے الا عراب اسمہا ل اذا کا جواب ہے اور جملہ و انتصبت کحدم صنیفۃ الخ جہیں جوداء اور محصر و نہا طرام صنیفہ کا وصف ہی اسمہا کی تفسیر فاعل سے حال واقع ہے

۶۷ رَفَعَتْہَا طَرْدَ النَّعَامِ وَشَلَّہَا | حَتَّىٰ اِذَا اسْتَحْتَّ وَخَفَّ عِظَامُہَا

اللغاً ترقیم اونٹ کو کرنا اور چنے پر لڑکھچنے کرنا طرح اونٹوں کو ادھر ادھر سی گھیر کر لانا طرہ ت لابل الی
ضمیمہ میں نوا جہا ونیز شکار کو ادھر ادھر سی گھیر کر لانا و منہ الطریق وہ شکار جو ادھر ادھر سی گھیر کر لانا یا جو
نیز زور کرنا اور مانگنا نقال طرہ تہ قد صہب نعام حمام کی طرح رسم جنس سے شتر مرغ مثل دور کرنا۔ مانگنا
اونٹوں کو ادھر ادھر سی گھیر کر لانا فی الصحا شملت الابل اسلہا سئل اذا طرہا -
المعنی یہی ایسی گرایا کہ شتر مرغ خون کو ادھر ادھر سی گھیر لے کر گیا کہ گائی اور اسکی زبان سے بگوئیں
الاعراب طرہ النعام مقول لہر جیسے حد الملو میں اچا عرب انقر آج کہا ہو یا ابتغاء الخشب سے
وان قربت یوالبائکم + خلاقی وہا ذی ابتغاء الخشب جیسی تفسیری نے بیان کیا ہے۔

۶۸ قَلَقْتُ رِحَالَهَا وَاسْبَلْتُ خَدَّهَا | وَأَبْتَلُ مِنْ زَيْدٍ اَلْحَمِيمِ جَزَائَهَا

اللغاً قاتی علم تعلیمی مصدر ہے ہنا رحالہ چرمی میں جبین لکڑی نہیں ہوئی اور سخت دور انکی وقت کہو
پر وہی ذاتی میں رحائل جمع عام کہتا ہے + ومقطع خلق الرحالہ تسابیح + باد نوا جہہ عن الا طراب
عشرہ کہتا ہے + افلا زال علی حالہ تسابیح + طہ نقاورہ الکاء مکلم استبال مشیا انسون کا ہنا خذر
سینہ اسبل خراخرا الخ کی طرح مجازی نسبت سمجھنا چاہئے ابتلال تر ہونا زید جاگ وغیرہ جو بانی پر اچا بی تحیم
صل میں گرم بانی کو کہتے ہیں مگر مجاز بمعنی پسینہ کی ہی آجاتا ہی + ومنہ الاستحمام سینہ لانا فکانہما السحج
بماء + وحلی عربان اراح وامطر + حذام بروزن کتاب تنگ حزم بروزن کتب جمع
المعنی تو اسکا چرم میں بدین ڈسلا ہوئی ہو الا اور اسکا سینہ بہ گیا اور اسکا تنگ پسینہ کی جگہ اسی تر ہو گیا
الاعراب جملہ قَلَقْتُ رحالہا اذا کا جواب ہے جملہ اسبل نہا معطوف ہے ابتل من زید الحميم حرام ہا کی طرح

۶۹ تَرَقَّى وَنَطَعْنَ فِي الْعَنَانِ تَشْتَحِي | وَرَدَّ اَلْحَمَامَةَ اِذَا احْبَكَ حَمَامُهَا

للغاً ترقی بصنیع واحد مونت غائب باب علم تعلیم دتی بروزن فعل مصدر بطریق غیرہ میں طرہا
جملہ فی متعلی ہے یقال ترقی فی السلم وغیرہ من ناب تعجب فیض علیہ الفیض طعن فی العنان کے معنی یہ ہیں کہ ہوا
گ کہنے کر کمال خوشی سے ملے فی الصحا والفرنس بطعن فی العنان امدہ ونبسط فی البیر طعن کے معنی جلتے
ہے میں اور عنان بروزن حمار کے مضہاگ کی ہیں۔ اعنہ جمع انتھا یا میں جانب پر زور ڈالکر چلنا ہے
عناہم انتھی سے سید ای اعتماد علی الجائیلہ فیہر حمر اسکا کھٹکے معنی کنارے ہیں وردہ وردو کا اصل مصدر ہی
بضرب البصر کے جسکے معنی ہیں بانی پر جانا عام اس کے آسپن کہے یا نہیں منصوب نیز غ خافض ہے ای کہ وہ
کامتہ حمامہ کا اطلاق عرب ہر ایک طوق والی جاوور پر کرتے ہیں جبین لوا کیو تر۔ فاجتہ وغیرہ سبل
بن مذکر مونت دونوں پر اسکا اطلاق آجاتا ہی قرینہ تہر کے بی ضروری ہے وجہ ج کا قول اذا اردت

تصحیح الدکر قلت راست حماما علی حمامہ ایذ کر علی ایذہ اسی ترمیم کیطرت مشیر ہے اجد بصیغہ واحد ذکر کا
باب فعال اصل میں متحد بمعنی جلدی ہی خود ہو یعنی بہت جلدی کر رہا یا جلد بمعنی کوشش سے مشغول ہے یعنی
بہت کوشش کر رہے تمام یہاں بمقابلہ حمامہ مذکور ہے۔

المغنی باگ کینچیکر بڑی خوشی سی چلتے اور بڑھتی ہے اور چلتی میں بائیں جانب پر زور ڈالکر چلتی ہے
اس پیاسی کبوتری کیطرح جو پانی کو جاتی ہوا اور اسکا کبوتر ہے بہت سعی کرتا ہو۔

الاعراب ترقی فعل ضمیر راجع بسوی کبوتری فاعل جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ تطبیق فی العنا معطوف
جبر و نتیجہ معطوف اور ود حمامہ منصوب نیز معطوف جبر و نتیجہ کی متعلق ہے اور جملہ اذاجد حمامہا

۷۰	و کثیرۃ عذراء ہا جھو لہ	تروحي نوا فلهما ويحشي ذامها
۷۱	عذبة تشدد بالذحول كاتها	جن البديرو اسيا اذامها
۷۲	انكرت باطلها ويوت بحقها	عندي فلم يفخر علي كرامها

اللغاة عراب جمع غریب مفرد ضعیف معنی فاعل ہے وہ شخص جو اپنی وطن سے دور ہو جا کر غریب شخص غرائباً
بعد عن وطنہ ہو غریب تو اقل جمع نافر وہ مفرد وہ عطیہ جبکہ دنیا ضروری نہ ہو ومنہ نافر الصلوات دام
عیب باب منع معنی حاصل مصدر کے فی الصلوات دامہ یدامہ ذاعابہ وحققہ غلب جمع اقلب مفرد مونی کر
والاصل من شیر کی وصف میں آتا ہی قال الشاعر یلتیہ فی الشوق شیط تشدد و بصیغہ واحد مؤنث غائب
باب تفعلیل اصل میں تشدد رہا ایک تاکو تخفیف حذف کیا گیا تشدد مصدر اصل میں معنی لنگوٹ باندھنی اور
کی جو تروٹن میں رکھنی کے میں مجاز بمعنی ہر کی لمی مستعد ہونی کی آتا ہی یقال تشدد فلان اذا هبها للقتال
بالذحول ہر بار ہر سبب جیسے فیللم من الذین ہادوا میں علی انفس علیہ الرضی فی ذحول جمع ذحل مفرد کینہ عدو
یقال طلب بدلتہ ای تیارہ جن جمع جنی مفرد جسی حش اور وحشی جن ہی خود ہی جسکی معنی چھپنے کی چونکہ یہ
ہی انھوں سے چھپے ہوئی میں بندہ انہیں جن کہتے ہیں تیکہ ایک وادی کا نام ہی جو کثرت جنوں میں مشہور ہے
ہی صاحب فراتی میں جعلی صراح القرتین عالمجا + مینا و نکین لیک شمشاد + دو اسی جمع ریشم و
جما ہوا ومنہ الحیال الراضیہ اقدام جمع قدم مفرد و وزن سبب یا وزن مؤنث ہی اصل میں قدم علیہ مؤنث
علم کا مصدر ہے جو یا وزن پر اسلئے اسکا اطلاق ہوا کہ وہ مقدم ہو یا قال الفیثی واصل القدم ما قدمہ
قدامک انکار منکر کرنا کتاب کرنا صلہ علی متصل ہے یقال انکرت علیہ فعلہ انکار اذا اصبته و لہیتہ نیز
نہ بھی تھا یقال انکرۃ صدقہ نہ تو کثرت بروزن قلت تو مصدر را قرار کرنا یقال باء بحقہ احقرت بہ کذا ذکرہ

القیوم فخر نصیب علی کسی پر فخر کرنے میں غلبہ عجیب نا۔

المعنی ثابت سی گہر غریب لوطن بہت ہی تنہا کوئی جانتا ہی نہا نہیں تھا اور انکی عطیہ کی امید کی تھی اور انکے جیسے ڈرا جاتا تھا (۱) وہ بڑی موٹی گردون والی شیر میں جو قدیمی کینو کے باعث ڈرا ہی مستعد تھی کہ گویا وہ وادی بدی کی دیو میں کہ انکی پاؤں خوب جی ہو جو میں (۲) کہ جو بات اس گہر میں باطل اور کھوٹی معلوم کیے میں اسکی بابت انہیں نہ زلزل کر کے اس سے روک دیا اور جہر کی دی اور جو اس میں کمر نزدیک سچی اور کھری تھی اسکو مٹی تسلیم کیا اور اس گہر کے اشرفی فخر میں مجاہد غلبہ حاصل کیا۔

الاعراب کثرت پر و او مہنی رب اور بہ دار محذوف کا وصف اور

وصف جمہور اسکا دوسرا

ہی اور جملہ تجویز افلاہا دھختہ دامہا عریاء ہا کی ضمیر صاف ایسے حال واقع ہر دم اور غلبہ ہم ہی پہلے

وصف تشذربالذول اور دوسرے وصف کا نہا جو الیہ انم حسین و اسباق اذما جن کا حال ہے قصم

کی خبر ہی اور انکے باطلہا مع انی معلوف دیوت بجمہا اعتدلا حسین ضمیر تکم ذوال حال ہے اور جملہ

یغفر علی کرماہا اسے حال واقع ہی جواب ربے یا یہ ہے بحر و رب کا وصف ہر جیسے کہ ہم پہلے بیان کرتے

ہیں۔ ان شعروں میں انکو کی طرف اشارہ ہے جو لید کو اپنی باتوں میں بن یاد عیسیٰ پیش آیا جو نعمان مندر

کا زیم تھا آقا فی میں ہے کہ ایک دفعہ لید کا قبیلہ بنو جعفر بن کلاب نعمان بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوا انتہا

بعد سلام واپس ہوا تو ربیع فی انکے حق میں کچھ برابر بولا کہ دوسرے دفعہ جیسا کہ کی اپنی حاضر ہوئی تو انہیں کان براج

کچھ متغیر معلوم ہوا اور پہلی سے آگے نہ پائی ربیع کی کار سازی انپر کہل گئے آپس میں ہونی لگیں البتہ درخت

کیا تو انہوں نے ایک ماموں کی کل عنایت اسپر اظہار کیا۔ البتہ کہا کہ کی طرح مجھی تھا کہ خدمت میں بچلے اگر خدا نے

چاہا تو میں اسکا بدلہ دوں گا بنو جعفر فی اسکا سر موند کر اسی لباس فاخرہ پہنا یا اور نعمان کے خدمت میں حاضر ہوئی

اسوقت ربیع بادشاہ کی ساتھ کہا راتہا موقع یا کہ کچھ عرضداشت انکو کی ربیع فی اعتراض کیا مجھوڑا البتہ کچھ

شعر کہ جبکہ مطلب یہ تھا کہ آپسے ساتھ کہا نا لکھا ہی اسی مرض برص سے وغیرہ جس نعمان نے کہا فی ہی تہ

انہا یا اور ربیع شرمندہ ہو کر اٹھ کھڑا ہوا اور یہ کہی بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔

وَجَزَّوَرَايَسَادَرَعَوْتُ لِحَنَفَهَا اِمْعَالِي مَشْتَابِه اَجْسَامُهَا

اللعازز وہ اونٹ جو زوج کی جانے لگی ہوں نہ کہ موت میں نہا و سی ایسا دروزن صاحب جمہور

مفرد حواریہ مصدر باب ضرب جو اکیسلا نیز یکے سے اوٹوں کو نیم کر کی انکا گوشت تقسیم کر کے بی ای میں کیا

شاعر کہتا ہے۔ اقول لم بالتعب اذ بیسرفنی الم تیشوا انی ابن فارس ہدم فی الصحاح القوم الخ

لے ابتر وہا واقتمہا معانی جمع معانی بروزن متبر بفر دجوی کا ہر ایک تیر۔

المعنی ہے ایسی نٹ دیکر کہ تو ان کو کہیں انکی قربانی کی لئے ایسی تیرو کچھ ذریعہ دیکھنے کے اجنا متا بہ تیرا کہ وہ پہچان نہ جاسکتے
 الاعراب او یہاں پہچنے سے ہر دو ایسا درجہ و رتبہ دعوتی تحت نام ہی متعلق مغالوت متشابہ اجسام ہا کی
 جسین متشابہ اجسام نامتعلق کا وصف باعتبار متعلق کے یہ جواب رتبہ یا مجرور رتبہ کا وصف ہے کما ذکر نامدار

لوگوں کو بلایا۔

۷۴ اذ عوبہن لعلہا قر او مطلق | بئذ لنت بحیران الجمیع لعلہا مہا

اللغا عا قریا جع مطلق پر والی مطلق۔ مطابق جمع جیدان جمع جار فرد مہا لعلہا جمہ مضموم
 المعنی میں تیرو کچھ ساتھ ہی باجی و اوٹنی دیکر کہنے لگی لوگوں کو بلایا جتنے گوشت سب سے یا تو کچھ ہی خرچ کی گئی
 الاعراب او یہاں منع خلوتی ہے یہاں اجتماع کی ایسی جیسے پہلے بیان کیا گیا ہے اور طبع بئذ لنت بحیران الجمیع لعلہا مطلق کا وصف

۷۵ فالضیف والکاد الجنیب کا لکسا | ہبطا تبالہ مخصیبا اھضامہا

الضیف مذکر مثنوی واحد جمع ہر ایک طرح استعمال ہے یہاں ضیاف ضیوف ضیفان جمع جینیب ہر سہا ہر
 ہم کہو نہ تو فی الصحا واما الجار الجنیب مذکور جاد کا من قوم آخرین تبالہ میں میں ایک مشہور سرسبز شہر ہے جبر
 حجاج کو عبد الملک بن مروان عامل بنا کر بھیجا تھا اور حجاج نے اسے شاہک شایان سمجھ کر استعفا دیدیا تھا۔
 یہ کہات اھون من تبالہ علیہا لعلہا مخصیبا تانیت اور علی کے لئی غیر مضموم ہے مخصیبا بصیغہ فاعل
 از باب افعال سرسبز خصیصے خوفی ہوتے ہیں ہلدا خصیصہ بلا اھضام جیسی کہ ہلدا سبیلو سبیلو اھضام
 مصدر ہل یولی میں اھضام الاض و مکا مخصیبا مخصیبا اھضام جمع ہضم بروزن حمل مفرد تیر
 مثل میں البیل ماھضام الواک کہو ہم ایاک والا سد یعنی چونکہ پٹ میں مینگاہ ہو سکتی ہے لہذا رات کی طرف چلنے
 المعنی میں ان اوٹنیوں کو دھج کیا اور انکا گوشت ہمارا فون اور پڑوسیوں پر تقسیم کیا چنانچہ وہ ایسی ہو
 کہ گویا تبالہ شہر پر اسے میں جسکے پت زمین سرسبز اور شاداب ہیں۔

انہا اس کا سبب تھا

الاعراب الضیف ہر صفتیہ الضیف یعنی مطوف الجار الجنیب تبالہ مخصیبا اھضام ہا مینا اس حال میں

۷۶ تاوی علی الاطاب کل ردیة | مثل البلیة قال لعلہا مہا

الطاب اطاب جمع ملک مفرد جیکے سی بقا لخباء مطلق علی مشددة بالاطاب ردیة بروزن خطیہ
 وہ اوٹنی جو کثرت مسافت ہی ملی تلی ہو جائے روز یا جمع ابو زید فرماتی ہیں کہ ردیہ اس دیوانی کو کہتے ہیں
 جیسی سفر نے ماندہ کر دیا ہو جس سے وہ گلہ کی مانند جرنیکے مذکر اسکا ردیہ یہاں ردیہ سی مراد بڑھیا یا نفس ضعیفہ
 ہے بلکہ اس لڑنی کو کہتی ہے جی اہم جاہلیت میں مالک کی قبر پر باندھتی ہے اور آپ وادہ سی محرم رکھتی ہے تاکہ
 وہ مرجانی یا اسکی لپٹے ہی کر لیا ہو وادہ انا اور مردہ کی طرح اسی ہے زندہ درگور کر دیتی ہے کچھ مدت جبکہ بچا ہو
 بخود مرجانی۔ انکا یہ زخم باطل تھا کہ جب خشر ہوگا تو جسکے لئی اس تم کا سلوک کیا گیا ہوگا وہ سوار اٹھیں گے

بیدل اسلام اس ناجائز رسم کو یکدم موقوف کیا خیاںچہ عراج اسی کی طرف اشارہ کر کے کہتا ہے صنادید
تزی لا ذلام قہا ولا خضر لبی للموت الخ جنازہ لا سلام بلکوی اخذ ہو
قلص کیڑ کا دھونیکے بعد سگر جانا قلص الثوب بعد الخسہ ٹوٹوں وغیرہ کا سگر جانا بقال شفقہ قالصہ
اھدام جمع ہدم بروزن حمل مفرد پیرانا کپڑا۔

المعنی میری گول ایسی غریب پرور ہیں کہ ہر ایک ضعیف مصیبت کا مارا جو اس اونٹنی کی طرح ہو جی اسی ایک قبر پر
باندھ دیا جاتا ہے اسی قبر کے پاس زندہ دفن کیا جاتا ہے اور اسکے کپڑے چوٹے ہیں انکے خیمہ کی سیونکے پاس ہیں
الاعراب تاقی فعل الی الاکتفا متعلق کل ذیہ فاعل مثل البلیۃ ہلا وصف رذیہ کا یہی اور چونکہ اکتفا مثل کے اطلاق ہند انکار
وصف بن کتابی اور قائل ہما باعتبار متعلق کے دوسرا وصف فعل مع فاعل اور متعلق کے حملہ غلیہ ہوا۔

۷۷ **وَيَكْلَلُونَ إِذَا الرِّيَاسُ تَنَاوَحَتْ | خُلِجًا تَمْدُ شَوَارِعَ آيَاتِهَا**

اللغۃ اکلیل تاج پہنانا فی الصحۃ اکللہ اذا السبۃ لا کلیل تنادى وحقیقی معنی اسکے مقابل ہوئی کہ میں ومنہ الحبلان
تینا وٹا بیان چو باد یوں کا چلنا مراد یہی چونکہ اس حالت میں تقابل ہوتا ہے ہذا تنادى سی تفسیر کرتے ہیں یعنی
کو ناسخ اسجی کہتے ہیں کہ وہ ایک دوسرے کے مقابل کپڑی ہوتی ہیں اور یہ کنایہ قحط ہے خلیہ بروزن عشق
جمع خلیع مفرد کپڑا یہ جس تقریباً بارہ آدمی سیر ہو جائیں متد بانی کا کپڑا سناٹا نا لازم متعقد و دو طرح
آتا ہے عجاج کہتا ہے سبیل اتی عمدہ اتی شوارع جمع شارع مفرد تیرنے والا آیتام جمع مفرد تہم صبیح شرف و انوار
المعنی جب چو بادیاں چلیں تو اسوقت وہ کپڑے بیا یوں کو گونٹ کے کڑوں کے تاج پہنائیں جن میں شہر بانہٹا جاتا ہے اور انکی تہم میں
الاعراب یکللون فعل مضارع کی قبیلہ کی طرف راجع فاعل خلیجۃ معنویان یہ موصوفہ متد اسکا پہلا وصف شوارع
آیتام ہا دوسرا وصف اور آیتام ہا کی اضافت خلیع کی طرف ہونی لائق ہے اور اذا الرواح تینا وحت یکللون کا طرف ہے

۷۸ **إِنَّا إِذَا التَقَّتْ الْحِجَامُ كَمْ سَزَلْ | مِنَّا إِذَا عَظِيمَةٍ تَجَسَّاهَا**

اللغۃ التقاء ملنا حجام جمع جمع مفرد میم کا فتح اور کسرہ دو نو اس میں جڑ وین اور موضع اجتماع دونوں
اسکا اطلاق آتا ہے لازا عماد و سناد کی طرح یہ بھی لام کی کسر ہے لازی باخوذ ہی خیکے معنی چٹنی اور چٹنی کے
ہیں تو ہیں لازا آیتا یعنی دروازہ کی شعلوں بعد اس لفظ میں توسع کیا گیا اور معایر لزوم کی معنوں میں ہے
متعلل ہو گیا تو بتی ہیں ملز فی الخصۃ قبضہ کہتا ہے مفید مہلک ملز انضمام علی الیزان وزنہ ذرین حشام تکلف
المعنی جبکہ جبین جمع ہوئے ہیں تو ہم میں سے ہمیشہ ایک پڑی کام کا پھیرا کر نیوالا اور اسکا بوجہ نہایت نیوالا ہوتا ہے
الاعراب ان حرف مشبہ بالفعل ضمیر مکرر ہم اذا التقت الحجام شطلم یزل فعل ناقص لازا عظیمۃ حشام ہا ضم
خبر فعل ناقص ہم ضم و خبر کی خبر ہے کل کلمہ شرطیہ خبر ان ہے حشام ہا محذوف حرف عطفت لازا پر عطوف ہے

والی حشام

آیتا عماد

۷۹	وَمَقْسَمٌ يُعْطِي الْعَشِيرَةَ حَقَّهَا	وَمَعْدٌ مَرَّحٌ قَوْمَهَا هَضَامَهَا
----	--	---------------------------------------

اللغة قسم اگر بھینہ اسم مفعول ہے تو بمعنی خود بصوت پر فہمہ ہی انہی معنوں میں ہے غلام کہتا ہے وہ ہڈیاں لٹا
 المقسم یعنی بہا بر اسم علیہ السلام فی الصحاح وشی مقسم ہی محسن اور اگر بھینہ سم فاعل ہے تو تقسیم بمعنی کہتے
 اخوذ ہی ایک شاعر کہتا ہے کہ قسم ماہنہا فان ہی قمت + فذاک فان ادری فمن اهلہا انہی معذہم ہر روز
 اسم فاعل وہ رئیس جوانی کہتے ہیں جیسا کہ ظلم عدل کر لی کوئی اسمی وک نہ سکی غنم وہی اخوذ ہے جسکے معنی ہیں لایا
 کسی کام میں جا پڑنا ہضم حقوق کا توڑنے والا بقال ہضمہ حقہ۔

المعنی اور ایک حسن التقریم کنندہ حقوق میں جو کتبہ کو الکافی دینی والا اور ایک ایسا نر وار جو کتبہ حقوق پر جسکے اختیار
 الاعراب قسم مع انہی وصف جملہ فعلیہ علی العشرہ حقہا از ازیر عطوف اور معذہم و حقوقہا مقسم پر عطوف ہے

۸۰	فَضْلًا وَدَّ وَكَرَمٌ يُعِينُ عَلَى الشَّيْءِ	سَكْمٌ وَكُسُوبٌ رَغَائِبُ غَنَامُهَا
----	--	---------------------------------------

اللغة فضل بیان بمعنی فضیلت کے خلاف نقیبہ تنکہ فیومی فراتی میں مذکور ہے اصل معنی تو بارش کے ہیں بعد میں
 بمعنی بخشش کے بھی متعل ہو گیا ہی ستم وہ شخص جو موافق مانگی کے دی کسب مبالغہ کا صیغہ کتب مصدر رابض
 مال میں نفع حاصل کرنا قال الفیث کسبت مالا وحقہ بہت کہا نیوالا رغائب جمع رفیعہ مفرد بہت بہت بخشش غمہ
 ہشیا کو ہی کہتے ہیں ایک شاعر کہتا ہے ولی اللہ یعطی الرغائب غنما بھینہ مبالغہ ماخوذ از غنم حاصل کرنا۔

المعنی باعث فضیلت کے اور ایک یا کریم ہوتا ہی جو بخشش پر عانت کرنا ہی موافق مانگی کے دیر تیا ہی بہت عطایہ
 فائدہ حاصل کر نیوالا اور انہیں فضیلت سمجنی والا ہی باعمرہ چیزوں کو حاصل کر نیوالا اور پید کر نیوالا ہے۔

الاعراب فضلا پہ شعر میں جو غنما ہا ہی اسکے فاعل کا مفعول ہے یا تیرے جو غنم کے ابہام کو دفع کر نیوالا یا فعل
 محذوف کا مفعول ملحق ہے علی الشئ پر جو ملے ہے وہ بمعنی ہم ہی ہو سکتا ہے یعنی باوجود

۸۱	مِنْ مَعْشَرٍ سَنَنْتَ لَهُمْ اَبَاؤُهُمْ	وَلِكُلِّ قَوْمٍ سُنَّةٌ وَاِمَامٌ مَّهَا
----	---	---

اللغة سنن ایک طریقہ تیرا فی الحدیث میں سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ فالہ اجرہا واجر من عملہا
 طریقہ فلا یخرج من سنۃ انت سرھا + قالوا من سنۃ من لیہا + قوم مرد وکا گروہ زیر پرستار وادارہ
 وشیوا اعال ادری اقوام ال حصن ام نساء + امام پیشروام سی اخوذ ہی جسکے معنی ضد کر کے ہیں فعال بمعنی
 مفعول ہی جیسی کتاب بمعنی مکتوب تعقیب نمونہ امانت بیان کیا ہی مگر اصل یہ ہے کہ عامل امیر و فصول طرح امام ہے
 نمونہ کی بھی متعل ہے چنانچہ ابن کثیر فراتی میں انما ذکر لانا انما یكون فی الرجال اکثرھا یكون فی النساء غلما
 احتاجوا الیہ فی ذلک للنساء اجر وہ علی اکثر فی موضعہ تقول وودب بنی فلان امرؤ وفلانۃ شاہدا
 لان هذا کثیر فی الرجال ویقل فی النساء وقال اللہ تعالیٰ انھا لاحد الکبر تدیر للبشر فذکر ذرا وھو لاجل اللہ

رکشا ہوا اور ان حقوں کو توڑ سکتا ہے

حاکم کہ اس وقت تک وہ قوم کو دور کی ہی سمجھتا ہے

اچھے جسم اصل میں آہستہ تہا ابتداء کے وزن پر پہلے مجموعہ کے بعد نقل حرکت کے ہر کی طرف ادغام کیا گیا اور
 المعنی ایسی کردہ ہیں جنکے باپ دادا و نانی اچھے ایک طریقہ پھر ادائیگی اور ہر ایک کردہ کا الگ طریقہ اور ادغام ہوا
 الاعراب معشر میں اپنی وصف سنت علم اباء ہم کے من کا مجرور ہو کر ہم سے خبر واقع ہے اور کل قوم خبر مقدم
 ہے جبکہ بقدر اسنت ہے اور احاطہ اس پر معطوف ہے

۸۲ | لَا يَطْبَعُونَ وَلَا تَبُورُ فَعَالُهُمْ | بَلْ لَا تَمِيلُ مَعَ الْهَوَىٰ أَجْلَامُهَا

اللغة لا يطبعون بصيغة معلوم بوزن فاعول تجمی کامون میں کوتاہی نہیں کرتی یعنی جیسی ہوا اور رنگ
 سی کام کی نہیں رہتی ویسی وہ نہیں ہیں بلکہ وہ ہر وقت اچھے کامون میں نفوذ کرتے رہتی ہیں نوادہ ملاک جانا
 رائج نہ ہونا قال القیوم وهذا المعنی علی الاستعارة علی لولی فقال کثیرہ قاصع قفل مفرد اور بالفصح اچھا کام
 بزرگی کر مہو اصل میں اب علم ہی صدر کے جسکے معنی محبت کہنی اور الفت کرینے میں بعد میں معنی سلطان
 خواہش نفسانی کے ہو گیا خواہ وہ اچھی خواہش ہو یا بری بعد میں بری خواہش کے لئی اسکا استعمال ہو گیا چنانچہ
 بولتی ہیں اتبہ ہوا وہ و هو اصل اھوا و احلام جسم جام مفرد عقل تیز دین حکم کہتا ہے فلما دنیا اھلکم
 غیر منتہ + وما غاب من اھلک غیر راجع + قال التبریزی الاحلام ہنا العقول فیس بن ہیر کہتا ہے
 ہ قد عمت ان لاحول لہا + ان العصا قرعت لثا لھلم -

المعنی وہ بھی کامون میں کوتاہی نہیں کرتے اور اچھے کام میں ضائع نہیں کرتا کہ اچھے عقلیں نانی خواہشوں کے ساتھ نہیں

۸۳ | اِنْ كَيْفَ عَمَّا تَلَقَّ الْمَغَافِرُ عِنْدَهُمْ | وَالسِّنُّ تَلَمَّ كَالْكَوْكَبِ لَا مَهْمَا

اللغة يفرع عن بصيغة مجهول اقلام مصدر ورائعاً معاً فجمع معفر مفرد خود اصل میں الہ کا مشیخہ غفری تھی
 جسکے معنی ڈھانپنے کے ہیں یعنی اگر ڈھانپنے کا سن یا توسل الرحم ای دیکھنے سننا نہ سی فعل معنی معفر کے یعنی وہ نیزہ
 حسین پیکان وغیرہ لگا یا گیا ہو یا سن علیہ السلام ای صبح یعنی زہرہ و سرکالت میں لامہ کی غیر سن کی طرف
 صرف تھیرا ہوگی جیسی اس شعر میں الالبیت شعر اھل ادبی الجبل شہ باد تیر عجا جا مسلط اخبار رہا اس لفظ
 مفرد سی الجحاط جس بیت نیزہ یا بیت زہرہ وادی کے ہیں دیکھو محاورہ قل للہم والذینار بلکہ حاسی اس
 شعر ہی پہلی سطر میں مجھ کو کیا ہے فیانت تقد النجم فی مستحیرة + سریم بایک الا کلین جمودھا -

المعنی اگر وہ ڈھانپ جائیں تو تو انکی پاس ان خودوں اور مالوں یا زہروں کو دیکھ گیا جسکے زہر میں جگتے ہیں
 الاعراب ان یفرعوا شرط تعلق المغافر عندهم خبر السن المغافر پر معطوف ہے اور جملة تلم کالکوکب کامرہا
 اس کے حال واقع ہے اور وصف لگا ہی بن کہتا ہے جیسے اس شعر میں ولقد امر علی الدیم یسئ -

۸۴ | فَاَقْتَمَرْنَا مِمَّا قَسَمَ لِلْمَلِئِكِ قَاتِلًا | قَسَمَ الْحَالِ لَوْ بَيِّنًا عِلَامُهَا

اللّٰهُ اَقَمْتُمْ تَمَاعَتَ قِسْمَتِ رِشَاكَرِ مَنَا اَوْ قَنِعَ كِي مَعْنَى سَوَالِ كِي نِيكے آپری مِیْنِ الْمَصْبَاحِ قَنِعَ قَنِعًا سَالِ
وَمَعْنَى قَوْلِهِ تَعَالَى وَالْمَعْنَى مَلِكٌ خَدَاوَنُ كَرِيمٌ كَمَا مَبَارَكٌ سَيِّدٌ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى عِنْدَ مَلِكٍ
مَقْنَدٌ رَحْلَانِ جَمْعٌ قَلْبِيْقَةٌ مَفْرُودَةٌ طَبِيعَتٌ -

المعنى سوا ملك کی تقسیم پر راضی نہ کر رہو کیونکہ طبیعتوں کی تقسیم ہم میں سچی کی سی جو انہیں غیب طرح ہے
الاعراب قنم فعل فاعل باجاء موصول قسم فعل الملك فاعل ضمير مقول راجع سوا ما جملة فعلية موصولة
ہو کر متعلق فعل ہے کل جملہ فعل ہے قاسم کے یہی ہے قسم فعل الخلاق مقبول علامہا فاعل کل جملہ علت ہے

۸۵ وَإِذَا الْأَمَانَةُ قَسِمَتْ فِي مَعْشَرٍ أَوْ فِي بَأْوٍ قَرَحَطْنَا قَسَامُهَا

اللّٰهُ اَمَانَتِ خِيَانَتِ كَا ضَمِيرٌ اَوْ فِي بَصِيْبَةٍ اَوْ فِي بَأْوٍ رَاجِعٌ اَوْ فِي بَأْوٍ زِيَادَةٍ بَا سَمِينِ اَيْ
المعنى اور خباہت لوگوں پر پڑی گئی تو اس کے ہاتھی والی نے ہمیں بہت زیادہ حق کا ایسا رکبہ -
الاعراب اذا الامانة قسمت في معشر شرط اوفي باو فرحطنا ضامها كل جملة شرطية ہے

۸۶ فَبَنِي كُنَّا بَنِيَّارْفِيْعًا سَمَلَكُ فَسَمَّا إِلَيْهِ كَهْلُهَا وَغَلَامُهَا

اللّٰهُ اَسْمَكَ حَيْثُ فِي الصَّكَا اَسْمَكَ الْمَبِيتِ سَقْفُهُ سَمُو بَصِلُهُ اِلَى قَصْدِكَ نَاكُلُ وَهُ عَضْفٌ كَيْ عَمْرٍ تَبِيْعٌ
مَتَجَاوِزٌ مَوْجَانِي اَوْ سَبِيْدٌ بَالٌ اَكْتَمَ سَوْنٌ -

المعنى سواس تقسیم کرنے والی نے ہمارے ایک ایسا گہر بنا یا جس کی چتا دھچکے پانچ پانچ ہمارے جوان بھی بنے اس طرف
الاعراب بنی فعل ضمير اسمين جو قسم کی طرف پرتی ہے فاعل بنیا مقبول بہ دنیعا اسمک صفت بنیا مقبول
موصوف جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ جملہ قسم الیہ آہ معطوف -

۸۷ فَهَمُّ السَّعَاةِ اِذَا الْعَشِيْرَةُ اَفْطَعَتْ وَهُمْ قَوَارِسُهَا وَهُمْ حَكَا مَهَا

اللّٰهُ سَعَاةٌ جَمْعٌ سَاعِيٌّ مَفْرُودٌ كُوشَشٌ كَرِيْمٌ اَوْ كَلٌّ مِنْ وَلِيٍّ عَلَى قَوْمٍ فَهُوَ سَاعٌ عَلَيْهِمْ -
المعنى اور وہی ہر ایک کام میں کوشش کرنے والا ہے جیسے قبیلہ گہر یا جاو اور وہی قبیلہ کی اسوار اور وہی حاکم ہے

۸۸ وَهُمْ الْعَشِيْرَةُ اَنْ يَطِيْعُ حَاسِدًا اَوْ اَنْ يَمِيلَ مَعَ الْعَدُوِّ لِنَا مَهَا

اللّٰهُ عَشِيْرَةٌ قَبِيْلَةٌ عَتَا رَجَمَ بِيَانِ بَنِي مَوَافِقِ وَمَتَاعُ صَدُكِي سَبَطِيْعِي مَنَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى اِنْ هُنَّكُمْ
لَيَطِيْعُنَّ حَاسِدًا وَهُ تَخَضُّعٌ وَدَوَسَرِيٌّ كِي تَعْتِ كِي زَوَالِ كَا خَوَانٌ ہو -

المعنى اور وہی قبیلہ ہو جائے اس خوف کے مبادا کوئی حاسد چھوڑے اور اپنی بہائی بندوں کے ساتھ چھوڑے یا کہنے کہیں
الاعراب ان یطیع بصرون کے نزدیک بجز مضاف اور کو فیو کے تقدیر کے لکھی جیسی تھاک کی اسقول میں
سین الله لکن اتصلوا ای کہ اہل ان اتصلوا وسین الله لئلا تفضلوا وامن الوجوه الثلاثة المروية في اعراب الظان

اور

سے متعلق جملہ خاتون

۸۸

وَهُمْ رَسِيعٌ لِلْحَيَا وَرَفِيعٌ

وَالْمُؤْمَلَاتِ إِذَا تَطَاوَلَ كَامُهُمَا

اللقاح ملاحج قرولہ مفرد انداز میں ہر فراقی میں مراد لیک ہی کہلائی جیبت کے اسکے پاس اور ہوا اگر دو بلند ہو تو مریضی ہوا
المعنی اور وہ اپنی چڑیوں اور غریبوں کے لیے جیکہ ان کا برس بڑا ہو چکا کہ زرا بیشبے کے شکل ہو موم بہا زین

پانچواں قصیدہ عمرو بن کلثوم کاھی

اسکا سنیا مرہ اس طرح ہی عمرو بن کلثوم بن مالک بن عتاب بن سعد بن زہیر بن جشم بن صہب بن عمرو
عنتم بن تغلب بن وائل بن قاسط بن ہنب بن اقصی بن دعی بن جدیل بن اسد بن یثیع بن نزار بن معد
بن عدنان جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ شاعر عرب تہرہ سی ہے اور طرفہ کا عبدی بہا سی ہے وائل بن قاسط انکا
جد علی ہے مگر عمارت بن جلدہ لشکری جس کا تو ان قصیدہ طرفہ یعنی بیت عمرو بن کلثوم کے زیادہ قریب ہے جلدہ
چاہا تو ساتویں قصیدہ میں جب اسکا سنیا مرہ لکھا جائیگا کہ یہ مرہ ظاہر کیا جائیگا اسکی ان کا نام لیلی ہے جو اصل
کی بیٹی اور کلثیبہ بنتی سی ہے اسکی مزاج میں ابتدا ہی وہ باتیں موجود تھیں جو فخر قوم میں ہونی چاہیے اول
درجہ کا شجاع اور ازاد مزاج اور غیرت مند تھا پندرہ برس کے عمر میں رئیس اور خود مختار ہوئی پیش گوئی
اسکی حق میں تھی چنانچہ ایک برس کے عمر کا یہی ابھی نہیں ہوا تھا کہ اسکی ماں کلثوم سی جو اسکا باپ تھا کہانہ صحیح
اس عزیز لڑکے کی نسبت ان شعروں میں بشارت ملی ہے کہ انی ذمیم لک ام عمرو + بمجاہد الجحد کریم الخیر +
اشیخہ دی لبہ دھریہ + وقاص + ادبشید الا سہ + یسوعہ فی حنتہ + عشرہ + عرب کے مشہور بادشاہ عمرو بن
سہدنی ایک نے فہ انبی خاص کے تکلف سے جہو کے دریافت کیا کہ عرب میں کوئی ایسا رئیس مزاج ہی نہیں معلوم ہے
جسکی ان میری ماں کے حدیث عار کہتی ہوا تو بچہ عرض کیا کہ عمرو بن کلثوم کی ان ہمار خیاں میں شاید آپ
والدہ کیچڑ مت ہی کہ مت کر ہی الا اور تو سب کے حدیث نگار رعایا ہیں کیونکہ کیا جزا ہے کہ آپ کے
بزرگوں کا فرمان اپنا فخر ہے کیونکہ وہ ہمہاں کے لڑکی ہے جو عرب کا مشہور سردار تھا کلثیبہ بنتی سی جسکی نسبت
یہ مثل مشہور ہے اعز من کلثوم کی جو رے جو عرب کا مشہور شہسوار تھا اب اسکا لڑکا ہی اپنی قوم کا
مقتدر رئیس ہے بادشاہ کو یہاں تک کہ بہت جوش آیا اور اس امر کی تصدیق کی کہ عمرو بن کلثوم کی بلانی کے
لیٹی ایک مہر بیچ دیا اور کہلا بھیجا کہ جقدر بھی آپ کے لٹی کے خواہش ہے اسے بدرجہا زیادہ مہری والدہ کو
آپ کے والدہ سی اگر آپ کے ملاقات ہو جائے تو یہی سعادت ہے جب عمرو بن کلثوم کو خبر ملے تو جھپٹا سیفت
جزیرہ سی حیرہ کی طرف کوچ کر کے ۱ موجود ہوا بنی تغلب کے شہسوار اسکی ہم کرتا ہے اور اسکی والدہ کی ہم کرتا ہے
بنی تغلب کے شریف بی بیان تین شاہی حکم سی عمرو بن ہند کا خیمہ حیرہ اور غرات کی وریاں لگا لگیا۔

اور عمرو بن کلثوم ہی بتی تغلبے ساتھ وہاں موجود ہوا اور اسکی ان عمرو بن شہدک کے خدمت میں حاضر ہوئے جو اس خبیثہ منسل اس غرض سے لگا یا گیا تھا جا حاضر ہوئی۔ ہند شاہنشاہ عمرو کی بان امر القیس شاعر کی بیوی تھی اور عمرو بن کلثوم کی نانی امر القیس کے مانج رشتی میں بیٹی تھی شاہنشاہ عمرو بن شہدک اپنی ان سے پہلے ہی کہہ چکا تھا کہ جب عمرو بن کلثوم کی بان ہی ملاقات ہو تو اس سے کسی خدمت کے تعمیل کرانا چاہئے جب غیمہ ہی عمرو بن شہدک ایک طبق مانگا تو شہدک عمرو بن کلثوم کی ان کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ آپ اسی ویدین لیلی نے کہا کہ جسے ضرورت ہو وہ خود بیٹے جب دو تین دفعہ صراحتی کہا تو اسی بلند آواز سے یہ کہہ گیا دادلاہ بالثعلب یعنی تغلبے کے ذلت پہی دیکھتی کے قابل ہے یہ کلمہ عمرو بن کلثوم کی کانوں تک پہی پونچ گیا۔ سخت طیش میں آ گیا ہتھیار یا اس نہیں تھا بہت مضطرب ہوا۔ کیا کیا اسکی آنکھ عمرو بن شہدک کی اس تلوار پر ٹکرائی جو کلمہ ایک طرف لٹکی ہوئی اسی نظر آئی وقت فرست غنیمت سمجھا کہ اسی لیکر حکم کیا اور کمال شجاعت سے اسکا سر کاٹ ڈیا یہ تو لوٹ چکے گئی۔ عمرو بن شہدک کی ساری اونٹ لوٹیں گئے اور جو کچھ تانبہ لگا ہے لیکر اپنی وطن کو مراجعت کے اور عین جوش سے عکاظ میں یہ قصیدہ پڑھا۔ اس قصیدہ کو بنی تغلبے بڑی جھوٹی اپنا فخر سمجھتے ہیں اور تقریباً ہر ایک کو بادی بلکہ مخالفین میں سے بکروں وائل ایک شاعر نے انکی اس قدر اترا نی اور قصیدہ کی یاد رکھنی پڑی جو یہی ہے چنانچہ وہ کہتا ہے۔ اھی بنے تغلب عن کل مکرمة + قصیدہ قاضا عمرو بن کلثوم + یزدونہا ایدامذاکان اوظم + یالادجالا شعر غیر مستقیم + اس قصہ کی طرف جالاً افنون بن مریم تغلبے نے اشارہ کیا ہے چنانچہ وہ کہتا ہے۔ لعمرک ماعرو بن ہند وقد عا + الخدم امی امہ موثق + فقام ابن کلثوم الى السیف مصلتا + فامسک من ذمامہ بالخنق + وحلہ عمر علی الداس صریتہ + بذی شطب صافی الحدیدہ دونق + عمرو بن کلثوم کی بہائی کا نام مرہ بن کلثوم تھا جنی منذر بن نعمان اور اسکی بیٹا کو مارا تھا اور عمرو بن کلثوم کی بیٹی سمی عبادی اشیر بن عمر بن عدس کو قتل کیا تھا۔ چونکہ ایک اور زمانہ اینوالا تھا اور بدوں اس کے کہ ان رکاوٹوں کا پیہ ہی قطع تمع ہو چکا جو اس دشمن کے زمانہ کی ظلمت اور تاریکی کا حکم کرتے تھیں لہذا پیہ ہی اسی سیاب موجود ہو گئی جس سے عرب کے شاہی خاندان بالکل تباہ ہو گئی۔ اور عمرو بن کلثوم اور اسکی متعلقین سے اسکا اچھی طرح سی فائدہ ہوا جس سے نبوت کا آفتاب مشرق ہدایت میں طلوع فرما کر پھیلانی لگا واللہ الا من قبل ومن بعد یہ شاعر ایک سو پچاس برس کے عمر میں مرا۔

۱	الْأَهْبِيَّ بِصَحْبِكَ فَاصْبِحْ بِنَا	وَلَا تَبْقِ خُمُودَ الْأَنْدَرِيْنَا
---	---	---------------------------------------

اللقاھبی بصیغہ واحد مؤنث لمر حاضر متبب مصدر باب نصر نصیر بیدار ہونا صھن ابن جابر بن وائی ازہ کہ بڑا پیالہ جس سے تقریباً بین آدمی سیر ہو جائیں تب کہلاتا ہے اور اسکی بعد جس سے پھر عرس جو تین باچار کو

شیراب کردی تہر قریح حسنہ دو مرد بیاسی ہمالین بہر قعب جس سی فقط ایک ہی آدمی میں ہو سکی اسے بھی کیا
 پیار عمر کہا نا ہی جو بیت چھوٹا ہوتا ہی آصیحی بصیغہ واحد مؤنث امر حاضر فتح مصدر باب ضرب بعینہ صیغہ
 مشرب بلا نا لا تبقہ بصیغہ ہی حاضر آنقا مصدر باب یا بافعال باقی رکھنا خود جمع خبر مفرد مشرب کیونکہ وہ فعل
 و باب لینی ہے و عند الحاد الا مذین اندر شام میں ایک گائی تو ہی جسکی شراب شدہ ہے جب وہ بھی شراب نوش
 مراد ہون تو اندر یون حالت زنی میں اور نفسی جری میں اندر میں تین یا و س بڑھتے ہیں اور کہیں مار شبت
 ضرورت شہری کی کمی تحقیقا مذکور دہر میں صرف ایک ہی ایر قناعت کر لیتے ہیں اس صریح میں حوالے سے اسباب
 المعناری پیا ایک سیر ہر دو صبح کی شراب ہمیں ملا اور اندر کی سہی و شراب فردوشو کے شراب بالکل نہ رہی و
 الاعراب حرف تیسرے ہی بھٹکن حملہ انسانیہ معطوف علیہ خبر فاصحیدنا معطوف ہے جو حملہ انتاریہ
 نتیجہ حمولہ اندر دینا کا معطوف علیہ ہے -

۲ | مَشْعُشَعَةً كَأَنَّ الْخَصَنَ فِيهَا | إِذَا مَا الْمَاءُ خَالَطَهَا سَخِينَا

اللغات مشعشعہ بصیغہ ام مفعول وہ شراب جبین پانی ملا گیا ہو مؤنث صبقہ کا مراد ہے حصن و غفران
 سخین گرم یا بصیغہ جمع متکلم - سخی مصدر -
 المعنی شراب پلا جبین پانی ملا ہو گویا یکیم بانی سین ملا یا جاو یا یکیم بانی سین ملا یا جاو تو ہم سخاوت کرتے ہیں -
 الاعراب مشعشعہ اصحیدنا کا مفعول ہے اور حملہ کان حصن فیہ امع اپنی طرف اذا املاء خالطها سخینا
 جبین سخین خالط کی فاعل ہے حال واقع ہے مشعشعہ کا وصف ہے

۳ | تَجُودِي اللَّبَانَةَ عَنْ حَوَاهُ | إِذَا مَا أَقْفَاهَا حَتَّى تَلْكِيَا

اللغات تجود مصدر باب نصر منیہ اندر وی ہی تحرف کرنا اصلہ عن متعلی علیہ الملیل عن القصد بابی تحکیم
 ہی لبانہ حاجت بقا قضیت لبانتی هو القسانی خواش تلبین بصیغہ مضارع واحد مذکر غائب معلوم لکن
 المعنی جو حاجت کو اسکی خواہش تحرف کر دی جیسے چلنی یہاں تک کہ وہ نرم ہو جاو اور روشنی وغیرہ ببول جاو
 بیشک شراب کا یہ خاصہ ہے کہ حیات اپنی قدم میمت لزوم سی کیو شرف کرتی ہے تو کسی قسم کی ضرورت کے ضرورت
 نہیں رہتی اور بی نیاز بادشاہ بنا دیتی ہے ایسے ایک شعر کہتا ہے فاذا شرب فانتی رب الخون والسلسلہ

۴ | تَرَى اللَّحْنَ الشَّجِيحَ إِذَا امْتَدَّتْ | عَلَيْكَ لِمَا لَهُ فِيهَا مَوْهِنَا

اللغات تحزیر وزن کف بدخلق بخیل شحیم وہ بخیل جو برص ہی ہو من الشحاس و میلا و صلی شیل
 الامن صطیر کثیر شحم مصدر بخیل کرنا اوت بصیغہ مجہول و دور کر دیا جانا ہمیں بصیغہ اسم فاعل امانت مصدر
 باب افعال بے عزت کرنا - مال کی کچھ قدر مکرنا بلکہ یون ہی حیر کر دینا -

عمر و سیر علق و ابرہہ و موم

المعنی وہ شراب کے برحق حریفین میں سے ایک کا دور چلے تو اسی بنی ال کو بی تمنا خارج کر نیوالا اور ٹھانیو لاؤ
الاعراب فی قول قب اللہ الخیر بیلما مقول مہینا فی المالد و ستر مقول الخ العرف علیہ ظرف متعلق ترک کل حلقہ غلبہ

صَبَّحْتُ الْكَاسَ عَسَاءً أَمْ عَشِيرًا | وَكَانَ الْكَاسُ حُرًّا لَهَا الْمَيْمَنُ

اللغاصین بدیہ وغیرہ روک رکھنا باب ضرب کے آتا ہے قال الاخیر صبت عن الیمن او ماکان من غیر
نصب صبتا یعنی کھفت کاس یا یا صبتک میں شراب ہو عین تقدیر ناحیۃ الیمین ہے دائیں جانب قال الشاعر
سہ یا فی لنا من اہل من اشمیل ہای من ناحیۃ الیمین و ناحیۃ الشمال کنانی الصحاح -

المعنی او ام عمر تو فی ہمسے شراب کا پیالہ روک لیا حالانکہ پیالے کے دور کی جگہ دایمن جانب تھی
الاعراب یا حرف ندا محذوف ام عمر منادی کل نداسو اصبت کاس عبا جواب نداسی اور جملہ دکان کاس
خبر ہا الیمینا صبین خبر ان کا س کا بدل ہے اور قینا خبر یا منصوب نیز فافض ہو کر خبر تھی خبر واقعہ تھی
جملہ اسمیہ کان ہی خبر واقعہ اور کاس اسم ہے اور بعض روایات میں بجا صبت کی متعدد آیات علی بارود الہ الخ

وَمَا شَرُّ الْمَشْكَاةِ أَمْ عَسِيرًا | بِصَا حَبْلِكَ الَّذِي لَا تَنْصِبُنَا

اللغاصیر بر ضد غیر شرابہ اشترار جمع اور شراب یعنی برائی کی جمع شراب ہی ثلثہ سی مراد جب تصریح صاب
افغانی عقیل تاکہ عمر بن عدی ہے یا خود ام عمر و اور شاعر حبشی وہ شراب نہیں پلاتی اور تیسرا وہ شخص حبشی
شراب پلاتی ہے صاحب وہ شخص جو ملاقات کے علاوہ ہم نشینی کا حق ہے رکھتا ہو۔

المعنی او ام عمر تیرا وہ شہنشاہی تو صبحی شراب نہیں پلاتے ہیں بلکہ دین برات نہیں ہے بلکہ دینا یا انسی ہی اچانہ ہند کی
الاعراب یا حرف ندا محذوف ام عمر منادی کل نداسو اقامشہ پس شر الثلثہ اسم بصاحبک لکنہ تصحیفنا خبر و حو کہ
نفسی میں ازانہ ہو سکتی ہے لہذا صاحبک لایا ہی اور لا تصیب من اصل میں لا تصیبنا خبر جوالدی صلیہ جو صاحبک کا وصف ہے

وَكَا سٍ قَدْ شَرِبْتُ بِبَعْلِكَ | وَأَخْذِي فِي دَمَشَقٍ وَقَاصِرَتَا

الکسا کاس مفرد کسب جمع موت ہے قال اللہ تعا کاس من معین بھضاء وقال الشاعر سہ من لم میت
عظمت میت ہما لیس کاس فالمد ذائقہا ابن اعرابی فرماتی ہیں کہ جنگ پیالہ میں شراب ہو کاس نہیں کہلاتا
بعلبک مرکب ایک شہر کا نام سی جکی بانی بکت فی بعلت کی نام پر آیا دیکھتا صاحب صحاح فرماتی ہیں کہ بجا
اعراب سی ہما میں دونوں طرح اختیار حاصل ہے خواہ پہلا اسم سنی بالفہم کیا جاوے اور دوسرا اسم غیر مشرق
خیال کیا جاوے خواہ پہلا اسم کو عرب جگہ دوسری کی طرف معذرت کر دین جس سے پہلا اسم کی حالت مختلف
ہو سکی اور دوسرا ہمیشہ حجر و رہیگا انتہی بیان ہے اپنی اختیار کے مطابق دوسری حالت پر عمل کیا دمشق
بروزن حصہ شام کی مشہور شہروں میں جو اسی بانی دمشق بن کنعان یا دمشق و شمس کے نام پر آیا ہے

مکرر شکر فاعل ہے عا و مع ہے

دیکھو

نصیر ان کی مدد کا نام ہے

المعنى بتسى ليكنى بعلبك من بيته اور بيت سى اور دمشق اور قاصرين سى

٨ وَلَمَّا سَوَّيْتُ لَكَ النَّبَايَا | مُقَدَّرَةً لَنَا وَمُقَدَّرَةً لَنَا

اللعنوا ایہ لکھ کر جو غواہ فی حق کے وعدہ کو ٹھیک لایا جاتا، یقین کر لے کہ اگر یہی جو دو میں میں ان کو کہانی ان کا امتیاز کیا
جمع منیہ بروزن خطیہ مسعود موت -

[illegible]

٩ | تَقِي قَبْلَ النَّصْرِ قِ يَا ظَهْمِنَا | خُتِرَ الْيَقِينُ وَخُتِرَ مَا

للقاضی فی نفسه واحد ذکر وقوف مصدر یاب ضرب یضرب الباء لازم متعدي و دون حرف ایا
طعین طعینة کا مرفوع اور الف الیمین شایع کا ہی یقین وہ علم جو نظر اور استدلال سے حاصل ہو یہی وجہ کہ خود
عالی کا علم یقین نہیں کہلاتا فصل میں یاب علم فی فعل معنی فاعل سے یعنی واضح و روشن اور قال الفی یقین کا مرفوع
یقین من یاب تعذبات و وضع ہو یقین فی فعل معنی فاعل متعدي بنفسه اور متعدي الیاء و دون حرف
شعر سے یقال یقینتہ و یقنتہ یہ واستیقنتہ ای علمتہ

لےنے اور ہرج نہین جیانی ہی بیہانی سواری کو ذرا تہا ہے۔ یا ذرا طہیر جا کہ ہم کوئی سخت بات نہ کہیں کہ تو ہے
 لا عراب قفی من افاعل قبل التفرق ظرف یا طبعینا نذا ہے اور متحدہ الیقین کہ جواب امر ہے۔

١٠ | فَنَفَىٰ سَأَلَكَ هَلْ أَحَدٌ مِّنْ مَا | لَوْ شَكَ الْبَيْنُ أَوْ خَشِيَ الْأَمِينُ

للقاصم قطع کرنا و شک البین سرعت فراق من قولم و شک ذخرو و جای امر خدت بصید و امر
مختریات مصد راب نصر میر امین فعل بمعنی مفعول ہے یعنی وہ شخص جسے فریب یا عیب نہ ہو انسان مخت
قال الفیض و هو ممنون الغائلة ای کسی بر عبد و لا مکر بحیث و فی الصحاح و قد یقال لا مین الیاموت قال
شاعرہ الم نقلی بالاسم و یحک انی + حلفت یمینا لا اخون مینی + مراد اس سے اپنی ذات نیتا ہے۔

بھئی اسی سواری پہ پہاڑ یا دریا طے کیا کہ ہم تجھے یہاں چھین کر کیا فراق کی سیرت کے لیے تو فی ابتداء ہم سے قطع ہی یا تو فی اسی گھٹن سے خیانت کی جو کمال شرافت کی باعث اس کے عہد شکنم یا فریق ڈر نہیں ہے۔

ایا مری اور لوشک البین آحدث کا متعلق ہے۔

يَجْمُرُ كَرِيهَةً ضَرْبًا وَطَعْنَا | أَقْرَبَهُ مَوَالِيكَ الْعِيُونَ

اللہ کا کہہ دیا کہ تجھے فی الصبح اگر میری طرف سے نبی مبعوث ہوا تو اسے کہہ دے کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے
 میں کہہ کر آیا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے تجھے پہچان لیا ہے اور میں نے تجھے پہچان لیا ہے کہ اے اللہ عینک ای ابرو
 سی مراد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے تجھے پہچان لیا ہے کہ خوشی کی آہٹوں سے ہوتی ہیں مگر ابوالعباس احمد بن محمد نے نقل کیا ہے
 ترجمہ کرتی ہیں اور فرماتی ہیں کہ سب سنوں اگر مہربانی میں خواہ خوشی ہی ہوں خواہ غمی ہے۔ ابوعمیر
 فرماتی ہیں کہ اس کے معنی انام اللہ عینک کی ہیں کیونکہ بخیر یا کی حالت میں جو غم کا نتیجہ ہوتی ہے انکسین کی حالت
 پر نہیں ہوتی اور نہ بد کی حالت میں نہیں ہوتا مگر مجاہد اس سے خوشی کے معنی مراد ہونگی۔ اور نقل ہے امام
 ایک جماعت سے روایت کیا ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ نے غایت کر جس سے تیری انگلیں ایک
 پر ہر ہر حالت میں کسی اور کے فضل و عنایت کا خواستگار نہ رہی اور اوروں پر جاکھنا نہ پیری مگر کتب خیال میں
 صرف اتنی بات ہی ہے کہ تیرے نزدیک ہونے کی کہ آنسو ب گرم ہوتی ہیں کیونکہ زبان کا عموماً مدار اہل لسان
 کی خیالات اور فرعونان پر ہوتا ہے وفاق فلسفہ اور عقائد کو اس میں دخل نہیں ہوتا اور جب انکی خیال میں
 ہی کہ خوشی کی آہٹوں سے ہوتی ہیں اور محاورات ہی اسکی تصدیق کرتے ہیں تو ایسی حالت میں میں کچھ غرض
 نہیں کہ آسانی الواقع بینات درست ہوں یا نہیں۔ بلکہ صحاح فلسفہ و دمعہ بارۃ و لہجہ معتمدہ و قد
 قوت عینہ تقریباً تخت۔ و افراللہ عینہ ای اعطا حتی تبرک ولا تلحق موالی جمہر موالی مفرد و جازا و ہما
 رشتہ دار۔ مدوکار۔ ہم قسم عیون جمع عین مفرد آنکہ۔

المعنی تجھی ہم ایسی دن شدت حر سے ضرور ہے کہ جس میں عینہ خوب تلوار چلائی اور بہت فیزی لگائی اور تیری
 چھی زاوہا یوں یا رشتہ داروں یا مدوکاروں ہم قسم ہوں یا ہمیں انکسین ٹنڈی کین۔
 الاعراب بیوم کہ عینہ فعل محذوف یعنی خبر کا معلق ہے اور ضیاء اور طعنا فعل محذوف یعنی مفعول مطلق ہے
 یعنی ضیاء یا طعنا فیہ طعنا جو یوم کا وصف اور جملہ اقربہ موالیک الیوم کا دوسرا وصف ہی
 جبین موالی فاعل ہے اور عیون مفعول ہے اور بہ کی ضمیر یوم کی طرف پرتی ہے۔

۱۲ | فَإِنْ عَذَابُكَ الْيَوْمَ دَهْنٌ | وَبَعْدَ عَذَابِكُمْ لَا تَقْلَمُ سِتْرًا

اللہ تعالیٰ دہن یعنی مہربانی سے قال الفیض اللہ اخلق الرحمن رحمن برون زمان اور بر زمان
 سهام جمع اور برین برون کتب جمع زمان یا برین کا صلی قال اللہ تعالیٰ نفس ما کسبت دہنیہ
 المعنی ہم تجھی فائدہ ہے کہ ابیاب سائین کیونکہ کل اویج اور ترسون ان اور گروسی جنہیں تو نہیں جانتی تھی حالات یہ

۱۳ | تَرُوكَ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى خَلَاءٍ | وَقَدْ آمَنْتَ عِیُونَ الْكَافِرِیْنَ

اللہ تعالیٰ عیونہ واد مروت غامبہ ارادۃ مضرب ابی حال و کہا ناخلاء بصلہ الی خلوة میں ملنا قال اللہ

خبر اور نہ

تھا و اذا خلوا الى شياطينهم ای اجتمعوا فالقديرو علی خلاصها اليك كاشم وہ دشمن جو پہلو میں کی نسبت
عداوت مخفی رکھتا ہوا اور پہلو کی تحفیف سے کہ جگہ پہلو میں موزا ہی اور انکی نیال میں عداوت کا محمل مکر ہے
اور بعض اس کے وجہ تہ میں یہ بیان کرتے ہیں کہ کاشم کی معنی پہلو تھی کندی کہ میں بولتے ہیں کاشم عن عدو
ای عمن عنہ و لہ کشفہ اس تقدیر پر اسکا صلہ محذوف ہو گا ای انکا شحین عنہا۔
المعنی اور جب تو ایسی وقت اسکی پاس جاؤ کہ وہ قوت میں تھے علی اور نہایت دشمنوں انکوں سے بچت ہو تو تم کمال
الاعراب تریک فعل مہ فاعل و مفعول جملة اذا دخلت آہ طرف ہے اور و قدامت عینی انکا شحینا اور
کی مفعول فاعل سے حال واقع ہے اور تری کا دوسرا مفعول آئندہ شعر میں مذکور ہے۔

۱۴ ذَرَانِي عَيْطِلْ اَذْ مَاءَ بَكِرٍ هِجَانِ اللّٰوْنِ اَمْ تَقْرَأُ جَنِينًا

اللقاد زدم بازو کسی جوان کا ہو۔ لیکن انسان میں کوئی سی لیک انکلیون تک ذراع کہلاتا ہی اور دوسرے
حیوانات میں کوئی کی حد کوئی نہیں ہے عیطل دراز گردن و شنی عیاطل جمع آدماء سخت سپید رنگ الی و شنی
الصحة والاداة فی الابل البياض الشدید بکیر و با نوجوان و شنی هجان سپید اونٹ مذکر مونث جمع مرد
میں ساوی بیتی میں بغیر هجان و ناقہ هجان اور کبھی سجان پر جمع ہی کر لیتے ہیں جیسی ابن جریر کہتا ہی کہ کان
الحمال وان حفت + هجائن من تعاجل اراق عینا یہاں و صنفی معنی راوہ میں قرء جمع کرنا بولتی ہیں قرآن
قرانا جمعتہ و نیز ما قرئت هذا الناقۃ سلاقط و ما قرئت جنینا ای لم یقم رحمها علیہ و لد و مہ نہ القرآن نہ الخ
جنین یہ جب تک پیٹ میں ہو فاعل معنی مفعول ہے یعنی چہا ہوا۔

المعنی اس وقت کے دو بازو جو دراز گردن سخت سپید رنگ والی نوجوان پاکیزہ رنگ ہے ابھی تک جو رحم میں نہیں کیا یعنی ابھی
الاعراب اخی عیطل فی مفعول ہے اور عیطل اذ ماء بکر هجان ناقہ جنینا ناقہ موصوف محذوف کے اوصاف ہیں

۱۵ وَ شَدَّ يًا مِثْلَ حَنْ اَلْعَاجِ رَحْصًا خَصَا تَا مِنْ اَكْفِ اللّٰهِي سَبِينَا

اللقاد اصل میں تو عورت کے پستانوں کو کہتے ہیں کہ کہیے مرد کی پستانوں کو یہی کہتے ہیں مذکر مونث دونوں
طرح مفعول ہے اذ تہ جمع اصل میں افعال و فاعل بروزن افس و فلس ہے اور کبھی نذہ پر جمع کر لیتے ہیں جس سے ہوا
تند وہ خاص مرد کی پستانوں کو کہتے ہیں حتی جمع حقہ مفرد بیا عاج ہاتھی دانت تمامہ مفرد حصہ نرم نازک
رحصا بصیغہ صغۃ بروزن صحاب محفوظ اکف جمع کف مفرد لآمس چھونے والا۔

المعنی اور نیناں جو ہاتھی دانت کے ڈیوں کے طرح گول اور ابھری ہوئی اور سپید ہیں اور چھو والوں کے ہاتھوں کی طرح
نرم نازک ہیں ہاتھی دانت جو کہ سخت ہوتا ہی اسلئے رخص کے قید لگا کر اس خصال کو دفع کرتا ہی کہ سختی میں
تشبیہ میں بلکہ صرف سپیدی اور گولائی اور ابھرنے میں۔

الاعراب ثنائیا ذراعی مبعوطہ ہے اور مثل حق الہام میں چونکہ مثل کے اضافت لفظی ہے اس لیے نہ کہ کا و پر مکتا ہی اور حصا نہ کا دوسرا وصف ہی اور حصا نامن اکف آہ تیسرا وصف ہی۔

۱۶ وَمَشْنِي كَذَنِي سَمَقْتُ وَطَلْتُ | رَوَادُ فُحَا تَنْوَعُ رِبَمَا وَلِيْنَا

اللغامشني بتقدیم تا مثله بروزن چک و در این اور زوزنی بن بصیغہ تثنیہ من مضاف ہوگا نہ جولا یعنی نرم و نازک تا اثبت ہی مہمت بصیغہ واحد موند غائب متحقق مصدر باب شرف او بجا اور دراز ہونا۔ تنوع بصلا بار دخول اکو مشقت ہی اٹا تا یا اسی او جمل اور بہار کر دنیا اور چکا و دنیا یقال نا بالحل اذ انہن متقلدانہ بالحل اذ انقلہ اور شدت کی قول ان مفاہیجہ لتنوع بالعصبۃ میں فقر کی نزدیک تعبیر کی گئی ہے اور صلہ اسکا محدود ہے ای لینی العصبۃ بتقلہا + چماچہ ایک شاعر کہتا ہے - انی وجدنا ما اقلہ الغریہ وان + حان القضاء ما رقت لہ کید + الاعصاب اذ رطارت براتیہا + تنوع صفتہا بالکف والعصہ + ای بتقل صفتہا بالکف والعصہ + بیان ہے ما ولینا بارصلہ کی گئی نہیں بلکہ تقدیر کی گئی ہے اور صلہ اسکا محدود ہی یعنی بتقلہا و کیدہ بروزن رفیعہ تقدیری ثقیلہ یعنی متصل اسکے ہوا۔

المعنی ای تقدیری بچ و کدہا جو نرم نازک نہا اور نہ ہر جا لیکہ اسکی ستر ان اعضا کو چلی و مقبل میں اپنی بوجہ ہوا الاعراب مشنی لہ نہ بجا و علف تری کا دوسرا مفعول ہے اور جملہ مہمت مع اپنی معطوف و طاک کی نہ تکیف قامت کا وصف اور دوا دفا تنوع با و دنیا بجلیلہ مفعول صفت مخرجہ وان لیس فی ذلک اور اصل میں و لیسۃ تنوع مفعول

۱۷ وَمَا كَمَّةٌ يَضِيحُ الْبَابُ عَنْهَا | وَكُنْشَا قَدْ جُمِنْتُ بِهِ الْجُجُوتَا

اللغاما کما کہ سترین نام جمع باب اصل میں بوب تھا ماقبل مفتوح ہوئی کے واد الف سی ہبل مل جنت فعل شکم مجہول اور ہمیشہ یہ مجہول ہے متغزل ہے جتھون مصدر ہے۔

المعنی اور سترین کہ دروازہ اسے تنگ ہوتا ہے اور پہلو جگہ حق پر میں باولا ہون۔ الاعراب ما کہہ اسبق پر معطوف ہو کر تری کا مفعول ہے اور بہ جحفہ مضاف ہے یعنی جند

۱۸ دَسَارِيْنِي بَلَنْطُ أَوْ رَحَامٍ | يَزْنِي خَشَاشٌ حَلِيْلُهُمَا الزَّيْنِيَا

اللغادسارۃ ستون ستون سواری جمع بلنط بروزن لفظ ناتھی دانت یا ایک قسم کا تیری جو تنگ مرمری نقد اختلاف رکھتا ہے کہ دسارۃ در کینا نہیں ہوتا۔ قاموس طبع میں بروزن جگر کہا ہوا ہے و حام بروزن غراب تنگ مرمر دین آواز کرنا باب ضرب یعرب آبی زید طائی کی کلام میں ہے استجارہ معنہ و اطیارہ مرندہ خشاش داخل ہونا و منہ الخش حلی نور علی بروزن تقدیری جو اصل میں علوی تھا جمع۔ المعنی اور ستون تائی دانت یا تنگ مرمر جگہ خنجر کے آواز جو ہڈی کی مٹا مٹے کا ہے وقت ہی پہلی سنہ و

الاعراب سادہ باقیہ معطوفہ اور خشتاش کی اضافت موصوفہ معنوی کہ طوق ای علیہا الخ خشتہ

۱۹ | فَمَا وَجَدْتُمْ تُوجِدُونَ مِنَ الْمَرْغِقِ | أَصْلُهُ فَرَجَعْتَ الْخَبْرَ مَا

اللغۃ وجدتم کرنا آب و تر کی آسانی سبب ابن اجدلی فرماتی ہیں کہ جلیق شے گا بہ ہوتی ہے تو اس وقت کہلا
ہی جنب و نسل میں اسے گا کہ کو گذر جائیں تو اس وقت عشر کہلاتی ہے چھتر جمع جیب پر جنتی ہے تو یہاں اس کے
شناخت ہو سکتی کہلا تا ہی اندر اگر نہ کر ہو تو سبب کہلاتا اور اوہ ہو تو حامل اور دودہ ہر طاقی تک سی خوار کہتے
رہتی ہیں اور جب دودہ چڑھ لیں تو اس وقت فصل کہلاتا جب تک سال میں یا ون رہتا ہی تو اس خاص یا
مخاص کہلاتا ہی اور تیری اس ہون مانت ہون چوتھی میں حق حقہ یا بخون میں جنہ جذبہ جنتی میں
ثنی ثننیہ سا تو میں رابع رباعیہ آٹھویں میں سدیں سدیہ ناوین میں ازل باز و تھوین مختلف
مختلفہ اسکی بعد ہر کوئی خاص نام نہیں کہتے بلکہ باذل عام و عامین او ثلثہ اعوام و مختلفہ اعوام و عایدین
ثلثہ اعوام وغیرہ ہوتی ہیں اور تا ہونی تک عام سی ہی تیرا تا جاتا ہی اور جب بوڑھا ہو جاتا ہی تو اس وقت
اور فخر کہلاتا ہی نہ جیم آواز گئے میں پیرا تا جتین روئے کی آواز۔

المعنی سو مجھ عام اس ہوتی والی اوشی نے ہی تھیں یا باجی اسے کہو یا دیو پر وئی کی آواز گلی میں ہر تری

۲۰ | وَلَا تَمُوتُوا كَمَا مَاتَ شَقَاوًا | أَلْهَامٌ مِنْ شَعَةِ الْأَجْنِبِ

اللغۃ شطاء موت شطوط واد ہیر عورت جسکی سیدیاں سیاہ یا لونج ساتھ لگے ہون شطوطی
ماخوذ ہی جسکے معنی لٹنے کی میں یا علم عام مفیدی کہ باب و تر کی آنا ہی بقال شطوط اللہ علی خلقتہ شیط صبح کو
ہی سبوا سبطی کہتے ہیں کہ اسکا اندر میرا زور ہی لا ہوا ہوا ہی شقا بد بختی جتین بچہ جنیک کو کہہ میں ہو۔ نیز مذکور
فی الصحاح الجتین الولد مادہ المطر الجتین المقبول اجتنہ جمع بیان ثانی معنی مراد میں علی ماصرم بہ الزور فی
المعنی اور میری جیہ وہ او ہیر عورت ہی نہیں، جسکی بد بختی نے تو بخون میں سے ایک بچی کے سوا جو قبر میں مدفون یا
نہیں جو پڑا یا اسکی بد بختی نے اسے تو بخون میں سے کیسوی نہ نہ نہین جو پڑا یا ایک سب ہی مدفون کر دیئے۔
الاعراب لا جینا پار الا شتتا کی بی بی جینا ترکیب میں حال اوقم والی بیتك شتتا لانی حال الجتین و هذا
کقولہ ولا امر لخص الامشیعہ قال الخلیل منشیعہ حال و جاز تذکر ذی الحال لکنہ امر عام۔

۲۱ | تَذَكَّرْتُ الصَّبْرَ وَاسْتَقْبَلْتُ لِسَا | رَأَيْتُ حُبُّوْلَهَا أَصْلًا حَذِيْمًا

اللغۃ صبری کجرا و بر وزن الی عشق اور شوق و منہ نصای تحمل صبر ما ویم و اوٹ بہتر ہو ہون عورت
انہیں ہون انہوں بہت ہی زبردستی کرکے بن اصل جمیل مفردہ و تہ جو عصری مغرب تک ہی جمع بنیاد
اجزائی ہی جتین بصیفہ جمہ موت غائب حد و مصدر یا بضر نصیر او ٹھون کو مانگنا۔

المعنیٰ یہی ہے کہ ختیاق اور خند کے ایک دوسرے کے لیے ہونے والی اونٹ یا کٹی ہوئی کچھ کا ختیاق ظاہر کیا
الاعراب اصلاً مفعول فیسے اور چونکہ لکھا بعد اقبل سے مفعول ہے لہذا پہلے فعل کے لیے طرف بن سکتا ہے

۲۲ فَأَعْرَضَتْ أَلِمَامَةٌ وَأَشْجَرَتْ | كَأَسْيَافٍ يَأْيِدُنِي مُصَلِّتَيْنَا

اللغة اعراض ظاہر ہونا فی الصحیح اعرضت ای لاخرب جالھا لئلا ظاہر الیہ اعراض کا مطلق ہے بمعنی اکباب کج قال
الروزنی ولا قالت لھا ایمامۃ چند گانوں میں جو پہلے جوان کا نام تھا بعد میں ایمامہ کا نام پڑ گیا یا مہ اصل میں ایک عورت
کا نام تھا جس کے آنکھیں نیلے تھیں اور اس قدر دور میں تھی کہ تین دن کے رستہ ہی دیکھ پیتی تھی چونکہ ان شہر کے شہرت کا
باعث ہوئی لہذا وہ شہر اس کی نام پر مشہور ہو گئی چنانچہ پہلے جو ایمامہ بولتی تھی بعد میں خود اشیر ایمامہ کہنے لگا
الشجر اور بعد میں وہ نامہ المشجر وهو الجبل العا مصلت بصیغہ اسم فاعل اصلا ت مصدر زلزلہ اور کا نیام سے نکالنا
فی الصحیح واصلت سیفہ جزوہ من عمدہ ہو مصلت انتہی

المعنیٰ سو جلتی ہوتی یا مہ پہاڑ سا مہی۔ ابہری ہو کر ایسی نظر آئی جیسے تلوار بن جو سوتلی اونٹ کے ہاتھوں میں چوڑے
الاعراب بایک مصلتین مع انہی تعلق مقدار کا شے کی سیاہی کا وصف ہے اور مصلتین میں الف اشباع کا ہے

۲۳ آباہند فلا تفجل علیک | وَأَنْظُرْ كَأَنْظُرِكَ الْبَقْدِ

اللغة آباہند یا عمر بن ہند کی کنیت ہے کیونکہ عرب میں پوتی کا نام وہی رکھا کرتی تھی جو داوی کا پوتا جاسی فاطمہ
بنبت حسین بنت فاطمہ یا یہ کنیت استہزیاء ہے اور مراد اسے اس کی سرکشی اور والدہ کی طاعت کا انحراف کرنا ہے
اس کا بیٹا تو نہیں بلکہ باپ ہے اور انہیں معنی کی طرف آنحضرت کے قول میں اشارہ ہے کہ حقے تلکامہ نہ رہا قال بعض التراج
المراد منہ حقوق الاولاد محم بن بلال کہتا ہے فقلت لھا بل تعس ام مجاشع + و قومک حتی خذ الیوم مع
مخاطبہ مجاشع قبیلہ کی ایک لڑکی تھی جسے شاعر نے ام مجاشع کہہ کر اس کو لا تفجل بصیغہ ہی حاضر مجاہد مصداق
علم جلدی سی کسی پر جا پڑنے کا ارادہ کرنا قال اللہ تعالیٰ فلا تفجل علیہم انظر بصیغہ واحد مکرر حاضر نظر
مصدر مہلت وینا یقال انظروہ ای احدثہ۔

المعنیٰ او عمر بن ہند ابی ہم پر جلدی مکر اور ہمیں مہلت دی کہ سچی بات بچھے کہیں۔
الاعراب یا حرف نداء محذوف آباہند ہادی لا تفجل علینا جواب نداء ہے اور فاسیر زندہ ہر کسی
مصرع میں ہے واذا هلكت فعندک فاجزعی بعض علیہ الرضی اور انظر نداء ہے سپر معطوف ہے۔

۲۴ يَا نَوْرُ الدُّرِّ يَا نَبِيضًا | وَأَنْظُرْ دَهْنٌ حَمَلٌ قَدْ رَوِيَا

اللغة ایزاد صداد اور اونٹوں کو پانی پر لیجا نا دو مفعول کی طرف متعدی ہوگا قال الفيض داد
الماء دانات جمع رائیہ مفرد رائی کا نشان اصل میں ہموزیہ مکرر ابی ہے ہی ہے میں تیرے کا پڑنا

مترک ہو اور بعض سزہ کا انکار کرتی ہر دو رکعتی میں اصل میں اسی بات پر جمید ہوا مفرد سیدہ مراد مقبل کے
 پہنچی اگر روایت سی عروہ بنی بن یا سیدہ اگر چند ہی مراد ہوں جس جمیع عمر اور مفرد نسخ -
 المعنی کہ ہم اپنی زون کو دشمنوں کے سینوں میں جبکہ سیدہ بنی بن اتاری میں اور جبکہ وہ سب اور سیراب ہوتا ہوں اور
 الاعراب سیدہ روایت سی حال واقع ہے اور نورد کا دو سیر مقبول محدود ہے یعنی صد دلا عدا اور سیر قلدیہ
 دونوں حال مترادف یا مترادف ضمیر ہونے واقع ہیں -

۲۵ | وَأَيَّامٍ كَتَا عَزَّ طَوَالِ | عَصَيْنَا الْمَلِكَ فِيهَا أَنْ تَدِينَا

اللغات جمع انحراف وہ گھوڑا یا بچہ ایک پیشانی پر درہم سی زیادہ سیدی ہو پوتی بن فرس غزو
 غراء مراد اس مشہور معروف ہے اس کی کہ ایسا گھوڑا جب پہنچا جاتا ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ
 سیدہ لیث حد من الامم تدون علی غزا محجلیں انتہی طوال جمع طویل مفرد باب نصر سیر سی صنفہ وقت ہے
 بمعہ دراز - وکے درازی نہایت سختی سے کہ وہ نہ تو تھکا کہ قد تحسین الفسنة جیسے قصار کیا یہ فرحت و کدنا
 ایام السرد قصدا عَصَيْنَا یعنی ہم نے حکم عقیدان صدر باب ضرب بغیرانی کرنا ملک لبکون لام ملک بکسر لام کا
 محقق ہو کہ ہم ہر غز و فوس دین تا بیدار کرنا - تا بیدار ہو لازم مستحکم و فون طرح متعلق ہے غشی کہ ہے
 سے ہودان الرباب ذکر ہوالدین - در کا بغزوہ وارتحال - ثم دانت بعد الرباب کانت کعبا
 عقوبۃ الاخوال قولہ ہودان الرباب یعنی اذہا وقولہ ثم دانت ای ذلتہ واطاعت -

المعنی بہت سی ہمارے دشمنوں کو ہار دینے کے بعد شاہ کی اس خوف نمانی کہ ہم اس کے مطیع ہو جائیں -
 الاعراب اور یہ تناعر طوال عَصَيْنَا الْمَلِكَ فیہا آہ سیدہ یام کی وصفات ہیں اور ان دنیا بصر کو
 نزدیک بخوف مصافحے یعنی مخالفت ان دنیا اور کو فوج کے نزدیک بتقدیر سلطان دنیا کی کھاد کرنا من قبل -

۲۶ | وَتَسْتَبِيدُ مَعْشَرٌ قَدْ تَوَعَّبُوا | يَتَّحِ الْمَلِكُ يَحْمِي الْحَيْدُ نِيَا

اللغات سیدہ کی اصل میں اختلاف ہے بعض تو سیدہ یوزن کریم و شریفی قال میں وادیر کہہ نقل تھا اثر
 یہ کہ کیا گیا اور یا میں او غام کیا گیا اور بصریوں کا یہ مذہب ہے کہ اس کی اصل سیو و یوزن نقل ہے کے قاعدہ
 سی نقل کے گئی اور کو فوج کا یہ خیال ہے کہ اصل میں ہیں کے فتح سے سیدی کہ بکسر عین مقبل کے سوا کوئی وزن یا بصر
 جاتا اور چونکہ مقبل صحیح پر جمول متناہی ایسے فتح ہی متعین ہی جیسے عطل وغیرہ میں معشر جامع کر دہا
 جمع توجہ تاج پناہ سوار بنا تاج معروف ہے شیکان جمیع اتحاد بتقدیم حیم بر جاضطر کرنا ناچار کرنا حیم بان
 المعنی بہت سی ایسی سردار جنگی گروہ انہیں تاج شاہی پناہ اور وہ خود مضطر پریشان خاطر و کج حایت کرتے ہیں
 الاعراب و رب کے قد توجہ تاج الملك معشر کا وصف اور محی المحجرب دنیا توجہ کی ضمیر مقبول سی حال واقع ہے

۲۷ | تَزَكَّتْ الْخَيْلُ عَاكِفَةً عَلَيْهِ | مُقْلَدَةً أَعْنَتْهَا صُفُوفًا

اللقا ترک بیان معنی جعل ہے اس حالت میں دو معنوں کا ساتھ یا محاورہ ترک الجرح یا کناسی خود ہی راغب عن حالہ
عکوف کی طرف کمال تو یہی متوجہ رہنا قال اللہ تعالیٰ ہم بعکفنا علی اصنام ہم کذا فی الصحاح مقلدۃ بصیغہ مفعول
تقدیر صدر را کا کلی میں لانا متعجب دو معنوں کا صفا جمع صاف میں وہ کہوڑا جو تین یاؤں پر کھڑا ہو۔
المعنی ہنسی اپنے گھوڑوں کو انکی سرور پر کھڑی رہنے دیا ایسی حالتیں کہ انکی باگیں کے گلی کے ہاتھیں اور وہ تین یاؤں پر کھڑی
الاعراب مقلدۃ کی ضرب جو خنک طیف راجح قائم فاعل کے اور یہ نقل کا پہلا مفعول اور عتادہ دو مفعول اور یہ

۲۸ | وَأَنْزَلْنَا الْبُيُوتَ بِذِي طُلُوحٍ | إِلَى الشَّامَاتِ نَنْفِي الْمَوْعِدَ يَتَا

اللقا ذی طلوع ایک جگہ کا نام ہے شامات سی مراوشا می شہر میں نفی جلا وطن کرنا باب ضرب تعد
دیکھی دینے والا مرد او شمن قال الشاعر فان الموعد یرون دونی۔
المعنی ہنسی موضع طلوع سی شامات تک جینی لگائی بجالیکہ دیکھی دینی والوں کو ہم جلا وطن کر نیوالی ہنسی
الاعراب بذی طلوع یر یا بمعنی ہنسی۔

۲۹ | وَقَدْ هَرَّتْ كِلَابٌ أُنْحِي مِنَّا | وَشَدَّ بِنَا قِتَادَةً مِّنْ بَلْبِئَا

اللقا ہر بکنی کی آواز جو نبح (بھونکنی) کی حد تک نہ پہنچی اور سردی ماری اس کے نکلے ایک شاعر کہتا ہے یہ
اذ کبد اللحم السماء لیشوقہ علی حبیب ہر الکلب اللہ خاشعہ باہتیار پیننی کیوقت ہی کئی ہونکا کرتے ہیں
اسلمی کہ اس حالت میں انہیں بچان نہیں سکتے شدد بیب چاٹنا قتادہ تھوہر کی بصیفہ واحد مذکر غائب مضارع
معلوم جو من کھٹیر پرتی ہے فاعل ناقص مفعول قریب ہونا
المعنی ہنسی شامات تک ڈیری لگائی بجالیکہ ہر قبیلہ کی کئی ہونک تھیں یعنی سخت سردی کا وقت تھا یا ہمارے
پیننے کی باعث وہ ہمیں بچان نہیں سکتے تھی یا مخالفت قبیلہ کی کوتاہی کی باعث ہونکی اور جو ہمارے پرور
تھی انکی تھوہر کو ہمیں خوب چھٹائی یعنی انکی شوکت توڑ ڈالی اور انہیں دبایا۔

الاعراب جملہ وقد ہرّت مع انہی مطلق کے انزلنا کی فاعل سے حال واقع ہوا اور صاف ہے دو معنوں کے تقدیر
یرحی سی حال واقع ہی تیسری حالت پر ہرّت کی متعلق ہے اور من حبیبہ ای من دخولنا۔

۳۰ | صَبَّيْتُ تَنْفُثَ إِلَى قَوْمٍ رَحَاسًا | نَكُوْنُوْا فِي الْفَتَاءِ هَكَذَا طَبِئَا

اللقا صبی جلی مراوشا کے لڑائی ہے چناچہ کہی صفا ہی لڑائی کی طرف ہو جاتی ہے چناچہ ایک شاعر کہتا
ہے فوارس کا حملوں المنا یا + اذا دارت دحا الحرب الزیون طعن فیعل مضارع مفعول ہے بسا ہوا
المعنی جب ہم اپنی لڑائی کی قوم کی طرف بجاتی ہیں تو لڑائی کیوقت وہ قوم اسکا آٹا ہو جاتی ہے۔

الاعراب متی تنقل الی قوم رحا فاشترط ہے یکو فوالح جزا ہے

۳۱ یَكُونُ ثِقَاتُهَا شَرْقِيَّ مَجْدٍ | وَلَهُوَ تَهَا فُضَاعَةً أَجْمَعِينَ

اللغۃ ثقیل بروزن کتاب ایک قسم کا چمڑا ہوتا ہے جو چمکی چمکی سیلے ڈال لیتے ہیں کہ آٹا دانا جو کسی پرکے اور کچے ٹرکوبی کہہ لیتے ہیں لہوۃ کلا اجمیعین فضاۃ کی تائید ہے جو ایک مشہور قبیلہ ہے۔
المعنی مجر کا شرفی قصہ اس چمکی کا گرد ہوتا ہے اور سارا فضاۃ اسکا کلا۔

الاعراب یكون فعل ناقص فقال اسم شرقي مجد خبر اور هو تمہا باعتبار عطف کیوں کا اسم اور فضاۃ اجمیعین خبر ہے اور چونکہ ایک فاعل کے دو معمول مختلف ہیں لہذا عطف جائز ہے۔

۳۲ نَزَلَتْهُ مَنَزِلُ الْأَصْفِيَّاتِ مَنًا | فَجَعَلْنَا الْقِدْرَ أَنْ تَشْتَوِيَا

اللغۃ منزل یم اور زکی فتح سی صدر میمی ہے يقال نزلت نزولاً وصنزله أصفياء جمع ضیف مفروءہ تشبیہ موت مذکرب میں سا کو کیونکہ اصل میں یہ مصدر ہے جسکے معنی کسی پاس ترقی کے ہیں قال الفیو حنزل ضیفاً من باباء ذانزل عندہ استعجمیل مقدم کرنا يقال جعلته من العن كذا ای قدرت قری کہاں کہاں شیم
المعنی تم تمہاراں مہانوں کا اترنا ترے سوہنی مہانی کا کہاں تاہماری لگے گیا تاکہ تم ہمیں گالی نہ دو
الاعراب اصنافاً نزلة کی متعلق ہے اور منزل الاصفیاء مفعول مطلق ہے اور ان تسموا تسموا بقدر ان تسموا تسموا تسموا

۳۳ قَدْرِيَا كُمْ فَجَعَلْنَا فَرَاكُمُ | قَبِيلَ الصَّيْحَةِ مَرْدَاةَ طَحُونَا

اللغۃ قری اگر قاف کسورۃ کہ قصورۃ اور اگر فتوح ہی تو مدودہ مہانی کرنا و مفعول جابستہ جابستہ شرف قری الہم اذ صاف الزمام فاصحت میں مذکور ہو چکا ہے مردادہ وہ بڑا پیڑ جس سے چوٹی پیر توڑی جاتا ہیں
طحون پیسے والا۔ طحن مصدر باب نصر نصر سیما۔

المعنی ہم نے تمہاری مہانے میں جہٹ بیٹ صبح سے کچھ پہلے ایک بڑا پیسے والا پہاڑ پریش کیا
الاعراب قرینا کا پہلا مفعول کم ہے اور دوسرا مردادہ طحونا اور قبل الصبح قرینا کا ظرف ہی

۳۴ نَعْمُ أَنْ نَأْسَا وَنَعْفَ عَنْهُمْ | وَنَحْمِلُ عَنْهُمْ مَا حَمَلُونَا

اللغۃ نعم شامل ہونا سنا سے نفس ہے يقال عنهم بالعطف اناس ناس میں ایک لغت مرویہ قال الشاعر
هان المنا يا بطلين على الاناس الامنيا نعت بصيغة جمع مكرم مصدر باب ضرب يضرب بترام ہی جانا
صلب من مستعمل ہے حمل اٹھانا۔ تحمیل لاونا۔

المعنی ہم اپنی لوگوں کو عطا یا گیر لیتے ہیں گزروانی جتنے ہیں اور جو کہ ہم پر لا دتی ہیں ہم کی جابستہ اٹھ لیتی ہیں

۳۵ نَحْنُ عَنْ مَا تَرَاخَى النَّاسُ عَمَّا | وَنَضْرِبُ بِالسُّيُوفِ إِذَا عَرَّيْنَا

اللغما عند نیرہ زنی کر لیغہ طعن ہے قال الشاعر طاعت صدرا لخیل المعنایں الی قایبان صدیرہ
 ہی مہی جزاوند کریم کی اسقول میں ہادمت حیا وقولہ فالتقوا اللہ ما استطعتم ای وقت استطاعتکم تراخی در
 يقال تراخی الشاء الی اطباء غشینا بصیفہ جیمہ تکم مجبور غشی مصدر باب علم علم ۲۷ يقال غشی غشیانا جاءہ کذا فی
 المعنی بتک دشمن ہے دور رہتی ہیں تو ہم نیزہ مارستے ہیں اور جب ہمیر آرتے ہیں تو ہم تلوار جلاتے ہیں
 الاعراب تراخی الناس باوایل وقت تراخی انسان کی ہر نظام کا مقول فیہ اور جلا داد غشینا انضر کافرون

تراخی

۳۷ یُسْمَرُ مِنْ قَتَا الْخَطِيئَةِ اذْوَ اَبْلُ اَوْ بَيْضُ يَحْتَلِيْنَا

اللغاسم جمع اسم مفرد گندم گون نیزہ قتا جمع قنہ مفرد نیزہ خطی سے مراد سمہ سے جو خط کا باشندہ تھا اور
 یامر کا ایک کانہ جو جہان ہندوستان کی نیزہ بیکار کی تھا اور اسی خط بجز ہی کہتے ہیں لدن بنجم لام و سکون ال
 بلقح لام کی جمع ہی نرم نیزی لکھتے يقال مع لام لدن بالضم کذا فی الصحاح اذ ابل جمع ذابل مفرد ذابل اقل
 بیض جمع بیضیا مفرد تلوار اختلاہ کا ثناء فی الصحاح والسیف یختلہ یقطم

سمہ

المعنی ہم دشمنوں کو ایسی گندم گون نیزوں سے مارتے ہیں جو سمہ نامی خطی کا باشندہ کی نیزوں اور پھیلی اور
 ہیں یا ایسی تلواروں سے جو گھاس کی طرح سرون کو کاٹتے ہیں
 الاعراب سمہ فعل محذوف متعلق ہی نظام اور بیض یختلنا انضر کافرون اور کلمہ اوہنا تر دیکھتی نہیں بلکہ یہاں کی ہرگز

۳۸ کَانَ جَسَاجِمَ الْاَبْطَالِ فِيْهَا اَوْ سَوْقٍ بِالْاَمَّا عِزِّ زَيْتُونِیْنَا

اللغاسنا جمع جمع مجہوف و کوبہری ابطال جمع بطل تحریک بعین مفرد وہا در جوانی شجاعت و دوسری کت
 کو بیکار اور باطل کردی و سواق جمع و سق مفرد قلیل کہتا ہی کہ وسق اوٹکے ہمار کو کہتے ہیں اور و فگر گدی یا خیر کے
 بوجہ کو اماغر جمع اماغر مفرد وہ زمین سخت حسین کنگری ہون آرماء گرنا

عالم

المعنی بہا درون کوبہریان گویا و مان او شوق بوجہ ہی جو کنکرون الی سخت زمین میں گری ہو ہون
 الاعراب کان حرف مشبہ بالفعل ہے حاجم ابطال ام ای حال فہا کی اسم و وسق اسمی وصف بالا ماغر اور ہر

۳۹ اَنْشَقَّ بِهَا رُؤُوسُ الْقَوْمِ شَقًّا وَتَحْتَلِبُ الرِّقَابَ فَيَحْتَلِيْنَا

اللغاسشق جہر ناخدا لب غلب کا ثناء - محلب بروزن منبر وہ درانی جیکے دندانے ہون اختلاہ
 کا ثناء کٹ جانا - لازم متعدی دونوں طرح مستقل ہے

دشمن

المعنی ہم دشمنوں کے سرون کو تلواروں سے چرتے ہیں اور گردنوں کاٹتے ہیں چنانچہ وہ کٹ جاتے ہیں

۴۰ اَوْرَانِ الصَّغْنِ بَعْدَ الصَّغْنِ مِدْوً عَلَیْكَ وَیُخْرِجُ الدَّاءَ الدَّفِیْئَا

اللغاصغن کہنی تید و بصیفہ واحد نکر غاصب مضارع بدو مصدر ظاہر مونا علی بیان ہر کی لہجہ داء بیکار و دشمن

جو کلک کی کئی انہونے مار ڈالا تھا ایسی اپنی حد بزرگوار وائل کا انہونے حقوق کیا کیونکہ بیٹوں میں نہا دہو و لکین کے خوش
الاعراب اذا موصول ہے یتقون نہ اسکا صلہ ہے صلہ مع اپنی موصوف کی بدرون کا مفعول ہے۔

۴۴ | اَكَانَ سَيُوقَاتِ مَرَاتٍ وَمَرَاتٍ هُمْ | حَتَّى رَقِي بِأَيْدِي الْعَبِيدِ مَا

اللغات حارقی جمہ خرق مفردہ پارچہ جی کوڑی کی طرح بنا کر کچر آپسین کہیلے ہیں اور ایک دوسرے کو مار
ہیں اور تلوار ہیں بے سجا شامانی اور تیزی میں اسکی ساتھ تشبیہ و بیجا قی میں خرق سے اخذ ہونے کے معنی بیٹوں کی ہا
المعنی ہماری اور انکی تلوار میں گویا کہیلے والوں کے ہاتھوں میں کوڑی میں جنہیں وہ بی تھانے ہاتھ میں
الاعراب منا ومنہم منہم مضاف الیہ یوق کا بیان ہے حارقی باید کہ عینا کان کی خبر ہے۔

۴۵ | اَكَانَ نِيَابًا مَرَاتٍ وَمَرَاتٍ هُمْ | خَضِبْنَ بِأَرْجَوَانٍ أَوْ طَلِيْنًا

اللغات خضبن بصیغہ جمع مونث غائب مجہول مضاف مصدر رنگنا ارغوان ایک رنگ ہے جو نبات سرخ ہوتا
فارسی میں اسی ارغوان کہتے ہیں طلین بصیغہ جمع مونث غائب مجہول۔ طلایہ مصدر لیب کرنا۔
المعنی ہماری اور انکے کپڑے کو یا ارغوان سے ملکا رنگ کئی گئے ہیں یا گارٹ سے رنگ۔

الاعراب کان حرف مشبہ بالفعل ہے نیابنا منا ومنہم کہ ہم سے خضبن یا ارغوان ہم نے معطو و طلینا کی

۴۶ | اِذَا مَا حَجَّ بِالْأَسْنَانِ قَوْمٌ | مِنَ الْهَوْلِ الْمُشْتَبِهَةِ أَنْ يَكُونَتْ

اللغات علی تصلہ با دخول باکی تدبیر سی عاجز آنا یقال علی ہامہ اذا المہتد بوجہہ قال الشاعر عیو ابامرہم کہا
عیت بیضتہا الحماض اسنانا کام کی دست اور مضبوطی کہنا یقال اسنفوا امرہم احکموا علی معنی اسکی تواوٹ پر سنان
باندھنے کے ہیں مجازاً یعنی احکام ہی عام بول چال میں جو وقت کوئی اپنی کام کی تدبیر سی عاجز آتا ہو حتی بالاسنان کہ
لیتے ہیں ہول ڈر یا مصدر یعنی فاعل ہے یعنی ڈرائی والا امر مشبہ بصیغہ اسم مفعول تشبیہ مصدر حاضر کر دینا۔
لیکن تائید اور تکرار کی جو ہول کی طرف ہوتی ہے فاعل ہے اور ان مصدر یہ۔

المعنی جب کہ کام درستی تدبیر سی عاجز آتا ہو کسی ایسی خوف یا ڈرائیوں کے باعث جسکا واقع ہونا بالکل مشہور تھا
الاعراب ان مشبہ بوجہ فاعل ہے یعنی الذی اور مشبہ کو نہ اسکا صلہ جو جمع اپنی موصول کے من کا مجرور ہو کر حتی
کی متعلق ہے جیسی بالاسنان اور قوم کا فاعل ہے کل جماعہ فعلیہ شرط ہے۔

۴۷ | نَضَبْنَا مِثْلَ دَهْوَةٍ ذَاتِ حَدٍّ | حَقَاطَةً وَكَتَّ السَّارِقِيْنَ

اللغات نضب کٹر کرنا یقال نضبت الشیء ای دھعتہ دھوۃ اونچا ہار اور پتہ کاں بچہ ہیں باقی جمع ہو رہو
کہلا تا ہی صداوسی ہے کہ جب نصیح روزنی بیان کیا خاص ہاں ہم اور سبب ثابت اور علم کی غیر منصرف ہر صاحب کام
فراتی میں کہ ابی ذویکے شعر میں ایک خاص ہاں ہاں سی ہر ذوی حد شکوت و عیب الصیغہ واحد الرجل یا سبب حقا قظہ

صفات صلیحہ

المعنی تو ہماری جانب کی مخالفت کیلئے ایک لشکر اور کھڑا کرتی ہیں جو اونچی ہوا کی طرح شوکت کا پورے اور ہم سے آگے بڑھ کر
الاعراب محاذ سے نصیب کا مفعول ہو اور مثل دھوہ ذات حد کثیتہ مخدوف کا وصف ہے۔

۴۷ | بِسْبَانٍ يَرُونَ الْقَتْلَ حَيًّا | وَبَشِيبٍ بِالْخُرُوبِ حَزْبًا

اللغة سببان جمع شائب مفرد و جوان جیسی فارس و فرسان قتل مصدر معلوم مجہول و لون کا احتمال ہے کہ بیان نام
مرد ہیں جن کی جنس میں دونوں مفہوم آجاتی ہیں شیب جمع انتیب مفرد بوڑھا محراب بعید اسم مفعول یا تفعل یا خبر مصدر آرموہ کا
المعنی ایسی جوانوں کے ساتھ جو قتل کو اپنے منہ سے ادرت سمجھتی ہیں اور ایسی بوڑھوں کے ساتھ جو انہیں خبر دے کہ زور آزمائی کا
الاعراب بيشبان نصیب کی متعلق ہے اور شيب سببان پر معطوف ہے اور محراب کے محراب اس کا وصف ہے۔

۴۸ | حَدَّيَا النَّاسِ كُلَّهُمْ جَمِيعًا | مَقَارَعَهُ بَيْنَهُمْ عَنْ يَنِينًا

اللقاح حد یا اسم مصدر جو بروزان التفسیر یا جمیع طرح یا یہی جیسی مخدی کی ہے ہیں و متحد کی معنی صحاح میں طلبہ یا
کی بی مقابلہ کر نیکی میں سماعت میں منسوب مصدر ہو گا جس کا معنی صفاۃ الامان ان کو کثیتہ سے ولا ذمہ ولا عقیدہ و ذمہ
یا یعنی معارض کے سماعت میں مرفوع علی الخبر یہ ہو گا خبر یا خبر ہو تی ہیں فاعل یا ک تراءس سے ہیں کہ کی کیا میر سے
آمقارعت جو کہ متضاد معنی دفع کو ہی لہذا عن اس کا صلا آسکتا ہے

المعنی غلبہ میں لوگوں کے ہم مقابل میں سجاوید کے بیٹوں کو اپنی بیٹوں سے لڑنے دفع کرنے والے ہیں۔

الاعراب حد یا الناس یا مرفوع علی الخبر یہ یعنی حد الناس یا مقبوض بر مصدر جنسی سجان کہ اصل
میں متحد الناس حیثا تھا بعد میں فعل حذف کر کے مصدر کو اسکی جگہ پر آدو بمقارعت یہاں علی مصدر ہے جو
تباوہ اسم فاعل متحد کی فاعل سے حال واقع ہے۔

۴۹ | فَأَمَّا يَوْمَ خَشِينَتْنَا عَلَيْهِمْ | فَتَصَيَّرَ خَيْلُنَا عَصَبًا ثِينًا

اللغة أما معنی جزا کو ملنے میں ہوا اور انفر کر رہی متعل متناہی تقدیر یوں ہے جہاں ایک من شئی یوم خشینتا علیہم
فتصیر خیلنا خشیتہ باب علم سی مصدر کے بعد علی مدحول کے تکلیف پونچی ہو تی راجح سے مراد یہاں اسوار میں قال
الله تعا واجل علیہم بخیلک و دخلک امی بقہا ناک و رجالتک عصب جمع عصبہ مفرد و درو گروہ زنی اس
مزدکیہ و نسک و او ر و یکہ نزدیک پالین کے کہ یہ جنسی خوف و غرورہ تین خلاف قیاس جمع تہ مفرد و او کہ بی ناکی
کی اسکی جم میں آگیا ہی قال الراجزہ دون اثنای من الخیل ذمر۔

معنی جہن میں بچوں کے تکلیف پونچنے کا ڈر ہوتا ہے تو ہماری اسوار گروہ گروہ ہو جاتے ہیں۔

۵۰ | وَأَمَّا يَوْمَ لَا خَشْيَةَ عَلَيْهِمْ | فَشَمْعُنُ غَارَةً مَسْكَلِيْنَا

اللغة امعناصل میں معنی گہوڑ کی سخت دوڑنی کی میں يقال المعن الفرس ای قبا عتہ عدہ بعد میں

اور نہ قصداً کہی ہی اگیا ہی قال القیوم ومنہ قبل المعنی الی طلب الی الی الاستقصاء انتہی عارۃ باب الفاعل کما قال
 مصدر ہے معنی گہوڑی کی سخت دوڑنا قال الفیح اغار الفرس لغارۃ اذا استمر علی تیر جلینا یقال اغار القوم غارۃ
 اذا سرعوا فی السیر اور کہیں خود گہوڑی کو بھی غارۃ کہتے ہیں بوقت میں بوقت میں شتوا لغارۃ ای فریقو الخیل تیر و شمن ہر جگہ کے
 اسی بناء کہنا قال اغار علی العدو جمع علیہم و یاربہم و اوقعہم انتہی متکلیب بصیرتہم فاعل بان یفعل فاعل مصدر کا تین
 باندہ بنا اور یہ غارت کی بوقت کیا کرتی تھے قال الشاعر واستلأموا ولیبوا ان الکتب للغبیر
 المعنی میں مال جو کہ تکلیف دانی کا ڈر نہیں ہوتا تو اس دن ہم گہوڑوں کی طرح گائیٹان اندر کھوت دوڑ میں یاد آوے
 الاعراب غارۃ لرماعان مفعول لاطی ہے اگر وہ پہلے دو معنوں میں تعلق ہے اور اگر چوتھی معنی اس سے مراد ہیں تو اس وقت
 معن کا وہ مفعول لیسو کا جیسے شدو الاغارۃ فرسا نا و دکیا نا میں آتے

نیز دوڑ میں آوے

۱۷۱ | برأس من لبنة جشم بن مکر | ندق به السهولة والحزونا

اللعنار اس اصمعی فراتی میں کہ جب کوئی کنید معززا اور کثرت ہو جائے تو اس وقت اسکی نسبت بوقت میں ہم داسی
 عمر بن کلثوم کی شعر میں ہی ہی معنی مراد ہیں اور جو میری فراتی میں کہ میری خیال میں بیان معنی سرداری زیادہ ہو
 ہیں اسلی کی کہ دوسری صبح میں مفرد کی منہیر پتیرا ہی اگر کنید مراد ہو تو ہم کہتا۔ کاتب الحروف کی خیال میں صرف منہیر
 مناسب کچھ بختہ دلیل نہیں معلوم ہو سکتا کہ معنی جمع ہوئی ہی یہ لازم نہیں تاکہ منہیر ہی بوقت میں ہی ملاحظہ
 لفظ مفرد کی لحاظ ہی اگر مفرد منہیر راجع کیجا تو اس میں کیا مضائقہ ہو بلکہ وق کا کسی معنی کے زیادہ تاکید کرتا ہی
 دق پسند مند الدیق پسند ہوا ۲۱ تا سہولۃ خزونت کا صند ہر زمین کا نرم ہونا فی القاموس سہلت کوم سہل
 حزون جمع حزین ہر وزن فلس مفرد سخت زمین۔

المعنی بنی جشم بن کجے معز اشخاص کے ساتھ جملگی میں ہم نرم اور سخت نیون کو رشتے میں یا ضعیف اور قوی شمن کو بہر کا
 الاعراب بہ کی منہیر جو دو سر صبح میں ہے داس کی طرف پہنچی ہی گو وہ معنا جمع ہے مگر لفظ مفرد ہے اور من ہے جشم بن بکر
 راس کا بیلاد وصف جیسے ندق بہ السہولۃ والحزونا کا دوسرا وصف ہے اور براسک المنس کے تعلق جو پہلی بیت میں موجود

۱۷۲ | ألا تعلم ألا قواماً لنا | تصنعنا وأنتا قد وثقنا

اللقا لا یعلم بصیغہ ہی غائب ہی تصنع عا جز ہونا۔ ذلیل ہونا۔ محتاج ہونا تصنعنا مراد تصنیف
 شی۔ بے تدبیر و دست مرد وثقنا بصیغہ جمع متکلم ماضی معلوم و فی مصدر باب ضرب بضر بست ہونا
 المعنی کوئی یہ نہ سمجھے کہ ہم ذلیل ہو گئے یا بودے پڑ گئے۔

الاعراب لا یعلم ہی غائب اقوام فاعل ان تصنعنا مع انہی معطوف و انا قد وثقنا کی لایع کا مفعول ہے

۱۷۳ | ألا یجھلن أحد علینا | فنجھل فوق جھل ایجاہلینا

اللہ تعالیٰ جملہ نصیب علی کے ہو چکا تھا کہ نا اور جرأت کرنا قال الفیض جملہ علی غیرہ سفر و اجترہ انتہی
المعنی کوئی ہم جرأت نہ کرے کہ ہم جرأت کرنا والوں کے ہر جرأت کرین صدا کقولہ حلیم اذا ما احم کا جلالہ و اجمل
احیاناً اذ اللہ سوچا کہ کقولہ اذا ما احم ایضا فاجمل احزم و ستر مضرع من جملہ مرد خیر اہل بیت علیہ السلام کی اس مقولہ میں
ہم و جزاء شیعہ سیئہ بمنزلہا و قال تعالیٰ و مکر و او مکر اللہ و قال یخادعون اللہ و هو خادعہم
الاعراب فی جملہ جواب ہی ہوئی کے یہی مفہود ہے یا حلیہ ستانفہ ہوئی کے لئے مرفوع ہے۔

۵۴ | بَابُ مَشْيِدَةِ عَمْرٍو بْنِ هِنْدٍ | لَكُنْ لِقَبْلِكَ فَيُنَا قَطِينًا

اللہ تعالیٰ شرط ہر مقام موصولہ تینوں طرح متعلی ہے مصنف ابنہ کا جو حوالہ مرقوم ہوتا ہے اس مقام کے لئے جو کیا گیا
ای جملہ جاء یا ای مرۃ قامت تواریح حالت میں عرض اس محمول کے تعین اور تفصیل ہوئی ہے جواب میں بدو اس معین کے
کچھ اور ذکر نہیں کرنا چاہیے شرط کی صورت میں جب بولتی ہیں اہم تصویب ضرب تو اس وقت معنی ان تصدیقاً اصغرہ
کی ہو جاتا ہے اور عروم کا مفید نہیں ہوتا اور جیسا ہی جملہ جاء فا کہ نہ بولتی ہیں تو اس صورت میں پہلے اکرام کی بھی معین
ہو جائیگا کسی اور کو مثال نہیں ہوگا اور کہیں جب اقتضای قرینہ عموم کا فائدہ ہی دیدنی ہے جیسی ای صلوة وقت بغیر
طہارتہ و جب قضاء ہا و آئی مرۃ خرجت فی طاق اضافت بہر حال اسلی دم نہ ہو اگر معقول کی طرف مضاف ہو
تو معقول ہوتا ہے اور ظرف مکان اگر ظرف کی طرف مضاف ہو شرط ہر مقام میں فیض متعال اسکا ہے کہ مذکور ہوئے کی
کیاں ہی ہے قال اللہ تعالیٰ آیات اللہ نیکون اور یہ شعر عربین کہشوم کا بھی اسی قبیل سے ہے کہ باوجود مضاف
کی مؤنث ہوئی کی بصیغہ ذکر آیا ہے مشیۃ بروزن خطیۃ بمعنی ارادہ ہمزہ کی ساتھ یہ نسبت قائم کی زیادہ متعلی ہے
جب تصریح فیہی اصلی کو زاید پر قیاس کے اوغام کرنا ایسا امر ہے جو اس وقت منقول نہیں کہیل وہ حاکم کے بات
چلتی ہو قول سی ما خود ہی اصل قبول تہا سید کی تحلیل کے بعد محقق کیا گیا قطبین نوکر جاکر واحد جمع ہر دو میں
متعلی ہے جبریر کہتا ہے یہ ہذا ابن عی شہ دمشق خلیفہ + لوشنت ساقم الی قطینا +

المعنی کس ارادہ پیری عمر بن ہند ہم تمہاری حاکم کی لئے اپنے بہائیوں میں جاکر ہو جائیں۔
الاعراب یا حرف ندا محذوف عمر بن ہند سدا و کل ندایا و ابی مشیۃ متعلق مکون جو فعل ناقص مہم کی ہے
قطینا اقبلکم فینا خبر کل علی فیل جواب ندایہ کے کل جملہ ندایہ ہے۔

۵۵ | بَابُ مَشْيِدَةِ عَمْرٍو بْنِ هِنْدٍ | تَطْبِيعُ بَنِي الْوُشَاةِ وَ تَزْدَرِيَّتَا

اللقا و شاة جمع و آشی مفرد و شیعہ مصدر بادشاہ کی ان کی کسی بدگوئی کرنا نصلاً یا متعلی ہے یقال و شعی الی
السلطان شایہ سعی لہذا بنا و شاة کی متعلق ہے انداء حقیر سمجھا متعلق بنفسیہ یقال ازدریۃ ای حقیرۃ
المعنی کس ارادہ پیری عمر بن ہند ہماری بدگوئی کرنا والوں کے تو بات انعامی اور ہمیں حقیر سمجھتا ہے

۱۷۷ هـ قَدْ دَنَاوُوعِدُ نَارُ ویدَا | مَتَى كُنَّا لِمَلِكٍ مَقْتُونِيَا

اللقا ہدیہ درانا۔ وہم کی نیا وعدہ تو اعدا بالعقوبۃ ایجاد کد لاک روید یار و د کا اسم نصیر ہے جسکے معنی لشکر کی سر قیال الشاعر کا تھا۔ تنہا علی رود۔ ای علم ہل یار و د کا نصیر ترخیم اور اسکا جا طرح احتمال ہے رام اسم فعل حبیب روید عمر ای و د عمر معنی اہل ہر صفہ حبیبی ر سیر روید او متہ قولہ تنہا اہل ہر روید ای اہل ہر دینار اسم حال ہے سارا القوم روید اوچہ کہ معرفہ کی بعد یا ہر ایسی حال ہے ہوگا ہر مصدر حبیبی وید عمر و با صاف حبیبی حد تنہا کی قول نصیر ابوقاب بن بیان ^{بمعنی معنویں متعلیٰ ہے یا مصدر} محذوف کا وصف ہے ای اہلنا اہل الار وید ا مقنون قنود مت کرنا قال الشاعر انی امرؤ منی فزادہ لا۔ احسن قنوا الملوک والجلبا۔ مقتی بروزن مغزی ہم مفتح اور ایت مقصور ہے مصدر حبیبی حبیبی نسبت سی سوب کیا نو مقتوی معنی قوم ہو گیا حبیب مولوی حبیبی جمع کیا نو مقتویون حالت رفعی راجع مقتویون حالت نصیبی جبری میں ہو گیا بعد میں تخفیف یا ر مشد کو حذف کیا گیا مقنون ر گیا حبیبی عجین وغیرہ ام بعض اسے اہل اقبہ خیال کرتی ہیں اسلئے کہ جن اہمات آتی ہے کہ جن جی فراتی ہیں کہ زیادت دعویٰ اصالت زیادہ آسان معلوم ہوتا اور عام قول حال میں اپنا فوج و طلی اہمات اور غیر اسکا کچھ اہمات اطلاق کیا المعنی ہمیں دیتا ہے اور ڈرانا ہے ذرا اہمیت جاہت ہوئی کتب تیری مانگے چاکر تھے الاعراب روید با معنی اہل ہے یا مصدر محذوف کا وصف ہے ای اہلنا اہل الار وید

۱۷۸ هـ قَاتِلْنَا يَا عَصْرُ وَاَعَيْتْ | عَلَيَّ الْاَعْدَاءُ قَتْلَكَ اَنْ يَكُنِيَا

اللقا اعیت بصیغہ واحد منوت غائب باب فعال عیا مصدر ر صید علی ر محل علی کا دشوار ناما فی اللہ اعیاء علیہ لام و تعایا معنی یلین بصیغہ مہ منوت غائب باب ضرب بضر تین نرم ہونا ان مصدر سے تاویل مصدر میں ہو کر معنی المعنی ای کہ ہمارا نیزہ دینے عزت تیرے زمانہ سی پہلے دشمنوں پر نرم نہیں ہوا۔ الاعراب ان یلینا تاویل مصدر میں ہو کر اعیت کی ضمیر فاعل سے بدل احتمال ہے۔

۱۷۹ هـ اِذَا عَصَى الثَّقَاتُ هَا اَشْمَارُتْ | وَوَلَّتْهُ عَشَوْرَتُهُ رُكُونَا

اللقا عصى متعدی بنفس علی اور باسی ہی ہے باب علم یلم سے کہ خلاف قیاس مصدر اسکا ساکن الاوسط باب مہم سی ہی آئی کہ کم ہر انقطاع فی اسی باب بضر بضر سی بیان کیا ہی ثقافت بروزن کتاب ایک قسم کا واسطہ ہے جی جی گرم کہ نیزی سے کہتے ہیں فارسی میں اسی شکوہ اور ہندوئی تاکہ کہتے ہیں اشماد و بصیغہ واحد منوت غائب اشمار مصدر بضمض ہونا۔ ایشہا تولیہ مونہ پہر ا عشوۃ منوت عشوۃ نذر کہ بروزن سطر سخت اور موٹا رجون مفعول معنی فاعل ہے ہمانی والا زین سی خود ہی جسکے معنی ہمانی کے میں ہوتے ہیں

رہنت لانا قز جا لیا اذ اضر تہ بتقنات زجلہا ای برکتہا و منہ الزا بنہ ملائکہ النازلین بہم اهل النار کذا صم
المعنی جب بالکے اسی گڑبے تو ایٹھہ کہ موہنہ پیر کے ایسے حال میں کہ بہت سخت اسے پٹھانے والا لایو
الاعراب اذ اعض الشفاف ہا شرط ہی اشمادت سے معطوف و حملہ کی حسین عسودۃ اور زبونات
کی خمیر فاعل سے حال متراوٹ یا متداقل واقع ہیں خبر اسے۔

۵۹ عَشْوَرُكَ إِذَا انْقَلَبْتَ ارْدَبْتَ | تَشْتَعِ قَفَا الْمُتَّقِيفِ وَالْجَدِيسِ

اللقا انقلاب پلٹنا اذ انت بصیغہ واحد مؤنث فاعل زمان صدر آواز کرنا آواز کرنا بیان لازم خبر شجر
بصیغہ واحد مؤنث غائب یقیم مصدر باب نصر غیر زخمی کرنا دیگر زیادہ نہیں خود بیان کا ہمتا لایا ہی جو سر یا منہ میں
یون قفا گردن کا پچھلا حصہ نہ کر مؤنث دونوں طرح متعلق ہے جمع مذکر اقفیہ ہی اور جمع مؤنث اقفار جیسی راجع
یہاں سراج کا قول ہے اور کہیں قفی بروزن فلوس مثل علی ہی اسکی جمع میں گیا ہی ہمتی فراتی میں کہ میں نے اقف
سنائی ابن بکتیکے نزدیک کا الف واو سنی بلا ہوا ہی سی وجہ کہ اسکا متنبہ قفون یا قفی قفوی یا قفوی
جسکے معنی پیچھے آنی اور تابع ہونے کی ہیں مشتق بصیغہ اسم فاعل باب تقفیل تصفیف مصدر بروزن کو بنا کر سے
سید اگر تاجین ہستی کے وائین یا زین گندی تک قال الفیو فلتكون الجبہ بین الجبین جبین اجنبہ جمع
الف لام اسم صراف الیہ کا عوض ہے ای جبین المشتق

المعنی یا سخت کہ جب پلٹا جا تو بہت بولی بجا لیکہ سید کر نیوالی سپیہ اور ابھی کے دونوں جاتون کو زخمی کر دی
الاعراب شفع قفا لہ اذ انت کی خمیر فاعل ہی حال واقع ہے خبر طرید اذ انقلاب سے ہی واقع ہو اور حال طرید ہی ٹوڑنا کا صفت

۶۰ قَوْلُ حَدِيثٍ فِي جُشْمِ بْنِ بَكْرٍ | بِتَقْصِيرِ خُطُوبِ الْأَوَّلِيَّاتِ

اللقا اهل بیان استفہام الحار کی ہے حدیث بصیغہ واحد مذکر مخاطب محمول متحدہ مصدر باب ثنا
با اسکا صلہ ہے خطوب بروزن فلوس جمع غلبہ ہمز و سخت حادثہ جو نازل ہو۔
المعنی سو کیا تو بی جشم بن کر کے حق میں اگلے لوگوں کے حادثوں میں کوئی نقص نہ کیا گیا ہے

۶۱ وَرَدْنَا مُحَمَّدًا عُلُقَمَةً بَنِي سَيْفٍ | أَبَاحَ كُنَا حُصُونِ الْحَجْدِ دَيْتِ

اللقا علقمہ بن سیف عتابی قبیلہ بنی عتاب بن سعد بن میر بن جشم بن کریمی ایک سخی سردار تھا جو کمال شجاع اور
کریم تھا اباحہ مال کے معنی مال کو ایسی حالت میں کر دینا کہ جو چاہی اسی نے کسی قسم کی روک ٹوک نہ ہو قال الفیو
اباحہ مالہ اذن لاخذ والترك و حیلہ مطلق الطرفین جمع ہمتی جشم بروزن حمل مفرد کوٹ قلعہ دین ہمز و
المعنی ہم علقمہ بن سیف کی شجہ کی وارث ہیں اسی ہمارے لیے عزت کی کوٹ مباح کر دیے۔
الاعراب جملہ اباحہ بنا آہ یا مستانفہ ہو یا علقمہ بن سیف ہی بتقدیر قد حال واقع ہے۔

۶۲	وَرثْتُ مَهْلًا وَخَيْرَ مَهْلَةٍ	زَهْدًا نَعْمَ دُخْرًا لَدَى خَرِيَّتَا
----	-----------------------------------	---

اللغۃ مہل بن بعیہ عمر بن کلثوم کا نام تھا یا تو محاورہ شعر مہل سے یا خود ہی یعنی وہ جو نہایت ہی صاف اور خوب ہو جو کہ امر القیس بن بعیہ کلیب بنی فیہ سے پہلے کہا تھا کہ اس کی بھیلی کہا گیا اور بعض کا یہ خیال کہ اس شعر میں اس کا نام مہل ہے یہاں تاہم ذیل کے کلام سے سمجھیں کہ ہلہات آثار ما کا اوضیلا۔ اختیر اسم تفصیل ہے بولتی ہیں ہذا خیر من ہذا ای فضلہ خیر نہیں بولتی لایسے عام کی بولی میں جو بظراف باقی اہل عرب کے شری کہ یہ ہر شے کو اچھوتے ہیں اور کہیں اسم فاعل کے معنوں میں آتا ہے یا اس وقت تفصیل مقصود نہیں ہے جیسے الصلوۃ خیر من النعم میں ای ہے ذات خیر و فضل ای جماعت لذلک اور جو کہ لام اور میں دونوں سے متعلق ہے بعد اہیان اسم فاعل ہو گا کیونکہ اسم تفصیل میں دو چیزوں کا اجتماع ناہا نہی بل لام زائد ہی جیسے شعرہ و لست بالاکثر منہم حصۃ و انما الفرقۃ للکثرۃ یا کوئی اور فاعل مقدر کیا جاوے جس سے یہ میں متعلق ہو یعنی والی خیر صلتہ زبیر بن حاتم بن کر کو خیر اس لیے کہا کہ وہ مہل کے داداؤں میں سے ہے و ذخر برون فاعل اب نصر بن حاتم مصدر ہے وہ خیر کو لینی جمع کیا جاوے کہ وقت حاجت کام آئی ذخیر بن بعیہ جمع مذکر اسم فاعل از اب مذکور المعنی میں مہل اور اس سے ایسے زبیر کا وارث ہوں کہ میرا شرف یا میراث ذخیرہ کرنا اور لکھا اچھا ذخیرہ ہے الا عراب نعم کا محسنین بالمعنی محذوف یعنی ماورثتہ او شری وغیرہ۔

۶۳	وَعَتْنَا يَا وَكَلْتُ مَا جَبِينَا	رَبِّهِمْ بِنَلْنَا تَرَكَتُ الْأَكْرَمِيَّتَا
----	-------------------------------------	--

اللغۃ عتاب عمر بن کلثوم کی دادی کا نام ہے کلثوم شاعر کی ایک نام ہے نرات اہل قرأت تھا و او تارعی المعنی اور عتاب اور کلثوم وغیرہ سب کی ذریعہ ہی ہے شریفیوں کا ورثہ یا اب۔

۶۴	وَذَا الْبَرَّةِ الَّذِي جَدَّتْ عَنْهُ	بِهِ مَحَبِّي وَحَبِّي الْمَلِيحِيَّتَا
----	---	---

اللغۃ ذالبرۃ کہ بن ہیکر القیس بن بعیہ کا ایک ناک پر پیدا ہوا حلقہ کبیر کی بھوی ہی احمی اول جموں کے نامی مرد المعنی اور اس ذالبرہ کا وارث ہوں جس کے باپن لوسا یا گیا ہے اس سے ہم حمایت کیجاتی اور اس سے ہم محتاج ہو گوئی حمایت کی

۶۵	وَمِمَّا قَبْلَهُ السَّاعِي كَلْبِي	فَأَيُّ الْمَجْدِ إِلَّا قَدْ وَلِيْنَا
----	-------------------------------------	---

اللغۃ کلیب کل امر القیس بن بعیہ یعنی مہل کا بھائی ہے اسی ایک کتی کا بھیر کہا ہوا تھا جب کسی جگہ ڈھیر کر دی تو یہ کتا حفاظت میں ہوا چنان کہ کتی کے آواز جاتی بیکو مجال نہیں تھی کہ وہاں دم باری ہوتی ہوتی بیانک لاسٹ ہو جی کہ اس کی اجازت کی سوا کوئی سفر نہ کر سکتا تھا شاوی بیاد نہیں ہو سکتا تھا اس کی آگئی کی کوئی گذر نہ اور نہ اس کی محفل میں کوئی بجا کر ہی پا کر بیٹھا اور اس قدر مغر ہو گیا کہ کہاوت اعز من کلیب اذل جیہ و لکی وہ ایک اعلیٰ درجہ کا شہنشاہ سمجھا جاتا آئی بیان متضمن معنی ہے لہذا الا کا لفظ اس کے بعد لایا ہے و لکنا اضمحی

وہی صدر اب حیات کا ہونا۔

المعنی اور ذالہ یہی ہے کہ کلب بن ہبی ایک بڑا کوشش کرنے والا تھا سو کسی شرافت باقی نہیں رہے جس کے ہم درت نہیں ہو
 ۶۴ مَتٰی تَقْعَدُ قَرْنَيْتَا جَنْبِلَا | تَجِدُ الْحَبْلَ أَوْ تَقْطَعُ الْقَرْيَتَا

اللہ تعالیٰ عقد باندھنا باب ضرب قرینتہ وہ دو ٹپنی جو کسی دوسرے اوٹ کے ساتھ ملا کر باندھی جا کر قریح یا خود ہی
 جس کے معنی دو اوٹوں کو ملا کر باندھنے کے ہیں قرآن وہ یہی جس سے دو اوٹ ملا کر باندھی جائیں قرین ہر کر کے
 یہی آہا ہی بیان صرف اپنی طاقت اور زور زوری کا بیان کرنا ہی فی الصحا وقولہم اذا جاذبتہ قرینتہ ظہر ہاتھ
 اذا ذرت ہا الشدائد اطاعتھا وعلیہا قال الشاعر وکت اذا قرینتہ جاذبتہ بحالیات او شتم لحد بابا
 نقص نصیغہ واحد موث قائب باب ضرب وقص مصدر گردن توڑنا۔

المعنی اور جب کسی ہا اوٹنی ایک ہی میں کسی دوسرے اوٹ کے ساتھ باندھی جا تو تو رسی توڑ ڈالی یا ساتھی کے گردن توڑ
 الاعراب متی تقعد بشرط ہی تجد لحدل مع اپنی معطوف او نقص القرینتہ کے ضرب سے

۶۵ وَتَوْجِدُ حَنْجًا مِّنْهُمْ ذَمًّا رَّا | وَأَوْفَاهُمْ إِذَا عَقَدُوا مِیْمَتَا

اللہ تعالیٰ توجہ بصیغہ جمع مذکر مجہول زیادہ توجہ بخن تا کی کی ایسی ہے امتع منہم کہ کم اذا اصاد صیغہ افعلی ہے
 یا نفع کا تم تفصیل ہے ذما در وزن کتاب عہد بیان قسم عزت و قمر سی ما خودی جس کے معنی غضبناک کر کے جو عزت
 عزت ایسی امور سے جس کے لیے کسی انسان غصہ ہوتا ہو اور طوقا سی اتنے ہی نہیں جاتا دینا ابتدا سی ذرا کہتے ہیں فی الصحا و قدیم
 فلان حامی النما اذا دمر وغضب فی وفلان امنہم ذما امن فلان صلیح ذما لا ذم یجی علی اہلہ الذم امر
 انتہی آتی بصیغہ نسیم تفصیل بہت و فاکر نے والا۔

المعنی اور ہم عزت میں زیادہ منع یا عزت کی زیادہ مخالفت کرنے والی اور قسم کی بہت و فاکر نیوالی باہی جاتے ہیں
 الاعراب توجہ فعل قلب تمیز مفعول لم سیم فاعلہ بیلا مفعول امنہم دوسرے مفعول اور ذما مفعول علی التثنیہ
 یا امنہم کا مفعول ہے یا فعل مقدر کا اوفاهم امنہم بمعطوف ہے اور فلاذا عقد و امینا اوفانہم کا مفعول ہے

۶۸ وَتَحْنُ حَزَانًا أَوْ تَنْدَى حَزَانًا | رَفَدْنَا فَوْقَ رَفْدِ الزَّوْفَانِیَا

اللہ تعالیٰ خزانہ خزانہ دونوں طرح مروی ہے ایک پہاڑی جو چیر عبادت کیوقت آگ جلا یا کرتی تھی وہ ذلکا
 المعنی اور جب خزانہ پہاڑی پر آگ جلائی گئی تو سہتی عانت کر تیرا الونج سے زیادہ عانت کی کلب بن ربیعہ کی ہن
 لبید بن عیس عسانی کے نکاح میں تھی لبید بن لبیدین غصہ میں آگزیسی سپر مارا سی بہا ہی کی طرف شکایت کی تھی
 ربیعہ کا سارا کتبہ اکٹھا ہوا اور خزانہ پہاڑی پرانہو سچ آگ جلائی کلب بن عبادت تہا سخت رلائی ہوئی ہا تھا
 کہ کلب بن لبید کو مار ڈالا اور سچ میں مزید اذیت ہو سچ شمار ہونی لگا فلان غرض کلب بن لبید کو کہتا ہوں کہ یہاں اشارہ

۶۹ وَتَحْنُ حَزَانًا بِسَوْنٍ يَدْنِي الرَّا | تَسْفُتُ الْحِجْلَةَ الْحُورُ الدَّرِيَّتَا

اللہ تعالیٰ پر وزن بخاریا یک جگہ ہے قال الجھڑو ہنٹے شعر عمرو بن کثوم شتف بصیئہ واحد موت غابا
باب نصر نصیر مصدر بہا نکنا جگہ ٹری عمروالی اوٹیان جمع جھیل مفروضہ جسیہ جسیہ وصی قال اللہ عز وجل
لم تلتذ الخیلا سلا حیا + ابل جھلہ تولا + یکارھا + بخو تورا مفروضہ اوٹنی جکارنگ خاکی ابل بسری ہوا اور کا
چمڑا نازک ہو قال ابن الحدادی الجھڑو بل طھرھا احلدا والورق اطیہھا عما والحداد اعزھا لئلا درین ہر
کہاں جو سبب کہنگی کے کالاسو جگہ قال الجھڑو قل ما ینتقم بلکہ بل ہی وجہ کہ قحط ناک میں ام درین ہیں
المعنی ورجع قوی باطین اوٹون کو روکنی والی تو بجائیکہ ٹری عمر کی خاکی نگ اوٹیان سوکھی کہاس کہ پہاگتی تھیں
بیان اپنی صبر اور استقلال پر فخر کرتا ہی کہ ایسی جسیہ وقت ہی ہی تمام بری ہی وچا پختہ مضر بن بری کہتا ہی و دخل
فی دار الحفظا بیوتنا + رقم الجھڑو الدین الاسود +

الاعراب یحکن مبتدا الجھڑو یحکن حلا سفس الجھڑو الحی دال الدینا جاسون مفیر فاعل علی واقع

وَكُنَّا الْآيَمِينَ اِذَا التَّقِيْدَا | وَكَانَ الْاَيْشَرَيْنِ بَنُو اَيْبِنَا

اللہ تعالیٰ دینان آئین منوب بسوی اس کے جمع اور تحذف بائستہ جسی جسی عین العین الیمن الیمن کہ طرح
ایبنا یا ابنا ضمیر کل کی طرف مضاف یا جمع ابنا کی طرف مضاف اصل میں ابن تہا جیہ ایک شاعر
کہتا ہی فلما تفرقنا صولنا + بکین و دنیا بالایبنا نون مضاف کے لئی گر گیا الدایبنا ابراہیم واسمعیل واسحق
ایک قرأت میں ابیک جمع اب مضاف بسوی ضمیر خطاب ۱۶ ہے۔

المعنی جیسہ دشمن کے مقابل ہو تو ہم دائیں طرف ہو اور ہمارے بائیں جانب ہمارے چار اوبائی
الاعراب فصل اقصیٰ سلم عین جزاء التقینا طرف تعلق فصل کل جہ معطوف علیہ صیر حلا کان لایمن یا معطوف کل جہ معطوف

اَفْصَا اَوْ اَصْوَلَةً فَيَمْنٌ بِلَيْهِمَا | اَوْ صَلْنَا صَوْلَةً فَيَمْنٌ بِلَيْسِنَا

اللہ تعالیٰ صولۃ ایک دفعہ حکم کرنا بصلۃ استعمال ہے ومنہ رب قول اللہ من صول
المعنی چاہیہ انہوں نے اپنی باتوں کے ساتھ ملکر ایک سخت حکم کیا اور سنی ہے اپنی ہر باتوں کے ساتھ ہو کر ایک بہاری
حکم کیا۔ یا انون ان پر جو انکے پاس ہے حکم کیا اور ہمیں ان لوگوں پر جو ہماری پاس ہے حکم کیا۔
الاعراب اگر فی اپنی صلی سے پر ہی تو اس حالت میں فیمن بلیم صلاوا کی مفیر فاعل ہے حال اقم ہوگا جسی فیمن بلینا
صلنا کی ضمیر کل ہے اور اگر سنی علی ہو تو اس حالت میں صولت کی موصول کا لانی کی کچھ ضرورت نہیں اور مراد اس کے اعدا

فَاَبُو اِيْلَ تَهَابٍ وَبِالْاَيْسَتَا يَا | وَابْنَا يَا لَمْلُوكٍ مُّصَفَّدَا يَمَّا

اللہ تعالیٰ ادب لڑنا باب نصر نصیر ظہاب جمع نہب مفروضہ سبایا جمع سبیہ بروزن طلیہ مفروضہ عوت
جو قید کیا ہی مَصَفَّدَا بصیغہ مفعول تصفید مصدر قید کرنا یعنی مجبوری مضاف بروزن باق وہ زنجیر سی نہیں

نہب

یا بحر ان قصیدہ

اللقاد صنعت طبیعت واحد موش غائب مجہول وضع مصدر تعدد عن اتارنا قوم یا انبی اصلی معنوں میں ہے یا یعنی وقت کی ہی جلوہ دم جم جلد بروزن حمل مفرد چڑا قال لا دھری الجبل عشاء وجد الجبلان قد جمجم علی الجبلان بحون بفتح جم سید ایک شاعر کہتا ہے نہ غیر بابت الحلیس یعنی قرالیابی اختلاف الجبلان + وزیر سیاہ و ہولاد دھنا اصدادسی + بحون بفتح جم جم جم جیسے دجل صتم و قوم صتم۔

المعنی اگر کسی دن یا کیوقت ہمارے بار درویش اتاری جائیں تو انکی ہینے کی ایسی ہمارے کو کوئی چڑی کی طرح کیے الاعراب جملہ اذا وصفہ شرطیہ ذات لھا آہ خرا ہے کل حملہ شرطیہ ہے لھا تقدیر مقناصل میں تلبہا تھا

۷۷ | اَلْقَا صُنُونُ جَمْعُ مَفْرُودٍ بِطَبْعٍ عَدَدٌ نَالَابٌ عَذْرَا نَصْفُهَا الرِّيَاحُ اِذَا جَرَّ نَيْتَا

اللقا صنون جمع من مفرد بطبع عدد نالاب عذری خودی جسکے معنی چوڑی کے ہیں نالاب ہی اس بانی کا نام ہے جسکی وہ چوڑی جانی نہا لسی عذیر کہہ لیتے ہیں فهو فعل یعنی عفا اعلیٰ عفا و المفعول من اعدده یا قدر یعنی دیکھو کہنا دینی ہی خودی اسلئے کہ سخت ضرورت کے وقت شک ہو جاتا ہے شاعر کہتا ہے نہ ومن عذرا نیز الا ولون + اذ لفتوه العذیر العذیراء علی اللان التقدير فهو فعل یعنی فاعل تصنیق صنف وہ ضرب حکما ۲ و از سنا و یقال صنفقة الريح وصفقة والريح تصنفق الاشجار فنصطفق ای تقرب الی الصفا آخری پانی وغیرہ کا جاری ہونا ہو کا جلتا۔

المعنی ان در ہون سلوین گویا نالابوں کے سطحین میں جنہیں ہوا میں چلتے ہوئی لگیں یعنی نالابوں کے سطحین جیسے ہوا کی گٹھ سی لہریں نووار ہوئی ہیں ویسی ہی وہ ٹکڑ اور سلوین دکھائی دیتے ہیں الاعراب کل سابقہ جو کہ جتنی جم پر غصہ نہن میں جم کی ضمیر کی طرف راجع ہو سکتی ہے کان حرف شبہ بالفعل عضوہن اسم متون عذیر حملہ نصفها الرياح آہ جبین اذ جریا نصفها کا ظرف عذیر کا وصف واقع ہے

۷۸ | وَتَحْمِلُنَا عِدَاةَ الرُّوحِ جُرْدًا عِزْفٌ لَنَا نَفْسَانِدٌ وَافْتَلَيْتَا

اللقاد و ع باب قال مصدر ہے یعنی کہہ کر اتار دینی پہلی کہ وہ کہہ کر ایٹ کا سبب جرد جمہ اجد و مفر کم مگوڑا نقائد جم وہ مگوڑی جرد دشمن ہے جتنی جائیں نقیدہ اسکا مفرد جرد جبین نقل کے لیں ہے اقلاد وودہ بروزن کرنا و من قول الشاعرہ ولس لھلك مناسیدا ابدا + اافتلینا غلاما سیدا فینا + اسکا مجرور فلوہی یعنی پرورش کر نیکی ۲ ایامی عطیہ کہتا ہے نہ تخلی فی الرباط متخبط

المعنی ٹرائی کوں ہمیں ایسی گھوڑا لٹائی میں جو بیت ہی کم بالوں والی ہیں و ہمارے گھوڑا دشمنوں سے لینا اور بروزن کرنا یا وودہ الاعراب تھلنا فعل مہ مفعول بعداۃ الروح مفعول میں جرد فاعل حملہ عرق لانا مع انہی معطوف حملہ نقیدہ و افتلین کے جرد کا وصف ہے

ما اقلین لصنفیہ جم موش غائب

چڑا

۷۹ وَرَدَن دَوَارِ عَا وَخَرَجَن شَعَثَا | كَاَصْثَالِ الرَّصَائِمِ قَدْ بَلَيْتَا

اللقاد وادع جمع دارع مفرد زره پوش ولا یصرف منه فعل لانه یجمع النسبة انتهى شعث ورة کہوئی کہ کر الکیا جاو فی الصحاح وخیل شعث ای غیر مقرحہ رصائم جمع رصید مفرد لگام کی گنڈی بلین جمع غائب معلوم بروزن رصین بلامصدر کہنہ ہونا۔

المعنی یا کہہ رہی ہوڑی ہیں گتے ہیں اور لگاکو گنڈیوں کی طرح جو ہرانی ہوں کہ کہہ کر لے لے ہوئی کہوئی بالون پڑنے پر الاعراب وادع چونکہ ورد کے ضمیر فاعل ہے حال واقع ہو رہی منصوب ہے جیسے شعثا خبر کے ضمیر فاعل ہے حال واقع ہوئی ہے اور جملہ قد بلینا رصائم کسی حال واقع ہے۔

۸۰ وَرَنَتْكَاهُ عَن اَبَاءِ صَدَقِ | وَوَدَّهَا اِذَا مَنَّا بَنِيْنَا

اللقا عن بیان معنی بعد ہی اباء صدق میں موصوف اضافت معنوی کی طرف مضاف ہی اخی اباء صادق فی الافعال کما قال الشاعر بوالصالحین الصالحون ومن یکن + کلاباء صدق یلقم حیت سیرا قال الله تعا فی مقعد صدق عند ملک مقتدر کما فی الخ فیہ بین جمیع ابن مغر واصل میں بنو یفحیحین تہا یعنی کہ جمیع میں تغیر نہیں ہوا اور اگر کی گئی قابل میں ایسی کہ اسکا موت بنت بالی گمر ہے اور چونکہ موت میں تغیر نہیں تہا نہ یہ المعنی ہم اپنی صادق الانفال باب وادع کے بعد لکھی وارت ہوئی میں اور جب ہم مر جائیں گے تو ابھی بیٹوں کو وارت کر جائیں گے یعنی وہ ایسی کہوئی نہیں کہ فروخت یا سپہ بئی جاسکین یا ضیعی حی کوئی اور شخص نہیں لے جائے چنانچہ اسی مضمون میں ایک شاعر کہتا ہے بہ بیت اللعنات مکات علیہ نفیس تقار ولا تنجا

۸۱ عَلٰی اَشَارَتَا بَيْضَتِي حَسَانِ | اخَذَ رَانَ تَقْسِمِ اَوْ هَوْنَا

اللقا انا جمیع اثر یفحیحین مفرد معنی بعد نقیال خرجت فی اثر تہا بعد نیز انا بمعنی طریقہ ورو تہا ہی ہوا فی الصحاح وانا ذالقی سنہ علیہ السلام بیض جمیع بیضا مفرد گوری رنگت والی عورت حسان جمیع حسنہ مفرد عورت عورت ہون بیضہ جمیع موت غائب مضاف معلوم باب نصر خبر ہون مصدر سبک ہونا نقیال انا علی اللقی المعنی ہمارے چچاڑی یا ہمارے خیم خیال گوری گوری جو بھڑو عورتیں ہیں جیسے بیٹی یا سبکی کا ہم اندیشہ کرتے ہیں الاعراب بیض ہم اپنی وصف حسان اور جملہ بخا ذرات تقسم کی جہین ان قسم ہم اپنی معطوفت کے تاویل مصلحت ہو کر تحاذر کا مفعول ہے ممتدا آخر ہی علی تا نہ تاخیر مقدم ہی وقد لوحظ فی ذلک ما ذکرنا من ان النكرة اذا وصفت بمفرد وظرف او جملہ قدیم المفرد وینہر افعال باقیں کہو لا تقا ذکر مبارک انزلناہ۔

۸۲ اَخَذَن عَلٰی اُبْعُو لَتَهْرَن عَهْدَا | اِذَا اَلَا قُوَا كِتَابِي مُعْلِمِيْنَا

اللقا اَخَذَ عَلِيٌّ عَهْدًا وَمَوْثَقًا لِمَعْنَى قِيمَةٍ كِي اِيَسَ قَالَ اللَّهُ تَعَالٰی قَدْ اَخَذَ عَلَیْكُمْ مِيثَاقًا۔ ولہ یؤخذ

علیہم مثلاً والکتاب مقلین بصنیعہ جمع مذکر اسم مفعول علامتوں والے۔

المعنی اپنے خاوندوں کو قسین دیتی ہیں کہ جب وہ علامتوں والی شکروں کے مقابلہ میں آدین
الاعراب اذا اقوالی احده اخذن کامفعول فیہ ہے۔

۸۳ لیسئلین افراسیا و بیضیا و اسری فی الحدید مقررینا

اللقاب لیسئلین بصنیعہ جمع مذکر غائب بانون تاکید تخیلہ و لام جواب قسم استلاب مصدر چہنہا متعدی بنفسیہ اور
و مفعول چاہتا ہے، بیضی اگر بیضیہ کا جمع نہ نامراد اس سے یا تلواریں ہیں یا گوری رنگ کے عورتیں جو کینہ بن بنا
جاتی ہیں چنانچہ کینہ یا ہر فادو بالہات بالسیا یا اور اگر باکی فتح سی ہے تو بیضہ کے جمع ہر جسکے معنی خود
کے ہیں اس کے جمع اسیر مقرر و جسی مرضی و مریض مقرر بصنیعہ اسم مفعول مقررین مصدر قید یون کو رسیوں میں
مقید کرنا فی الصفا و قرنتہ الامسا فی الجبال شدہ لکثرۃ و قال اللہ تعالیٰ مقررین فی الاصفاۃ انتہی۔

المعنی کمزور گہڑی اور گوری عورتیں یا صیقل کے ہوئی تلواریں یا خود اور لوی میں جگہ پر ہوئی قید آویز

۸۴ تراکبا رزین و کل حرج قد ائخذن و ائخذنا قرتنا قرینا

اللقاب رزین بصنیعہ اسم فاعل بزوز مصدر یا بر نکلتا۔ رازی کی لیے نکلتا ومنہ قولہما و لما برز و ائخذنا قرتین
المعنی تو ہمیں یا بر نکلتی ہوئی دیکھتا ہوں اور ہر ایک قبیلہ کی ہر ڈکر کوئی نہ کوئی منشین اور ساتھی بنا لیتا ہے
الاعراب جملہ و کل حرج آہ رازین ضمیر فاعل سیال واقع ہی اور قد ائخذن و کی ضمیر جمع سیل کے کل حرج مقید
جمعیۃ جیسے اس شعر میں جادات علیہ کل بکر حرجہ + فتر کن کل قرارہ کالدرہم +

۸۵ اذا ما رخصن بمشین اھوینا کما اضطربت مئون الشارینا

اللقاب رخصن بصنیعہ مئوت غائب مئی معلوم بروزن قلن رواج چلنا قال القیو وقد تیوہم بعض الناس
الرواح لا یكون الا فی اخر النهار و لیس کنک بل الرواح والغد وعند العرب یتعجل فی المسیر لوقت کالبلای
کان و نہا راقالہ ازھری وغیرہ و علیہ قولہ علیہ السلام من اسلم الی الحجۃ فی اول النہار فذلک امن ذھبتہ
ھو بن ہون کا اسم تفسیر ہے جسکی معنی وقار و سرکینہ کی ہیں فی الصفا یقال مشوک ھونا مضوی علی التمییز اور زور
فراتی ہیں کہ ہونی کا اسم تفسیر ہے اضطراب جھوننا۔ ہونا

المعنی جب وہ زمین پر چلتے ہیں تو ہولی ہولی چلتے ہیں جسی شرابیوں کے کمر میں جھولتے ہیں۔

الاعراب اھوینا باوجود معرف ہونی کے منشین سی تیز واقع ہو سکتا ہی بصری حال کی طرح کچھ کچھ تیار و بل کی شہز
مگر کوئی کہہ نہ لے اس کے جوار کی قائل میں اور ذیل کے مثالیں بطور استشہاد کی ہیں کرتی ہیں سفہ نفسہ
عین رابیہ۔ المریطہ۔ وفق امرہ۔ اشد امرہ۔ زبدا الحسن الوجہ۔

۸۴	يَقْنَنَ جِيَادَنَا وَيَقْلَنَ كَسْمُ	يُوعُونَ كَسْمًا اِذَا كَمْ تَمْنَعُونَ
----	---------------------------------------	---

اللفظ یقنن بصیغہ جمع موشاف غائبہ مضارع معلوم بروزن یقنن تحت قیادتہ مصدر باب نصر مضارع
 دنیا بقولہ جمع جمل مفرد خاوند اور عورت کو ہی زوج کی طرح کہہ لیتے ہیں لم تمنعوا بصیغہ مجدیہ معلوم جمع مذکر غائب
 تا ضمیر مفعول متعم مصدر کسی چیز کا کسی روک لینا اور اسی دنیا دو مفعولوں کو خاں تہا ہی متعکب بنفسہ ہو اور
 کہی دو سر مفعول کی طرف متعکب عن ہوا ہی قال الشاعر یقال منعک کذا ومنعک عن کذا پس لم تمنعوا
 دو سر مفعول مخدوف ہو گا ای اذ لم تمنعوا بالاعلاء قال الحاسی فی الاقطار بیت اللعن فیہا ہا ومنعکما لشیئ
 المعنی وہ ہمار گھوڑوں کو خوراک دیتی ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر تم کو تم دشمنوں کی بیادگی تو تم ہمارے خاوند نہیں ہو۔

۸۵	ظَعَانُ مِنْ بَنِي مُجَشِّمٍ بَنُ بَكْرٍ	خَلَطَنَ عَمِيْسَمَ حَسَبًا وَدِيًّا
----	--	--------------------------------------

اللفظ ظعان جمع ظعینہ مفرد اصل میں اس عورت کو کہتے ہیں جو ہودہ میں ہو کر مجازا باعتبار یا یول البیہ
 اس عورت کو ہی کہہ لیتے ہیں جو ہودہ میں بیٹھی والی ہو گو کہ یہ ہیں ہی ہو تمیم جال فی الصحا یقال امرة ذات
 میسم اذا کان علیہا اثر الخصال حسب ابن سکیت فرماتی ہیں کہ حسب و شرافت جو ذاتی ہو خواہ اسکے باپ یا داؤن
 میں شرافت ہو یا نہ ہو اور تجریدہ شرافت جو ذاتی اور باپ و داؤن کی طرح ہے ہی ہو اور ازہری فرماتی ہیں کہ
 حسب ہ شرافت ہی جو کسب و اور حد ہو حضرت علیہ السلام فی فرمایا ہی تنکم المرأة لحسبہا اس معلوم ہوتا ہے
 کہ وہ حسب کو مجرک امراد بن سحتر بن شاسب ماخوذ ہی حکمی معنی شمار کرنے کے ہیں قال الفیثی وہو عد المناقہ
 کا نوا اذا تفاخر واحب کل واحد قادی باء وما شہد بقول ابن السکیت قول الشاعر و من
 ذالک کرم ولم یکن الخ حبان اللیم الذمما فجعل الحسب فعل الشخص مثل الشاعة وحسن الخلق والحد
 ومنه قوله حسب المرأة دینہ - دین طاعت و فرمانبرداری ومنه الدین
 المعنی وہ ہودہ بن بنی ثمم بن بکر کی اولاد میں جنہوں کے ساتھ ذاتی شرافت اور دین کو یا اپنی خاوند کی طاعت کا لفظ
 الاعراب طعان ہم اپنی وصف من بنی حشم بن بکر اور خلطن عمیمہ آہ کی مبتدا مخدوف ہے فواقع بن حوین
 یا طعان من بنی حشم بن بکر مبتدا ہے اور خلطن آہ خبر ہے

۸۸	وَمَا مَنَعَ الظَّعَانِ مِثْلَ ضَرْبٍ	أَتَرَى مِنْهُ السَّوَادَ كَأَهْلِيَّتِنَا
----	---------------------------------------	--

اللفظ اقلین جمع قلدہ مفرد کل مل میں خلو تہا فعل مجزیہ مفعول ہے فلوہ ماخوذ ہی حکمی معنی انکی کہ میں یوعون مخدوف
 کی ہر کا لفظہ یقولہ انما ضا وطاند علی الواو انتہی اور یہ جمع خلاف قیاس ایسی کہ ذوی العقول سے نہیں
 المعنی ہودہ بن بنی حشم بن بکر کی اولاد میں جنہوں کے ساتھ ذاتی شرافت اور دین کو یا اپنی خاوند کی طاعت کا لفظ
 الاعراب حیلہ تری منہ کہ ضرب کا وصف ہو جو مثل کا مضاف الیہ ہو کر شئی کا وصف ہی جو منع کا فاعل ہے

اور اسکا دوسرا مفعول محذوف ہی ای لا عدا و عدا علی الاعدا۔

۸۹ | كَانَتْ وَالسُّيُوفُ مُسَلَّاتٍ | وَلَكِنَّ النَّاسَ طَرًّا أَجْمَعِينَ

اللغات مسلات بصیغہ تکرار مفعول النیل مصدر استناظر الناس تاکید ہی بمعنی جمیع طرسی اخذ ہر جگہ اور نون کو ادھر ادھر ہی کٹی کر لیکے ہیں اجمیع الناس تاکید واقع ہر قال الفیو وبتبعہ المؤکد فی اعرابہ ولا یجوز قطع شی من الفاظ التاکید علی تقدیر عامل آخر ولا یجوز فی الفاظ التاکید ان سبق لحرف العطف فلا ینقل حاء زید بنفسہ عینہ لان معنیہا غیر اندکی علی مقصود المؤکد العطف اما یكون عند المعاندة بخلاف لا وضما فی الحذف فاضلوا فمقدرا جمیع فی لفظ من قال انه مضی علی الحال لان الفاظ التوکید معاد والحال لا یكون الا بفتح المعنی جب تلوارین سوئی ہوئی ہیں یعنی لڑائی کا موقع ہونا ہی تو ہم نہایت جا میں گویا ایسی میں جیسے والدین گویا کہ اور گویا کہ ہمیں نہایت یا اکثر میں اس قدر بڑھ جاتی ہیں کہ ہمارے سوا کوئی نظر نہیں آتا گویا کہ سب تو گویا کہ ہمیں ہی ہونا ہی اعراب کا حرف مشبہ بالفعل ہے تا ضمیر اسم ذوالحال ہے جملہ اسمیہ والسیوف مسلات حال ہے اور جملہ ولدنا الناس آہ قبر ہے کل جملہ اسمیہ ہے۔

۹۰ | يَدُهُ وَرَأْسُهُ كَمَا يَدُ هَدًى | خَرَّادَةٌ بِأَبْطَحِهَا الْكَرِيهَاتُ

اللغات دھدھہ بروزن وجر قہ پتھر لڑکانا اور کہی اور دم کو ایسی بدل لیتے ہیں یقال تدھدھت الخ وھدھت انا ذوالرئمہ کہتا ہے کہ کاندھک من العز من اجل امید خراوڑہ جم تھرو و بروزن جعفر و تھرو و بروزن سفیر طر تشدید و اقوی لڑکا اور یعقوب کہتا ہے کہ خرو اس لڑکی کو کہتے ہیں جوابی بالغ ہوا ہو مگر قریب بلوغ ہو گیا شاعر کہتا ہے ان بعد المطی مناشفرا شیخا اجمالا و غلام خروڑا ابطل جم طبع جعفر و فراخ میدان جو پست ہی ہو کر تین الاعراب یدھدن الرؤس فعل فاعل مفعول کہتا یدھدھت من مصدر یہ ہی اور مجرور متعلق فعل ہے ابطلہا کی ضمیر مجرور یا خروڑہ کی طرف راجع ہے یا کرین کی طرف علی مذہب الکوفیین۔

۹۱ | وَقَدْ عَلِمَ الْقَبَائِلُ مِنْ مَعْدٍ | إِذَا أَقْبَبَ بِأَبْطَحِهَا بُنْيَانًا

اللغات قبائل جمع قبیلہ مفرد ایک با یکے بیٹی قال الفیو وھو ما خذ من قبائل الراس ای القطع المقصل بعضہا ببعض معد بن عدنان کے اولاد عرب کا مشہور قبیلہ ہے قتب جم قتبہ مفرد جینی غرث وغرثہ کوں خیمہ کوئی کہتے ہیں المعنی جبے معد بن عدنان کی اولاد کی خیمہ کے فراخ میدانوں میں لگائی گئی تھیں وہ بخوبی جانتی ہیں الاعراب ابطلہا کی ضمیر قبائل کی طرف پرتی ہے یا قتب کی طرف اور بنین اضنی مجہول بروزن رہیں ہے

۹۲ | بَأْتَا الْمُطْعَمُونَ إِذَا قَدَرْنَا | وَأَتَانَا الْمُهْلِكُونَ إِذَا بَنَيْنَا

اللغات الطعام کھانا کھانا متعدی بنفسہ ہی قدرنا یا معروف ہی یا مجہول جملی صورت میں یا قدرسی اخذ ہے

سب ہاوی اولاد ہی ہیں

نہم کہہ مکرر لیتے ہیں

بنین

جسکی معنی قرآن و سنت پر نیکی میں بیکار بجلز و قدسۃ الہی یا بمعنی گوشت بکائی کے نہ ہو و متہ القدیر قال علیہ السلام
 اکثر و المرق و در مسرحت من یا بمعنی عظمائی کے ہے قال اللہ تعالیٰ و ما قدر وہ حقدہ فیکون من قبل قولہ تعالیٰ
 و لکن مشکوکم لا ذبید تکم یا بمعنی قد علیہ اندر قنای کے ہے فی الصحیح و قدر علی الانسان ذقہ مثل قتر فیکون من
 قبیل قولہ تعالیٰ یثرون علی انفسہم و لو ہم خصاصۃ ابتلین بصیغہ جمع مرنث غائبہ فی مجہول ابتلاء مصدر
 ازمانا قال الفیثی و بلادہ اللہ بلو انجید او بشر و ابتلاء ابتلاء بمعنی اختصہ۔

المعنی کہ جب ہم گوشت بکائی میں یا اہل وسعت ہوتی ہیں تو ہم ہی ممانون کو کہا نا کہ لانی والی میں یا عیب
 کیسی جتہ ہیں اور لوگ ہمارا شکر ادا کرتے ہیں یا تنگدست ہوتی ہیں تو ہم ہی ممانون کی ضیافت کر بیٹھا
 ہیں اور جب ہم ٹرائی وغیرہ میں آزمائشی جاتی ہیں تو ہم ہی دشمنوں کو ملائک کر بیٹھا ہے۔

الاعراب المطعون خبر پر الف لام حصری لگی ہے اور با علم کا صلیہ ہے اور مفعول مطعون بضم شمول کے
 محذوف ہے اور اذا قد بنا مطعون کا ظرف ہے ایسی ہی مہلکون کا مفعول محذوف ہے اور اذا ابتلینا جملہ اسکا

۹۳۹ وَأَنَا الْمَائِعُونَ لِمَا أَرَدْنَا وَأَنَا الْبَارِئُونَ بِهَاجَةِ الْبَشَرِ

اللقا تشبہ اصل میں ہمہ متاخذ و ساکن تھا یا قبل کسور ہونے کی لیے یا سے بدل گیا۔
 المعنی جب ہم جانتی ہیں لوگوں کو اتنی سی دیکھتے ہیں اور جہاں پتا ہے اتنی میں یا جس چیز کو ہم چاہتے ہیں لوگوں کو
 الا عراب لام بیان توفیق کی ہے اور ما مصدر یہ یا ما زمانیہ مصدر یہ جسے ماد متحیا اور فاقنا اللہ
 ما استطعتم میں اور لام زمانہ ہی وقت ارادنا المنع قال الزوزنی و انما منع الناس اردنا من غیر ما ہم
 اس تقدیر پر ما موصولہ ہوگا اور لام زمانہ فان المنع تبعنا الی المفعولین بلادہ واسطہ۔

۹۴۰ وَأَنَا الْعَارِضُونَ إِذَا أَطْعَمْنَا وَأَنَا الْعَاوِمُونَ إِذَا غَصِبْنَا

اللقا عا حتم سختی سی بجا نیوہ الاب مفرک بصیغہ اسم فاعل ہے قال اللہ تعالیٰ کا عاصم الیوم روز نے عام
 مہل حروف بیان کیا ہے غرام سی اخذ جی جسکی معنی بخلق اور تیزی کے ہیں قال الفیثی و العرام و ذان غراب
 الحذف و الشر میں قال عرم بعرم من بائی ضرب و قتل مہو عادم اور حضرت اسناد و مدخلہ فی عین مہر اور
 المعنی ہم ہی تجا والی میں جب ہم اطاعت کی جاتے ہیں اور ہم ہی بخلق یا کیا ارادہ مانتی ہے اور میں جب ہم بغیرانی کی جاتے

۹۴۱ وَأَنَا الْبَارِئُونَ إِذَا سَخَطْنَا وَأَنَا الْبَارِئُونَ إِذَا سَخَطْنَا

اللقا سخطنا بصیغہ جمع ہم باب علم سخط لفتح تین مصدر نارض ہونا و منہ سخط عطاء ہی استقلہ ولم یقم قعی اخذ لینی
 المعنی اور ہم ہی سخطہ مخالف کو جو طردینی والی میں جب کہ ہم نارض تھے ہو ہیں اور ہم ہی لینی والی میں جب ہم رضی ہو

۹۴۲ وَنَشْرَبُ مِنْ دُرِّ الْمَاءِ صَفْوًا وَكَيْفَ رَبِّ شَيْءًا كَذًا وَطَرِيسًا

طرحہ

مجموعہ ناول

[illegible]

المعجب بہم کسی یابی برائے ہیں تو صاف خالص یابی پیٹے ہیں اور دوسرے لوگ گندلا اور کچھ سترائیں
لا کر اپنے شرب کا مقولہ بنائی کے پی پی منصوب ہے جیسے کہ در اور لھین۔

۹۷ | اَلَا اَبْلِغُ بَنِي الصَّامِحِ عَسَا | وَدُعْمِيًّا فَكَيْفَ وَجَدْتُمُونَا
اللقاب بنی صامح ایاد سے ایک قبیلہ ہے اور دعیمی بنی ربیعہ سے۔

المعنی (اوپر) طلب نبی طحاہ اور دعوئی کو ہماری جانب سے یہ پیغام پوسٹ کیا دینا کہ تم نے ہمیں بہر کیا پایا

41 إِذَا مَا الْمَلِكُ سَامَ النَّاسِ خَسَفًا | أَيْنَا أَنْ تَخُوَ الدَّلَّ فَمَسَا

اللقائس تم تكييف بوسني نافي الصحاح سمته خسقاى اولية ذكرا وادوة خسفت نقصان وقلت نقر
بصنيعة هم نكلم اعزاز مصدر عزت تحت اذال حاصل مصدر بمعنى قلت ہے

المعنی غیب نظام بادشاہ لوگوں کو رہنما اور نقصان پہنچانی تو ہم دلت کو اپنی مان مغرز نہیں کہنا چاہتے

۹۹ مَلَأْنَا الْبَرْحَةَ ضَاقَ عَتَا | وَخُنَّ الْجُرْمُتُ لَاهُ سَفِهُتَا

اللغاب بجرکانه دی آباد و غیر آباد و سابقین فعل بمعنی فاعل ہے شخص متنی خود و چرخی معنی گذر فی بہن قال الفیض
لا ہا لہن الفجری غیر و صاحبہا سفان و رجو کہ مصدقہا سی ہذا بحدف تا خلاف قیاس جیمہ لانہ کیونکہ غیر
المعنی ہنی رکوہ و یا جس سے وہ تنگ آگئی اور ہے سمندر کو کشیدہ ہو کہ پیر و یا ہی بیان کثرت پر فقر کرنا
یعنی امنی کے زمانہ میں نہایت ضروری ہے چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے تقری بیضہا عناد فکنا بنی لاجلاد منها
الاعراب الجرا اصغر عالم علی شریطہ التفسیر سی ہے اور بسقینا منسوب علی التفسیر ہے۔

لَنَا الدُّنْيَا وَمَنْ أَضَىٰ عَلَيْهَا ۖ وَنَبْطِشُ حِينَ نَبْطِشُ قَادِرِينَ

اللغۃ اصحی نامہ ناقصہ دونوں کا اجمال کہنا ہی علیہا میں غلطی نہیں ہے بنطش باب ضرب تحت ہی پیکر نامہ لایا ہے
معنی دنیا اور دنیا کی ساری لوگ ہماری لیے ہیں اور جب ہم پکرتے ہیں تو زور سے پکرتے ہیں
الاعراب حین بنطش سے بنطش کا ظرف ہی اور ضمیر کے سی قادرینا حال واقع ہے

لَسْتُ الظَّالِمِينَ وَمَا ظَلَمْنَا ۖ وَلَكِنَّا نُبِيدُ الظَّالِمِينَ

اللفظ سے بعینہ جہ متکرم مجہول تشبیہ مصدر نام رکنا دو مفعول کو چاہتا ہے اور کئی دوسرے مفعول کی طرف متکرم

باسی ہو جاتا، یہاں اُٹھتے فلا نازید و سمیتین یعنی قنبیلہ و صیفہ جو حکم مٹا کر بغیر زیادہ مصدر ہلاک کرنا۔
المعنی ہم ظالم کہلاتے ہیں حالانکہ ہم ظالم نہیں کیا لیکن ہم ظالموں کو زیادہ اور ہلاک کر دیتے ہیں۔

۱۰۲ | اِذَا بَلَغَ الْفِطَامَ كَتَا صِبَا | حَزَنًا لَهُ الْحَبَابُ بِرُسَا حِدَايَا

التفا فطام دودہ پھرانا جبنا بر جمع جبار مفرد
المعنی جب دودہ پھرانی کی لگ تک ہمارا بچہ پونچھتا ہے تو بڑی سرکش ایسے اگی سر جھکائی ہوئی کرتے ہیں۔
الاعراب تناصبی سی حال وقوع ہوا و سبب ہی کے نکرہ ہوئی مقدم ہوا و رد و سر صرح میں مساجد بن کا صلہ ہے

چھٹا قصیدہ عنترہ بن شداد عیسیٰ کا ہی

یہ شاعر ہی عربی شعر بہ سی ہے چنانچہ اسکی سنیا مہ سی معلوم ہو سکتا ہے عنترہ بن عمرو بن شداد بن عمرو بن معاویہ
بن قواد بن مخزوم بن ربیعہ مالک بن غالب بن قطیبہ بن عیسیٰ بن بغض بن ثبٹ بن غطفان بن قیس بن
بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان ابن قتیبہ سی فروسی ہے کہ شداد عنترہ کا دادا ہی مگر عام عنترہ بن شداد ہی
کہتے ہیں اور بعض کا یہ خیال ہے کہ شداد عنترہ کا چچا ہی جو کہ عنترہ کو اسکی پالا تھا لہذا اسکی طرف اشارہ
کر دیتی ہیں عنترہ کی ماں کا نام زمبیبہ ہے جو ایک حبش لونڈی تھی سی وجہ ہے کہ عنترہ پہلے غلام شمار کیا جاتا
تھا بعد میں جب اسکی بہت سی بھرن اور لڑائیوں میں ثابت قدمی دکھائی اور کمال شجاعت کے لڑا تو اسکی باپ
فی اسی عرصے قدیم دستور کی مطابق اپنا بیٹا بنا لیا چنانچہ ابن کلی فرماتی ہیں کہ قبیلہ بنی عیسیٰ ایک دفعہ
عرب کے لوٹیروں نے یورش کی اور بہت سال اسباب لوٹ کر واپس ہوئی عیسیوں نے اسکا تعاقب کیا اور
لڑائی واقع ہوئی عنترہ سی اسکی باپ نے لڑنے کو کہا مگر اسنی اس بنا پر انکار کیا کہ عرب کے غلاموں اور مدد
تولی سکتے ہیں مگر لڑنا شروع ہوا اور آزادوں کا کام ہے یہ غلاموں نہیں ہو سکتا۔ باپ نے اسی آزاد
کر دیا عنترہ فی یہ تو کمال مردانگی اور شجاعت سی حملہ کیا اور مخالفین کو شکست دیکر اپنی باپ کے شکریہ کا
مستحق ہوا بعد میں اسکی باپ نے اسی اپنا بیٹا کہنا شروع کیا اور اسوقت وہ اسکی اولاد سی شمار ہوتی تھی عرب
عنترہ کی برابر کوئی بہادر نہیں نکلا شاعر ہونے کے علاوہ اول درجہ کار ہے گو اور تحمل ہے تھا آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم اسکا شعر ذیل ہے ولقد بیعت علی الطحا واطلہ حتی انال بہ کو یہ الماکل + پڑہ کر آیا کہ مجھے
کسی اعرابی کے تعریف سن کر اسکی دیکھنے کا اشتیاق پیدا نہیں ہوا الا عنترہ کہ اسکی ملاقات کو میری ہی چاہتا
ایک دفعہ حضرت عمرؓ فی خطیبہ سی دریافت فرمایا کہ لڑائی میں تم کیونکر سبقت لیجاتی تھی اسی جواب میں
کہا کہ ہم ہزار سوار تھے قیس بن زہیر ہمارا کمان افسر تھا عنترہ ہمارا شاہسوار رہیم بن زیاد ہمارا شیر عروہ بن

و در ہمارا شاعر جن فوج میں ایسی ایسی لائق فائق مجرب کار ہوں وہ کیوں نہ ہوں۔ عقد نہیں ہے کہ ایک دفعہ کی
عینے اسی کا بیان دین اور اسکی ہر جہت میں ہونی اور کالی نکتہ کا اسی طعنہ دیا عنترہ فی ہی جواب ترکی تکرر
دیا مگر عینے اس پر شعر میں فائق ہونی سے فخر کیا عنترہ فی جواب میں کہا کہ اس امر کی نسبت ہی عنقریب فیصلہ
ہو جائیگا چنانچہ یہ قصیدہ اسی کمال فصاحت بلاغت سے کہہ کر سنایا اس قصیدہ میں وہ عرب کے اور شعراء کی
طرح اپنی شجاعت سخاوت ہمت کی تعریف کرتا ہی تیر معاویہ بن ہرال سعد کی قتل پر فخر کرتا ہی حبشی بن یزید
الفروقین مارا تھا اور عباس کی ساتھ تنبیہ کرتا ہی جو اسکی چچا کی بیٹی تھی علی حاضر علیہ لاصحہ فی البیہ
یہ شاعر اخیر عمر میں ایک مشہور بہادر کے ماتہ سے رحیم القاب اس درمیں تمام مارا گیا۔

۱ | هَلْ غَادَرَ الشَّعْرَاءُ مِنْ مُتَرَدِّمٍ | أَمْ هَلْ عَرَفْتَ الدَّارَ بَعْدَ تَوَهُّمٍ

اللہ تعالیٰ معنی قدیم اور ہمزہ اکی اول سے محذوف ہے اور کیسی ہمزہ بجاظ اصل کر ہی کر دیتی ہیں جسے مصرع اصل
عرفت الدار بالغرض میں ہی وجہ ہے اسکا ذکر بعد اتمام کی ہی کر دیتی ہیں برخلاف ہمزہ انتہام کی کہ وہ بعد اتمام کی نہ ہو
تین ہوتا قال الرضی لروض غنی لا ستمقام فیہا چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے ہمزہ ام ہل کثیر بکا لہ نقص عبثہ
اثر الاحیۃ یوم البین مشکوم غادر بصیغہ ماضی معلوم باب مفاعلہ غادرہ مصدر جہوڑ نا شعراء بروزن
شرفا رجیع شاعر مفرود متروک بصیغہ ظرف بروزن اسم مفعول باب یفعل یوند لگانی کی جگہ فی الصحیح التزم یفعل
ولا یتعکد ام کی بعد چونکہ انتہام واقع ہی ہذا یعنی ہل ہے جس سے غرض صرف پہلی مطلب ہی دوسرے مطلب کی طرف
انتقال کرنا ہی جیسی آہ یہ کہ یہ ہل تستحق الظلمت والنور میں گذارنے الرضی۔

المعنی کیا پہلے شاعر وچ کوئی پیوند لگانی کی جگہ باقی رہنی دیتی ہے جس سے پہلے شعر گوئی کا شتباقی پیدا ہو گیا ہے
رہیم بات تو نہیں بلکہ سوچ بچار کے بعد لکھ کر دیا ہے جس سے فی اختیار تیری طبیعت شعر پر آمادہ ہو گیا ہے
دل پر اثر ہوتا ہی تو اسکا اظہار اثر کسی نہ کسی طرح ہو جاتا ہے شاعر کی زبان سے نیکخت کی ناز سی ہندو کی
الاعراب انتہام یا ان لکارتی اور من بالغرض ہی کی ہی ہوتا انتہام ہی مفہوم ہو جیسی خدا تعالیٰ اس قول میں لکھتا ہے

۲ | أَعْيَاكَ دَسْمُ الدَّارِ كَمْ يَشْكُمُ | حَتَّى تَكَلَّمَ كَأَلَا صَمٍّ أَلَا تَحْمِي

اللہ تعالیٰ صم بہر اسٹوس تہر اعجم گوگا فی الصحیح اکل فانقذ علی الکلام اصلا فہو اعجم وایضا اللہ کا صم
ولا بین کلامہ وایضا الذی نے ساندہ شمتہ وان افصح بالعجمۃ۔

المعنی تجھ کوئی ناسخ بجا بیکہ وہ بولا نہیں تھا دیا نا آن کہ وہ بھر گوئی کی طرح بولا یعنی اسکی زبان سے تجھ سے معلوم ہوا ہے
الاعراب جملہ نم شکر رسم الدار ہی واقع ہو گیا کہ کا فاعل ہے اور حتی تکلمہ کے فاعل ہے

۳ | وَلَقَدْ حَبِطَتْ بِهَا طَوْلٌ بَلَا كَافٍ | تَشْكُو إِلَى سَفْعٍ رَوَاكِدِ جَنَنِ

اللہ تعالیٰ حقیقت بصیرت و احد تکمیل جس صدر باب ضرب روک کہنا۔ تہا مناطو بل صنفہ منہ بہر مکرول صدر باب
شرف ستقم جمع ستقماء مفرد و ہی کا بٹا۔ یا چوہی کہ وہ بی جو اک جلا فی سی سیاہ ہوگی ہون رواک جمع را کہ مفرد
ایک جگہ پر تھیرنے والا فی الصحا اول کل ثابت فی مکان فنور اک حتم جمع جات مفرد جتوم مصدر جمعی رہتا۔
المعنی قسم کہا کر کہتا ہوں کہ معنی وہاں مدت دراز تک اپنی اوطقی کو تہام رکھا جا سیکے وہ جو کچھ کالی ٹون کی طرف
شکایت کر نیوالی تھی جو ایک جگہ پر تھیرنی والی اور اپنی جگہ پر جمی الی تھی۔ اوٹھنوں کار و نا یا شکایت کرنا
عرب کے اشعار سے ثابت ہے چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے۔ وحیت ناقتی طربا و شوقا۔ الی من بالحبین استوقینا۔
الاعراب جملہ ولقد آء جواب قسم ہے اور طوبیلا یا حسین کا وصف ہے جو مفعول مطلق ہے یا زانا کی جو مفعول فیدہ اور مصدر
ناقتہ سے حال واقع ہوا اگر تھو کا نسخہ المخطوط ہوا اور اگر شکوہ کی طرف خیال ہو تو راجع تیرنگہ سی جو واقعہ مضاف الیہ حال واقع

۴ یا دَارَ عِبِلَةٍ رَا جَوَاعَ کَلْبٍ | فَرَحْنی صَبَا حَا دَارَ عِبِلَةٍ وَاسْتَلَمَ

اللہ تعالیٰ ایک عورت کا نام جو قید مرہ بن عوف بن سعد بن ذبیان بن قحی بن خنجر بہت چاہتا تھا اور
نہایت محبت اور پیار اس سے رکھتا تھا جو اب بروزن کتابستان میں ایک جگہ ہے عی بصیرت و احد مکرول حاضر
صل من البقی تہا الف نون تخفیف محذوف ہو قال الجوهری کہ نہ محذوف من نعم نعيم بالکسر کما تقول
کل عن اکل یا کل بمعنی خوش و خرم رہو۔

المعنی او عبیلہ کی گہر جو جوار میں ہے اور صبح کی وقت میں جو بار دھار کا وقت ہی خوش اور آواز سے بجا رہو
الاعراب بالجو مع انبی متعلق کا نکتہ کی داری سے حال واقع ہوا و صبا حاعمی مفعول فیدہ اور اس کی مفعول

۵ دَارَ لَاسِنَةٍ غَضِیضٍ طَرَفُهَا | طَوَعَ الْعِنَاقَ لِذِیْدَةِ الْمُتَشَبِّمِ

اللہ تعالیٰ اس نے خوش طبع غضیض بیا رہنے صحاح طینی غضیض الطرف دائرہ وعرض الطرف احتمال
المکر وہ استند ابوالغوث ہ و ما کان غن الطرف مناسبتہ۔ و لکن فی مذہب عربان۔ انتہی و کلا
المعنی محتمل ہنا طوع بمعنی فراہ و اور متفاد نکر مکرول میں برابر عناق بروزن کتاب بیضا کا
مصدر ہا کی لگنا ہوتے ہیں ہو طوع بیدیک و قرس طوع العنان متبسم بروزن سم مفعول باب

تفعل اسم ظرف کا صیغہ ہے بمعنی دانت۔ جسے جنت میں۔

المعنی وہ کہہ ایک خوش طبع بیا رہشیم کا ہی جو گلے گلے کا اکار نہیں کرتے اور اس کے دانت لذیذ ہیں
الاعراب دار مبتدا محذوف یعنی ہی خبر واقع ہے اور لاسنہ ہم انبی متعلق کا نکتہ کی اسکا وصف اور
غضیض طرفھا طوع العناق۔ لذیذہ المتبسم اس کے کا باعتبار متعلق کے وصف ہی۔

۶ قَوَّضْتُ فِيهَا نَاقَتِي وَكَانَتْهَا | فَذَكَ لَا قِصَّةَ حَاجَةِ الْمُتَوَّامِ

اللتقاء فدن محرکۃ محل متلوم بصیغۃ اسم فاعل تلوم مصدر دیر کرنا۔
 المعنی یہ اس گھر میں بی بی اپنی اور بی بی کو کھڑا کیا جو بندہ میں گویا ایک محل تھے تاکہ دیر کر نیوالی کے حجاب یعنی
 اپنی ضرورت کو میں پورا کروں اور اپنے دل کا ارمان نکالوں۔

الاعراب کان حرف مشبہ بالفعل ہے تاکہ اسم ہے فدن خبر اور لا قطع الی اخرہ وقفہ کی متعلق ہے
 ۷ | وَحَلَّ عِنْدَهُ بِالْجَوَادِ وَأَهْلَتَا | | بِالْخَزَنِ فَالْصَّمَانِ فَالْمَتِ تَلَمَّ

اللتقاء بنی بریوع کی بی بی ایک شو رنگی ہے جس میں باغ اور وسیع میدان ہیں منہ قولہم تلمم الخز و تلمم
 الصمان و تعقیظ الشرف فقد خصب کذا فی الامثال نیز عرب کے کچھ گناہوں میں صمان ل عالم کی پائیں کشیدہ
 جگہ ہے متلہ بصیغۃ اسم مفعول ایک جگہ کا نام ہے۔

المعنی عبد موضع جو اربعین سو وقت ترقی ہو گا کہ لوگ موضع خزن پر عمارتیں بنیں گی بعد دیگرے دیر کرتی ہیں پر ملاقات
 الاعراب و اہلنا میں اگر او و احلیہ تو بالخرن محل مخدوم کے متعلق ہو گا لہذا سی خبر واقع ہو کر جمع
 محل کے فاعل عبد سی حال واقع ہے اور اگر عاطفہ ہے تو اہلنا عبدیہ بر معطوف ہی۔

۸ | حَبِيتَ مِنْ طَلِّ تَقَادُمِ عَهْدٍ | | اقْوَى اَقْفَدَ بَعْدَ اَمِّ اَهْبِثْ

اللتقاء بصیغۃ مضی محمول محاطہ کر با ب تفصیل تخیہ مصدر باقی رکھنا زندہ رکھنا طلل گنبدہ راقو بصیغۃ
 معلوم باب افعال اقواء مصدر گہر کا ویران ہونا یا قال اقوال الدار و قوتہ لیساخت انتہی اقفر یعنی اقوی و اقوی
 المعنی او پرانی گنبدہ جس کا زمانہ قدیم ہو گیا ہو و میری معشوقہ ام ہشتم کی بعد ہونا یا اس قدر کہ وہ ہیشیم باقی رہا
 لاعراب من طلل حبیتے ضمیر محاطہ بیان ہے اور حلیہ تقادم عہد طلل کا وصف ہے جو اقوی و اقفر عہد عطف

۹ | حَلَّتْ بِأَدْحَنَ الرَّأْيَيْنِ فَأَصْبَحَتْ | | عَسْرًا عَلَيَّ طَلَابِكُ ابْنَةِ مَخْرَمٍ

اللتقاء اذ و طرک و الاثیر مراد و شمن زار۔ زہد بصیرت یا ب منع منع عسر ہر وزن کثف و تشویر و تشویر
 للاحاب محاج کی شے کی محاطی بہ تشدید لام و ضم طای جمع طالب ہذا ہوا حتی الصبر اور ابتہ مخرم
 یہ تقدیر پر نہا جی جس کے ابتدا سی حرف مداح و وقت اور و شری تقدیر پر اصیبت کا فاعل ہے۔

عے مخرم کی بی بی دشمنوں کے زمین میں جا اتری ہے وہ اپنی عاشقوں پر تشویر اور شتی ہو گیا ام ہشتم و شمن
 زمین میں جا اتری جس سے تیرے عاشقوں پر ایسی مخرم کی بی بی تیری طلب ہوا کہ وہ ام ہشتم کہو یا بت مخرم کا بعد
 عراب اصیبت فعل ناقص طلابہ صدر باب فاعل اسم عسرا علی خبر اور یا اصیبت کا ام ابنت مخرم ہی اور عسرا
 طلابہ خبر ہے ہفتوں میں حلت کا فاعل ہے ابنت مخرم ہو گا جس سے تنازع کی صورت پیدا ہو جائیگے اور
 کہ ابنت مخرم رتبہ مقدم ہے لہذا طلابہ کی ضمیر مقدم سے اصرار قبل ان ذکر لازم نہیں آتا۔

افقیت اللامضی

جانیو

عسرا علی

سبب کی ہیں

۱۰ | عُلِقَتْهَا عَرْضًا وَقُتِلَ قَوْمُهَا | زَعَمَ الْعَمْرُؤُ بَيْنَكَ لَيْسَ مَزْعَمٌ

اللغة علق بصيغة ماضی مجهول غلیظ مصدر محمول مستعمل ہے کسی محبت میں نہیں جانا یا شمعہ بنفسہ ہے یہاں علق الرجل امراة عن علاقة الحب قال الأعشى علقها عرضا وعلقته رجلا غیرہ وعلق امرئ غیبا الرجل فی الحجة انتہی عرض لغت میں منصوب برتھیں ہے بلا ارادہ کسی چیز کو یا لینا یا الٹھا و قوله علقها عرضا اذ هو امرؤ اى عرضت لی فعلقتها ما عن غیر قصد مرعوم علم لیس ہی اسم ظرف کا صیغہ ہو تو وقع کی جگہ قال ابن السکیت یقال للامرئ ان لا یوثق به مرعوم فی الصلح او قوله لیس مزعم لم بمطعم۔

المعنی میں ناگاہ کے محبت کے بال میں نہیں گیا اور اس نے بنیا دخیال پر کہ وہ میری ناتھہ او میری لکے لوگوں ربی مرعوم بن عوف بن سعد بن دیمان کو مازنا ہوں اور مجھے تیری باپ کے زندگی کی قسم ہے کہ یہ خیال اس قسم کا نہیں ہے کہ میں اس کے دہن میں رہوں اور اس کے کامیابی کے توقع نہ ہو۔

الاعراب عرضا منصوب علی التمییز ہے اور زعما اقبل کا مفعول لہو اور جملہ لیس مزعم جواب قسم ہی اور لیس کی صیغہ فاعل زعم کی طرف پہنچتی ہے جو ایک خاص خیال کے تعبیر کے لیے مذکور ہوا ہے۔

۱۱ | وَلَقَدْ نَزَلَتْ فَلَا تَطْلَعُ عِیْرَهُ | رَمَتْ بِمَنْزِلَةِ الْحَبِیْبِ الْمَكْرَمِ

اللغة لا تطلعه بصیغہ واحد مؤنث امر حاضر المعنی خدا کی قسم کہ تو میرے لیے بمنزلہ معزز دوست کی ہے سو کچھ اور گمان نہ رکھت۔ الاعراب کی تظن کا دوسرا مفعول محذوف ہائی شیا جیسے اس شعر میں لا تطلعن علی غرائک انا طالبنا قد و شئت بك الاعیاء اى لا تطلعن اذلة اور غیرہ کی ضمیر نزلت ہی جو نزول مصدر مفعوم ہوتا ہی کے طرف ہم جاتی یہ کریمہ اعداوا ہو قرب للفقہ میں اى العدا اقریب اور یہ جملہ جواب قسم پر جیسی یہ کریمہ نقد مصدر کہ اللہ بند فی مواطن کثیرہ میں و قول الشاعر لقد زاد فی حب النفس انتی + یغیض الی کل امر غیر طالب

۱۲ | کَیْفَ الْمَزَارُ وَقَدْ تَرْتَمِ اَهْلُهَا | بَعَثَ نَزْلُکَ اَہْلُنَا بِالْغَیْمِ

اللغة مزاد باب نصر ضمیر سی مصدر ماضی یعنی زیارت کرنا تو ہم موسم ربیع میں اقامت کرنا غنیزین میں مہم کے اور نون مفتوح اور یا غنہ تخانی ناگہ سی صیغہ تثنیہ ایک جگہ کا نام غنیم غنیمہ ہے عینقل کے وزن کی ایک اور جگہ المعنی ملاقات کسی موحالا لاکہ اسکی لوگ تو غنیزین میں اتری ہیں اور ہمارے لوگ غنیم میں جن دونوں میں بہت فاصلہ

۱۳ | اِنْ کُنْتَ اَرْمَعْتَ الْفِرَاقَ فَاْتَمَّا | زَمَمْتُ دِکَا بَکَمَ بِسَلِیلٍ مَظْلَمِ

اللغة ازماع کسی کام کرنے پر خوب طرح سی آمادہ ہونا یا اچھی طرح سی جم جانا متفندی بنفسہ جو اور کبھی ملے سی متعہ ہوتا ہی یقال ارمعت للامر و ارمعت علیہ اجمعت و ثبتت علیہ کو معیت کدانی القامیہ ارمعت

پہلا قصبہ

اللبیخہ واحد موصوفت غائبہ یعنی محمول اسم مصدر باب نصر مضارع ہارڈ التاء کا یہ وزن کتاب سواری اور
 اوستینان اسم جمع ہے واحد اسکا کوئی نہیں مگر را جملہ فرد کا اسم ہے کہ یہ وزن کتب جمع لیں رات مفرد ہے
 لیالی جمع مذکر موصوفت دونوں طرح متعلق ہے مظلم بصیغہ اسم فاعل باب فاعل لازم ہے۔ اندھیری۔
 المعنی اگر تیرا دودھ جسم حد تک پور بخیر ہوگا ہی تو مجھے یہیں کچھ شک نہیں کہ چونکہ اندھیری رات میں تمہارا سوار یا ہمار
 الاعراب ان کنت آہ منظر ہی اور جزا محذوف ہے جسکے قائم مقام حملہ قائم وقت انہ سے جیسی آئندہ شعر
 ان تعذنی دونی القناع فانی۔ طلب یاخذ الفارس المستلیم میں۔

والی کے ہیں

۱۴ | مَا رَأَيْتُ إِلَّا حُمُولَةً أَهْلَهَا | وَسَطُ الدِّارِ شَيْفُ حَيْبِ الْحُجْمِ
 اللغات حمولۃ بالغت لا دو اونٹ گد یا ہی اس لفظ کی حالت میں سکتا ہی اگر لا دو ہو اور چونکہ قاعدہ کہ فعل ملنے
 مقبول پر آئی ہے میں لہذا حمولۃ بالہا کہتے ہیں شیف یہاں تکناحیم بروج کی وزن پر خوب کلاں جسکے دانی اونٹوں کو
 المعنی جیسی اس وقت اسکی لا دو اونٹوں ہی ڈرا یا جبکہ گھروں میں کہاں پہنچنے کے باعث خوب کلاں ہا کہتی ہے
 الاعراب وسط الدار شیف کا مفعول فیہ ہے اور حملہ شیف آہ حملۃ سے حال واقع ہے۔

تاکر ہے ہیں

۱۵ | فِيهَا اثْنَتَانِ وَارْتَبَعُونَ حُلُوبَةً | سُودًا كَخَفِيفَةِ الْعَرَابِ لَا تَحْمِ
 اللغات حلوبۃ وہ اوستی جو دوی جا چونکہ معنی مفعول ہے لہذا اسکی اخیر میں لاتی ہے جیسی کہ کوہ قنوجہ وغیرہ میں
 امیالہ ہی سمجھنا غلط ہے واحد جمع میں ساوی اسودہ جمع سودا مفرد و خافیه مفرد خوانی جمع وہ یہ جو اور وزن
 میں ہے ہوی ہوی میں عراب کو اعرابان جمع کثرت اعرابہ جمع قلت اسم تحت کالائتہ وصف اسلی ہے کہ سیاہ
 اونٹ پیاس پر صبر کر سکتے ہیں اور تیر چلتے ہیں۔

المعنی ان اوستینونین بالائیں دودہ پیانی والی ہیں جو کالی کوئی کی اندرونی بیرون کی طرح سیاہ ہیں
 الاعراب سودا اطوبۃ کا وصف ہی جو معنی جمع ہے والا بجا ظ لفظ نو سودا کا لفظ موزون تھا

۱۶ | إِذْ تَسْتَبِيكَ بِنْدَى عَرُوبٍ وَاقِحَةٍ | عَذَابٌ مُّقْبِلُهُ لَئِنْ يَذَّالِطْعَمِ
 اللغات استیاء قید کرنا عروب جمع عرب مفرد و انتون کی تیزی اور باریکی اور چمک فی الصحام والغر وجہ
 الانسان ماء واحد لغرب و اقحہ سپید چمکتے وضع سیا خود ہر چکی معنی چمک و روشنی کے ہیں میں با
 علم یلم نیز کہلے وانت مقبیل بصیغہ اسم ظرف بروزن مفعول از تقبل یعنی جو مٹا یا مصدر می ہے قطع مصدر بھی
 المعنی جب بھی ایسی دانت دکھا کر قید کرتے ہی کہ وہ چمکتے یا کہنے ہی جیسا جو مٹا میٹھا اور مرہ لڑ نہ تھا۔
 الاعراب اذ تستبیک اذ کہ محذوف کا مفعول فیہ و اقحہ عذاب مقبیل لذلذی الطعم ذی الخروب کے اوصاف
 ہیں باعتبار موصوف اور دوسری باعتبار متعلق موصوف کہے۔

۱۷ وَاَكْثَرُ نَظَرَتْ بِعَيْنِي شَادِنِ

رَشَاءٌ مِنَ الْغَزَلَانِ حَزَارَتْنِ

اللغات شادن وہ ہر نوٹہ جسکے سینک محل آویں اور اس قدر طاعت مند ہو جا کہ اپنی مائی کا محتاج نہ رہے بشدن صدر
باب نصر نصر فی الصحا وشدن الغزال قوی وطمع قرناہ واستغنی عن امر و رشاء وہ ہر نوٹہ جو صلی نہ ہو لگ
فی الصحا والرشاء وللاظنیۃ اللہ قد تحرك وصفه غزلان جم غزال مفرد شادن کہ مراد وہ ہے جو ہر نوٹہ مائے
الصحا الحرفۃ الحامۃ ووللاظنیۃ آرم وہ ہر جہا کہ بالائی ہونٹ پیدا ہو آ ورا یک شتمہ میں لیس بتوام
توام وہ بچہ جو دوسری کے ساتھ پیدا ہو ہندی جوڑا ایسا بچہ عموماً ضعیف ہوتا ہے ۔
المعنی اور گویا وہ بچہ جو جان ہر نوٹہ کی دو انگلیوں سے دیکھتی ہے جو اکثر تاپیدا ہونے کے باعث قوی اور مضبوط
الاعراب رشاء من الغزلان لیس بتوام شادن کہ اوصاف سے ہیں ۔

۱۸ وَاَكْثَرُ فَارَةً تَاجِرٌ بِقِسْمَةٍ

سَبَقَتْ عَوَارِضَهَا إِلَيْكَ مِنَ الْقَمِ

اللغات فارة کستوری کا نافہ قل میں مہوڑا عین ہے مگر تحقیقاً الفسی پڑھنا ہی بائز ہر نفس علیہا بن فارس
لا ہنا علی ہیئۃ الفارۃ وقیل لغری ہل ظہر الفارۃ قال طرہ ظہرھا اور بعض کا یہ خیال ہے کہ غوری خود ہے
جسکی معنی جوش رانی اور پھٹنے کی ہیں یقال فار المسک فوارا بالضم وفوارا ناھرۃ انتشرت رائحتہ تاجر
سو اگر مراد عطار تجارت مبصر رہا یہ ضرب اور نیزہ یعنی نافہ ضد کا سد کی ہی آیا ہو یقال فارة تاجر لہ
نافقۃ فی التجارۃ والسوق اس حالت میں موصوف ثانی وصف کی طرف مضاف ہوگا وهو جائز عند الکوفین
تاجر کی بعد جم اسکی ہوا یہ صرف ان الفاظ میں ہے نتائج برتہ رائج قسیم یا یعنی قسم یا یعنی خواصت غور
کی قسامت معنی خواصت ہونا یا ایک جگہ ہی تینوں میں سبقت بصیغہ واحد ثنوت غائب
سبق مصدر باب ضرب متعدی بنفسہ یقال سبقہ عوارض جمع عارض مفرد دانت خبر یہ کہتا ہے
انذکر یوم تصقل عارضیہا بفرغ شامۃ تنفی البشام ابو نصر کہتا ہے کہ عارض سے مراد وہاں دانت ہیں مگر اگر
دو دانتوں کے سوا آپن سبقت کہتا ہے کہ عارض نوٹہ اور اس دانت کو کہتے ہیں جو منقل ہٹ کر ہوا اور بعض کا یہ
خیال ہے کہ شقیہ سنی واطرک کی دانت عارض کہلاتے ہیں ۔
المعنی اسکی ہونہ کی ہو گویا ایک عمدہ نافہ کستوری کا حسین عورت کے پاس ہے جسکی ہوا کے دانتوں سے پہلے اسکے
ہونہ سی شجک روختی ہے (۲) یا اسکی ہونہ کی ہو گویا مشک نافہ کسی عطار کا حسین عورت کے پاس ہے جو آہ دم گویا
مشک نافہ مرضن فیکہ کسی عطار کا دم قسم کہا تا ہوں کہ گویا مشک نافہ کسی عطار کا ہے جسکے ہوا کی دانتوں سے
پہلے اسکے منہ سے شجک روختی ہے
الاعراب فارة تاجر بصیغۃ کان کا ہم ہے اور جملہ سبقت آہ خبر ہے ۔

۱۹ اَوْعَاتٍ قَامِينَ اِذْ رَعَاتٍ مَعْتَقًا | مِمَّا تَعْتَقُهُ مَلُوكُ الْاَعْجَمِ

اللغات قات پرانی شراب باب نصرسی صیغہ صفت اور بعض کہتے ہیں کہ عاتق وہ شراب ہے جو ابھی شکی میں بند ہو اور اسکا وائٹ کہو لا بخائی وصفہ قول الشاعر اَوْعَاتٍ کدم الذبیح مدام اور لیکی شرمین جو عاتق کا لفظ ابھی اس کے مراد پرانی مشک ہی شکی ہو پرانا ہو کی لیے ابھی ہو کا موصوف بصیغہ اسم مفعول از باب افعال اعتنا مصدر درست کرنا سنوارنا قال الفراء العتق صلاح المال يقال اعتقت للمال فعتق اى اصلحه قصيد تعبت پرانا شراب کرنا قال الجوهري المعتقة الحرة التي عتقت ما ناحت حتى عتقت اذ رعاة کبرری اور کبری مفتوح ہی مستعمل ہوتا ہی شام میں ایک شہور شہر ہے جسکی شراب شہور ہے اعجم خلاف عرب يقال رجل اعجم المنع یا اذ رعاة کی پرانی درست کی ہوئی شراب ان شرابوں سے جنہیں عجمی بادشاہوں نے پرانا کیا تھا الاعراب اعجم موصوف محذوف کا وصف ہی یعنی قوم اعجم۔

۲۰ اَوْ رَوْضَةً اُنْفَتَحَتْ بِبَنَاتِهَا | اَعْيَتْ قَلِيلٌ اِلَّا مَنْ لَيْسَ بِمَعْلَمٍ

اللغات روضہ سبزہ زار فی الصحاح الروض من البقا والعشب انفت وہ مرغزار جو ابھی کسی چرندنی اسی چرا ہو فی الصحاح وروضہ انفت ای لم یزعها احد اعيت بارش اصل میں باب ضرب سی مصدر ہو وصفہ غننا ما تشبہا دمن یروزن جل میکنی لبید کہنا ہی دامنہ الدمن علی اعضاءہ ثلثہ کل دیم وسبل معلوم و نشان جس راستہ کا تیل ملی قال الجوهري المعلم الانزید علی الطريق اور قلیل بیان بمعنی حدیم جیسے دریدن کہ اس شعر میں یہ قلیل التکلم المصیبا حافظہ من الیوم عقاب الاحادیث فی عند۔

المعنی یا ایسا ناچر دیدہ سبزہ زار جسکی انگوری پر بادل برسا ہوا اور سین گوبر اور نہ یاؤن دھڑ کا نشان ہوئی اکل کما الاعراب ہر روضہ میں تاروضہ کی ہی ہے تائیت کی نہیں ہذا بالنظر الی المعنی ذکر وصفہ اسکا اسکا ہوا انفت تصمن بنتہا عیت قلیل الذمن لیس بمعلم سب روضہ کی اوصاف سے ہیں۔

۲۱ جَادَتْ عَلَیْهَا كُلُّ بَكْرٍ حَرَّةٍ | فَتَرَكْنِ كُلَّ قَرَارَةٍ کَالِدَرِّهَمِ

اللغات بکر یروزن جل اداں فانی سے ہر مواخرہ بہت بارش والا بول صحاح وسحابہ حرة کی بکیر المطر قرارۃ گول میدان قال الجوهري والقرارۃ کل قاع مستدیر۔

المعنی فانی سی بکر ہوئی بہت بارش والی ازل اسیر خوب بکر برسی چنچا تہو فتح ہر کیگے لبت جگہ کہ روئی طیح

الاعراب ترکن میں جمعی کی ضمیر بجا معنی کہ ہر والا لفظ بکر کا تو مفرد ہے۔

۲۲ سَحَا وَشَكَا بِأَفْكَلٍ عَشِيَّةٍ | يَجْرِي عَلَيْهَا الْمَاءُ كَمَا يَتَصَدَّرُ

اللغات سح پانی کا ایر سے بہنا ومنہ سحابۃ سح سحاب پانی کا خود بخود زمین کے سطح پر بہنا ہوا

گویا بہ بنایا جاوے گا و سکیا لاء منہ سکو با و تسکا یا عینے عیشیہ شام کا وقت و قدر تحقیقہ مناجات فیض منظم
 المعنی ابرسی ہنہ اور روز میں پہلے میں چنا بہ شام اس ہنہ زارین بائی جلتا را جو ٹوٹا نہیں
 الاعراب سجا و تسکا یا یا جاوے گا تیز واقع ہوئی کہ منصوب میں یا دونوں فعل محدودت مقبول
 واقع میں اور کل عیشیہ ہجری ہی مقول فیہ اور جملہ تہضم الماء سے حال واقع ہے۔

۲۳۴ | وَخَلَا الذَّيْبَابُ بِهَا فَلَيْسَ بِبَارِحٍ | عَزْدًا كَيْفَعْلُ الشَّارِبِ الْمَتَرَمِ

اللفظ مخلوۃ بصد یا مدخول یا سکیا بنا دیا یا کہی چونکہ عموماً اسی دور کیا جاتا ہے ہند موسوم ہوا ہے و تہ
 جسکی معنی دفع اور دور کر دینے میں جمع کثرت زبان کنز بان جمع قلت اذیہ بہ شعر معنیہ مضمون اس شعر کی ہے
 یہ ویتہم للذباب انفعہ کہ کثرت بلیا کلام علی العصور و یا دیم ہر جامع نفی میں واقع ہوئی ہی زائد ہے
 دور ہوئی وانی برج مصدر باب علم یقال برج مکانی ذال عتہ و صار الی اللہ ام غرہ و وزن کنف صدقہ شیبہ
 غرہ خوش آوازی کرنا چھپانا یا باب حبس ہے یقال عرج الطائر من غرہ و شارب شرابی متروک گویا
 المعنی اور کہی ہی کیلئے اس چرگاہ میں ہے چنانچہ وہ گویا شرابی کی طرح چھپاتی رہتی ہے۔

۲۳۵ | هَزَجًا يَحْكُ ذِرَاعَهُ يَدِينُ رَأْيَهُ | قَدْ حَزَمَ الْمَكِبُ عَلَى الزَّيْنَادِ الْأَجْدَمِ

اللفظ ہزجہ کافی والی یحکم یا صیغہ مضارع معلوم حک مصدر باب نصر نصر کرنا ذراعہ ہاتھ کہ قال الفیض
 الذراع البید من کل حیوان لکن ہما الی انسان عن الرفع الی اطراف الاصابہ قدح حقائق ہی آگ نکلتا مکیب
 بصیغہ اسم فاعل باب افعال اکباب مصدر بصلہ علی وہ شخص جو کام کی سر جو کجا فی الصحا و اکب فلان علی الامر
 یفعلہ و اکب یعنی اجزم ہاتھ کٹنا فی الصحا اجزم الرجل بالکسر اجزم وهو مقطوع الذی الحدیث من تعلیم
 القرآن تم شید بقی اللہ وهو اجزم قال التلس کفله اخذ فاصبہ اجزم ما جزمی حیاتی حق و جمعی
 المعنی گاتی ہے اور ہاتھ کو دو ستر ہاتھ ہی رکھتی ہے یعنی تالی بجائی ہی ہے جیسی ہاتھ کٹا حقائق پر گریو لا او
 اسکی آگ نکالنے میں سر ہوئی والا آدمی حقائق پر برابر مارتا ہے۔
 الاعراب قدح منصوب بر مصدر ہے اور اجزم مکب کا وصف ہے۔

۲۳۶ | تَمَسَّتْ وَنَصَبَتْ فَوْقَ ظَهْرِ حَشِيَّةٍ | وَابْنَتْ فَوْقَ سَرَاةِ آدَمَ حَلِيمٍ

اللفظ حشیتہ سر نا بستر و غیرہ جسکی بہرنی روی و غیرہ سی کی گئی ہوشوشا و خود ہو جسکی معنی پر کر کے میں ہزارہ عیشیہ
 آدم کا لا گھوڑا قاموس میں کہتا ہے کہ اوہم عنترہ بن شد و علی گھوڑ کا نام ہے حلیم لکام دیا ہوا انجام مصدر باب
 المعنی علیہ تو زم بستر برات و کی گئی ہے مگر میں انہی اوہم نامی گھوڑی جسکی موہنہ میں لکام ہوتا ہے رات گزارا ہوا

۲۳۷ | وَحَشِيَّتِي سَرَّحْتُ عَلَى عَجَلِ السَّحَابِ | نَهَّدَ مَرَاكِلَهُ تَبِيلَ الْحَزَمِ

مجرد ہو کر فعل کے متعلق ہے جو مع فاعل اور متعلق کے جملہ فعلیہ ہے۔

۱۳	يَتَبَعْنَ قُلَّةَ رَأْسِهِ وَكَانَتْهُ	خجندہ علی نعش لھن حن
----	---	----------------------

اللقاقلة ہر ایک چیز میں اسکا اعلیٰ حصہ حدم مارا اور رکھتا اور جیم سی چند لکڑیاں جو ایک دوسرے کی پشت پر ہیں کہ زمین میں کھائیاں بن جائیں انہیں افرافین کہتے ہیں علی حرجہ کا لغت تحقیق الکفا فی اور کسی عورتوں کے شہر پر انہیں کہتے ہیں کہ پردہ ہوا اور یہی منترہ کی شعریں ملو یہی اصل ترکیب لکھی کے معنوں پر دلالت کرتی ہے جو کہ وہ لکڑیاں ایک دوسرے کی مانند ملا کر بنی جائیں لہذا انہیں حرج کہتے ہیں حن حن حن یعنی ترکہ فی حرجہ صوابا لھن حن حن جمع شجر ملتقہ کا لغیضہ والجم حرج و حراج دمنہ حدیث معاذ تغزلت بی جھل فی مثل الحرجۃ انتہے نعش میت کا سر پر جبکہ میت اس پر ہوتی ہے ذلک لا ارتفاع فاذا لم یکن علیہ میت ہوسر پر کر بیان ہے سر مراد جو خاص عورتوں کی بی تیار کیا جائے اور شکل میں ہو کہ مشابہ ہو یا نہ ہو یعنی ہم مفعول تخم مصدر خیمہ کی طرح المعنی وہ شہر میں ایک سر کی بیچ کے متعلق ہیں اور گویا وہ سر عورتوں کے جنازہ کا گوارہ ہے جو کہ خیمہ بنائی گئی تھی سر پر اسے

۱۴	صَعَلَ يَعُوذُ بِذِي الْعَشِيرَةِ بَقِصَةً	کالعبید ذی القربى والنظير لک الاصل
----	--	------------------------------------

اللقاصعل جوڑی سر والا۔ ذلی قیلہ بدن والافى لہا یدم ترید بصلۃ ہی صغر الرأس اللدۃ ذی القربى والنظیر وقصۃ الحدیث وکانی برجل من الحبشۃ اصعل اسم قاعد علیہا وہی قدیم وقصہ کان اصعل الرأس ذی القربى واما من انیک جگہ ہے قریب ترین قریب مفرد وقصۃ الحدیث الذیال النان یلیس فروتہا ویا علی خضرتھا اصل من صعل المعنی جوڑی سر والا ہی جو مقام ذی العشیرہ میں اپنی انڈوں کو ستیا ہے جسی بنی یستین والابو علیا غلام الاعراب علی اگر فروع تو مبتدا محذوف فی واقعہ اگر مجرور قریب بین الیمین کا وصف اور طویل فرد کا وصف

۱۵	شَرِبْتُ بِمَاءِ الدَّخْرَيْنِ فَاصْبَحْتُ	ذَوْرَاءَ تَتَقَدَّرُ عَنْ حَيَاتِهِنَّ الدَّيْمِ
----	--	---

اللقا شربت با صیفہ ماضی معلوم شربت یعنی پیموں مصدر باب علم تعلیم متعدي بنفسه لہذا بازائدہ کا لازماً صرف مبالغہ کی گئی ہے یا با بیان معنی میں ہے آپن کہتے ہیں یہ راسی ہے کہ با معنی میں ہے ایسے کہ اصل عدم زیادہ ہی آتی ہے کہ امام احمد اور امام ابو حنیفہ داصیو برو سک من بازائدہ نہیں مانتی بلکہ معنی تبصیر کے خیال کرتے ہیں اور ایک جگہ زیادہ ہوسنی یہ لازم نہیں آتا کہ ہر جگہ زائد ہی خیال کیا جائے لان دعویٰ الاحوالہ دعویٰ تاسیس ہے وہو تحقیق دعویٰ الزیادہ دعویٰ حجاز ومعلوم ان الحقیقۃ اولی جسی قد اتکا کی مقول میں اللہ عز ان لفلک تحقیقہ بنفعہ اللہ ابن عباس فرماتی ہیں کہ با بیان معنی میں ہے اور معنی اسکے من نعمۃ اللہ میں اور ایسی ہے آپر کہ یہ قاعداً انزل بعلم اللہ میں ای من علم اللہ اور شعرہ شربین بماء البحر ثم ترفع من امی ماء البحر اور جمیل کے اس شعر میں فلیتک فاما اخذ البقر ونہا + شرب للزیت ببرد ماء البحر + ای من برد ماء البحر اور عبید بن

ابرص کے اس شعر میں فذلک الماء لودانی غربت بداء ای صند رکھی اصل معنی پانی کے ہیں اس کے لئے فراموشی میں کہ پرنک
کی ایسی یہ فعل متعل نہیں ہوتا بلکہ بجای شرب کے حساب سے ہیں ابن فارس متبحر اللغات میں شرب پر فرماتے ہیں
العب شرب الماء من غیر فعل تابع میں کہ ہم دار الیہوج والی حیوان کے پانی بجای شرب کے حرج کا لفظ استعمال
ہی ذکر میں ایک خاص حکم کا نام جو وسیع کی متصل واقع ہے اور تشبیہ بیان تغنیہ پر جیسی کہ اس اور ذکر کو
تغنیہ قرآن کہتے ہیں ذوداء بروزن حر اور حرث حیاض جمع حوض مفرد تالاب یا لوح اور حاصتہ
الشیخ سہی ماخوذ ہر جگہ معنی بہر میں کہ کچھ بہر پانی اس سے ہے یا حوض معنی جمع کنسی یا حوض سے بقال استحق
الماء ای اجتمعت چونکہ تالاب ہی ایک بہاؤ پانی ہوتا ہی جو کسی خاص حکم جو جگہ لہذا اسی حوض کہتے ہیں دیکھ
سی مراد بنی شیبہ کیوں کہ وہ بعمولہ کالی میں دیکھ سی ماخوذ ہی جگہ معنی کالا ہو نیکی میں فی الحقیقت جاء
دخول ادم فاستاذن علی النبی آہ ای اس وقت میں ہو عمر الخطاب اور بعض کہ پیشانی کہ دیکھ سی مراد دشمن
میں اور یہ اصل میں ایک خاص قبیلہ ہے جس سے عرب کو سخت عداوت تھی۔

المعنی اس وقت میں حوض اور وسیع کا پانی سمی فہم یا سہا کے دشمنوں کے تالابوں سے منحرف ہو کر نفرت کرتی ہے
الاعراب اصحت یہاں معنی صارت ہے اور اسم کا ضمیر موث ہی جو نافہ کی طرف پھرتی ہے اور ذوداء
بہر ہے اور حمله تنفر عن حیاض آہ زور اور کا وصف ہے یا خبر بعد خبر ہے۔

وَمَا كُنَّا تَنَازِلًا يَجَانِبُ دَفْعًا | أَلَوْ حَشِي مِنْ هَرَجٍ الْعَشِي مَوْجِدًا

اللغات نامی دو رہونا باب منع منع یہاں بابی متعذر دَفْعَ بمعنی جانب دکنارہ جانب کی اٹھانہ وقوع
طرف لفظ ہے جیسی لبشاسد وغیرہ میں وحشی دائیں جانب کہتے ہیں تہہ ابی زید اور ابی عمر کا قول ہے اور اس
شعر میں ہی بی معنی موزون میں پائی کہ کوڑا دینی تہہ میں ہوتا ہی راعی کہتا ہے نہ حالت عاشق و حبیہ
وقد ایدیم جانبہ الا میرا یہ صاف ظاہر ہے کہ ڈرنی کیوقت ایک نہ ایک جانب کو جھکا پڑنا ہی جو کر دینا
سوا رہونا بائیں جانب ہوتا ہی سلی وہ دائیں جانب کو جھکی گے فان الخائف اتما یفر من موضع الخافۃ
الی موضع الامن اگر اصبعی حشی جانب سے بائیں جانب مراد دیتی ہیں واللہ اعلم من بیان ثبوت ہے ہر ہر روزن
کتف بونی والی عشی دن کا اخیر مودوم بروزن معظم موٹی سر والی جیم مراد یہاں پائی ہے تاویم سی ماخوذ
جسے صلی معنی گہرا رک کسی کو فرہ اور جیم کے ہیں چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے عرک کہ مجھے الضمان اوصد
روض القواف دنیعا ای تاویم من اوصد کلا تاویم ای ہمد و عظم خلقہ۔

المعنی وہ اپنی دائیں جانب کو کوڑی کی مار کی خوف سی ای باقی ہے کہ گویا وہ راستے بونی والی شہر والی جے
سی ڈرنی ہے اونٹوں کو بلیوں کے کمال نفرت ہی لہذا کوڑی سی ڈرنی کو بلیوں کی سی ڈرنی کے فرض کیا

۳۴ | هِرَجَبِي كَمَا عَطَفْتُ لَهُ | عَصَى اِقْطَاها بِالْيَدَيْنِ وَ بِالْقِسْمِ

اللغات ہر کسرا و تشدید را بلا حقیقہ جمع جیسی قرو و قروہ فعل معنی بے کمرہ ہوتے ہیں ہر ہر قسم ہل کر ہنر خنوب پہلو سے بند ہوا عطف بعینہ واحد مؤنث غایب عطف مصدر باب ضرب بضم یضرب بعینہ حملہ کرنا اور بصلہ الی ہکذا بعینہ غضب کا مؤنث ہے۔

المعنی وہ بلا اسکے پہلو سے بند ہوا ہے جب کبھی اسکے طرف غضبناک ہو کر مڑتی ہو یا سپر ناراض ہو کر ٹوٹا اچھڑا اور مردہ الاعراب ہر کہ اگر مجرور پرین تو ماضی کا عطف بیان ہوگا اور اگر مرفوع پرین تو مبتدا اخذ ف سے خبر واقع ہوگا اور غنوی عطف کی ضمیر فاعل سے حال واقع ہے اور اقطا ہا جزا ہو کر کل حملہ شرطیہ مقبیر اوصاف ہے۔

۳۵ | اِنْفِي لَهَا طَوْلُ السِّتْرِ مَقْرُومًا | سَنَدًا وَمِثْلًا عَالِمُ الْمُتَحَيَّرِ

اللغات مقصد بعینہ اسم مفعول بیٹ پھرون کی بی بی عمارت قمرید و اخوذی جیسے معنی ایٹ کے ہیں سَنَدًا بفتحتین پہا کہ سامنا مراد حکم و دعائم جمع و دعائم مفرد متون و ضم و اخوذی جیسے معنی نگاہ لگانے کے ہیں يقال دعت الشئ دعاء فاعله کسرو فاعل معنی مفعول کی ہے متعین اسم مفعول بعینہ ضمیر۔

المعنی سفرون کی درازی نے اسکے لٹو یا اس کی راگ لام معنی میں ہو (ایک ایٹون پھرون کے حکم عمارت باقی رہنے دی ہے اور ایسی ناگین جو ضیہ کے ستونوں کی طرح ہیں۔

الاعراب مقصد مراد مفعول مخذوف کا وصف ہے یعنی بنا کا اور مثل مقصد پر موقوف ہونیکے لئے منصوب ہے۔

۳۶ | بَوَكَّتْ عَلَى حَبِيبِ الرِّدَاعِ كَأَنَّهَا | بَوَكَّتْ عَلَى قَصَبِ اجْتِشِ مَحْفَتِ

اللغات بركت بعینہ واحد مؤنث غایب برك مصدر باب نصر ضراوت کا ضمیر ناقال برك البعیر برك احوال استنخا رداغ بر وزن محابین بن ایک گزہ قصب باسلی اجش سخت آواز والی محضم باسلی کو اسلئے کہتے ہیں کہ وہ بھی مختلف اجزائے مرکب ہوتی ہو جیسی بن قال الجوهري دمنہ محضم کا دمنہ ناقال اکسما ضم بعضہا الی بعض ضم سے اخوذی جیسے معنی سے کہ میں گرج کر صرف دلی تلی ہوئی کہ لہو ہم کہلا سکتی ہے تو اگر اسی مناسبت سے برلی ہی ہم کہلائے تو مضائقہ معلوم نہیں ہوتا۔

المعنی رداغ کا ٹوکے پاس رہا ایسی بیٹے کو گویا وہ ایک آواز والی تیل باسلی پر یا اسکے ساتھ بیٹھی ہوئے اسکی بڑی کی آواز زمین پر گرنے سے ایسی آئی یا خود اسکی آواز گرد و غبار کے سبب ایسی ہو گئی تھی۔

الاعراب علی بن الرداغ برك متعلق جیو و سر علی اور علی مرفوع ہو کر برك ضمیر فاعل سے حال واقع ہوگا اشرنا الیہ الترجہ

۳۷ | وَكَانَ رَجُلًا كَحَيْلًا مَعْقِدًا | حَنَّ الْوُفُودُ بِهِ حَوَائِبَ مَقْتَمِ

اللغات وَكَيْتْ کاری روغن رجب رجب جمع و صندہ شقاع و صوب ای جعلت غیر الرب واصلتہ وہ

فطانت ریحہ کجیل ہم نصیر و عن مال جو خارش یا چیر و کج واقعہ یعنی اونٹوں پر سے بہرہ مند
بصیغہ ہم مقبول یعنی بہتہ و مخیر خوش بصیر ماضی مہول حق مصدر باب نصر نصر گاہ جلا نا انا احتش
النا داحتھا احتشا او قد تھا و قد نفخ اول منخوید میں دفعہ و ادنیٰ میں کجی و قلم گہرا یعنی کجی و کجی
البعثہ اور گویا گاہی و عن یا جمی ہوئی رال جیکے گہرا کی اس یا اس امید میں جلا یا گیا ہو۔
الاعراب بہ کی تفسیر ت یا کجیل کجیت لاعلیٰ التعلین پر تھی ہے اور متکسب وغیرہ کی متعلق ہو کہ قلم سے حال و قلم
اور مقدم اسٹیج کے کہ ذوالحال کے کہ وہی کی وقت حال کا مقدم ہونا واجب اور جو انہ قلم متغوب ظرفیہ
ہی تقدیر عیار یوں احتشالہ قد جانی قلم متلبا بالرب الکیمل کل جملہ فعلیہ کجیل کا دوسرا وصف واقع ہو کر ت کجیل کا

۳۸ یٰبَنیَّاءُ مِنْ ذُرِّیِّ عَصَا یَٰبَنیَّاءُ ذَکَا فَا فَا مَقِلَ الْقَنِیقِ الْمُسْکَرِ
اللقائیتا بصیغہ مضارع معلوم باب انفعال توج مجرور محاورہ انباء العراق ای سال اسکی تائید میں
مگر منبع کا شیع جیسی ابن حاجب غریب و محقق کے راستی ہے اس سے زیادہ مناسب و موزون ہے حدیث میں ہے
رايت الماء ينبع من تحت اصابعه یعود و یخیز ذفری کنی الف اس میں ثابت الحاق کی گئی ہے ذفری
ماخوذ ہے جسکے معنی تیزی کے میں اجبی ہو یا پری فی الحدیث قسم الشیطان قرأه اصل اذنه وھا ذفری
والفھا للتانیث اوللا حاق عصبوب ترش کو برتی ہیں اموءة عصبوب ای عوس جسرہ ذفری و شنی
جسرہ اسکا مذکر ہی قال جی ہر الجسر بالفتح العظیم من لابل وغیرہ والاثنی جسر ابن عبدی فرما میں کہ دراز
قامت او شنی کو کہتے ہیں قال وحی السیطۃ الطویلۃ قتیق عمدہ سائر ابو زیدنی کتاب لابل میں ذکر کیا ہے
کہ یہ نروک اسماء سی ہے اور جمع فق بروزن کتب ہی آن درید کی جم وفاق فراتی میں جی شریف و شرف
المغنی ترش کو بڑی قدر والی یا لابی قبی او شنی مشک کر طنی والی کی کنی سی بتنا ہی جو بتنا بت اور قوت
عمدہ سائرہ کی طرح یعنی اسکا پسینہ غلظت میں گاڑی روغن یا رال کے موافق ہے۔
الاعراب کل جملہ یبنا آہ کا ق سے خبر واقع ہے۔

۳۹ اِنْ تَقُدْ فِي دُوْرِ الْقَيْسَاءِ قَائِلِي طَبَّ بِأَحْذِنَ الْفَارِسِ الْمُسْتَلْذِمِ
اللقائتہ فی بصیغہ واحد مودت مخاطبہ معلوم اصل میں تقدفین تھا انون جزم کی لیے لڑ گیا اعداف
عورت کا اپنی موہنے پر اوڑھنی ڈالنے کی الصیغۃ اعدفت المرأة قناعها ای اسلئے علی وجہ او فی الحدیث
اعدفت علی علی فاطمہ ستر قناع چوٹا کپڑا جو اوڑھنی پر بستے ہیں عمرنی کی حدیث میں راجی جاریہ علیا
قناع ففعبھا بالذرة طیب ماہر و طوق لوتے ہیں دخل طیب بالفقہ ای عالم و دخل طیب ماہر بالغیرہ
فارس ہم در حیوانات کا ہوا کہ گھوڑا ہو یا کدوا یا چمپر یہ معنی ابن کثیر کے بیان کے ہیں چنانچہ یہ شعر ہے

سنا میری سہ دانی امرہ الخیل عتقہ مزیدہ علی فارس البزدون و فارس البغل + ابو یحییٰ زید فارسی
 اطلاق صرف کہوٹ کے اسوار پر محدود و ہر چیز گدھی کے اسوار کو بقال یا حمار کہتے ہیں قرمان فارس جمع قسطن
 زرہ پوش سلاح پوش لامتہ سی ماخوذ ہر جسکے معنی زرہ اور ہتھیار و نوک ای ہیں فی النہایت تحت قولہ
 لما انفردت صلا اللہ علیہ سلم من الخندق و وضع لامتہ ہوا بالفرقة الدرع و قيل السلام و کلام الحرب
 المعنی اگر کوئی اپنی مہلے پر ورتی ہو تو کہوٹہ یا لہجہ یا لہجہ یا لہجہ نہیں کہوٹہ سلاح پوش سو کہوٹہ کی میں جو کہ ہتھیار کہتا ہوں اور میں
 الاعراب ان نعتی فی شرطہ اور جزاء و نعتی جسکے قائم مقام جملہ فاتی آہ واقع ہے کما ذکرنا من قبل

۱۰۰
 ۱۰۰

۴۰ اَتَيْتُ عَمَلًا بِمَا عَلِمْتُ فَإِنِّي سَهْلٌ خَالِفٌ إِذَا أَمَرَ أَهْلَهُم

اللقا اثنی بصیغہ امر حاضر اثناء مصدر کیسی تریف کرنا فی الحدیث فاتی ملیہ فی الخلقه خوش ملار
 ہونا و خالفہم عاشقہم بحسن خلق۔

المعنی جو جو میری عمدہ باتیں تجھے معلوم ہیں انکے ساتھ تو میری تریف کر کہوٹہ جتن سا یا جان تو میری خوش فام کی
 الاعراب ما علمت پر موصول ہے اور ضمیر مفعول جو موصول کی طرف راجع ہے محذوف ہے

۴۱ وَإِذَا أَظْلَمْتُ فَأَنَا ظِلٌّ بِأَسَلٍ | مَرُّ مَدَامَتِهِ كَطَعْمِ الْعَلَقَمِ

اللقا اظلمت بصیغہ متکمل مجہول بأسل تحت جمل سے ماخوذ ہر جسکے معنی شدت کے ہیں قلم اندرائن کا پیل
 المعنی جب میں بتایا جانا ہوں تو میرا ستا سخت ہی جگامزہ اندرائن کے پیل کے طرح کر و اسے

وَلَقَدْ شَرِبْتُ مِنَ الْمَدَامَةِ بَعْدَهَا | ذَكَكَ أَهْوَاؤُهَا الْمَشْوُوفَ الْمَعْلَمَ

اللقا مدامتہ شراب اتنی کہ یہ ہمیشہ پی جا سکتی ہے اور کوئی شربت ہمیشہ ہم نہیں پی سکتی بلکہ کبھی نہ کبھی اس کے
 طبعیت متغیر ہو جاتی ہے ذکد بصیغہ فاعلی معلوم ترکود مصدر باب نصر نصریر تا یقال ذکد الشمس اذ قائم
 الطبیحہ ہوا اور ہم ہمہ نا جزہ مفرد و دوہر کا وقت جبکہ گرمی نہایت سخت ہو مشووف وہ دنیا رحبی جلا دی کی
 محاورہ شفت الشی ای جلا دی سی ماخوذ ہر یا وہ پیا رحبی منقش کیا گیا ہو معلوم بصیغہ اسم مفعول اعلام مطلق
 علی علامت کرنا قال الفیض اعلمت علی کن من الکتاب غیرہ - جعلت علیہ علامتہ -

المعنی خدا کی قسم میں نے بعد کے کہ دوہرین خوب گرم ہوئیں جلا دی کی جو علامت کی ہو دنیا رحبی جلا دی کی
 الاعراب و لقد حسب مذکور جواب قسم ہے -

۴۲ يَرْجُو جَاحَةً صَفْرَاءَ ذَاتِ أَسْرَةٍ | فَرَنْتَ يَا زَهْرُ الشَّمَالَ مُفْدَمٍ

اللقا رجاء جاحہ ہر سہ حرکات لیکن ذاکا صنفہ ہر نہایت دیگر حرکات کے زیادہ مشہور ہے یعنی شیشہ و گلاس راج
 مع صفراء ہر وزن ہر از رنگ صفراء جمع اسما جمع سرافرد جی امزہ ماروہ خطوط جو پیل پتیا وغیرہ

نمودار ہیں۔ الخدیث تبرق اسار و وجہ کذا فی الصحاح اذہر من انکا مذکر ہے مراد اس کی جگہ صراحی ہے نہ ہر
ماخوذ جو کسی ہنسی سپیدی کی ہیں شمال شین کے کسر و اصل میں پہلے کو کہتی ہیں جو کہری کی تہوں کو حفاظت کی
باتی ہیں تاکہ دودھ والی کہری کی تہوں کو جو یہ اسے تکلیف دے اور اس سے تہیں نہ ہوں مگر یہاں اس صافی
سے مراد ہے جو صراحی کے موہ پر اسفرض سے باندھے ہیں کہ صاف شراب نکلتے ہوئے نہ ہو۔ ماخوذ ہے جسکے معنی معروف
ہیں مقدم وہ صراحی جسکے موہ پر صافی باندھی گئی ہو فی الصحاح القام ما یضع فی ذم الارقی لیجفی برما
فیہ تقول منه وحدث الاذین قدیم والمقدمات الارقی والذکان۔

المعنی ایک زرد گلاس کے ساتھ جھین خلوط اور داریان ہیں۔ اور شراب پڑے کے بغرض ایک ایسی صراحی یا
مٹی کے پاس کیا گیا ہے جو سفید چمکیلا ہے اور اسکے موہ پر صافی باندھی گئی ہے تاکہ صاف شراب ہو کہ نکلتے
الاعراب بزجاجیہ پر استعانت ہے اور شرب کے متعلق ہو اور صفا ذات اسبقی قوت با دھر
مقدم بالشمال سب اسکے اوصاف ہیں یا بمعنی فی ہے اور شمال ہی مراد باریان ہوتا ہے۔

۴۴ فَاِذَا شَرِبْتَ فَاَنْتَ مُسْتَهْلِكٌ مَا لِي وَخَيْرٌ مِّنِي وَافِرٌ لَّدَيْكَ كَلِمٌ

اللغات استعلا بغير اناک ہے یعنی تلف کرنا فی الصحاح اهلک و مہلک مال کر و نث دولن طرح
ستل ہے قال اذہر ولما عند اهل البادية النعم عرض بالکسر یعنی عزت و جبر فی الصحاح وقد قیل
عرض الرجل حسب علم یعلم بعینه واحد مذکر جہول حکیم مصدر زخمی کرنا کما فی شہد عند تعادیر الکماہ حکم
المعنی جب شراب پی لیتا ہوں تو اسوقت ہی شراب چو کا مون کے طرف مجھے لجاتی ہے چنانچہ میں اسوقت اپنا مال
کے حق میں ایک تلف کرنا لاجو افروختا ہوں یا لیکہ میری عزت پوری ہوتی ہے کیسے حکم حسنم صدر لک
ہیں پہنچتا جب شراب کے اثر سے میرے جوش میں آتے ہیں تو مجھ کو کل ناعیت شخ بیاف و مجھ پر عمدہ کام ہی درہوت میں
الاعراب فاذا شربت شرط و فانتی مستهلك خرابہ جملہ و عربی آہ مستهلك کی تہریر حال واقع ہے

۴۵ فَاِذَا صَحَوْتُ فَلَا اَقْصَرَ مَعْنً تَلَا وَكَلَّمَ عِلْتَ شَمَائِلِي وَفَكَرْتِي

اللغات صحوت بعینہ واحد حکم صومدر باب نصر نیر نشہ کے اثر سے جوش میں آنا اقصی بعینہ واحد حکم
تقصیر مصدر یا تفعل کو ہی کرنا نہ شخرت فی الصحاح فلان تله الکف اذا انما یخجای عن ابن السکیت شائل جمع
مفرد و تکم تکلف سے کہ مراد فی الصحاح التکم تکلف الکف قال التلویع تکم و لعل انما یخجای عن ابن السکیت
الابان تکم المعنی جپ جوش میں آنا ہوں اور نشہ اتر جاتا ہے تو میں جوش میں آتی ہوں کہ اور میری جھلپیں
اور میرا گرم ویسی ہی ہے جیسی کہ تو جاتی ہے۔

الاعراب اذا صحوت شرط فلا اقصی شائل میں پر شرط و تکم کے بعد اور شائل میں ہر مقدم ہے

۴۶ وَحَلِيلٌ كَارِنِيَّةٌ تَرْكُتُ حُجَلًا لَا تَنُكُو فَرِيصَتَهُ كَشَدَّ قَالَا عَلِمَ

اللغاحلیل نامند حلیلہ بیوی متول ہے اخذ میں جسکے معنی اتر نیکی میں کیونکہ وہ ایک گہرا ایک چھوٹا اور سوجھتا
ہیں فاعل محضہ معنی کسی ایک معنی ہوا کل نہ ہم معنی مناد ہم سے و جہر کہ پڑوسن پڑوسی کو ہی حلیلہ حلیل کہتے
ہیں چنانچہ اوقال البیاضہ حلیلہ و هذا حلیلہ لمن خالہ فی دار واحدۃ قال الشاعر ولست باطلس
الموتیین یعنی حلیلہ اذ اھذا بالنیام یعنی جارتہ یا حلال سے کیونکہ ایک دوسرے کی بی حلال میں اسعد و
میں حلیل معنی معقول ہوگا جیسی کہیم معنی محکم اور بعض کا یہ خیال ہے کہ حلیل جسکی معنی کیونکہ میں کیونکہ وہ ایک دوسرے
کی پاؤں کی گرہ کہول کہتے ہیں غایتہ وہ خوب صورت عورت جوانی کمال حسن کے باعث سی ظاہری آرائش کے محتاج
نہیں یا جو رائد ہو کہ اپنی خاوند کی اقبال میں ہے نیاز ہو حلیل کہتا ہے احب لایا علی اذ بنیتہ ایم +
واحبت لما ان عنیت الغوانیا یا جو اس والدین کے گریں میں ہو اور کسی سے کر و خاوند یا مکانی اقام
یہ سی اخذ ہو حلیلہ بمعنی معقول نہیں پر چارہ امو اقبال معنی حلیلہ ای ماہ یا ہا رض جہا لسی خود
جسکی معنی نہیں ہیں بلکہ بمعنی واحد و نوث فاصتہ کو۔ مکاتہ درسی بجا تا و مکان صلو تم عند البیتہ
مکاتہ و تقدیرہ فرقیہ وہ گشت جو کا مٹی اور پہلو کی درمیان قرار جمع باعتبار اخیر کی ہے شدق کہہ رہیں
یا جہا شدق جمع اہم وہ شخص جسکا بالائی ہوشہ چرا ہوا ہو ہندی کہتا ہے۔

المعنی بہت خوب صورت ہو جسکے خاوند کو مٹی زمین پر ایسی حالت میں دی چکا کہ انکے شانوں کے گوشت و کھج
شدق کہ باری ہوشہ ایک ایسی شہرت کہ تاہم جیسی کہندی کی باجہ فی اختیار ہوا مکانی سے بیسی ہوا و از سنا
ویتی و بیسی کے شانہ سے کہتی ہے اور بعض کا یہ خیال ہے کہ شاید صرف فرائض میں ہے اور یہاں اس
قصہ کی طرف اشارہ ہے جو سیرت میں مذکور ہے

الاعراب کت مجدۃ نامیہ کا وصف ہے اور جہا فکوفۃ ائذہ ترکت کی فہم معقول حلیل کیلین پھر ہر حال واقع ہے

۴۷ سَبَقَتْ يَدَايَ الْكُرْبَا حِلَّ طَعْنَةٍ وَرَشَاشِ نَافِذَةٍ كُلُّونَ الْعَنْدَمِ

اللقار شاش بالفتح وہ خون جو بیروہ مانی کے بعد چکی اور متقاطر ہو قال الفیہ و ارشتہ الطعنة بالالف
نفتا و طرت الدم و رشاشہا بالفتح الدم المتقاطر منها و قيل لما يتناثر من الماء و سخي رشاش ايما انثر
میں صدقہ و زلف باجہ کی مٹی پر چمکے کی مٹی پر چمکے دم الا خون یا فہم کہ کہتے ہیں جو نہایت سرخ ہوتی ہے۔
المعنی کہ میری دوتاہون کی مٹی ایسی نیزہ زنی سی سبقت جو بی تکلف جلدی سی کی گئی تھی اور ایسے
چمکے فہم کی سی رنگت والی خون جو بار ہوتی والی نیزہ زنی سے نکلا۔
الاعراب عاجلہ معنی میں موصوفہ طرف وصف موافق ہے اور رشاش نافذہ اسیر مخطوف ہے

حاجہ محمد علی شاہ

۴۸	هَذَا سَأَلْتُ الْخَيْلَ يَا أَبَةَ مَالِكٍ إِنَّ كُنْتُ جَاهِلَةً بِمَا لَوْ تَعْلَمُ
----	--

اللقاحیل سے راویان اہل خیل میں سے قریبی راوی اہل قریش میں واسئل القریۃ اہل ہما۔
 المعنی اسی مالک کے بیٹے اس امر کی بابت توئی سواروں کیوں نہیں پوچھ دیتا اگر نہ مطلق قابل سمجھ اور خود
 جانتی تھی یا اگر تو ان حالات سے ناواقف رہتی جنہیں وہ جانتی نہ تھی تو توئی سواروں کیوں نہیں پوچھ دیتا۔
 الاعراب بام قطع کی بمعنی عرب اگر سالت کی متعلق ہے جیسی خدا تعالیٰ کی بقول میں فاسئلہ بجزایا جاتہ کا

بہت سے لفظوں میں

۴۹	إِذَا زَالَ عَلَى رِحَالِهِ سَابِغٌ تَهْدِي تَعَاوُدَهُ الْكَمَاهُ مُكَلَّمٌ
----	--

اللقاح حالۃ یکسر کے چرنی میں سابع وہ تیز رو گھوڑا جو سبب اپنی اچھی چال کے ایسا معلوم ہو کر گویا
 تیر رہا، تھکد بروزن صعب و سچا گھوڑا قال الفیض و فرس کھڈا کی حرفت سے نہو و اخذ ہو چکی معنی
 او سچا ہوئی کی ہیں تَعَاوُدُ دہینہ واحد ذکر فاسی صبی معلوم باب تفاعل ثقا و رصرد دست برستی بیٹا۔
 نوبت نبوت بگڑنا فی الصحا و اعتد و الشی ای تبا و لوہ فیما بینہم و کذلک تَقَوَّوْہ و تعاوودہ کما
 بروزن قضاۃ جمع کتی مفروہ بہادر جو خود اور زرد سی پٹی آپ کو چھپای کئی سی اخذ ہو چکی معنی
 چھپاتی کے ہیں یقال کہی شہادۃ کوئی کہتا ہوں و نفسہ منہا یا لدع و البیضۃ۔
 المعنی جبکہ میں شیروالی قد کی ادنیٰ خمی گھوڑ کی چرنی میں پرتا جی سلاح پوش بہادر و تبا و نوبت نبوت چھپاتی
 الاعراب جملہ اذا لازال آہ سالت کا ظرف ہے سابع ہند تعاوودہ الکماۃ مکملہ سب گھوڑ کی اوصاف
 ہیں اور پیلہ ذکر کر آئے ہیں اوصاف کے تقدیم تاخیر میں کچھ تیز نہیں خواہ بعض مفروہوں اور بعض جملہ۔

۵۰	طَوْرًا يَجْرُدُ لِلطَّعَانِ وَكَادَةَ يَا وَيُّ اِيَّيْهِ حَصِيدُ الْقَيْسِ عَرْمَضٌ
----	---

اللقاح طو و معنی ایک بار کے آتا ہو جاتے ہیں فعل ذلک طو و بعد طو و ای عرۃ بعد عرۃ اھو و کیم
 طعان نیزہ زنے کرنا حصید حاکی فتح اور صا و کی کسر سے صینہ صفت ہی جسکی معنی مضبوط اور مستحکم کے ہیں
 یقال حصید الشی حصداً اذا استحکم و لاحصنا الاحکام فتی جمع قوس مفروند کر ہو کئی کوئی شے
 مستعمل ہو جاتا ہی اصل میں قوس تھا قتب کے بعد قسور بن گیا و او طرف میں واقع ہوئی کیلئے یا ہوئی کی
 پیٹے و او بی ہر موکی قاعدہ سی یا ہوئی بعد او غام میں کو یا کی مناسبت اور قات کو سین کی مناسبت سی
 کسرہ و اگیا فتی رہ گیا عید مردم بہاری شکر۔

المعنی جو کہی اپنی حامیوں کے گروہ سے ٹکڑے تیرہ زنی کیلئے تیار کیا جاتا تھا اور کہی اپنی دوستوں کے بہار شکر
 جسکی کمائیں خوب مضبوط اور مستحکم تھیں دشمنوں کو تباہ کر کے پناہ دیتا تھا۔ اور یہ مفہون بعینہ اس شعر کے
 مطابق ہے یعنی واکر بعد الفدا ذکرہ التقديم و التظام۔

۴۹

الاعراب علی البحر سی معلول فیہ صیغۃ یاء و سی اور یہ دونوں جگہ ساج کی اور چٹا سی بن اور حد
الفنۃ اور عرم حش ہر مشورہ و صیغۃ اوصاف واقع میں پہلا باعتبار متعلق اور دوم باعتبار موصوف کے

۱۵ یخترک من شہد الوقیع عکرائی | أغشی الوعی وأعفت عند المغنم

اللقا و قیصہ لڑائی و قانع جمع اعفۃ بضم ع و احد شکر غشیان مصدر برب غام علیہ و نائب لیا متعدي فاعل
قال الله تکافئہم من الہم ما غشیہم و غی لڑائی ابن بنی فراتی میں کہ و غی کلین چلیسی لڑائی کے شور کو
کہتے ہیں اور مجرہ سی خود لڑائی کو کہتے ہیں اعفۃ بضم ع و احد شکر عفات مصدر یخترک لکنا بضم ک من متعل
قال الفيومي عفت عن الله یعف من باب ضرب عفة و عفا فاما متعف فهو عقیف

المعنی تروہ شخص جو لڑائی میں حاضر نہ تھا بخبر دیتا کہ میں جنگ کو ڈاب لیتا ہوں اور غیب کے وقت رکنا ہوں
الاعراب غنیمت جو کوئی جواب میں آتی مجرہ و اور اشی اہل میں بآئی تہا بعد حذف جارہ ابعیال کیا گیا

۱۶ و ملکہ کرمۃ الکماۃ یزالہ | لا مومن ہکریا ولا مستسلم

اللقا صیغۃ ہر دو میں بروزن عظم وہ بہادر جو ہر تیاروں چاہا ہوا ہوتے ہیں و حجت السماء نکاح
تفہمت و قہ سی باخبر و جکی بنی ہما ہر دو فری کی میں ہوتے ہیں لیلۃ دیجوجی صلیۃ و ناقہ دیجوجہ
ایہ بظن علی الارض معنی بظنہ ہم فاعل اسماں مصدر کہوڑ کیا بہت دور تا بوتی میں امعن الفرس اذا
تباہک صدہ کسی امر میں سخت مبالغہ کرنا بوتی میں امعن الطلب اذا التم فی الاستقصاء مستسلم
ہم فاعل اسماں مصدر باب متغافل صلی کرنا۔ ملج و منقاد ہونا۔

المعنی بہت اہل ہر دو میں اور بہادر نہ نہیں ہوتا اور نہ بہت کثرت میں ہاگنی و آجی اور نہ صلی کرنا نہ ملج
الاعراب کہہ الکماۃ ہم ملج کا وصف ہی لا مومن ہج پر مطبوع ہر جسی لا مستسلم اور رہا مومن میں
جو نسبت پائی جاتی ہے اسکے رفع ایہام کی لئے قیصر ہے۔

۱۷ جادت یدای کہ یعاجل طغیۃ | یمتقن صدق الکعوب مقوم

اللقا جاد بضم ج و احد و کثرت غائب معلوم کہتے ہیں کہ یعیل مونس ہی ابن اناری فراتی میں کہ بعض سی پر کریم
خیال کرتے ہیں مگر انکی راہی حیدان قابل اعتبار نہیں محاورہ کہتے محض محبت نہیں ہو سکتا سہی کہ بیان
سہا عدی کہوت کہتے ہیں کہ ہم آدہی اسکے وجہ تنبیہ میں یہ فراتی میں کہ جو کہ اسکی ذریعہ سی انسان ہی ہر
بہت ہی آفوس سے معذور کہہ سکتا ہی لہذا اسی کہتے کہتے ہیں کیونکہ کہتے کی اصل معنی بڑی کی میں قال البیہقی
لانہا کث لا ذی عن الہا متیقن بروزن عظم اسم مفعول کا صبیغہ و تکلف مصدر لڑی حیر کو سید ہا کرنا اور
کچی کا کثنا صدق الکعب سخت اور مضبوط پر یوں والا لڑتی میں شیء صدق و دان قلش صلیتہ

لے پر وارہ نہیں آتا

ن

کتوب جم کب مفرد پوری جود و گریو کج در میان موقی ہے قال الفیض واللعب من القصد بالنبوة
بین العقدین انتہی مقوم بروزن معظم سید پاکیا ہوا نیزہ۔

المعنی میری ماتھے جلدی نیزہ زنی ہی پشیدی کی ایک ایسی نیزہ کی ساتھ جو سید پوریوں والا اور سید ہوتا
الاعراب یہ شعر یا جواب ہے جو بیان تقدیر یا وصف بعد وصف ہو صلا کفو وصف باعتبار عقل

۵۴ فشدک بالرشح الا صم ثیابا | کس الذکر لم یحک القنا یحکم

اللقاشک پرونا ہوتا بقال شکستہ بالرشح ای خرقہ و انتظمہ دھم نیزہ زراح اراح جمع ثیاب جم
ثوب مفرد نہ کہ کسی قسم کا کپڑا جو پہنی میں آوی بیان مراد ثیاب ذات مقول ہے جی خدا تعالیٰ کی
قول میں و ثیابک فظہر کہ تم شریف کر آم کرنا جمع ختا جم ختا مفرد نیزہ جی حصاہ صغیر فہم
ہم مقول اب تفصیل حرام کیا ہوا۔

المعنی اور ثوب نیزہ ہی مٹی ہے پرونا ایسے کہ شریف نیزوں پر حرام نہیں ہوتا یعنی زویل گو زدی ہے
جج ہی اگر شریف اسی موت زتابی یا ایسی کہ شریف شرافت اسی موت کے نہیں بجائی اور نیزوں پر حرام
نہیں ہوتا دوم صورت میں اس مفرد کج طرف اشارہ ہوا بایک دیکھ الموت ولو کنتم فی بروج مشیدہ۔
اکا علایق القنا حرم کا صلہ ہو اور با حرم پر زادی جو سائلہ کا فائدہ بخش ہے یعنی حرم کیا حرم کا ساتھی
نہیں جی ایہ کریمہ و ما اللہ بفاخر اعلمہ ان لین یعنی خدا کا غافل ہونا کجا غافل کا ساتھی ہے نہیں۔

۵۵ فکرتہ سحر و السیام یشتہ | یقض من حسن بٹا زہ والمعظم

اللقاشک ترک حبائلہ سمیہ پر داخل ہوتا ہے تو اس وقت اسکی پیٹھے موقی میں کہ اس نیت میں کسی قسم کا اختیار
کیا بلکہ اسی حالت پر رہنی و یا ہی قال الفیض تو کت الیخ ساکتا ای لم اعیرہ عن حالہ جزو جمیم کی کسر اور فتح
سی معنی خوراک کی ہے قال الفیض الخیر الماکول الخیر الحییم و کسر الفتح تسباع جم سبع بروزن بل مفرد ہے
قال الفیض و یجزم فی لغتہم علی السبام مثل رجل و جال الخیر ذلک علی حدہ اللغۃ و جمہ علی لغتہ
السکون اسبم کفلس و افلس ہر ایک ایسی حیوان پر اسکا اطلاق آجاتا ہی جو بچہ ہی شکار کر کے کہا مقیمین
جیسی شیر بیڑ یا چیتا وغیرہ آڑہری کی نزدیک لوٹری ہو کتا سبب نہیں کہا لئی کہ گو وہ گوشت خورد
ہیں لیکن وہ بچہ سی نہیں کہاتی نیتیں بروزن مقیم اصیغہ جم موت ثابت گوش مصدر باب ہمز و نا
یقضن بصیغہ جم موت ثابت قاضی مصدر باب علم یعنی موت ہو گیا جو وغیرہ کو اکل دانہ تو سچ چنانہ طریق
استعارہ یعنی کاٹنے کے ہی آجاتا چنانچہ لوتہ میں قصمت یہ اذا عضمت لبنان انگلیان و ربیع
اصحاب کج بھی بیان کہ ہے میں قال الفیض مصیبت بنا نالان یا صلاہ الا حوالہ الی ہتقرہا الانسان

یقال ابن بالکان اذا استقر بجمع مقوم ووزن پر کلائی کی وہ جاہد میان کنگناڑا استے ہیں
 المعنی سوانید میں درندوں کا طعمہ بنی دیا چنانچہ وہ انہیں ایسی حالت میں فروختی تھے کہ انکی خواہش وورت
 انگلیان اور نازک کلائیان اگلی دانتوں کے درانتوں سے چاہتے تھے۔
 الاعراب پیشندہ یاساع کا وصف ہے جیسی پستی و قد امر علی اللہیم میں نعیم کا وصف یا حال اور
 یقض میں یا پیش کی خمیر خاں سے حال متداخل واقع ہے یاساع سے حال مترادف اور حسن بنانہ میں
 موصوف معنوی کی طرف مضاف ہے ای بنانہ الحسن و معصمہ الحسن۔

۴۴ وَهَشَكَ سَابِقَهُ هَشَكَ فَرَوْجَهَا | بِالسَّبِقَةِ نَحْوِ حَاجِيهِ الْهَشَقَةُ هُجْلٌ

اللقام شک شکا مصدر میجی ہے جسکی معنی ہٹنی ہے میں قال ابو حمرانك الذرؤم واللہ فوق قال ابو حمران
 المعنی سے دردی کا شک شکا عجزت علامہ زوزنی فی اسما طرف لیکر معنی کہ میں ابوبی میں سیم الثوب
 سبوقا میں یاب قدیم وکل و سبغت الذرؤم وکل اذا طال من فوق الى اسفل فی شکت البصینہ واندکم
 شک مصدر باب ضرب یضرب بہا قال الزخشم هتک السرجا بہ حتی توہم من کانه لو شقحت حتی یظہر
 ماوردہ انتی خروج جمع قح بروزن قس مفرد غنہ شکا سبقت بانتم تلوار اور باکسر دریا کی کہادو
 بکشتہ میں آسان سیوف جمع حقیقتہ وہ مرکبکی حفاظت اور نہانی لائق ہو صغر غرت وغیرہ فعل بصینہ ہم
 مفعول اقلام مصدر یصل علی علامت کہنا قال الفیثی واعلمت علی کذا بالالف من الکتاب وغیرہ جلدت
 علیہ علامتہ اصل میں گو یا معلوم علیہ تھا۔

المعنی بہت سی پوری بدیج ساتھ ملتی ہوئی زر ہونکے حلقوں کی مینی تلوار کے ساتھ پہاڑ والا یا ایسی جانور
 کے بدن سے اتار لیا جو حرکت کا حامی اور سپہ سالار کی علامت سی جتاڑ تھا۔
 الاعراب مشک کی اصناف سابعہ کی طرف اصناف مصدر کے موصوف معنوی کی طرف اور
 الحقیقتہ میں چونکہ لفظی اصناف پر لیا نہ کر کے حکم میں ہے

۴۵ دَبَّ يَدَاہُ بِالْقَدَاحِ اِذَا شَتَا | هَتَاكَ عَايَاتِ الْجَارِ مَلُومٌ

اللقام دبن بروزن کتف صفت مشبہ ہو رہی ہے اور یو جی جسکی معنی لگا بکھا ہونکی میں یقال
 دبت یدہ یو بد دینا ہی صفت انتہی قدح جمع قح مفرد جوئی کا تیر شتا بصینہ اضی معلوم شتو
 مصدر باب نصر موسم سرما میں داخل ہونا غایات جمع غایت مفرد جتار جمع تاجر مفرد شتر
 معلوم بصینہ مفعول از باب تفصیل تحت علامت کیا گیا۔ شتا والکثرة۔
 المعنی جسکی دونوں ہاتھ موسم سرما میں جوئی کی تیروں کی طرف بہت جلد ہائیوالی تھی اور شتر خدشو

جہنم وں کو بہاڑ دی اور فضل خرچی بخت لامت کیا گیا تھا جبکہ یہ قایل کریم ہوا اسقدر قایل ہو
 فشر ہوتا ہی کہہذا اسی اس شعر میں تین اوصاف کو موصوف کرنا ہی لازم موسم سرما میں جو اکیلے والا
 چونکہ یہ خط کا موسم ہوتا ہے اور جوئی جو گوشت حاصل ہوتا ہی وہ عموماً غریب کے دستور کے موافق
 سمانون کی صفیافت میں اڑتا ہی ہذا یہ اسکی کمال مہمان نوازی پر دلالت کرنا ہی (۲) شراب فروشوں
 کی جہنم وں کو اٹھا یعنی والا چونکہ گران شراب ہوئی وقت شراب فروش اپنی اپنی دکانوں پر شراب
 فروشی کا نشان کھڑا کرتی تھے لہذا ایسی موقع پر جو کثرت سی شراب خرید کر کے دوستوں کی دعوت کر کے
 یہاں تک کہ شراب نہ ہنی کی باعث وہ جہنمی ہی اپنے دکانوں کے اٹھاڑ دین نہایت سی حوصلہ والا تھا
 ہوتا ہی (۳) فضل خرچی بخت لامت کیا گیا چونکہ خرچ کا معیار لامت ہے لہذا جب فضل خرچ
 بڑی کی ہقدر لامت ہی ترقی کرتے جا نیکی لہذا لامت سے اسکی بڑا خواہم اور قوی دل ہونا ثابت ہوتا
 الاعراب دیکھو الی القدر مع اینی طرف اذانتا کی معکم طیرج وقت اور ایسی حاکمات یا الخ اور لکوم

۴۵ لکنا زانی قتلت ارنیدہ | آبدای نواجدہ یخیز نلتسم

الکنا نواجدہ وہ دانت جو کھے دانوں اور دایر وں در میان ہوں حدیث میں ہے حدیث
 حتی بدت نواجدہ تبسم وہ ہنسی جبین آواز نہ کھے یہ قال ہود وں الفحک -

المعنی جب سستی دیکھا کہ میں اسکی ارادہ میں اپنی گھوڑی ہی اترا ہوں تو سنی اپنی دانت بغیر ہنسی کے
 نکالی یعنی غضب میں اگر اسی اپنی دانت دکھائی کیونکہ وہ کوئی ہنسی کا موقع نہیں تھا -
 الکنا زانی بیان معنی الصبر فی فعل قلب نہیں اور قد نزلت ضمیر شکم معقول سی حال واقع ہوا اور دیکھو
 کی ضمیر شکم سی حال متداخل واقع ہوا دونوں پر شکم سی حال مترادف واقع ہیں کل جملہ شرط و جہنم اور ایک نواجدہ

۴۶ عجبک یہ منک اللہمار کا شعا | خصیب البنان ورا سہ بالعدالم

اللہ شہد بعدہ یا معنی ملاقات ہے برہوتی میں وعہتک یہ قریب ای قہا ہی صوفی من عینہ مکا اللہ شہد
 ارتقاء کذا فی الصحا اعظم بروزن فرج میل یا دسمہ رات کو ہی علی سبیل التنبیہ عظم کہہ سیتے ہیں سر
 لکھتے دو پہر کے وقت میرا سی جاپانا ایسا تھا کہ گویا اسکی انگلیاں سر دسمہ سوزن کی گئی تھیں یعنی کا خون
 الاعراب عہتک مع اینی طرف مہد انہاد کی متدہی اور جملہ کا معا خصیب البنان آہ خبر ہے -

۴۷ قلععتہ یا لزمہ فم علوتہ | معھن صانی الحد یکر حنم

اللہ شہد وہ تلوار جو سید وستان کوئی کی بی ہوئی ہو حدیدہ نوازا در شہم و ہوا حصن
 الحفد یہ شدت قاطع تلوار قدیم سی جانفہ کا صنیم جسکے معنی قطع کر نیکی ہیں -

الحق سہو میں اسی نیزہ دار کے سپر مندی اظہار ابھی لمبی دالے خوب کاٹنے والی لیکر چڑھا
الاعراب فی الحدیث میں جو کہ لفظی اصافہ ہے لہذا مخدوم کی طرح نکرہ کا وصف بن سکتا ہے۔

۱۱۱ | بطل کا کہ قیاسیہ فی سمر حۃ | | یحذی فیما لیسیت کس بتوأم

اللقا بطل بروزن جن باب شرف سی سید صفت ہو اور بعض کے نزدیک باب نصر نصیر سی ہی آیام بطل
جمع قال الفیو سہی بذلک لطلان الحیرۃ عند ملاقاتہ اولطلان العطاء عندہ قال بعض شارحی
الحماستہ بقیال رجل بطل وامرۃ بطل کیاقتال شجاعۃ انتہی سرحدہ ایک و تیار دخت ہی سرجم جمع حیدہ
بصیغہ مضارع مجہول حدو جو تا پہنا تا باب نصر نصیر نسبت میں کہ کسر وہ گامی کا چڑا جو قزل کی جہاں
رنگ ہوہو قال الجوهرو السبب بالکسر اود البقر المدبوعۃ بالقرط حیدہ منہ اللعال السببۃ وفی الحدیث
یا صاحب البیتین اخلع سبتیلک سبت سی اخوہر جیکہ معنی بالونک مونڈنی کے میں جو کہ رنگی ہوئی چڑی
برال نہیں سنی لہذا استنبیسی کہہ لیتے ہیں قال الفیو نسبت تعلیہ نقل سبتیلہ لا شعر علیہا۔

الحق وہ ایک بڑا ہار گویا اسکی کپڑی بالاقاسی سرحد دخت پر میں جیکے جونی پہنا یا ہار گویا اور جو زائر
الاعراب بطل پیدا سحر زوت سی خبر واقع ہے یعنی ہو بطل۔

۱۱۲ | یا مشاک ما قنص لمن حلت کذا | | حذر مت علی و کینہا لم شدم

اللقا مشاکہ کر ہی ہرنی کو خرادہ دیکر و تشہیر سی سب پر اسکا الطاق آجاتا ہی اصل اسکا شامہ
شودہ سی اخوہر جیکہ معنی دراز گردن اور کوتہ گردن دونوں کے آئی ہیں شہا غریب و زور و بدعت
عورت دونوں میں منسل ہے شیاہ شارجہ فقن لغتیں شکار اور نوک سکوچے مصدر سے معنی شکار کرنا
الحق اولوگو ہر سبت کی طرف تو ذرا دیکھو جیکے لفظ مال کا تو شکار ہو کر مجھ پر رانی غیرہ کا حرام آسم کا فائدہ
الاعراب شازادہ ہر صفت اور صفت ایکہ زبان آگیا ہی کیونکہ نازد جو غیر عرض موحارکہ بعد آجاتا ہو
وہ کہ سرخوہ حرف جسی فداۃ ہر اللہ وایما الاملیق قضیت اور ایک سنادی مقدم یعنی قوم وغیرہ اشارۃ نظر مقدم

۱۱۳ | فبعتت جادتی فقلت کذا ذہیبہ | | فبعتت سی اخبار ہالی واعلی

اللقا بعتت بصیغہ واحد تمک لغت مصدر بعتنا اسکا مقول کہ معبوت خود ہو سکتا ہو تو اسکی طرف ہم
بنفسہ مندرج ہوگا جسی بعتت الرسول کہ خود نہیں جسی خط تحفہ ہدیہ وغیرہ تو اسوقت بعدہ ہر منقل
ہر تا ہی قال الفیو کل شیء ینبعث بنفسہ فان الفعل ینبعث الیہ بنفسہ فہما لبعثتہ وکل شیء یموت
بنفسہ کا لکنا ہر الہدیۃ فان الفعل ینبعث الیہ بالباء فیقال بعث بہ تجارتیہ اصل میں انکشتی کو
کہتے ہیں اسلئے کہ وہ دریا میں جلتی ہے بعد میں تشبیہا تو مڈی کو ہی کہہ لیتے ہیں قال الفیو وفسر فی اللہ

نہایت
مکمل
نہایت

جاریہ علی التقدیر بحکمہ مستحقہ فی اشغال اولیہ اذ لا ھل فیہا الشائبہ لخصہا اثر توسعوا بحکمہ
سہو اکل امتجاریہ والکانت عجی الا نقد علی السعی تسمیہ بما کانت علیہ جواز حج بحکمہ بصیر
واحدہ مؤنثہ امر حاضر تجنس مصدر با یتفعل خبر و کج تفتیش کر تا بیغہ مجرور جس مجرور وقتہ الحاسی
المعنی ہر بیغہ اپنی لوندی کو بہہ بکھارے کہ طرف سے ہوا کہ جاذرا اسکی خبروں کی تفتیش تو کر اور معلوم کر

۴۴ قَالَتْ رَأَيْتُ مِنْ الْأَعْدَاءِ عَجْرَةً | وَالشَّاةُ تَحْمِلُهَا لَنْ هُوَ قَرِيبٌ

اللقاعرة غنیمت کسرت یعنی غنیمت کی ہر تمکدہ بصیرتہ مؤنث متعنی سہل و آسان قال القیوہ وامکنی الامہ
وتیسرے قریبی بصیرتہ سم فاعل رہی مجرور تیر اندازی کرنا یہاں افعال رمیت اصید رعیاد رمیتہ

المعنی اس لوندی واپس لکر کہا کہ مینی دشمنوں کو فاعل پایا اور ہر نی اسکے یہی سہل ہے جواسی تیر مارے
اور شکار کرے یعنی رقیبوں کے غافل ہونے کی اسکی ملاقات کا موقع ملے ہے

۴۵ وَكَأَنَّمَا التَّفَقُّتُ بِحَيْدٍ آيَةً | رَشَاءُ مِنَ الْغَزَا لَنْ حَرَارِ شَم

التفقت بصیرتہ واحد مؤنث غائبہ التفات مصدر تفتت ہی ماخوذ ہے جسکی معنی جاننے ہیں چونکہ التفات
میں ہی دلائل یا بائین جائزہ کی طرف ہوتی ہے لہذا التفات سے موسوم کرتے ہیں جبایہ ہر لونا تھا یا حرم قال
الاصمعی ہو عینزلہ العناق من الغنم شاعر کہتا ہے ترجمہ بعد الفتن المحفوظ اداۃ الحداۃ انفقوا
المعنی گویا وہ ہر لوندی کی گردن موڑتی ہے آہ دوسرے صرح کے معنی ہم پہلے ذکر کر کے ہیں
الاعراب شام من الغزاة حر آدمہ جہاد کی اوصاف ہی ہیں اور تجدید پر یا تجرید کے لیے ہے

۴۶ اَلَيْسَ عَمْرٍوَاغْيَرُ شَاكِرٌ لِّغَنَمِهِ | وَكَأَنَّمَا تَحْمِلُهَا لَنْ هُوَ قَرِيبٌ

اللقاعرة بصیرتہ واحد مؤنث تہ مصدر ر جزو تباہیہ ان سات فعلوں میں جو تین مفعول چاہتے ہیں
راعلت آریت آبیات تباہ انجرت خبرت حدت، پہلے مفعول کے قانقہ ضمیر تکم ہے
دوسرے عمر تیرا غیر شاکر یعنی آلت غنم البلیدی کی لعل اولد عجبتہ مخیلہ ای علی الجہن
المعنی عجبتی تباہا گیا کہ عمر میری احساں کا شکریہ ادا نہیں کرتا حالانکہ کفران نعمت محض ہے جسکی کو جنبت میں
وانی والا ہے یعنی اس شخص احسان سے رہ جاتا ہے

۴۷ وَكَأَنَّمَا تَحْمِلُهَا لَنْ هُوَ قَرِيبٌ | اِذَا تَقَلَّصُ الشَّفَا عَنْ عَيْنٍ وَحَمَلُ الْغَنَمِ

التقاوصاة اور وصیت ہم معنی ہیں تقلص بصیرتہ واحد مؤنث غائب قلوب مصدر باب قرینہ
کا سکر جاننا و صند قال الص الشفۃ و صم باب علم ہی مصدر ہے جسکی معنی پیمائی کی ہیں اوانت صند اواضح وہی
المعنی میں اپنی چپاکی و حشیت کے رجائستہ کی وقت یا دو چار شتہ کیرفت اتنی کے ہی خوب حفاظت

الاعراب بتذامون جہم مضاف یا مضاف الیہی حال واقع ہی اور غیو مذمہ یا کر کے غیر مذکور کا
سی حال واقع ہے یا اسکی مصدر کو حذف واقع ہے اسصورت میں مقول مطلق کا وصف واقع ہوگا۔

۱۷۱ | يَدْعُونَ حَنْتَرَ وَالرَّمَا حَ كَانَتْهَا | الشَّطَّانُ بِكَرْتَيْ كِبَانِ لَا وَهْمِ

اللغات حنترہ کا مرخم ہے جسکے اسی معنی تو حنثیون میں آئے اور بہادر کے ہیں یہاں شاعر کا نام ہے
اشطان جہم شطن بروزن سبب بغرذ لینی سے شطون کا خود ہی جسکے معنی دور ہوئی کے ہیں قبل و مضی
بعد عن الحق لبان لغت اول یعنی اسٹیکہ اور صحاح میں ہے کہ لبان سینکے وہ جگہ ہے جہاں گاتے
باندہتے ہیں ادھم غنترہ کے گہوڑے کا نام ہے۔

المعنی وہ غنترہ بکارتے تھے اور نیزہ ادھم کے سینہ میں یون ہے کہ گویا وہ کوئین کی رسیان ہیں
بڑی بڑی لمبے نیزے جو درازی میں کوئین کے رسیوں کی مشابہت ہی اسے لگ رہی تھی۔

الاعراب جملہ والزام بتذامون کی ضمیر فاعل سے حال واقع ہے۔

۱۷۲ | مَا زِلْتُ أَرْمِيهِمْ بِشَفَرَةٍ حَنْتَرَةٍ | وَلَكِنْ نَدَحْتُمْ تَسْرِيْلَ بِلَالٍ

اللغات شرفہ ریشہ و درجہ جو طرز کیچ میں گڑھی کی طرح ہوتی ہے قال الفیض و فترۃ الجملہ
فے وسط انتہی تسریل سر بال پہننا۔

المعنی ادھم گہوڑی سینکے جو چھ کے ساتھ دشمنوں پر حملہ کرتا رہا ہائیک (بہوہان پر کھڑا رہا)
ہیں لہذا یعنی باجامہ کی طرح خوش رہا ہی اسے چھایا چھایا اس کے کوئی جگہ خوش نہ رہ سکے۔

۱۷۳ | فَأَذْوَدُوْهُنَّ وَقِمَ الْفِتْنَاءَ لِيْلًا | وَكُنْكَ الْإِنِّ بَعْدَ بَرَّةٍ وَتَحْتَمِ

اللغات اذ و ر وزن امر باب افعال سے ماضی کا صیغہ اذ و ر مصدر جبکہ معنی منحرف ہو کر اور مرنے
کے ہیں اذ و ر اسکا مجرور جبکی معنی بعد عن نیز اخراجات کی ہیں یا رسی بیان مسعد ہو گیا ہی غیر وہ
جو آگاہ کے کوئی سے کل اوین عبور سی ماخوذ ہی جسکے معنی گذرئی کے ہیں تحتم اصل میں گہوڑے کے اسوت
پہننانی کو کہتے ہیں جبکہ وہ گہاس اندہ مانگے مگر یہاں مطلق پہننا نامراو ہے۔

المعنی پہرانی نیزوں کے پڑنے کی وجہ سے اپنا سینہ موڑ لیا اور اسنو اور پہننانی ہی میری طرف شکایت
یعنی اسنی ایسے حالت ظاہر کی جس سے مجھے معلوم ہوتا تھا کہ یہ بدینی تکلیف کی شکایت کر رہا ہے۔

۱۷۴ | كَوْكَانَ يَدْرِى مَا الْهَادِرَةُ أَشْكَلُ | وَلَكِنْ كَوْعَلِمَ الْإِلَامِ مَكِيْلُ

اللغات هادرة باہم بات چیت کرنا قال الفیض و حاد و تہ و اجعۃ الکلام حوا جواب کو کہتے ہیں
المعنی اگر وہ بات چیت کرنا جانتا تو نقطہ میں شکایت کرتا اور اگر نہ جانتا تو مجھے ضرور پوتا۔

۵۹ | وَلَقَدْ شَفَعْتُ لِنَفْسِي وَآذْهَبَ سُلْطَانُهَا | قِيلَ الْقَوَارِسُ لَيْكَ عَنَّا أَقْدَمُ

اللغات نفس مذکور ہوتی ہیں اور وہ تو نون طرح متعل ہے قیل قال تحول سی اصل مصدر بن ہیں قالہ ابن السکیت
ہذا و سکر تونہ اس کی طرح یہ بھی قابل تغیر ہیں اور ایضاً میں مذکور ہے کہ دراصل یہ باطنی کیفیت
جو بعد میں اسما کی حکم میں ہو گئی مگر فتح پری رہے تاکہ اسے اصل کا اظہار کرتے رہیں و بدل علی صاتی الحدیث
نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قیل وقال بالفقہ ویک ویک ویک کی طرح ایک کلمہ کے جسے معنی
الم ترکے ہیں اور کاف اس میں خطاب کا ہے۔

المعنی سواران جنگ کی اس قول کی کہ اوغتر ذرا بڑھنا تو سہی میری جان کو شفا بخشی ہے اور اس کی بیماری
کو دفع کیا ہی یعنی اپنے حامیوں کے ترفیع جو بعد فائدہ اٹھا سکے میری نسبت کرتے ہیں میری سب بیماریوں
کو دفع کر دیا ہے سچ ہے سہ کا وخر فریہ شود از جو رد و نون آدمی فریہ شود از راہ گوش۔
الاحزاب یك عترة اقدم قیل القوارس کا بدل ہے جو شفی کا فاعل ہے۔

۶۰ | وَالْحَبْلُ تَقْتَحِمُ الْخِيَارَ عَوَاسِيًا | مِنْ بَيْنِ شَيْطَانَةٍ وَاجْرَدَ شَيْطَانٌ

الغایہ وہ نرم زمین جہنم پڑتی ہوئی شیطنت اور دراز قامت گھوڑی شیطنت مذکور کی جیسے پہلے
المعنی اور حال یہ تھا کہ گھوڑی نرم پڑتی زمین میں ترش روی کجیات میں گھس رہی تھے جہنم کوئی
تولا بنی اور سخت گھوڑی تھی اور کوئی سخت اور لا گیا گھوڑا تھا۔

الاحزاب جملہ والحبیل آہ شیطنت کی فاعل سے حال واقع ہے اور میں شیطنت خیل کا بیان ہے

۶۱ | اَذْ لِّلرَّكَاكِي حَيْثُ شَيْتٌ مَّشَايِعِي | اِلَيْهِ وَاحْفَظْهُ يَا قَوْمُ بَرٍّ

اللغات اذ لہ لول کے جمع ہی یعنی صبیح و فراہ و از دولت سی اخذ جو صعوبت کا ضد ہے دکایا وٹ
جہوہ کا اسکی نسبت یہ خیال ہے کہ اسکا مفرد اسکی لفظوں کے نہیں بلکہ راحلہ ہوا یہ اسم جمع ہی اور فرار کے
تزوہب اسکا مفرد روک ہے جیسے قلاص کا قلاص لقاہ کا لقاہ معنی معاونت کی میں شیعہ سی
ماخوذ ہے جسے معنی چھوٹے ہیں جو بڑی لکڑیوں کے جلانی میں مدد دیتی ہیں حقر ہا کنا قال اللہ تعالیٰ
واللیل حقر التہار قال ابو نصر قریم بعد النفس المحفوزہ متبرم پختہ اور مضبوط یقال ابرمت
العقد ابراما حکمتہ فاندیم و ابرمت الشیخ اللہ۔

المعنی میری اونٹ جہنم لیا نا جا ہوں سیکھیں میں بجا سیکہ میری نقل میری معاویہ جی میں مضبوط کام کی
ہوں یعنی جو میری نقل کے مطابق و اسی ایک پختہ امر کے ساتھ جا کر تا ہوں یا جب میری پختہ ارادہ ہوگا تو غفلت

۶۲ | وَلَقَدْ خَشِيتُ يَا نَافُوتٌ وَلَمْ تَنْكُرِي | الْحَرَابَ دَائِرَةً عَلَيَّ اِنِّي ضَعُفٌ

۷۰

اوکھیاں انہیں ہو گیا کہ بنی بکر کے خاص شہر اس کے سوا کوئی معقول وجہ ان مظلوموں کے ہلاکت کی قرار
 نہیں دیا سکتے مگر چونکہ شاہی دربار میں حلف الہی دلی جو شے کے اظہار کی سخت مانع تھی لہذا
 انہوں نے بنی بکر کو مجرم قرار دیکر بادشاہ کی مان ہے دعویٰ دائر کر دیا۔ بنی بکر نے اس کے دعویٰ کی تردید
 اس طرح کی کہ قدرتی موت کے ذمہ واری نہ بننے کی ہے اور نہ کسی عقلمندی امید ہے کہ وہ کرے لہذا ناگزیر
 اس قسم کے دعویٰ سننا اور بلا وجہ بدنام کرنا بعید از انصاف اور دور از دانش ہے جب اس طرح
 انکی حقیر سیوا ہوئی تو انہوں نے عمرو بن کلثوم سے رجوع انہیں اس وقت مقتدر رئیس اور شجاع شمار کیا جاتا
 تھا اور اسکا حال پانچویں قصیدہ میں مذکور ہو چکا ہے فریاد کی آہنی نسل امیر الفاظ سی انکے تشفی کے اور
 اور قومی رعب اور ذاتی وقار بادشاہ کی خدمت شفیق لاکر انصاف کی طالب ہو چکا وعدہ دیا کہ قریب محال ہے
 اس کا رد وائی پر مطلع ہوا تو فوراً نظر بظہار نقد ہم ہجری نعمان بن ہرم شاہی دربار میں جا ڈٹا اور
 عمرو بن کلثوم سے اپنی قبیلہ کی سمیت موجود ہوا اور نہایت درشت الفاظ سے بادشاہ کی سامنے نعمان
 سی مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ ان لوگوں کے حمایت میں تم کیا ایسے آئی میں کہ تمہارا خیال میں تو یہ
 ایچہ ہیں اور انہیں ایسے بلحاظ کی وجہ بڑائی حاصل ہے اسی جواب میں کہا کہ تمہارے چہرے کیا ملامت میں ہوگا
 عزت اور قدیمی شرافت سی وہ ساری دنیا پر قائم ہیں اور سارے زمانہ پر انہیں خضر ہے۔ عمرو بن کلثوم
 نے فتنہ کہا کہ کہا نہیں بلکہ ایسی بغیرت ہیں کہ اگر میں تجھے مجلس میں بعزت کروں اور وہ بیٹے ماروں تو
 مجھے یقین نہیں ہے کہ تیری کچھ بھی پرواہ کریں اور دراپی بدلہ دینی کے لیے آگے بڑھیں۔ نعمان نے ہی جوش
 میں اگر جواب بڑی تیر کی دیا مگر چونکہ بادشاہ یہ نسبت بنی بکر کے بنی تفسیک زیادہ عزت کرتا تھا لہذا
 اسے ناگوار گذرا اور حرث سی اس قسم کی باتیں کہیں جنسی اس کے قبیلہ کی بغیرتی ہوا اور انکی شرافت کو
 وہیہ گئے حارث بن ہبشاہی عیب کچھ بایں نہ کیا اور جو جی میں آیا کہہ دیا۔ بادشاہ اور ناراض ہوا اور
 نعمان سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ گستاخی کے کیا معنی میں تیری تو یہی کہ کانٹکی میں تیرا باپ بیٹا تھی کہا
 یہ تو محض غلط ہی السنہ یہ خواہش تو مجھی ایسے ہے کہ آپ میری مان ہوتی۔ پھر تو بادشاہ سخت طیش میں
 آ گیا اور قریب تھا کہ عین جوش میں نعمان کا کام تمام کر دے کہ اتنی میں حارث نے یہ قصیدہ پڑھا البتہ
 اپنی کمان پر تکیہ لگائی ہو کر پڑھا کہتے ہیں کہ کمان کو اسکی ناتھہ کو چرتے جاتی تھے اور وہ اسقدر جوش
 اور غضب میں تھا کہ اسی اس امر کی مطلقاً معذرت ہی نہیں تھی۔ ابن کلبی فرماتے ہیں کہ حارث بن حازم
 کو برص کے بیماری تھی ایسے عمرو بن ہندنی درمیان میں پردہ کر لیا تھا جب اسی پڑھنا شروع کیا تو
 بادشاہ کو اسقدر پسند آیا کہ چون چون سنتا جاتا تھا تو نون یہ کہتا جاتا تھا کہ داد فوہ (دوہ)

آجاتی ہے جسے خواہ مخواہ سی وہ مکان چھوڑنا پڑتا ہے بمعنی مصبور بل کے معرود ہونے کی مراد ہے
مقبوض کی اقامت سی تو تنگی آجاتی ہے مگر اس بار ان لوگوں میں سے ہمیں جن کی طبیعت گہرائی بلکہ جھنجھوڑ
رہی اس قدر زیادہ محبت ہوتی ہے چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے لا یشمل ولا ینکرہ نجاسہا ولا یعلم النجس
الاعراب علی منہ المتواءمات و کا وصف ہے اور رب ان مبتدائوں سے جو جنکو خبر کفر و نرت نہیں باجواب
رہتا اور ثواب فاعل ہے اور محمول کے صوٹ میں ثواب کا حال
مقدم ہے اور چونکہ اسما و ترتیبہ مقدم ہے لہذا اینہا کی ضمیر اس کی طرف راجع ہو سکتی ہے۔

۲ | بَعْدَ عَمْدٍ لِّتَابٍ بِرِقَّةٍ شَمَاءَ | فَأَذْنِي دِيَارَهَا اِمْتِلَاصًا

اللقا بقدر شماء ایک خاص جگہ ہے جہاں قلم اور یہ ایک شاداب خطبہ ہے جو سب ایک چشمہ پانی کے ستور کے
چنانچہ ایک شاعر ہی اس کا ذکر کرتا ہے اشہب من قمر المخلصاء اعینہا + وھن احسن من صیرھا صواہ
المعنی بعد اس کی کہ برقا میں ہمارے ملاقات ہوئی اور قلمدار میں جو اس کی سب گہر و تنج ہمارے طرف زیادہ قریب ہے

۳ | فَأَحْيَاكَ فَالْخِفَاحُ فَأَعْنَا بِقِ | رَفَاتِي قَعَاذِي فَالْوَقَا

۴ | فَرِيَاضُ الْقَطَا قَاوِدِيَّةُ الشَّرْبِ بِبِ | فَالشَّعْبَتَانِ فَالْأَبْلَاؤُ

اللقا کیم کے فتح سے ہی ایک جگہ ہے اعتناق فتاق سی مراد فتاق کی چوٹیاں ہیں جو ایک پہاڑ سے دوسرے علاقہ
الریاح سی مراد وہ ہوا ہے جو اونچی ہو کر قالہ ولا نا محمد الدین واعتناق الریح ماسط من مھا جاتا
صفا ح ہی ایک جگہ ہے ولم ینذکرہ صاحب القاموس یا اسے خود صفا ح مراد ہو جو شعر میں نہیں سکتا
تھا عاذی ایک مکان ہے وقا ایک جگہ ہے ریاض القطا صاحب القاموس کہتے ہیں کہ روض القطا ایک
جگہ ہے مگر یہ شاید کتبے غلطی ہو کیونکہ اس شعر کے علاوہ ہی ریاض القطا ہی ایک اور شاعر نے ذکر کیا ہے
سہ فاروضہ من ریاض القطا + اکب ہا عارض مطر + شرب ایک جگہ ہے جی ایسی ہی ذکر کیا ہے
سہ هل تعرف الدار بسم الشرب شعبتان ایک کہانی ہے جو صیفہ ثنیہ پر مشہور ہے جی بحرین ابلہ بصیفہ
المعنی یعنی بعد اس کی کہ اس کی ملاقات ہمیں ان جگہوں میں ہوئی اسنے ہماری جدائی کا قصہ کیا۔

۵ | لَا أَدْرِي مَن عَمِدَتْ فِيهَا فَأَبْكِي | الْيَوْمَ دَهْشًا وَمَا يُخِيرُ الْبُكَاءُ

اللقا کہ باب علم تعلیم میں صدف پتھر میراں ہوتا سودائی ہوتا بیہوش ہوتا ناخیر روزن نیم احارہ مصدر لوٹنا
المعنی جسے میں ان قلموں میں مانتا ہوں دیکھتا ہوں ایسے آج سودائی ہو کر یا جو کچھ باعث رونا ہوں
اور سچ بات تو یہ ہے کہ رونا بقاء ہے پہلی کہ رونا کیا کچھ واپس کر سکتا ہے یعنی کچھ ہے ہمیں یا
حالانکہ میرا رونا کچھ ہے واپس نہیں کر سکتا۔

الاعراب دھڑا یا تو ابکی کا مفعول ہے یا مصدر یعنی اسم فاعل ہو کر ایک کلمہ ضمیر فاعل سے حال واقع ہے اور جملہ ماخیز البکاء یا مستانفہ ہے اور استفہام نکارشی ہے اور یحید بن خیمہ مفعول محذوف ہے جو کہ بدلت پر تھی لہذا اشیٰ یحید البکاء جیسی عہدت میں جو اصل میں عہدت یہ تھا یا با نافیہ ہے اور کل کلمہ ایک ضمیر فاعل سے حال متروک واقع ہے و در صورت میں یحید بن خیمہ نیز لہ فعل لازم ہوگا یا اسکا مفعول نظر زیادتی میں البتہ محذوف

۴ وَبَعِثْنَاكَ اَوْ قَدْ تَهَيَّدْتَ النَّاسَ ۝۱۰ اَحْبَبُ اَتَلَوْنِي هٰذَا الْعِلْيَاءُ

اللغتان و بصیغہ واحد مؤنث غایہ اولیٰ مصدر بالفعال شاکہ فی القاموس الثانی بشا و علیاء بیاد کی جوئی تہر ایک بیوی المعنیہ اور گویا خبرات کو تہذیب و انکسار کے لئے آگ جلانی بجائیکہ اوچی گہا بیاد کی جوئی تھا آگ جل تہذیب کا نشان

الاعراب اخبیر او قد ت کا مفعول فیہ ہے اور جملہ تلوی ہذا العلیاء ہندسی حال واقع ہے اور ہو سکتا ہے کہ نار سے ہو یا نار کا وصف ہو۔

۵ فَسَوَّيْتُ نَارَهَا مِنْ بَعِيدٍ رَحْزَا زِي هَيْهَاتَ مِنْكَ الْعِلْيَاءُ ۝۱۱

اللغتان سوڑاگ کا دکھانی الصبح اتسودت النار من بعید تبصر تھا انفقہ خزازی ایک بیاد پر جو خبر ہے غارتگی کی صبح کو آگ جلا کر تھی ہے اور خزازی سی کہتے ہیں ہیشا ایک کلمہ ہے جو تہذیب کے معنی دیتا ہے۔ ہیشا ہیشا العقیق و ملک و ہیشا ہیشا العقیق محاذ لہ اسکی تا کہ کیف کی طرح موقوف ہے اصل اسکی نار ہے اور بعض نا کو نون تشبیہ کی طرح مسورہ پڑھتے ہیں اور کہی نا کو ہمزہ سی بدل تھی میں لہذا امکنہ الحیوان ایشا تا کسی کہتا ہے کہ جو تا مسورہ پڑھتا ہے وہ وقف کی حالت میں نار پڑھتا ہے اور جو موقوف پڑھتا ہے وہ کہتی ہے برہی وقف کر سکتا ہے اور نار پڑھتی آخفت کے نزدیک مہیات جمع کا صیغہ ہی بن سکتا ہے اس حالت میں تا اس میں تائید کی لئے ہوگی صلاہ بصلہ یا معنی جلنے و آگ سے جلنے دونوں کے آتا ہے من قولہ صلاہ بالنا احتراق قال الله تعالى اولیٰ ہا صلیا وقول النبی ولا تیلدیا لہم وان صلیا یارب حینا بعد حی

المعنی توفی خزازی بیاد میں جلتی ہو کر دوسری آگ دیکھی اگر کہتے ہیں اسکا جو بیاد ہی معنی بسبب مخالفت اور عداوت کے پاس جانا دشوار ہے۔

۸ اَوْ قَدْ تَهَايَيْنَ الْعَقِيقَ وَشَحْمَيْنِ ۝۱۲ بَعُوْدٌ كَمَا يَكُوْنُ الْعِلْيَاءُ

اللغتان عقیق مرہ کی قریب ایک وادی کے شخصین بصیغہ تشبیہ ایک جگہ کا نام ہے عقی کرئی جمع لوم ظاہر مؤنث صلیاء باب فاعل ہے اصل مصدر ہے اقارہ مصدر قال العقیق وضاء صناعہ من باقیال لغت المعنی عقیق اور شخصین کے بیچ اشیٰ کلڑیوں آگ جلانی جو دور سے روشنی کی طرح دکھائی دیتی ہے

۹ غَيْرَ اَنِّي قَدْ اسْعَفْتُ عَلَى الْهَمِّ ۝۱۳ اِذَا خَفَّتْ رِبَ التَّوَيُّ الْعِلْيَاءُ

المعنی باون کے زمین پر اور واپس لانی کے باعث اس کے بچے ایسا عیار دیکھتا ہے کہ گواہ کتاب کے درمیان جو روئے
۶ قباب کی طرف چل رہے ہیں۔

۱۳ | وَطَرَا قَامِنْ خَلْفَهُمْ طَرَاقٌ | سَاقِطَاتُ الْوَتِ بِهَا الصَّخَرُ

الطَّارِقُ اونٹنی کے نعل کے تہہ جو دوسری نعل کے ساتھ ہی ہوئی ہو فی الصخر او نعل مطارقہ اور محض
وکل خضیقہ طراق زوالہ کہ کتابی ہے اغباش ایل تمام کان طارِقہ + تطخظ الغیمہ حتی مالہ جوب +
المعنی اور اس اونٹنی کے موزوں تین چکے سچو اور تین گری ہوئی ہیں چکے طرف جنگل اشارہ کرتا ہے
یعنی اس کے تیز چلنی سے اس کی ہوڑی کے ٹکڑے اوپر اوپر گرے ہوئے ہیں۔
الاعراب طراقا مع اینی وصف من خلفہم طراق کے تری کا مفعول ہے۔

۱۴ | اَتَاكَ اَيُّهَا الطَّوْاجِدُ كُلُّ | ابْنِ هَمٍّ بَلِيَّةٍ عَمِيَاءُ

اَلطَّوْاجِدُ اَتَاكَ یعنی مصدر باب تفعیل بعد باکلیتا قال الجحی ہے و طوق بالشیء لھو طوقا
اذ لان صلبت بدو و کن لک تلھیت بدتھ ہوا سر جم تاجرو مغرور گری کے دو پہر فی الصخر او الھاجرۃ نصف
الہار عندا شداد الحکم بمعنی غم کے ہی تھے اور ابن ہم ہی مراد نگین ہے جیسی ابن صبح ابن سہیل ابن حرب
طراقا وغیرہ مراد ہیں بلیۃ وہ اونٹنی جو مردہ کی قبر پر اس غرض سے باندھی جاتی ہے کہ قیامت کے دن مردہ
اس پر سوار ہو۔ بچا رسی گہاں دانہ سی محروم رکھی جاتے ہیں جس سے وہ بھوک پیاس مر جاتی ہے اور بعض اوقات
گرمی کو دگر مردہ کی ساتھ ہی زندہ دفن کر دیا کرتے اسلام فی یہ مذموم رسم زمانہ جاہلیت کی رکنوں
سی نابود کی چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے مَنَّا ذَلَالَتِی الْاِنْقَادَ فِیْنَا وَلَا خَافَ الْمَلِیْلَ لَدُنَّ اَللّٰہِ اَلْاِصْنَارَ الْاِسْلَامِ
المعنی سخت گرم دو پہر میں میں اس کے ساتھ بکلیتا ہوں اور مشغول ہوتا ہوں حکیم ہر ایک غم کا مارا ہوا
حوادث کی پوجا دہی اندھی اونٹنی دو پہر کی عین شدت میں سفر کرنا اور اپنی کام میں کامیابی کی کوشش
دقتیں اٹھانا خاکہ عرب تعریف میں سمجھتی ہے کہ امر الزمر القیس کہتا ہے قدما ہا مل عند مجملۃ مذمول اذ
الاعراب جملہ اذ کل آہ جبین کل ابن ہم مبتدا ہے اور بلیۃ عمیاء خبر ہے اس کے کا ظرف ہے۔

۱۵ | وَاَنَا قَامِنْ الْاَحْوَادِ وَالْاَنَ | بَاءُ حَظْبٍ ثَعْنِیْہِ وَشَءُ

اَللَّغْنُ بِنَاءُ بَرَزْن سبب مفرد ہی آتیا جمع بمعنی اخبار خطب سخت مصیبت مخلوب جمع عیسی فلسف
فلوس نفی بصیغہ جم تکم مجہول محاورہ عتی بسی ما خودی جو عموما مجہول مستعمل ہوتا ہے بمعنی مجرور کی
سختی میں مبتلا کیا گیا ثناء بصیغہ جم تکم مجہول شور و حد رنگین کرنا۔ مسارۃ مند مسرۃ۔
المعنی زانہ کی حوادث اور عجیب خبروں میں سخت مصیبت پر بھی جس سے سین رنج ہوا اور نگین کے

الاعراب خلیع مع انہی وصف جہان فی بہم معطوف بحملہ و نساء کے آتا کا فاعل ہے اور من الخواص
والا نساء اسکا متعلق ہے۔

۱۶ اِنْ اَخَوَانَنَا الْاَرَامَ يَتَقَلَّبُونَ عَلَيْنَا فِي قَبِيلِهِمْ اِحْقَاءُ

اللغۃ ارام سے یہاں قبیلہ جشم بن بکر مراد ہے جو عقب کا ایک بطن ہے علامہ زوزنی نے ارام کی کسی
عورت سے لکھی آکھوں کو کوڑیاں لیاں ہوں تنبیہ دیتی ہے ازاں کا نام ہی ارام ہو گیا یقولون بصیغہ مذکر
غائب معلوم غلق مصدر حدی ثبوتنا۔ زیادتی کرنا احقواء سخت اسخاک کرنا یقال احقوا فی المسئلة اذا اتم
المعنی اراقم ہمارے ہمیر نقدی کرتے ہیں لکھی کلام میں بہت مبالغہ یا یا جا تا ہی یعنی حدی شہ کر
ہماری نسبت برابر ہلا کہتے ہیں یہ اس حادثہ کی تشبیح ہے جسکی طرف پہلے شعر میں اشارہ ہوا ہے۔
الاعراب حملہ فی قبیلہم احقواء ان خبری جیبی یقولون علینا اور اراقم اخواننا کا بدلہ عطف بیان ہے

۱۷ یَخْلَطُونَ الْبُرَىٰ مِثْلَ بَرِّی الثَّانِیَ وَلَا یَنْفَعُ الْخَلْیَ السَّلَءُ

اللغۃ ج بربر بربروزن علم تعلیم صبیغہ صفت ہر صلا کا من ہے یقال برصنہ مثل سلم و زنا و صفا منہ بری
خلی ہی صبیغہ صفت ہی مگر یہ باب لصر نقیر ہی آتا ہے یقال خلان العیب خلوا بری منہ منہ و خلے۔
المعنی کیونکہ وہی عیب کو گنہگار نہ تھلا دیتے ہیں بحالیکہ خالی از عیب کو خالی از عیب ہونا مقید نہیں ہوتا
الاعراب متابر ہی حال واقع ہے یا بری کا وصف ہے ای البری الکائن منہا۔

۱۸ رَعِمُوا اَنْ كُلَّ مَنْ ضَرَبَ الْعِیْرَ مَوَالٍ لَّنَا وَاَتَا الْوَلَا

اللغۃ رعموا بصیغہ جمع مذکر غائب ضعی معلوم زعم مصدر باب منع منع گمان کرنا اہل بربری علم مال کے
کینت ہے جہاں کذبوا کہنا ہو و ان زعموا کہنے سے ہی وہی فائدہ حاصل ہوتا ہے ضرب تلوار سے یا
خیمہ لگاتا۔ اور غلبہ فی جلینا غیر سزاوار منہ قولہم خیر زیادہ عشرتتہ گدا۔ گورخر۔ خیمہ کے منہ۔

پسیدی۔ مدینہ کی پاس ایک پہاڑ کا نام ہے فی الحدیث انہ خدمہا ما بین عیرہ فی قدس والی جمع ہوئی
چجا زاد یہائی۔ رشتہ دار۔ مدکار۔ قسم قسم۔ آزا کر شیوالا آقا۔ غلام جو آزاد ہو۔ ولا مصدر باب
ضربتے ہو مدو کرنا۔ حاکم ہونا۔ آقا ہونا

المعنی ابو یعقوب کے نزدیک من ضرب لغیر مطلق انسان مراد ہی محاورہ فیل ایسکے معنی کے تائید میں کافی ہے
بولتی ہیں لا اذای من ضرب لغیر ہوائی لای الناس ہو ہی یہ بات کہ من ضرب لغیر انسان مراد
کس طرح سے کہتے ہیں سوا کا جواب صرف اسقدر کافی ہے کہ عموماً ع کے باشندہ کا کر کے ہیں جن
سی شکار پر ایک انسان کے ہی ایسے نزدیک بمنزلہ لازم عرفی کے ہو گیا ہی اور لازم ہی ضرور کم طرقت انتقال

کرنا انکی کلام میں شائع واقع ہے یا صرف کے مراد حینہ لگا نا ہو جو یہ ہے ہر ایک کی کامی خلاصہ
یہ ظہیر اگر نئی غم کا یہ خیال ہے کہ ہر ایک انسان انکا خلام ہے اور وہ آقا ہیں یا یہ کہ جو شخص کلمہ لکھنے کے
قل پر راضی ہو اودہ شاعر کے کلمہ کا چار زانو ہے اور شاعر کا کلمہ اسکی مدد یا مدد کرتی ہو الی میں ایسے انکا
مقصود یہ لگاتے ہیں اور یہ ہے تاوان لگتے ہیں یا جو گور کا شکار کر نیوالا ہو وہ شاعر کے کلمہ کا حلیف
ایسی ہماری طرف سے اسکو دیتا اور دیتی پر مجبور کرتے ہیں یا یہ کہ ہر ایک شخص جو غم لکھائی وہ شاعر کے
کلمہ کا چار زانو بہائی اور یہ کلمہ اسکا مددگار ہے یا ہر ایک شخص جو عجب بھار پر چلے وہ لشکر یوں کہے ہو
اور لشکر کی اسکی حلیف میں فالحاصل انہم الرضوا العاصمہ حیاتیۃ الخاصة۔

الاعراب ولا یا صبا لغف محو کے جیسے ذیل عدل یا یعنی فاعل ہے یا اسکا مضاف مجزوع کے یعنی
الاولاء اخیر میں کے محاسنی صریح لکھا اہل جنات العین ہو گا جو ایصال کے بعد ضرب العیر رہ گیا دفالہ
صاحب صحیح فی بجایا انصاف میں کہتی ہستہا مید ذکر کیا ہے اسالت میں اور معنی ہو جائیگے۔

۱۹ اَجْمَعُوا اَمْ رَهْمُ عِشَاءَ فَلَمَّا | اَصْبَحُوا اَصْبَحْتُ كَمْ صَوْفَاءَ
اللقا اجمعوا بصیغہ جمع نہ کر فاعل اجماع مصدر یکا اودہ کرنا یقال اجمعت السیرۃ کا مرفوع ہو جوت علیہ یتبع
بنفسہ بالمرحوف عن غرض علیہ فی الحدیث من لم یحجم الصیام قبل الفطر فلا صیام ہی من لم یعزم علیہ فیتوب بوضو او غیر
المعنی رات کو انہوں نے اپنی ارادہ کو بختہ کیا اور جب صبح کی تو انکی بے شور ہو گیا۔ اور جلانی کے رات میں سے
ارادہ کر لیا ہو اودہ اپہا نہیں سمجھتی تھے بلکہ انکا یہ خیال تھا کہ وہ کام بالکل سنورا ہی نہیں چاہی ایک
شاعر کہتا ہے لا ذلت هناك بالانصاف طالما ان قد اطاعت طیل اور علو پھا +

الاعراب اجماع کا مفعول قیہ اور اصبحی نامہ اصبحیت ناقصہ جیسا کہ ہم موصوفہ اور ہم قبر مقدم ہے

۲۰ مِنْ مُنَادٍ وَمِنْ مَجْنُونٍ مِنْ قَضَمَا | لِي خَيْلٍ حَلَالٍ ذَاكَ الرُّعَاءُ

اللقا مناد بصیغہ اسم فاعل یا یعنی فاعل مناد مصدر بلانا عجیب بصیغہ اسم فاعل اجابتہ مصدر بلانا
افعال جواب دہی والا فقہاں نام مقبوضی تکرار کے وزن پر ایک مصدر باب ضرب اور منع سی مجھے
نہننا ناخلال بر وزن جمال فل بر وزن جبل کا اسم جمع ہے جسکی معنی بیچ کے ہیں مرقی ضیافۃ اللہ اقدار و
یخرج من خلالة وخلله وہی فوج فی السخا شرح منها المظاہر دعا بر وزن غراب وثلوث اور او غلبہ لافہ ذ
المعنی بلانی تو اور جواب دہی والیکل شورا اور گور وون کے پہنچانی جبکہ ہم اوٹوں کے آواز تھی اپنی سخت شور مارتا
الاعراب من مناد اپنی متعلق کے ساتھ لکر موصوفہ کا وصف ای صوفاء کا تہ من مناد میں برانیہ ہر ایک کے
بعد بلحاظ قرینہ مقام مضاف محذوف یا یا جا تو ای ندا مناد وجواب عجیب فقط

میں

۲۱ اَيُّهَا النَّالِقُ الْمُرْقُشُ عَمَّا عِنْدَ عَمْرِو وَهَلْ لَكَ بَقَاءُ

اللہ تعالیٰ مرقد بھینہ اسم فاعل تر قش مصدر جو ہوشی باتیں بنانا جو ہوش کو سانچ بنا کر دیکھا نامہ قولہ مرقد
عادل قدا ولعت بالتر قش الخ مر فاطمہ فی ومیشی
المعنی او بولہی و اس ہمارے نسبت عمر بن عبدالشہ کی پاس جا کر جو ہوش کو اس کی بیوی کیا تیری اس کو اس کے
قیام یعنی نہیں کیونکہ جب بادشاہ کو تفتیش کے بعد اصل حالت کے واقفیت ہو گی تو وہ تمہارے بات کو ہوا و صفتوں
سمجھیکا اور جو قدر تمہاری حالت ظاہر ہو گی اس قدر سمجھتی ہو گی مر او اس کے عمر بن کلثوم ہے۔
الاعراب بلکہ لذلک بقاء الفہم انکار ہی اور واک کا شمار الی نطق اور تر قش ہے جو ناطق اور مر قش معنی ہوش
آیہ اعداوا ہو تر یلتقی بین اور اسم اشارہ بیان ضمیر جگہ لایہ تاکہ غیر محسوس کو محسوس کا مرتبہ و ہوش تعالیٰ کی

۲۲ لَا تَحْتَمِلْنَا عَلَىٰ عَذَابِكَ اَيُّهَا طَالَمَا قَدْ وَشَىٰ بِنَا الْاَعْدَاءُ

اللہ تعالیٰ لا تحملنا بصیغہ واحدہ کر مخاطب ہی معلوم یہہ نامہ غیر کام معلوم یہہ یعنی لا تحملنا عذابہ و روزیاب
اگر اکا حاصل ہو کہ جسکی معنی ہر کانفی کے ہیں
بما بیان زائدہ ہر جو رخ کی علت طال کو روکنی لایہ آیا ہر حال بعض الافعال
تفصل لا بثلثۃ افعال قل و کثر و طال و شى بصیغہ واحدہ کر ماضی معلوم و شى و شایہ مصدر بصلہ ہر
کہانا اور بصلہ فی جو ہوش بولنا بقال و شى یہ عند السلطان و شیا ایضا معنی و و شى کے کلامہ شیا
کذب انتہی اعداء جمع عدو و مفرد تعدی کرنے والا۔ تجاوز کرنے والا۔
المعنی بادشاہ کی ہر کانے پر ہمیں ذلیل نہ سمجھنا کیونکہ پہلے ہی دشمنوں نے ہم پر جفایاں کہانی ہیں
الاعراب لا تحملنا کا دوسرے معلوم ہر کانے جسکی متعلق علیہ اعداء اور جملہ طالما قد و شى بنا اعداء کے غیر

۲۳ بَقِيْنَا عَلَى الْمَشَاءَةِ تَسْمِيْنَا حُصُونٌ وَعِزَّةٌ قُصَاةٌ

اللہ تعالیٰ مشاءۃ باب علم ہی حاصل مصدر بمعنی خشک۔ و غضب ہمیں بصیغہ واحدہ موت غائب نامہ بصلہ
افعال ثریا نامہ رفیع القدر کرنا قضاۃ اقصیٰ کل موت ہی بمعنی قائم و ثابت فی القاموس لا قس من اللہ الطویلۃ
وعزۃ قضاۃ اے ثابتہ کذا فی الصحاح۔
المعنی سو ہماری یہ حالت ہوئی کہ باوجود دشمنی کے قلعے اور قلعہ عزت میں بیٹھا رہا ہے اور ہمیں قلعہ شان ہوا
الاعراب جملہ تسمینا الخ بقینا کی ضمیر فاعل سے حال واقع ہے اور علی بمعنی مع ہے۔

۲۴ قَبْلَ مَا الْيَوْمُ يَخْتَلِفُ بِحُيُوتِ الدَّاسِ فِيهَا تَقْطِطُ وَابَاءُ

اللہ تعالیٰ یختل بصیغہ واحدہ موت غائب معلوم ہمیں مصدر رسید کرنا۔ انکو روک سپید کر نیسے مراد ہوا

ایسی دعا ہے کہ جسکی مدد سے قلعہ قد ظہر نہ ہو

کرنا ہی ناسم حیم ہے جو نور سے اخذ ہر معنی حرکت کرنا قال الفیوہ شتی من قاس بیوس اذا تلی و
 حرا تغیط باب تغیط کا مصدر ہے سخت عضاک ہو نا لیا باب منع منع کا مصدر ہے یعنی کرکش ہونا
 کہا نما قال الفیوہ ابی الرجل یا بی اباء بالکسر المداصتہ
 المعنی آج سی پہلے اسی لوگوں کو اندازہ کر دیا ہے بجا لیکہ اس میں غلطی اور سرکشی ہے جب غرت حاصل ہو
 تو اسی میں غلطی کہتے ہیں یعنی غارتگی نہیں اور جب کسی قسم کا داغ ہو تو اسی بدایغ یا سببہ تعمیر کرتے
 ہیں اور چونکہ بیاض مفرق البصر ہوتی ہے لہذا اسکا فائدہ جو اندازہ کرنا ہی بیان کر کے یہ مراد لیتا ہے کہ
 ہماری غرت سببہ کسی قسم کا اس پر داغ نہیں اور غلط سرکشی کے نسبت صرف مجازاً اولاً حقیقت میں
 تو یہ غرت و کج اوصاف ہیں نہ غرت کی یا مراد یہ ہے کہ لوگ حکمرانی ہماری حرکت کے طرف دیکھ نہیں سکتے
 اور مضبوط ہے اذا مار الی قطع الطرف و نہ اندر ہو کر گذرتی ہیں اور یقولون من هذا و قد عرفنی کی مراد یہ
 الاعراب جملہ فیہا تغیط و اباء بیتیئت کی خیمہ فاعل سے حال واقع ہے۔

۱۵ کما ان المون تردی بنا از عن اجونا یجتاب عنه العما

اللقامون زمانہ قرآن سے ماخوذ ہر جسکی قطع کر نیکی میں سے بہ لانا نہ یقطع الاعمار تردی بصیفہ واحد
 مؤنث غائب ردی مصدر باب ضرب یضرب مصدر یوجی نافی الصحا و درتہ صد و ردیت الحیض
 اذا ضربتہا لکسر الفتح و عن اونچی جوئی والاہا زرقن سے ماخوذ ہے جسکی معنی پہاڑ کی جوئی کہ میں
 چون سیاہ سپید اشد و سی ہے یجتاب بصیفہ واحد نہ کر غائب انجیاب مصدر باب انفعال ہیٹ جانا جوئی
 اخذ ہے جسکی معنی قطع کر نیکی میں عما بدل بوزید قرآنی میں کو ربوبیہ قسم کا شجر و دیوں کی طرح پہاڑوں کی طرح
 المعنی گویا زمانہ میں صدر ہوئی انکی وقت ایک اونچی سیاہ پہاڑ کو صدر ہو چکا تھا جس سے بول بول بول ہوئی تھی لہذا ہیٹ جاتا
 ہے یعنی سختی میں ہم پہاڑ کی طرح ہیں جس پہاڑ میں کچھ اتر نہیں ہو تا ویسی ہی کچھ مہینے ہیں کچھ گھنٹے ہیں کچھ لمحوں
 الاعراب بنا ہر یا تجربہ کے لیے ہے۔

۱۶ مکھضرا علی الحادف لا ترق و للہ خبر مؤید صماء

اللقامکھڑ ترش وئی منہ قول ابن مسعود اذا الفیت الکافر قال قد یوجد مکھڑ ترشہ کاڑھی ابل جو
 تہ تہ ہونی کے پانی کٹی گئی ہو گیا ہو و تہ سست بنا و بنا نرم کر دیا سخت بنا تا اشد و سی مؤید اسم
 فاعل ترشی صیبت آید سی اخذ ہے جسکی معنی سختی اور قوت کی ہیں فیقال ادا الرجل یثید اذا شدت و قوی
 منہ قول طرفة الس تری ان قدایتہ یؤید صماء سخت صیبت تہ سمی اخذ ہے جسکی معنی سختی کے ہیں
 المعنی ایسا پہاڑ جو زمانہ کی حوادث پر ترش ترش ہو کر کسی سخت صیبت یا سنی مانگی کے نرم نہیں ہوتا اور نہ ہیٹ کر

الاعراب مکفہ راعی کا وصف ہے جیسے جملہ لا ترقہ آہ اور اللہ ہم کو دیدہ جماعہ حال مقدم

۲۷ اَوْحَىٰ مِثْلَهُ جَالَتْ اَحْيَلُ وَتَا بِي اَخْصِيَهُ سَا اَلَا اَحْيَا لَوْ

اللہ تعالیٰ ارحم بن ہام بن نوح کی طرف منسوب ہے جو عادی بن عوس کا دادا تھا ہر ایک قدیم قبیلہ کو ارحم کہتے تھے سب کو دیتی تھیں جیسی کہ خیالات و قیاسات خیالات تعبیر کرتے ہیں اور اس لفظ سی اشارہ عمر بن خطاب سے ہے جس کا سلسلہ ارحم تک پہنچتا ہے مرد اس سے یہ کہ وہ قدیمی و وفاداری ہے ثانی بصیرت و احد ثروت غائیہ آیات مصدر محفوظ طبع و سرکش ہونا ایضاً ابی الرجل یا بی اباء امتنع فہو اب انتی حقم دشمن نہ کر کرنا مشغول جمع میں کیساں مستقل ہے کیونکہ اصل میں ہر صمد کے اجلاء شہری کلنا۔ شہری کلنا قاری کے نزدیک بلا صمد کے متعلق ہر شہر کا ایک گروہ اور اگر یوں ہے اپنی مرضی سے چھوڑ دو تو وہ مستقل ہوتا ہے کا قال فان کان بعیر خوف تعسا باحرف وقیل عن منظم انتہے۔

المعنی یہاں شاہ ارحم بن ہام بن نوح کی اولاد ہی یعنی تانذانی ہے ایسی کہ ساتھ ہی گھوڑے دوڑتے ہیں اور محفوظ رہتے ہیں خدا کی بی ایسی دشمنوں کی شہری کلنا یا کلنا ہوا۔

الاعراب جملہ تابی پہلے پر معطوف ہے اور محض ہام سے اپنی متبلا اجلاء کی جملہ اسمیہ پروردگار کی معنی دیتا ہے۔

۲۸ مَلِكٌ مُّقْطِعٌ وَأَفْضَلُ مَنْ يَمْنَحُ ۚ وَفِي دُونِ مَا كَذَبَ التَّنْأَةُ

اللہ تعالیٰ ملک گفت کی وزن پر یعنی حاکم اور بادشاہ کی آیت ہے بولتی ہیں ملک علی الناس ارحم اذ اتوا لی سلطانہ فہو ملک بکسر اللام باب ہر سے لفت مشبہ ہر مقطع لہیعہ اسم فاعل باب افعال اقسام بعد لام کا دور کرنا ہر صمد کی ہے فی النہایہ المقسط العادل من المقسط اذا عدل و فسط اذا اعدا و اھرق السلب و ان فوق کی نفیس ہے قال الجوہر ومعناہ للتقصیر عن الغایۃ تدای اور عنین میں ہر فرق ہر کہ آواز ضرر شرط ہی جب یہ ضمیر کی طرف مضاف ہوتا ہے تو بی عارث اس کی الف کو یاسی نہیں بدیتی اور دیگر عام یہو کہ زبان میں ضمیر کی طرف مضاف ہونے کی حالت میں اس کا الف یاسی بدل جاتا ہے کیونکہ ضمیر مستقل میں ہوتا اور لڑی جادیت کی باعث گروان اور شقاق سی روگردان ہے لہذا حرفی مشابہت کی طرف عکس کا حکم دیکھا دناہ اور عضاہ میں جو الف نہیں ہوتا اس میں تو ایک خارجی وجہ کیونکہ پہلے اس میں مل ہو چکی ہے اب اگر بار دیگر ضمیر کے لحاظ سی یاسی بدل جائے تو اجتماع اعلا میں لازم آئے گا فتدیر باب افعال ہے حال صمد کے فتح دوم دونوں معنوں میں مستقل ہے مگر بہ نسبت ذم کی وجہ کی تعویض اور مستقل ہے قال الفیہ التناء بالفیہ والد استعلاء فی الذکر الجلیل اکثر من البیہ۔

المعنی بہ باؤشتا نقصان پرستہ حاکم اور سب جلی و لون (یعنی آدمیوں) اسی چہا اور وہ کمالات جو اسکی ذات بابرکات میں پائی جاتے ہیں - تعریف و تان تک نہیں پونج سکتے -
 الا عراب ملک مسقط مع انہی معطوف فضل من معنی کے مبتدا محذوف ہے خبر واقع ہے اور جملہ بہ التثانی
 جبرین والتثانی مبتدا ہے اور بن دون والد یہ خبر مقدم پہلے جملہ پر معطوف ہے -

۲۹ آتینا خطہ اذ دتہ فادو وھا | اَلَيْسَا تَشْفِيٰ بِهَا الْاَمْلَاءَ

اللہ تعالیٰ اسی شرط - تنقہام - موصول تینوں طرح متعل ہوئے، مضاف ایہ کہ بعض اور جمہول عند لکھ ہوئے،
 جب یہ تنقہام کی طور پر متعل ہو اور ای بجل جاء یا ای امرت قامت سوال میں کیا جاوے تو چونکہ اس کتاب
 میں نقیبن مطلوب ہوتی ہے لہذا جواب میں نقیبن ضروری شرط کی حالت میں جب ایہم تعزیر صوب
 کہا جاوے تو بصورت میں اسکی معنی یہ ہوگی ان تعزیر جلا اضربہ اور عموم راوین ہوگی بجا آوے اگر
 کوئی کہی اسی بجل جاء ناگزیر تو یہاں اگر کم کو کہے صرف پہلے ہی حل کہ خصوصیت ہوگی بہ نہیں کہ ایک
 شخص اگر کم کہنے والی پر واجب ہو اور کہی عموم کے معنوں میں متعل ہوئے بشرطیکہ عموم کی کوئی
 قرینہ پایا جاوے جیسی ای صلوة وضعت بغیر طہارۃ فقد وجب قضاء ہا و آئی امرۃ خرجت من
 فی طاق اور کہی یہ باہی زائد کردیتی میں جیسی ایما احادیث ہم فقد ظہر اضافت اسی بہ حال اگر کم
 خواہ لفظی ہو خواہ معنوی اگر مضاف الیہ مفعول ہو تو یہی مفعول کے حکم میں ہے اور اگر ظرف ہے تو یہی
 مفعول فیہ ہے شرط اور تنقہام میں اسکا ٹھیکہ استعمال ہے کہ بلا تیز نہ کر توفیق میں متعل ہو و علیہ قولہ
 فای ایات اللہ تنکون و بآئی ارض توتہ اور جیسی کہ عمر بن کلثوم کے شعر بآئی مشیدہ میں نہ کر کی
 اور کہی مطابقت ہی کردیتی میں جیسی ای حل - ایتہ امرۃ اور قرآنہ شادہ میں بآئی ارض توتہ موصول
 ہوئی کی حالت میں ہی مساوات ہی افہم ہی مگر مطابقت ہی جائز ہے جیسی حردت یا ہم قام و بآیتہ قامت
 اور کہی بطریق وصف ہی متعل ہو تا ہی اس حالت میں مطابقت بشرط ہی جیسی حردت برجل ای بجل امرۃ
 ایتہ امرۃ بآیتہ متعل ہے اور چونکہ مقام مباغہ ہو لہذا یہاں تخصیص راوین بلکہ تیسرا اور خطہ خالی
 سی بہرہ حادثہ کو کہتے ہیں قدیش میں ہے ایلام بن ہذا ان یفصل الخطۃ قیل فی شرح الخطۃ الحال
 الا مرا خطبہ ذکر البصیغہ امر حاضر جمع نہ کر تاویہ مصدر کمال طور پر پونچا نیا قال اذی الامانۃ الی
 اہلہا اذا وصلہا فیہ تشریف بصیغہ واحد و توفیق غائب شفا مصدر باب علم غصہ کا جاتی رہا اصلیا
 متعل ہے قال الفیہ واشتفت من العد و وشفیت بہ من ذلک لان الغضب الکامن کالمد و
 اذ ان اباطیلہ لا نسات من عدوہ و کاتہ بری من داند اسی قول و شفا لہا کما کفار غرض شفا

واستشفی ای شفا حسن المؤمنین ہو ملاء پہلے آدمی اشرف تارسی اخوذ چو حکمی معنی پر کر نیک ہیں
چو کہ اعلیٰ راسی اور نیک نیتی سی بہرور ہو ہیں ہذا انہیں ملتا کہتے ہیں یا ایسے کہ سنی انکے ہیبت اور غم سے
پر ہوتی ہیں قال الفیہ الماتہم بالیقین عندہم من الماتہ وجودہ الراعی ولاہم یملک العین الہیۃ بالصدقۃ
المعنی جو حادثہ یا بات تم جاہلوسی ہمارا سنی میں کرو نہ رفیق کے غشی جاتی رہیگی اور غام کامیابی کے بحث
عقب کی بیماری انہیں بجات حاصل ہو جائیگی یا جو انکے ولین شمس ہیں وہ سب کے سب جاتی رہیں گے
اور ہماری شجاعت کا انہیں فی یقین علم حاصل ہو جائیگا۔

الاستراب ایما خطہ یا تار و رقم کا مفعول مقدم ہے یا بر تقدیر فقیر مفعول کے محذوف ہو نیکی جو ایک کبیر
رابع ہے بتدریج موصوفہ جیسا کہ قولہ اردقم وصدقہ اور جملہ فادوہا آہ خیر اور سبکی ذکر فقیر ناوتیہ کبیر
ہیزی اور او اس مضمون سے اور خطہ کشفہ لہاملاء مستافہ اور او کا جواب نہیں ہے یہی وجہ کہ خبر مضمون نہیں ہے
و بعد ان یثبتہم ما بین صلحۃ قال الصداق فیہا الاموات والاخوان

اللغات حرف شرط جو جگہ ہستمال ان امور میں ہے جو ممکن الوقوع ہیں اور ان امور میں جکا وقوع
یقینی ہو قال الاذہر سئل قلبہ عن قال لامرئہ انت طاق ان احمر البسر قال لا یدان ثم قال شرط فاسد
قبیل او قال اذا احمر البسر قال نطلق لانه شرط صحیح ففرق بین ان و اذا فحصل ان الممكن اذا المحقق فہذا
اذ احمر راس الشہر وان جاء زید یثبتہ بصیغہ جمیدہ نہ کہ مخاطب بیش مصدر باب نصر فیض میں ہے کہ میں
حیز کا نکالنا۔ قبر کھودنا۔ ہبید کا ظاہر کرنا صلیحہ میں کی کسر و اصل ملحق جمع ہے جسکی معنی ملگن بائی
ہیں یہاں ایک خاص آدمی سی مراد ہے جو شہور کے صاقب بروزن فاعل ایک مشہور رہا ہے ہے ہبیرقا
یعنی الی ہے جیسی عطر ناما میں کوفہ فالزبالہ میں اصناف جمع مثبت بتجفیف مفرد جیسی ایسا بت
مثبت بالتشدید ہی انہیں معنون میں ہے اور بعض کا یہ خیال ہے کہ میت تشدید ہی ہر ایک زندہ کو
باعتبار یا قول ایسہ کہ کہتے ہیں اور میت صرف مردہ ہو جسکی حالت میں کہتے ہیں احیاء جمع صحیح مفرد زندہ۔
المعنی اگر تم ملے اور صاقب کے بائیں زمین کو کہو دو گی تو اس میں مردی اور زندہ نکلیں گے چونکہ عرب کا
زعم تھا کہ جس مقتول کا خون نہ لیا جاو وہ زندہ رہتا ہے اور جو یون ہی چھوڑا جائی وہ بیجان
ہوتا ہے ہذا کہتا ہے کہ ہاں ایک ہی شہر الیسا نہیں جکا خون نہ لیا گیا ہو۔

الاعراب فیہا الاموات الاحیاء یا ان یثبتہ کی جزا ہے اور فامیں ضرورت شرعی کی ہی طرف کی گئے
ہی جیسی انہی کے اس شعر میں صلیحہ من یاہا الا یقیرھا الخ فلا یقیرھا یا میں سے حال واقع ہے اور
جزا بشرط تعلق شان میں طہین محذوف ہے جس میں شعر میں فانک لو انت ولت نہ و انک الناس تحذو بالحق

۴۸ اَوْ نَقِشْتُمْ ۚ وَالنَّقْشُ كَيْسُهُ النَّاسُ

وَقِيَّةَ الْإِسْقَامِ وَالْأَسْرَاءِ

اللہ! نقشہم یصدیقہ جمیع نذر مخالف نقض مصدر باب نصر مغیر کا ثناء کا نام اور نقض کرنا چشمہ صیدو
واحد نذر غائب چشمہ مصدر باب علم یعلم کسی امر کی تکلیف اٹھانا یا پتلا چشمہ لامر چشمہ انکشاف علی
مشقہ اسقام یا مقہ جمیع شیایا باب افعال کا مصدر ایسی شے آبرو یا برکی جمیع شیایا یا افعال مصدر
الغنیہ یا جمیع طرح سے تحقیق کرنا یا ہوسو تحقیق کے شقت لوگ اٹھایا کرتے ہیں اور سین بعض کو بھی بتایا
اندوہ نہانی موتہای اور بعض کے لیے خوشی اور راحت ہوتی ہے سب سے نہیں مناسب نہیں ہے۔

اَوْ سَكَنَ عَدَا فَنَّا كَسَنَ اَعْمَضَ

عَيْنًا فِي بَقِيَّةِ الْإِقْدَاءِ

وَلَقَدْ اسْتَكْتَمْتُم بِبَيْتِهِ جَمْعٌ مِّنْكُمْ حَتَّىٰ طَلَبَ مَعْلُومٌ مَّا كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ
 كَرَاهًا لِّبَعْدِهِ مَن تَحِلُّ فِيهِ الْعِصْيَةُ وَاحِدٌ مَّنْكَرُ غَائِبٍ مَّعْلُومٍ أَخْرَاضَ مَصْدَرٍ اَنْكَبُوْا كَاوْثَانِيْنَا جَفْنٌ جَمْعُ كَفْنٍ
 اَوْ رَفَاكِي كَوْنٌ مِّنْهُ بَيِّنٌ اَلَمْ يَهْوَ اَنْذَرُ كَيْسٍ عَيْنٍ اَلَمْ يَكُنْ مَوْتٌ هِيَ عَيُّونُ اَعْيَانٍ عَيْنٌ جَمْعٌ وَهِيَ اَصْدَقُ مَن قَالِ
 خَيْرُ الْمَالِ عَيْنٌ سَاهِرَةٌ لِّعَيْنٍ نَّائِمَةٌ اَقْدَامُ جَمْعٌ قَدَارٌ جَمْعُ قَدَارَةٍ مِيلٌ كَمِيلٍ اَنْكَبُوْا كَاوْثَانِيْنَا جَفْنٌ جَمْعُ كَفْنٍ
 الْمَعْنَى اَلَا تَرَوْنَ هَٰؤُلَاءِ اَنْتُمْ هَٰؤُلَاءِ اَلَمْ تَكُنْ تَعْلَمُوْنَ اَنْتُمْ هَٰؤُلَاءِ اَلَمْ تَكُنْ تَعْلَمُوْنَ اَلَمْ تَكُنْ تَعْلَمُوْنَ اَلَمْ تَكُنْ تَعْلَمُوْنَ
 مِّنْ خَسْرٍ فَاسْتَكْبَرُوا بِعَيْنِيْ عَدَاوَتُكَ اَوْ دَوْرٌ مِّنْهَا بِرَبِّ اِيْكَ اَشْكَلُ اَمْرًا اَلَمْ يَكُنْ لَّيْنٌ لَّنْكَ بَرُّ ثَاوِيْ مَسَاوِيْ كَاوْثَانِيْنَا
 هِيَ حَدِيْثٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَجَاءَهُ عَلِيٌّ اَقْدَامًا قَالَا صَاحِبُ الْاَهْلِ اَتَدَارِدَانِ اَجْتَاَعَهُمْ فَيُؤْنَسُ فَيَقْلِبُهُمْ

لَا تَقْرَأُوا لَهُمْ فَا تَسْأَلُوا عَنْهُمْ حَتَّى تَخْرُجُوا مِنْ دَارِهِمْ

لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اللقا صنعتهم بعینه جمیع مذکر مخاطب تمنع مصدر زدنیا فی الحکما اللهم من منتهی صنوعه و من حقه و از
محدوم لا یعطیه احد غیره تسألون بعینه جمیع مذکر مخاطب مجهول سوال مصدر راگشتن من بیان استغفار است و اور
استغفار انکار است و خدا تم بعینه جمیع مذکر مخاطب مجهول تحدیث مصدر و فعل کثیر متبوع با و یا بدل از غیر قول
المعنی یا اگر تم سخن جنس امر که در دست کسی است بوند و یعنی بیا را که با نالو بر کسی نسبت تم خبر دینی بود کسی بپیر شدن است

مَنْ عَمِلَ خَيْرًا يَنْتَهِبِ النَّاسُ

غَوَارًا لِّكُلِّ نَحْوٍ

اللغافل یہاں بمعنی قدس ہے کیونکہ یہ شعر مخالفین پر نیز لہ دلیل اور حجت کی ہے یتیم تہب اجنبیہ اور انا کا غائب معلوم آیتہاب مصدر لوٹنا افتاد باب مفاعلہ کا مصدر شعی عربی قبیلہ عواء بہو نکلتا۔

المعنی منتہی ہیں ان نوینوں کو یہ معلوم کرنا تھا جبکہ لوگ وہ لوہ لوہی پرتی تھی اور یہ ایک قوم کی توجہ انا اور انا تھا ان کو سچ اسطوائف ایسا کوئی نہ کیلقت شمار ہے جو حارث بن عمر بن حجر گندی بادشاہ کی حرکت کی اجازت تھا

الاعراب علیہم کا مفعول مبالغہ مخدوش ہے اور عواء آیتہاب شعی مفعول مطلق من غیر نقطہ اور حارث لکھ

حی آہ ناسے حال واقع ہے اور بہا یا ہم اس سے محذوف ہے

۴۳ اِذْ رَفَعْنَا الْجَبَالَ مِنْ سَفْحِ الْجُدُنِ سَيِّرًا حَتَّىٰ نَهَاكَ الْجِيسَاءُ

اللغات بحال سی ہر اوٹ کو چینی پر رکھنے کرنا ہے سعت بروزن جبل کچھ کے نشاٹین جبکہ اس کی آہ
ہے ہون اور جب اپنی جہاں جائیں تو اس وقت جریہ کہتے ہیں سعت نہیں کہتے نیز اچھا غلام یا لائق تعریف کٹر
اور کوئی چیز جو نجیب ہو تجربہ میں ایک مشورہ ہے جی نسبت کی وقت بحرانی کہتے ہیں تاکہ بحری ہو غیر مری
جو بحر کی طرف منسوب ہے نص علیہ الذی تھا نا بصیفہ واحد نہ کہ معلوم ضمیر فحول نہیں سی خود ہر جی سے
منع کرینگے میں جہاں کے وزن پر نام میں ایک جگہ ہے قال الشاعر اذ ابلغتہ وحلت علی بصیر ارم بعدک
المعنی جبکہ تہی اپنی اوٹوں کو بحر میں چاہا دی یا اسکی کجوردن اٹھایا اور جاتی ہو کر یا اوٹوں کو چینی کے
لیٹی یا اپنی چینی کی لیے یا درخا یکہ ہم چینی والی تہا تاکہ مقام حسانی میں چلیے سی روکا یعنی مان پونچا کر ہم شہر
الاعراب یہ شعر ایام سی جو پہلے شعر میں واقع ہے بدل واقع ہے اور سیر اقل محذوف سی فحول مطلق واقع
ہے یا درخا سی فحول واقع ہے اور چینی سی اوٹوں کا چلنا مراد لیکر یہ بھی مفعول بنا نا جائز ہو جیسے
صبا یتہ میں پہلے ہم ذکر کر آئی ہیں یا سیر اپنی فعل کے ساتھ مکرر فضا کی ضمیر فاعل بحال سے حال واقع ہے۔

۴۴ اِنَّا مِلْنَا عَلَى الْمَكِيمِ قَا حَرَمْنَا وَفِينَا بَنَاتٌ مِرْدَا

اللغاتنا بصیفہ جمع منظم میل مصدر باب ضرب جہاں اور جب بصلہ علی مستعمل ہو تو اس حالت میں قلم کے
لی جیکے میں مستعمل ہوتا ہی قال المحوہ مال علیہ فی الظلم احرام ان مہینونین داخل ہوتا جنہیں لڑائی حرام
ہی جو سوال و بقیدہ ذی الحجہ محترم قال اللہ تکا ومنہا الدبۃ حرم ان مہینونین عرب کے نزدیک لڑائی حرام ہے
موسم کا باپ ہا جمع امہ مفرد و لڑی قتل میں ائوۃ تھا کیونکہ اسم تصغیر اسکا امیہ آتا ہی آہ بروزن
قافض اموان بروزن اسلام۔ اموات بروزن سنوت ہی اسکے جمعین ہیں۔
المعنی پر ہم نی تم پر جیکے اور حرام مہینون ایسی حالت میں داخل ہو کر مری لڑکیاں
الاعراب جملہ و فینا نبات مرداء۔ احرامنا منظم منظم سے حال واقع ہے۔

۴۵ لَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي نَرُهَا بِالنَّفْسِ السَّهْلِ وَلَا يَنْهَكُمُ الْمَوْلَىٰ عَنْ قِتْلِ الْفِتْنِ

اللغات ستر باب علم شی صیفہ صفت ہی مبنی قوی و توانا۔ اعزہ جمع فدان یا بلدہ ہر ایک قطعہ میں کہتی
لیتے ہیں آبا و سوا وغیرہ یا و فی التنزیل الی بلد میت ای لے ارض ایں فیہا نیات و لا مری بہاں ہے
مطلق قطعہ زمین مراد ہی سہل ابن فارس کے نزدیک خزانہ صند ہی یعنی نرم زمین اور جو ہر کی نزدیک
جبل کے صند ہی یعنی وہ زمین جو پہاڑی ہو بخلاء دوڑنا حدیث میں ہے انا الذئیر العربان فالجنا النجا۔

۴۴
۴۳
۴۲
۴۱
۴۰
۳۹
۳۸
۳۷
۳۶
۳۵
۳۴
۳۳
۳۲
۳۱
۳۰
۲۹
۲۸
۲۷
۲۶
۲۵
۲۴
۲۳
۲۲
۲۱
۲۰
۱۹
۱۸
۱۷
۱۶
۱۵
۱۴
۱۳
۱۲
۱۱
۱۰
۹
۸
۷
۶
۵
۴
۳
۲
۱

المعنی جبکہ قوی دمی ایسی کہ میں جو بہتر نہ ہوں نہیں پھر کتنا تھا اور ضعیف آدمی کو یہاں واقع نہیں ہوتا تھا
الاعراب یہ شہر ہے شہرین جو نہیں لگتا اس حال واقع ہے یا مستقل ہے اور بطور مثال کے واقع ہو گیا ہے

۳۸ | لَيْسَ يَخْجِي الْكَنْزِي يَوْمَئِذٍ حَيْثَا | رَأَى طُورَ وَحْشَةٍ وَحَيْثَا

اللغات ایسے نسبت مشہور تھی ہے کہ فعل ہے جو اصل میں اس بروزن تھا اور تخفیف کی بعد لیس کہ کیا اور
بعض کا یہ خیال ہے کہ لائس کا مخفف ہو والدلیل قولہ امتی من حیث آئس و لیس من حیث ہو
ہو تو ازل بصیغہ واحد مذکر موصلاً مصدر ریخت و ہونڈ ہنا قال الجوهری وائل منہ علی فاعل ای طالع الجواہر
طود بڑا پہاڑ اطوار جمع شرف مع مار کالی پیرون الی زمین حرار جمع حبسی کتبہ وکلاب وجماعہ بیت پیرون
والی ہوار زمین حبسین چلنا دشوار ہو قال الجوهری وحررة رجلاء ای مستویۃ کثیر الحجازہ یصعب المشی فیہا
المعنی جو کوئی کسی ہیکل ریخت و ہونڈ ہنا چاہا، اسی کسی پہاڑ کی چوٹی اور کالی پیرون والی ہوار زمین حبسین چلنا دشوار ہو
الاعراب چونکہ بیان لیس جملہ فعلیہ داخل ہے پہلی یا معنی تھی ہے یا اس میں ضمیر شان مقدّم ہے اور سہل
جملہ خبریہ لیس خلق اللہ من نص علیہ صاحب المعنی -

۳۹ | مَلِكًا أَضْرَعَ الْبَرِيَّةَ لَا يُوجِدُ | فِيهَا لِمَا لَدَيْهِ كَفَاءُ

اللغات اضرع بضمیض ماضی معلوم اضرع مصدر ذلیل کرنا اور طبع بنانا یا افعال اضرع فلانا اذ لہ بریۃ بضم
بمعنی مفتولہ ہے اور بریسی اخو ذبی جسکے معنی پیدا کر نیکی میں اس صورت میں چھوڑے قرار کہتا ہی اگر بریۃ
کو بریسی لیا جائے جسکے معنی مٹی کے ہیں تو سمات میں قتل ہوگا و منہ براہ اللہ یبروہ برو ای خلقہ
کفء سہا کے وزن پر بمعنی نظیر اور مثال کہ ہی قال حسان رضی اللہ عنہ وروح القدس لیس کفء
المعنی یہ وہ بادشاہ جسکی ساری مخلوقات کو اپنا طبع بنایا، اور جو علی اوصاف کی پہاڑی شہر میں کافا نظیر نہیں ہے
الاعراب ملک مبتدأ محذوف خبر واقع ہے جو ہو یا نہ ہے اور جملہ فعلیہ اضرع البریۃ اس کے صفت واقع
جیسے جملہ فعلیہ لا یوجد فیہا اہ اور فیہا کی ضمیر بریۃ کی طرف راجع ہے -

۴۰ | كَتَكَ لَيْفَتٍ قَوْمٌ إِذْ غَزَا الْمُشْتَرُ | هَلْ لَخْنٌ لَا يَنْ هَرْدٍ دَعَاءُ

اللغات کتک لایف جمع کتبہ مفرد مشتت بصیغۃ غز اللغات ماضی معلوم غزو مصدر لڑنا دعاء جمع رجا
مفرد جروانا - گدڑ یا -

المعنی اپنی بادشاہ کی حمایت اور حفاظت میں کیا ہمارے لوگوں کی کسی تہی تکلیفیں آٹھائیں کہ جب منذر بن اسما
لڑائی کی کیا ہم ہی ابن شہد گدڑی اور جرواہی میں اگر تم نہیں ہو - آغا فی میں ہے کہ عمر بن منذر نے
منذر کی مقتول ہونے کے بعد قلبیوں کے درخوشت کہ وہ کسی ساتھ ہوں اور غصہ سے بدلہ لینے کے لیے اسکی حالت

زین انہوں نے شنگ ساچوڑب دیا اور نہایت درستی سے کہا کہ ہم مندر کی متعلقین سے متعلق نہیں ہیں
 کیا ان ہندوہیہ خیالی کر رہا ہے کہ ہم اس کی گذشتگی اور چرواہی ہیں جس سے عمریں ہند نہایت طیش میں آگیا
 و قسم کہا کرتے ہیں گا کہ اب سب سے پہلے تعقیب و کچھ اسی ہوگی چنانچہ سخت رڑائی ہوئی اور تعلیموں کے
 بہت آدمی ماری گئی بعد میں انہوں نے کمال منت اور ساجت سے معافی چاہی مگر کچھ خون بلا قصاص
 چنانچہ اگلے سفر میں اس امر کی طرف اشارہ ہے ہل جن کا بن ہند دھاء تقریض کرتا ہے اور کہتا ہے کہ تم
 دہی ہو جنہوں نے بادشاہ کی ساتھ اپنا سلوک نہیں کیا اور وفاداری پیش نہیں کی حالانکہ وفاداری اور
 نہم شنائی نہیں چاہتی کو ذیل حالت ہوشی وقت ہی اپنا اثر دکھلائے۔

کامیاب

الاعراب کتھا لیب رکاف اسمیہ اور فعل نصب میں ہے کیونکہ اصل میں وہف تکالیف محذوف ہے جو قائم محذوف

۲۱ | **مَنْ أَصَابُوا مِنْ تَبَاجٍ فَظَلُّوا** | **عَلَيْهِ إِذَا أُصِيبَ الْعَقَاءُ**

للقام مطول وہ خون جو ضائع ہوا اور اس کا خون بہا نہ لیا جاوے عموماً بھول ہی تحمل ہوتا ہے قال ابو ذیہب
 دمہ وہ مطول قال الشاعر دماء ہم لیس طالک + مطول مثل دم العذرة عقاء بروزن سیا
 ہٹی نیز معنی کہتے ہونگی ہی تاجر۔

المعنی جس تعقیب کو انہوں نے نصیب پونچائی اس کا خون ضائع کیا اور نصیب پونچائی کی وقت ہی اہم ہونے لگے
 یا قلم جو گریا نصیب پونچائی والوں سے مراد عمریں ہند اور اسکے متعلقین ہیں چنانچہ پہلے شعر میں اس کا ذکر ہوا
 الاعراب میں موصول مبتدا ہوا اصابع ضمیر مفعول محذوف صلہ ہو اور من نقلی ضمیر مفعول کا بیان ہے
 صلح مع انہی موصول کے مبتدا ہے مطول خبر ہے اور جملہ علیہ الخ خبر مفعول ہے

۲۲ | **إِذَا حَلَّ الْعُلَيَاءُ قِيَّةً مَيَّسُودًا** | **فَادْنِ وَيَارَهَا الْعَوَصَاءُ**

الشا حل بعینہ اضی معلوم احوال مصدر اتارنا علیا ہر کیا و پچی زمین یا جگہ کہتے ہیں مگر روزنی کے
 تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک جگہ ہے قیہ خیمہ نیز ایک مدور بناوے کا کاف کی حدیث میں ہے فرای قیہ
 مضروبۃ فی المسجد قال بعض الشارحین ہی من الحیام بیت صغیر ومن بیوت العرب صیون قبیلان
 کی بادشاہ کی لڑکی تھے آغا فی میں ہے کہ ایک دفعہ قبیلہ کے بن و اس نے شام کی بعض اطراف پر قارت کی تھا و
 ایک عسائی بادشاہ کو مار ڈالا تھا جس کی لڑکی عمر میں ہند کی نصف میں آئی عوصاء نہ روزنی کے تحریر ہے
 معلوم ہوتا ہے کہ عوصاء ایک جگہ ہے مگر صحاح قاموس وغیرہ کتب لغت میں اس کا ذکر نہیں ہے یہی وجہ ہے
 اس سے اعوص مراد ہے جو دیار یا بلد میں ایک جگہ ہے اور ضرورت کی وقت شاعر ایسا کر لیا کرتے ہیں
 المعنی جبکہ اس بادشاہ فی شاہ عساکر کی لڑکیوں کا ڈولا علیا بن اتار اید میں عوصاء یا اعوص میں جو یسوکا

قال الخفاجی
 جتیل من سنہ
 اذا ضرب بالیسب
 کما قال ابن
 السکیت کتاب
 الحلال ومن
 ماس اذا
 تجنب قرا
 میں من عینہ
 ۱۳۱۳

الاعراب

سب گہر و سب بادشاہ کنی یادہ نزدیک تہا یا پر اعوص میں جو علیا کی سب گہر و سب بادشاہ کنی یادہ نزدیک تہا
الاعراب ذلک جو فضل مخدوم اور فادنی بر فائز تہا کیلئے ہے۔

۴۴۱ | كَتَاوَتْ اَہْ قَرَا ضِبَّہٗ مِنْ | اَکَلْ حَیْ كَا تَهْمُ الْقَتَا

اللقا تاوت بصیغہ واحد مؤنث غائب تاوی مصدر جمع ہو یا يقال تاوت بطیر جمع قراضیہ جمع
قرضوب بروزن عصفور مفرد جو ر۔ ورویش۔ فقیر القاء جمع تفری بروزن عصفور و ہر ایک ایسی چیز جو کمال
زندگی باعث بیندگی تہا قال الشاعر و کنت لقی خیر علیک السوائل یا القاء قافیت پر اور لقوہ
جمع ہر معنی ادہ عقاب قال ابو عبیدہ سمیت بذلک لسعد استداقہا۔

المعنی پر اس بادشاہ کی لینی ہر ایک قیدی سی ہو کہی بطیری الٹی ہو جو کمال فیہل تہا یا شجاعت میں
کی مانند تہا یہاں عمر بن سہل کی چڑھائی کا ذکر کرنا جو نقیبوں پر اسنے کی تہی۔

الاعراب حملہ کا تہم القاء قراضیہ کا وصف ہے۔

۴۴۲ | اَفْهَمَ كُمْ بِالْاَسْوَدِ بْنِ وَاَصْرًا لِلَّهِ | بَلَّغَ تَشْتَقِي بِهِ الْاَشْتِقَابُ

اللقا هذا بصیغہ معلوم ہدی مصدر باب ضرب آئی گئے ہونا اسود بن سی مراد کجور بن اور پڑا ہے
چنانچہ حدیث میں ہے ولقد ابتداء والناطعام الا الاسودان اور صاحب محکم فرماتی ہیں کہ اسود بن
رات اور سیاہ پتھروں الیٰ بنین ہی راوی کہتے ہیں لے انتہی الحال الیٰ ان لم یکن معہ الا البلیا واسمہ و هو
اذہبے السوء من النمر والماء بلیغ مصدر ہے جو بیان مبالغہ استعمال تہا تشقی بصیغہ معلوم شقاوہ مصد بہ علم حرکت
المعنی سووہ بادشاہ انکی لگے پڑا۔ یا انہیں بادشاہ کی لگے کیا۔ یا ایک بادشاہ یا اس کے پاس کجور بن اور سیاہ
تہا۔ یا جالیکہ وہ کمال سی سیاہ رات اور سیاہ پتھر کے زمین ہی کہتی تہا اور خدا کا حکم پورا ہو یا اللہ

برجنت جس سے برجنت ہوتی ہیں اور یہ بصیغہ حدیث شریف کا مضمون ہے کہ الشقی من تشقی ہے بطن اندر
ای من قدر اللہ علیہ اصل خلقہ ان ینکون تشقیافہو الشقی بحقیقہ کہ من عرجن لئذہ الیٰ جو بطور جابہ عراض
الاعراب بالاسود بن یا منی متعلق ساتھ ملکہ یا هذا فاعل ہے حال واقع ہو اور یہ کی نہیں کہ صرف راجع ہے

۴۴۳ | اِذْ تَمْشُوْهُمْ عَزَّوَدًا فَسَا قَتْهُمْ | اَلَيْكُمْ اَصْنَدِيَّةٌ اَشْرَاءُ

اللقا تمنون بصیغہ جمع مذکر مخاطب معلوم تام فعل مخدوم یعنی مصدر باب فاعل مغرب امر کی نحو
کرنا متعہ بنفسہ جو حدیث شریف میں ہے لا یقنع احدکم الموت عز و دغین کے ضم سی باب نصر سی مصدر
دہو کہا دینا یہاں یعنی فاعل یا مفعول ہے یا مبالغہ کا صیغہ ہو اور غین مفتوح ہو ساقف بصیغہ احد
مؤنث غائب شوق مصدر انکنا اصنیہ آرزو آمانی جمیع کعب کہتا ہے فلا یفرک ماہنت وما وعدا

ان الامانی والا حلام تخیل انشاء فعلا کی وزن پر صیغہ صفت ہے۔ اترانے والے۔
 المعنی جب کی بات یاد کرو کہ تم انہیں ایسی حالت میں چاہتی ہو کہ وہ دھوکہ دیتی آویں تاکہ لوگوں کے منہ
 بہاری میری ہو اور کافی غدر ہو گیا کہ انکی فریب میں سی ہیں شکست ہوئی یا تم انہیں ایسی حالت میں
 چاہتی تھی کہ وہ دھوکہ کھاتی آویں یا تم دھوکہ کھانی والی تھے یا تم انہیں ایسی خواہش چاہتی تھے
 جو دھوکہ دینی والی تھے اور اسے خیال ہوتا تھا کہ ضرور یہ کامیابی حاصل کرنیوالی خواہش ہے سو
 ترانے والی آرزوئی جو کمال خست پر مبنی تھی انہیں تمہا طرف ہانک دیا۔
 الاعراب غرور اتمون کی فاعل یا تم غمیر مفعول سے حال واقع ہے یا تمی مفعول اسطرح کا وصف
 ای تمنا غرور اور اذا ذکر و محذوف کا مفعول نہیں ہے۔

۴۶ | كَذَبُواْ وَكَهَنُواْ وَلَكِنْ | تَرْفَعُ الْاَلْوَاحَ وَتُخَفِّضُهَا وَالْفُتَا

اللفظ ال ریتی کی وہ جب جو ابتدا اور آخر دونوں میں ایسی کہانی دیتی ہے کہ گویا وہ بیرون کو لٹا دیتی ہے اور
 یہ سہرا نہیں ہے جلدی کہتا ہے حتیٰ محضنا ہم تعدوا سنا + کا نداء عن وقت برفع الالواح والی القلب
 حلتی صنی۔ خفاء میں یہ فرق ہے کہ فحوة مجرور کے چڑھنے کی کہلاتا ہے اور جب آفتاب خوب چمکی
 کے تو اسوقت فحی اور جب خوب زوال کا وقت آجائے تو اسوقت صحر کہتے ہیں۔

المعنی انہوں نے نہیں دھوکہ نہیں دیا بلکہ جانتی رہتی ہے اور دوسری انکے جھوٹ کو اونچا کر دیا اور دہاتا
 ہوشیار کی بوقت وہ تمہارا پاس پونجی۔ ان معنوں کے لحاظ سے یہ شعر پہلے شعر سے متعلق ہے اور غانی
 میں ہے کہ جب ہندوئی غلبیوں نے بنی نقب اور بکریوں بنی بکر میں چل کرادی تو اس خوف سے کہ بکر
 پر شرارت کریں فریقین کے مفرز لوگ بطور قید پوچھ اپنی پاس رکھ لیں ایک دفعہ نعمان بن منذر نے کو
 ضروری امر کی لئے بنی نقب میں سے چند اشخاص بنی بکر کی طرف بھیجی استی میں بنی بکر النبی خدمت اور
 بذات سے پیش آئی اتفاقاً جب وہ النبی علیحدہ ہوئی تو راستہ ہو کر کہیں اور جا پہنچے گئی اور ایسی شان
 جنگل میں پونجی کے باعث جہاں آب و اندیس ہو سکتا تھا ہو کر پانی پانی کر گئے۔ بنی نقب نے ان کے
 بنی بکر سے ملنے اور ظاہر کیا کہ یہ سب معا لہ۔ بنی بکر کے دھوکے سے ہوئے شاعر کی قوم نے جو یہ
 کہ قد سقینام اذ ورد وادخلناہم علی الطریق اذ خرجوا فہل علینا اذ حار الفقم وصد یعنی اسے
 میں جہاں جہاں اٹھا ہوا لوگوں کے پاس سے گزر رہا تھا وہاں ہم اڑتے رہے کہہ ہو ناہم
 اٹکا قصور ہے ہمارا انہیں اور یہ شعر بھی اس امر کی تصدیق میں ہے کہ انہوں نے ہمیں دھوکہ نہیں دیا
 یعنی بنی بکر نے بلکہ دوسری میں انہیں بخت کیا اور وہ چڑھنے پر تھے کہ وہیں کیاب لازم لگانا

سحر ہے یا جانی اور دونا تھی ہے

الاعراب غرورا لم یغدوا کا مفعول مطلق ہے۔

۴۷ | اَیُّهَا السَّاطِقُ الْمُرْتَشِقُ عَا | عَمْدُ عَمْرٍو فَهَلْ لَكَ لَنَا نَهَاءُ

اللغاتا طاق یہاں مبالغہ کی لیے مستعمل ہے قرعش بمعنیہ اسم فاعل ترعیش مصدر جھجکا کرنا اور
باتین نیانا فی الصبح کا قرعش کلام زخرفہ و زور و قندہ لاریتہ عادل قد اولد بالوقتین اور صراحتاً
المعنیہ او بکو اسی بہا کرت سی جو عمر وین بن ابی اسحاق کی خدمت میں پہنچا یا تین سنا ہے کیا
اس سے رکنا بھی ہے یا کیا اسکی جد بھی ہے یہ خطاب عمر وین کلمہ کثوم کی طرف ہے
الاعراب ہل یہاں تنہی کے لیے ہوا اور ذالما کا اشارہ ترعیش اور لحن ہے جو مطلق اور قرعش
سے مفہوم ہے اور ضمیر کے بجائے یہاں اسم اشارہ مستعمل ہے۔ کما ذکرنا۔

۴۸ | مَنْ لَنَا عَمْدٌ مِنْ الْحَبْرِ اِیَّاهُ | تَلَّثُّفٌ فِیْ كَلِمَاتِ الْقَضَاءِ

اللغاتا من موصول ہے ابیات جمع آیۃ مفرد اصل میں اویۃ تھا کیونکہ سب کو یکے نزدیک عین کلمہ اور
اور لام کلمہ کا یا ہی ہونا دو ٹوک یا ہی ہونیسی زیادہ ہے جیسی شوقیت جو حدیث سی زیادہ تریشے
ویل و علامت قضاء یا ب ضرب کا مصدر ہے فیصلہ کرنا۔ کامیاب ہونا۔
المعنیہ جیکے پاس تین اچھی دلیل ملتی ہیں جن میں ہر ایک میں بہا کرتی فیصلہ یا ہماری کامیابی ہے
الاعراب من یا عمر کا بدل ہے یا بتدا مضاف سے خبر واقع ہے۔

۴۹ | اَیُّهُ شَارِقُ الشَّقِیْقَةِ اِذْ جَاؤَا | جَمِیْعًا لِكُلِّ حِیْ لَوَاءٍ

اللغاتا شارق مشرقی جانب آفتاب چمکتی والا شقیقہ حقیقہ کی وزن پر عباد بن زید بن عمر بن
ذہل بن شیبان لڑکی کا نام ہے جو اسد بن ہام بن مرہ بن ذہل بن شیبان کے بیٹوں میں سے
عبد اللہ عمر کی ماں ہے بنی شیبان کے ایک شاخ اسی سمجھنا چاہیے یہ قبیلہ بغایت زور اور اور
سرکش تھا۔ ابو محمد عراقی اسکی تعریف میں فرماتی ہیں کہ ہم مردہ لیس باتوں علی شہ الا افسدہ
نیز دو پہاڑوں کے مابین فاصلہ کو بھی کہتے ہیں اور چھینہ کی وزن پر ایک کانوسے آغانی میں ہے کہ ان
آیات سی ان سب لڑائیوں کی طرف اشارہ ہے چھین کے کرے مندر کی حمایت کے پہلی لڑائی کا بیان جو یہودیوں
کہتے تھے اس شعر میں ہے اور شقیقہ قیس بن حدیر کی سپہ سالاری میں بہت سی بیٹیوں کو ساتھ لے کر
میں ہند کی اوٹھوں کو لے کر شہنشاہ کے پاس پہنچے تھے اور شیبان کے لڑے اور انہیں نہایت دولت کیا
المعنیہ ایک انیس ہے ہمارا گواہ قبیلہ شقیقہ کی لڑائی کا وہ ہے یا قبیلہ شقیقہ میں چمکتا جنگ یا آزمائش ہے
وہ اکٹھی ہو کر آئی اور بادشاہ کی اوٹھوں کے غارت کا بار دہ کیا اور حال یہ تھا کہ ہر ایک قوم کے ایک ایک جنگجو

الاعراب شارق الشقیقۃ یا مغرب بنوع نافض ہے یا آیتہ سی ہل ہے

۱۰۰ سورۃ قیس مستلیمین بکیش | شذر ظی کا کہ عبلہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ذکر استقام مصدر بہتیار ہینا ومنہ الحدیث یستلیم للقتال ای یلین
اللافتہ کیش سردار قبال ہو کیش القوم ای سید ہم قرطی بروزن عربی مینی آدمی کو کہتے ہیں
ایسے کہ میں قرط بہت ہوتا ہی عبلہ سید بہتر کو کہتے ہیں

اللہ قیس بن معدیکرب کی گرزہ مینی ہوتی ایسے مینی سردار کے ہمراہ جو دشمنی اور زکیت میں سید بہتر
تہا بیان مینی سردار سے مراد ہی قیس ہے جو علی سبیل التجربہ بیان مذکور ہے۔
الاعراب سورۃ قیس کا مفعول قیس ہے۔

۱۰۱ وصتیبت من العواتک لکنہا | الامبیصہ دعو

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ذکر استقام مصدر بہتیار ہینا ومنہ الحدیث یستلیم للقتال ای یلین
۱۰۱ صلیبت بروزن شریف گروہ حدیث میں ہے قاموا صلیبت جماعتین عواتک جمع عاتکہ مفرد
۱۰۱ میں اس عورت کو کہتے ہیں جو خوشبو کی کثرت لگائی اور جو کہ بہ کام شریف عورتیں ہے کیا کرتی ہیں
عورت کو عاتکہ کہنے لگ گئی ومنہ الحدیث انا ابن العواتک من سلیم عاتک سی ماخوذ ہے جسکی معنی خوشبو
لگنے کے ہیں بولنے میں عاتک بہ الطیل کے لائق مبیصہ بصبغہ اسم فاعل ایضاً من مصدر رسید ہونا۔
دعوا تو یعنی ہو تو کچھ یعنی ایسا لشکر جو انجام نہ سوچی اور فی الواقع ایسی ہے جہار اور بہادر ہو
جیسے سعد بن ثابت کہتا ہے فان تمدوا بالعدو دائر فائما تراث کریم لایبالی العواقب یا رسول اللہ
لینے کی ہیں جیسی عسکر جہار وغیرہ سی التبت میں ہلا و کالفظ کثرت پر وال ہوگا

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ذکر استقام مصدر بہتیار ہینا ومنہ الحدیث یستلیم للقتال ای یلین
۱۰۱ الاعراب صلیبت کیش برعوضہ ہوئی ہے کسور ای مستلیمین بکیش وصتیبت من العواتک بیان ہے
صتیبت ہی اسبیل التجربہ وہی مراد ہے مستلیمین کے فاعل ہے ہی اور جملہ آیتہا اہم صتیبت کا وصف ہے

۱۰۲ فرددناہم بطعن کما یختر | من حنوبۃ المزالسا

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ذکر استقام مصدر بہتیار ہینا ومنہ الحدیث یستلیم للقتال ای یلین
۱۰۲ حنوب علی صلی اللہ علیہ وسلم بربیعہ شقوب لاذن حزم کے معنی میں ہے مراد جمع مرادہ مفرد قیاس تلہیز
کسرہ کہیں کہ لکھ کا صیغہ ہے مگر مشہور بالفتح ہی ہے۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ذکر استقام مصدر بہتیار ہینا ومنہ الحدیث یستلیم للقتال ای یلین
۱۰۲ الاعراب کما یختر فعل معذوف کی متعلق ہے جیسر بہ وال ہے ای یختر منہ الدم کما یختر واما قد نا

ذلك لقول من هو مخفي من الاسفار الكبار ينبغي ان يكون الحد وقت من لفظ المذکورهما امكان

۵۳۵ | وَحَمَلْنَا هُمْ عَلَىٰ خِزْمٍ ثَمَلَانٍ | شِلَالًا وَدُمِي الْأَشْيَاءُ

اللفظ حمل بعد علیٰ بحجور علیٰ پر بر گھنٹہ کرنا خزم زوزنی نے اس لفظ کو حار مہملہ اور زار مجرہ سی روایت کیا
وہ زمین جو بہ نسبت حزن کے زیادہ سخت ہو لید کہتا ہے۔ وہ کان طعن النجی لما اشرفت + فی الال
وارتفعت بہت عزوم + اور خرم خارجہ اور رار مہملہ سی ہی ہو سکتا ہے جسکے معنی پہاڑ کی چوٹی کے پر
ثملان ایک پہاڑ کا نام ہے بسبب ثلث اور زیادتی الف تون کے غیر منصرف، شلال شیان کے کسرہ ہے
یعنی تفرق و پر گندہ فی الصحا الشلال الفقم المتفرقون قال الشاعر اما والله حجت قریش قطیف
+ شلالا و مولیٰ کل باق و هالك + دمی بصیغہ ماضی مجہول تہذیبہ مصدر خون آلودہ کرنا اشیاء
جمع تار مفرد ٹانگہ میں ایک رگ ہی جسکی حد مدہ پونجی سے انسان نگہا ہوا جاتا ہے۔

المعنی اور انہیں ہمیں کوہ ثملان چوٹی پر پناہ لینے پر مجبور کیا وراشا بیکہ وہ متفرق اور پر گندہ تھے
اور انکی ٹانگوں کی رگیں خون آلودہ تھیں۔

الاعراب شلالہ حملنا کی فیہ مفعول سے حال واقع ہے اولاء اشیاء پر الف لام مضاف ایکے عوض ہے ای اشیاء

۵۳۶ | وَفَعَلْنَا بِهِمْ كَمَا عَلِمَ اللَّهُ | وَمَا إِنْ لِّلْحَافِثِينَ وَهَاءُ

اللفظ فعلنا بصیغہ جمع متکلم فعل مصدر بصلہ باو بری طرح سی پیش آنا حدیث میں ہے اللهم افعل بهذا
الشیئہ یدعو علیہ حاش مقتول بیوقوف۔ مگر اہ خواہ خواہ اپنی آپ کو ہلاکت میں ڈالنی والا دعاء
جمع دم مفرد خون۔ خونہا۔

المعنی اور ہم نے اسے بری طرح پیش آئے جیسے کہ خدا جانتا ہی اور بیوقوفوں یا گمراہوں کی بی چوہ نہ اپنی آپ
کو تباہی میں ڈالنی ہیں خونہا میں نہیں ہیں یاد وراشا بیکہ انکے مقتولوں کا قصاص نہیں لیا گیا تھا۔
الاعراب جملہ ومان آہ یا مستقل ہے یا ہم سے حال واقع ہے۔

۵۳۷ | وَجَبَّهْنَاهُمْ بِطُغْيَانٍ كَمَا تَشْتَرُونَ | فِي جَمْعَةِ الطَّوِيِّ الدِّلَالَةِ

اللفظ جبنہا بصیغہ جمع متکلم جعبہ مصدر باب منع منع سختی سے پیش آنا واصلہ من اصابتہ الجعبۃ
من جعبۃ اصابتہ جعبۃ تہذیبہ واعدہ فائزہ مضارع مجہول تہذیبہ مصدر باب ضرب ڈول کنوین
میں اس غرض سی بلانا کہ خوب بہرہ جاتہ کنوین کے وہ جگہ حسین نے بہت ہو حجام جمع طوی ووزن
وہ کنوین جو تہذیبہ اور ایٹھون کے خوب درست کیا گیا ہو اطواء جمع بدر کی حدیث میں ہے فقد فو
فی طوی من اطواء بدایہ و مطوینہ من ابارھا۔

جیسے کہ کہن میں ڈول ہلائے جاتے ہیں۔

الاسم الذي كان يحمله شريك بطرح مقدس متعلق في اي جهنهم يطعن بنهز به الرماح في مضائقها

وَلَهُ قَارِسَةٌ خَضْرَاءُ

التمنا ہے کہ ہم اس خط نامہ سے مراد حجب بن عمار ثابن عمر گندھیؒ جو امر القیس شاعر کا باپ تھا یہ شخص
افغانی ہیں اور یہ شخص ایک دفعہ بہت سا لشکر لیکر اور اسامہ بن منذر پر چڑھ آیا۔ اپنی بکری کے کمال
منجھ سے مقابلہ کیا اور اسی میں یگانیا اور اسکا لشکر قتل کر دیا فارسیچہ پارسی زرہ قال الشاعر
سہ سزارتم فی الفارس السرد یا پارسی لشکر خضر یعنی سیاہ یقال کتیمہ خضر یعنی عیون ہا سود
الحدید یا جو پارسی ہوں قطعاً اباد اللہ خضر ہم ای معظم ہم وسود ہم۔

لطفی میرحاج بن جارش کندی یعنی ام قطام بیت سلمه کا بیٹا۔ ایک لکھ سیاہ پارسی زرہ تھی جس کا بیماری نشانک یا تیاروں کی باعث کالی گھٹا معلوم ہوتا تھا۔

الانتم اب تجزأتم برعطوفه منونی کے لئے ہر فریضہ ہے۔

وَرَبُّكَ إِنَّكَ أَنتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

الاشقا اسدا بختیئرین شیر زکر کوٹ میں برابر متصل ہے اسد و اسد پر وزن فعل جمع اور کبھی اسوت بھی
میں تاو ثانیہ بھی لاحق کر دیتے ہیں و ددہ کلانی رنگ عروس فعل کلمہ وزن پر وہ شیر جیکے طفلی
کچھ اسٹ ہی سنا ہی دی یعنی ایچ طرح سی چٹنے کی آواز معلوم نہیں ہے ناخو و جیکے معنی آہٹکے ہر
قال الله تعالیٰ انتم الامم سارو برائتی تفریت میں کہتا ہے عیشید ق الاسد الهموسا و
والا قہسین الفیل والحمام سار تفریت بعینہ واحد کوٹ فائے تشبیر مصدر دامن چھینا غیلو
غبارنا کہ فرا اس سے وہ خط کا حال ہے میں میری اور بارش کے نہونی سے بہت گرد اور غبار لٹے
و سار الحی اسٹ بختیئرین سار الامم و المومث الاسمر فان الحی ابدایکوٹ السنین المجدیة
المعرة اقامہ نام۔ خطہ المطا و اوضام۔ عدم السات۔

الاجتهاد في بيان كلابي رنگ مسته استه جانی والا شیعہ اور حبی سخت خط والہ اس لہا کہ اور تو خود
الکلا عرب سد بتد امز وک خبر وقع ہے ای هو اسد اور فہا النقاء سکا وصفت اور ان یہا
بستی اوسے قال الکوفیون وقد یكون یعنی اذ اور ربیع کی متعلق ہے لا فادہ معنی المشتق
مقیض نعر وقت تشہیر الضیاء کتعلق قوله من ام الحکم یرث بدایک -

٥٨ وَفَكَذَّبْنَا كُلَّ افْرِيقٍ الْتَمَسْنَاهُ
بَعْدَ مَا طَالَ حَبْسُهُ فِي الْعَنَاءِ

اللقائاً فلكننا بصيۃ جمع متكلم كنى مصدر باب نصر ضمير چہڑا تا بقا ل فلكنك الروض اخلصه قل لرجل
رجل جو گلے میں ڈالی جائی اغلال جمع امر القیس مندر کی بیٹی کا نام ہے جسی ارالسا بری کہتے ہو قبیلہ
عساکر اندر اسکے باپ کے قتل کرنے کی بعد گرفتار کر لیا تھا - بیٹی بکریے شام کی بعض قصبات پر حملہ کر کے
اسی چڑا لیا بلکہ شاہ عساکر کے بیٹی میون کو بھی گرفتار کر لیا تھا عتاء اصل مصدر بمعنی منتقم و بڑھ
امنے اور امر القیس کے گلی سے بغیر اتار ہے اور اسی چڑا باندھ سکے کہ وہ مدت تک قید رہا اور بڑھ بہشت
الاعواف بعد ما طال من امصدر رہے اور یہ ظرف فلکنا کے متعلق ہے

وَمَعَ الْجَوْنِ جَوْنُ الْبَنِي أَوْسٍ عَنْهُ كَأَنَّهُ قَوَاءُ

اللہ تعالیٰ سے مراد بیان معاویہ بن حمر کل المرار ہے جو کالی رنگت کی گئے اس نام سے نامزد ہو
 و رقیس بن معدیکرب کا چچا زاد بھائی تھا آل کا لفظ بیان زائد ہے جیسے حرث بن ابرص کے
 اس شعر میں ہے اما تدرین یا بئذ الازید - امین بما اجن الیوم صد کہ غنود یا عناد سی باقر
 کا صیغہ ہے یا وہ بادل جو بہت برسنے والا ہو اور لشکر کو بادل سے تشبیہ دی ویا کرتے ہیں جیسے
 ہما بئنا انتا اسرہادما د فواء کی معنی زور زنی نے پہاڑ کے کیے ہیں اور بہت شاخون والی درخت
 کو کہتے ہیں حدیث میں ہے ابشیر فواء ای العلیہ المظلیۃ الکثیرۃ الاعضان اور عقاب کو بھی کہتے
 ہیں کہ نوکرا کے جو رخ ٹہریں موتے ہے

ملنے اور بنی اوس کے جون کے ساتھ ایک سخت عناد رکھنے والا لشکر یا بہت برستے والا بدل تھا لہذا اکثر
نویابت شاخون والاد درخت یا عیاض و فصا ٹوٹ پڑنے کے عقابہ تھا۔

لا عراب و دوسرا جو بچہ جو کہ بدلے میں کسی کو نہ پائے کہ اس قول میں وحید ابا کا کہانہ ایلہ کے ہستی میں نہیں

٤٢ مَا جَرَعْنَا حَتَّىٰ الْخِجَابَةِ وَإِنْ
وَلَوْ أَنشَاءَ لَوْلَا وَإِنْ كَلَّمْنَا الْقَبِيلَ

اللہ تعالیٰ عجاظہ غبار و گواہی ہے تم نے نہ کر غائب اشیاء معلوم تو یہ مصدر پیشہ ہوتا ہے
 نائب باب بفعل اصل متعلق ہوا ایک نائب کا عدہ محذوف ہے متعلق مصدر پیشہ کا متعلق المنیۃ فی
 ماہم ای تلمب و تضطرم من لظی من اسماء النازضہ یروزن کنایہ آگ
 لہیعے جب جون اور اس کی سہیلی تیر تیر کر گئے اور جب رائی کے آگ خوب بھڑکی تو ہم اس سے بھاگ کر نیچے فرخت ہر جا کر گئے
 لا عراب اذ ولوا اجزنا سے طرف واقع ہے جیسے جہ اذ متعلق

وَأَقْدَمَ نَالِي كِبَ غَسَّانٍ بِالْمُنِيرِ كَرَاهِيَةً لَّارْتِكَالِ الدَّخَانِ

اللّٰهُ اَتَا بَعْضَهُمْ نَكْمًا - افادہ مصدر قتل کے برلی قاتل کو مارنا تو لے ہیں اقدت الفاعل باہتیل
ای قتلہ یہ عثمان یا اھل ان کے معنی ضعیف یا فعال مجھے جیت چالاک قتل میں ایک چشمہ تباہان بار دیوں
فی ویر کیا تباہت حجارت یہی نام افکار کیا بنو جفتہ ہی انہیں سے ہیں اور بعض کا یہ خیال ہے کہ پکڑی
اسی نام سی ہو موم ہی لا کمال بعیۃ مضاع جھول غائب موت کتل مصدر باب ضرب مایا اور خون
مایا کنایہ ہے بدل لینے سے ویسے کی تھی۔

المعنی اور مجھے مندر کے بدلے عثمان بنو شاہ کو میرا قتل کیا جبکہ خون مایا جاتے نہیں تھے
الاعراب دب عثمان ضمیر غائب جو اقدانہ میں واقع ہے بدل کل ہے قال الحاج علیہ غفرلہ
ولا یبدل ظاہر من مضمر بدل الکل الامن الغائب مخضرتہ زید۔

۴۴ | وَ اَتَيْنَاهُمْ بَشْرَةً اَسْلَافَ | | کِرَامٍ اَسْلَافَهُمْ اَسْلَافٌ

اللّٰهُ اَتَا اَصْلَاحَ جمع ملک مفرد بادشاہ حاکم اسلاب جمع تہیب مفرد ویر وزن سبب مقتول کا سارا اسلاب ویر
بتیار کپڑی اور کپڑے ہی داخل ہاں اسلاب جمع عالی مفرد گران قیمت۔

المعنی اور نوغز حاکم قصاص میں انہیں ملے جبکہ بتیار اور کپڑی قیمتی اور گران قیمت آفانی میں ہے کہ ان نو
حاکم کو حج اکل المرار کے آدمی مراد ہیں اصل قصہ یہ ہے کہ ایک دفعہ مندر بنی بکر کو حجر کے مقابلہ میں بجا
سخت لڑائی کے بعد حجر اور اسکے کنبہ کے اور آدمی بنی بکر کے قید میں آ گئے اور بادشاہ کی حکم سے ایک کنبہ
بن جو عبد بن جفر الاملاک کی نام سے مشہور ہوئے یکے بعد دیگرے فرج ہوئے۔

الاعراب جملہ اسمیہ اسلابہم غلاء املاک کا وصف ہے جیسے کرام

۴۵ | وَ کَانَ عَمْرُو بْنُ اِمَامٍ اَرَايَسَ | | مَرَّ قَرِيبَ لَمَّا اَتَا اَلْحَبَابَ

اللّٰهُ اَحْبَابَ کتاب کے وزن پر معنی عطیہ و بخشش ہے فعل مجھے مفعول ہے جیسی کتاب بھی مکتوب و کتاب
لبوس۔ بیان کنایہ ہر سے ہے۔

المعنی اور عتق قریب ہستی عمر بن ایاس کو جابجا بتیار ایاس مراد یا کسی کنبہ سے مراد یہ ہے کہ شخص ان کے
عورتوں کے اولاد سی ہو معنی والا اسکی ماوسی اور مہر سی اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ بادشاہ سی جو ہمار
قرابت ہو وہ ایسی نہیں جس سے فخر نہ ہو اور ناجائز طور پر ہو مثلاً جبر یا قید وغیرہ ہی بلکہ ہمارے
سے نکاح ہو اور مہر عین بیا ان فرض ہم بادشاہ کے ماموں ہیں۔

۴۶ | مِثْلَهَا حُجْرٌ التَّصَيُّتِ لِلْقَوْمِ | | فَلَاكٌ مِنْ دُونِهَا اَسْلَافٌ

اللّٰهُ اَبْصَحَ ایک ایسا کنبہ جس سے اعلیٰ درجہ کی خیر خواہی مراد لیتے ہیں مفرج سی ماخوذ و جابجا

خلوص اور سچی موافقت کے من بعد لام مستعمل ہے حدیث میں ہے الذین یحییونہ اللہ ورسولہ وکتابہ
قال بعض الافاضل ہی کلمۃ یعبیہا عن جملۃ ارادۃ الخیر لکنہم لہ قلالۃ مفرد فلا یم
افلا جمع الجمع وہ جنگل حسین پائے نہو۔

المعنی ای قرابت اپنی کو کو کے خیر خواہی ظاہر کرتی ہو اور یہ یکایک وسیع ہے جسکے پاس جنگل میں انجمن بہ وسیع
الاعراب مثلاً کی ضمیر ثلاث کی طرف راجع ہو جو ولد ناسی مہم ہے صیر اعدا لوالہا قریب للفقہ میں اور قلات
مع ابی وصف من دہا افلا کی بناء محذوف خبر واقع ہوا ہی فلاتہ دہا افلا اور کل جہتہا کی ضمیر حال تمام

۴۵ | فَأَتَوْكَوَالْطَّيْفُ وَالْتَعْدَا وَرَامَا | تَتَعَا شَوَا فِي الْمَتَعَا شَى الْكَا

اللقاطح حکم کرنا باب ضرر سے مصدر ہے ویکون ان کی کوئی التلطف بالقیوم کما شئ اندھا ہو جانا امتنا
میں ان شرطیہ اور ازادہ ہی مرکب ہے فون ہم سے بدل کریم میں مدغم ہوا۔
المعنی سو تکبر اور اندھا بن چوڑ دوا دار اگر تم اندھے ہوگی تو اندھا بن میں بیماری ہے۔
الاعراب واما تتعاشوا شرط ہے جملہ اسمیہ فی التعاشی الداء جزاء ہے

۴۶ | وَاعْلَمُوا أَنَّنَا وَلَآئِكَ فِی شَنَا | اَشْتَرَطْنَا یَوْمَ اِشْتَرَطْنَا سَقَا

اللقاطح اعلموا البینہ جمع مذکر حاضر ان کے یہ کہ قول کا مفرد یعنی مقول
کی تاویل میں ہے جیسی آیہ واعلموا ان اللہ شدید العقاب میں یوم بیان مطلق وقت کے معنی میں ہے
سواء فعل کے وزن پر یعنی برابر کے ہے واحد تنہیہ جمع پر برابر اطلاق پاتا ہے اور کہنی تنہیہ کے
موقع پر سوا وان یا سوار ان اور جمع کجالت میں اسوار یا سواستہ بھی کہہ سکتے ہیں۔
المعنی اور یقین کر لو کہ ہم تم ان شرطوں میں برابر ہیں جو قسم کے وقت ہستی پھر ایمن اس شعری
اس عہد نامہ کی طرف اشارہ ہے جسکی تصریح آئندہ شعر میں کرتا ہے۔
الاعراب فیما اشترطنا اصل میں فیما اشترطنا علیہما صلہ کا محذوف ہے اور یوم مختلفہ کی طرح سوا کی مشق

۴۷ | وَادْكُرُوا مَعْدَا ذِي الْحِجَا وَ مَا قَلَمَ | فِیْهِ الْعَهْدُ وَ اَلْكَفَا

اللقاطح حاکمی کسرہ اور لام کے سکون سے معنی عہد اور پیمانہ ہے وقال الفیث وبنیما حلقہ و حلقہ
بالکسر عہد ذوالحجازہ کا کی پاس ایک مشہور طبقہ ہے جہاں ایام جاہلیت میں بازار لگا کر لیا جاتا تھا
بن ہام السامری و ان بنی تغلب اور بنی بکر میں حلقین لیکر باہم صلہ کر لئی تھی مضمون اس عہد نامہ کی یہاں
کہ ہر ایک ملتوں کے دیش قاتل کے نہ معلوم ہوئی تھی وقت اس عہد پر بیٹھنے کے جو اسکے پڑوس میں ہو
اور اگر وہ مخلوق کے وسط میں وہ قاتل یا باجاء و قاتل کر دیت لی جاسکتے یعنی جو کہ مقتول کے قاتل کو

(حلقہ)

قریب پایا جائیگا وہی ذمہ دار نہیں آیا جائیگا اس جہد کی درستی کے لیے حسبِ اہمیت و اہمیت دونوں
قبیلوں میں اسی اسی تو جو ان بطور پرین کے لیے گئے اور قسم کے بچنگ کے لیے دو دو کنبوں کے معززین کو
کہ میں بھی گیا اور اپنی طرف سے بادشاہ نے بھی تم کو ایک سردار علاق نامی ہے ساتھ میں کیا چنانچہ
حارث اشعار ذیل میں اس کی طرف خطاب کر کے کہتا ہے یہ تھا اس عیت علیہ الصدیق + کعبہ ابن ماریہ
الاقصم + وقیس نزار بن العرق + وقلیب من شہرہ الاعظم + وبنیہ شراحیل ف وائل +
مکان الذریام من الاجم + فاصلہ ما افسد وابتہم + کذ لک فعل الفی الا کم + ابن ماریہ ووقیب
شراحیل بن حمام بن مرہ وکان علی واصلہ لبنی تغلب مدت تک صلح رہی بعد کا ان میں شہنشاہ کیا
جس کا اشارہ ہے شعر نمبر ۲۴ میں کیا ہے۔

المصنی ذی الجہاد کے عہد کو یاد کرو اور جو عہد اور ضامن امین کے گئے تھے
الاشہاد ما تدم فیہ العہود و الکفلاء عہد معطوف اور عہد کی طرح یاد کرو کا مفعول ہے

۶۸ | حَدَّ الْجَاهِدِ وَالْمَكْفَلِ وَهَلْ | يَنْقُصُ مَا فِي الْمَهَارِقِ الْاَهْوَاُ

اللقاحہ باب نصری مصدر کا ظلم کرنا اصل ہے اس کے جہنمی اور میل کر نیکی یعنی حق سی افراط کرنا تھا
جمع مہرق فارسی ہے ہر کردہ کا مغرب عرب میں دستور تھا کہ کپڑے کو خوب باد لگا کر صاف کر کے
عہد نامی و عہد نامی پر لپکتے اھوا جمع ہوی مفرد فسانے خواہش۔

المصنی جو فریقہ کا ظلم اور تعدی ہی اس کے لیے باندھی گئی اور کیا جو کچھ عہد نامی ہے اسی نفسانی خواہش کی
اک شعر اب حد البیہ حد الموت کی طرح مفعول ہے اور حلف کے متعلق ہے یعنی ذی الحجاز کا عہد جو ہر
ظلم و تعدی فریقین باندھا گیا تھا اور ذکر و اک مفعول ہے یہ ہو سکتا ہے یعنی تعدی اور ظلم سی بخیر کی یاد

۶۹ | عَدَّ نَايَا طَلَاوْ طَلَاكَا يَنْقُصُ | عَنْ حَجْرَةِ الرَّبِّ بَيْضُ الْكَلْبَاءِ

اللقاحہ باب نصری مال مصدر کی بری طرح سی پیش آنا قیر مصدر سے معنی پیش آئے لقمہ
بصینہ واحد مؤنث خائبہ جھول قمر مصدر غمیرہ فرغ کا فرج کرنا اور غمیرہ اس قربانی کو کہتے ہیں
جو نادر حبیب بن عبد کسی طلب براری کی اپنی تون کے لیے کرتی صحاح میں ہے کہ یہی بیہوشی ہزار
جاتی تھی کہ اگر میری مراد برائی تو میں ایک بکری یا بھیڑ کی نام فرج کرو گا جب وہ حاجت پور
ہو جاتی تو وہ تدر دینی سی جی جراتا اور بجائی بکری کے ہرن کے ذبح پر کفایت کی چٹائی حارث
بن ملزہ کا اشارہ ہے ہرن کی طرف و انتہی جہد کا رہا اور عجم سی غرقہ کی وزن پر معنی ہے
خانہ کی ہر جہر سی اخذ ہے جس کے معنی روک دینی کے ہیں چونکہ بکریوں کے روک لینی بتایا گیا ہے اس جہر

یہاں تک کہ

کہتے ہیں دین فیصل کے وزن پر یعنی بروین کے قتل النافی مثل النافی بین الرضیعین کتابچہ فی ہر وزن
المعنی تم ہماری مقابلہ میں طرح میں آئے ہو اور تعدی سی فرض کرتے ہو اور خواہ مخواہ دوسرے
قصور میرے لگا کر قتل کرنا چاہتی ہو جیسے بروین کے بربری نانکے عوض میں زخم کینے جاتے ہیں
الاعراب عندنا باطل فل محذوف کا مفعول مطلق ہے ای قصون عندنا باطل جیسے ظلماتی ظلماتی ظلمات

۴۰ | اَعْلَيْتَنَا جَنَاحُ كُنْدَةٍ اَنْ يَغْتَنِمَ | غَارِ فِيهِمْ وَمِثْلُ الْجَزَاءِ

اللقا کندہ ثورین غیر کا لقب ہے چونکہ اسنی باپے ناٹھری کی تھی لہذا اسکا نام کندہ پڑ گیا تھا۔
یہاں قبیلہ یعنی بنی کندہ مراد ہے اصمعی فرماتی ہیں کہ کندہ فی بادشاہ کی خراج دینی میں کوتاہی
جسیر بنی تغلب کو اسنی خلیج وصول کرنے کے لیے بھیجا کیے سب مقتول ہو گئی اور اسکی کچھ بہن
پرواہ نہ گئی یہاں تک کہ بادشاہ فی انکا قصاص ہے نہ لیا اس شخص میں انہیں ہنا دیا اور بعض کا
بہن چال ہے کہ کندہ بنی تغلب پر بڑبڑائی کی تھی اور انکا مال اسباب لوٹنے کے بعد انہیں قتل کیے گیا تھا۔
مگر ان بے غیر تو نے نہ ذبوحی حرکت ہی نہ کی اور چپکے ہو رہے

المعنی کیا بنی کندہ کا گناہ ہم پر لازم آتا ہے۔ انکا غازی لوٹے اور ہم سے بدلہ ہو۔
الاعراب جملہ ان یغتم آ مصدر کی تاویل ہو کر کندہ سے بدلہ اٹھال واقع ہے یا جناح کا بدلہ ہے

۴۱ | اَمْرٌ عَلَيْنَا جَدْرٌ اِيَادُ كَمَا نَيْطُ | رِيحٌ فِي الْمَحْطِلِ الْاَعْيَاءُ

اللقا جدی قتل کی وزن پر یعنی گناہ اور جیاتی کے لیے ملیمہ الانسان من ذنب ونبلة
ایا دین نزار بن معد ایک تیلہنا جو عراق میں مارا تھا اور بنی تغلب کے اونٹ اس سے ٹوٹ گئے
نیتھ یعنی نہانی بھول بروین قتل تو ط مصدر باب نصر فقیر مطلق کرنا۔ اور ان کرنا۔ اور لو کرنا
نیتھ یعنی وسط اور سچ کی ہے اتراو جمع شکل بصیغہ اسم مفعول تحیل مصدر لاوٹا۔ لاوٹا وٹ
استواء جمع عرب بروین حل مفرد بوجہ۔

المعنی کیا میرے ایاو کا گناہ ہے جسی ٹیم ایسی دتی ہو جیسے لاوٹا اونٹ کی پرہ پر پوچھ کر چلا
میں یعنی جیسے کسی اور کا بوجہ اونٹ کی مرضی کے خلاف اس پر لاوٹتی ہیں ویسی ہی تم ہی جا کر
خواہ مخواہ کسی اور کا گناہ لگا دیتے ہو اور یہ سچ اس شخص سے متاثر ہے کہ وقت و حیثیت کی انکا
الاعراب کما نیتھ فعل متکسر کما متعاضد جیسیر و لاوت کرنا ہی نظم و علیت کا نیتھ ظرف المحل الاعیاء

۴۲ | اَلَيْسَ مِنَّا الْمُصْرُؤُونَ وَلَا قَيْسٌ | وَلَا حَيْثُ تَدَالَى وَلَا الْحَكَمَةُ

اللقا مصروئون اسم تفریب مصدر بڑبڑ کا نافی الصحاح التفریب بین القوم الامراء

علاقہ نقیب کی تاریخ

لہواری مارنا قیس ہو کر اور معلوم ہے جسکا ذکر مئی شہر نمبر ۱۶ میں کیا جندل اور خداداد و نو نام میں
 المعنی قتل کر نیوالی یا قتلہ خداداد و نو نام میں سے نہیں ہے دھبی کہ تم خیال کر رہے ہو اور تہ
 قیس اور نہ جندل اور نہ خداداد اور نہ خداداد کے باعث ہو کر یعنی جب یہ لوگ ہم میں سے نہیں تھے
 بلکہ تمہارے طرفدار تھے تو یہ کیا وجہ ہے کہ اب تم ہمیں اسی طرح تو ہوا اور اور کج گناہ ہمارے ذمہ لگا کر
 الاعراب مہربان ہم اپنی معصوف قیس جندل خداداد کے لیس کا اسم ہے متاع اپنی متعلق کے مہر مقدم

۳۷۷ امر جتنا یا ابی عتیق فمیں یعدا

اللقا جتنا یا جم بنیہ فرد یعنی گناہ تہی عتیق کوئی قبیلہ ہو گا جسکی بنی نقب کو کسی قسم کے تکلیف
 پہنچائی ہو گی عند عہد کا توڑنا بڑا بڑا وزن جہاں بری واحد تثنیہ مذکر مؤنث جمع میں مساوی
 قال بعض لا فاصل تحت قوله انا ملک بڑا لیستی فیہ الواحد وعیزہ باکی کسر یہی بن سکتا ہے
 ظراف کی وزن بری اسات میں بری کی جمع ہو گا اور شجاع کے وزن پر یہ لیا ہے

المعنی کیا بنی عتیق کے گناہ ہمیں بن رہیں سو ہم قسمے اگر تم عہد شکنی کر و گی بری میں یا چونکہ تمہارے
 عہد شکنی کی حالت میں ہمیں کوئی نہیں ہو جہ سکتا کیونکہ تمہارے ساتھ ہمارے تعلقات مربوط نہیں ہیں
 ہی اگر عتیق نے کوئی تم سے بری طرح معاملہ کیا تو ہم سے اس گناہ کی نیچے نہیں سکتے اس حالت میں خانا
 جملہ مشافہ ہو گا اور اگر بنی عتیق مخالفین سے سمجھے جائیں اور انکی عہد شکنی پہ ثابت ہو جائے تو اس وقت
 میں یہ معنی یہ ہو سکتی ہیں کہ کیا ہم پر بنی عتیق کے گناہ پڑیں گے جبکہ انہوں نے بیوفائی کی نہیں بلکہ ہم
 تو تم سے اگر تم بیوفائی کرو بیزار ہیں۔

۳۷۸ و خساؤن میں تمسیر یا یذیر

اللقا قسیم ایک شہر قبیلہ ہے ماحوہ من تم الشی اذا اشتد و صلب قضاۃ من ابلید علی قتل کرنا یہاں
 المعنی اور ان کے ساتھ انکی بنی تم سے جتنے تہہ میں ایسی نیز تہہ جتنے پہل موت یا قتل تہہ یہاں
 اس قصہ کی طرف اشارہ جسکا ذکر افغانی جلد ۹ میں ہے کہ ایک دفعہ عمر جو قبیلہ بنی سعد سناہ میں تھا قلعہ
 کے ایک قبیلہ پر جو بنی قطن کہلاتا تھا چڑھ آیا اور اسکی ہمراہ بنی قبیلہ بنی تیم کے انکی سوار تہہ قبیلہ
 قلعیوں کا بنی زراح کہلاتا تھا اور بحرین کے قریب ایک قلعہ میں پر جو اس وقت نطاع کی اہم شہر تھا
 سکونت رکھتا تھا ان اسی سواروں کی زراح کی خوب خبر لی اور کئی ایک انھیں قتل کئے کسی نبی کا یہ کہ گیا۔
 الاعراب تماموں قتل ہوئے وہاں کے لئی مرفوع ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خساؤن میں اپنی قسیر
 فارسا اور دھشت ہا میں ہم دھام کی مہیا ہو۔ اور دوسرے شہر مہر ہو۔

علاقہ نقیب کی تاریخ

اللقضاء عمر بن مالک بن حمیر کا لقب ہے جو اصل میں معنی جیتنے کے ہے شجاعت کے یہی اس کا نام ہو گیا یا اس لیے کہ وہ اپنی قوم سے بہت دور چلا گیا تھا قال المحدث اولاً نقضاً عن قومہ انہ انقضوا من قبیلہ بنی ثعلبہ پر چڑھائی کر کے قبیلہ کندہ کی طرح اسی اچھی طرح سے لوٹا کہہ سکتا تھا مگر ان کے بغیر تو کچھ بھی تلافی کے اور کسی قسم کا بدلہ نہ لیا ان شاء جمہ ندی مفرد تری مراد اولو دگی وغیرہ۔
المعنی کیا بنی قضاعہ کا جرم ہمارا جرم ہے ہمیں بلکہ اچھے جرموں کا ہم پر کچھ بے نشان یا دینے والا
الاعراب دوسرا آئم کے معنوں میں ہے

۸۷ فَرَجًا وَاسْتَرْجِعُونَ فَلَمْ تَرْجِعْ لَهُمْ شَامَةً وَلَا ذَهْرًا

اللقضاء واپسے صاف واپس ہو سکتا ہے لیکن رجوع بضمیہ مضارع معلوم استرجاع مصدر لوٹانا۔
لم ترجع بضمیہ واحدہ مؤنث غائبہ مجہول ترجع متعدی سی ماخوذ سے معنی لوٹنا شامۃ کالی اوشتی
ذہر سپید رنگت والی اوشتی بولتے ہیں مالہ شامۃ ولا ذہر اوی فقیر معدم۔
المعنی ہر بنی ثعلب بنی قضاعہ سی اپنا مال وغیرہ واپس مانگنے لگے مگر کچھ فائدہ نہ ہوا اور کالی اسپید
والی کو سی اوشتی بھی انکی لیے واپس نہ گئے۔

الاعراب اگر فاعل یعنی سارے واپس آجائے تو اس حالت میں استرجع خبر ہے والا با و الی منہ فاعل سے حال واقم ہے

۸۹ لَمْ يَجِدُوا ابْنِي زُرَّاجٍ بِرَقًا ۚ تَطَاعَ لَفْظٌ عَلَيْهِمْ دُعَاءُ

اللقضاء بجاوا بصیغہ جمع مذکر غائب معلوم احوال مصدر اتارنا بنی زراح نطاع کی شرح گذر
جلی ہے برقاء وہ زمین جو بسبب ریتی اور پتھروں کے چمکتے ہوئے دعاء کا صلب جب علی ہوتا ہے تو اس وقت
اسکی معنی بد دعا کی ہوتے ہیں اور جب لام تو اس وقت معنی اچھی دعا کی آتا ہے۔

المعنی بنی زراح کو انہوں نے نطاع کی پتھر بے ریتی والی زمین میں ایسی حالت میں نہیں اتارا کہ بنی
زراح انہیں بد دعا دیتے ہوں یعنی ایسی حالت میں ان کے فارت کرنا وہ انہیں رہتی ہی نہیں دیا
نا کہ کوئی کلمہ ان کے مونہ سے نہ نکلے بلکہ بالکل مردی اور مشغول کر دیئے گئے۔

الاعراب جملہ اسمیہ ظہر علیہم دعا بنی زراح سی حال واقم ہے اور برقاء نطاع لم جملہ الی متعلق ہے

۹۰ شَرُّ قَائِمِهِمْ بِقَاصِمَةِ الظَّهِرِ ۚ وَلَا يَبْدُرُ الْغُلِيلُ الْمَاءَ

اللقضاء واپس بجاوا بصیغہ جمع مذکر غائب فی مصدر لوٹنا قاصمۃ بصیغہ اسم فاعل مؤنث قضم مصدر
باب ضرب توڑنا ظہر پیٹہ ظہر جمع قاصمۃ الظہر سی کہ توڑنیوالی مصیبت مراد ہے ولا یبدر الغلیل الماء
معلوم ہے و مصدر باب ضرب ٹنڈا کرنا معنی ہے کہ اگر ٹنڈا کر دیا جائے تو پانی نہ بہے اور نہ وہ ٹنڈا کر دیا جائے

المعنی یہ وہ مکر ٹوڑنے والی مصیبت کے ساتھ واپس ہو کر بجائیکہ انکے دلی خلیں کو بانی شہید نہیں کر سکتا تھا
الاعراب جملہ لا بدو الغیلہ قاؤا کی ضمیر فاعل سے حال واقع ہو اور غیلین ارف لام عوض مضاف الیکہ مضاف
۸۱ | شَرَّ حَيْلٍ مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ الْعَلَّاقِ | لَا رَافَةَ وَلَا رِبْتَاعَ

اللغات غلاق بنی خطلہ میں سے ایک شخص تھا جو عثمان بن منذر کے او شیون پر تعینات تھا
جب بنی تغلب سی عمرو بن سند نے بمقابلہ قبیلہ غسان کے مدد چاہی تھے تو وہ نہایت سختی سے
پیش آئے جبکہ غلاق بنی تغلب کی گوشمالی کے لئے بھیجنا پڑا غلاق نے اسے نہایت ہی سخت برتاؤ
کیا اور مال لوٹنے کے علاوہ خون بھی کئی تھوڑا قہر بٹا بقضاء بصلہ علی ہر تہ کرنا۔ بدون صلہ باقی کہنا۔
المعنی اسکی بعد غلاق مع اور سواروں کے قہر پر چڑھ آیا بجائیکہ اسی تہا کر مات پر شفقت یا مہر تہ نہیں ہے
الاعراب لا رافۃ ولا بقاؤین یا شیخ و جہین جابر بن اور اس میں ضمیر مع صلہ مجدد سے ای لا رافۃ علیہ
۸۲ | وَهُوَ الرَّبُّ وَالشَّهِيدُ عَلَى الْيَوْمِ | الْحَيَاءُ بَيْنَ وَبَيْنَ الْبِلَاءِ بِلَاءُ

اللغات رب صفت مشبہ کا صبیحہ ہے جسکے معنی مربی اور آقا کے ہیں معرف باللام کی حالت میں
اسکا اطلاق خدا پر بھی آتا ہے اور جب غیر فوسی العقول کی طرف مضاف ہو تو اسوقت ہر ایک
مالک کو رب کہہ سکتے ہیں جیسے رب الدین۔ رب المال اور اسی سے حتی یلقاھا دہا اور یہ
عاقل کی طرف مضاف ہو چکی حالت میں بھی معنی مطلق سردار اور آقا کی آجاتا ہے جیسے حدیث حتی تلک الکافہ
دہا میں ہے اور دہا اتنا فی الدنیا حسنة میں قرآن میں ہے فیستد دہ خمر الغرض سب متفق ہیں کہ
معرف باللام ہونے کی حالت میں اسکا اطلاق مخلوق پر نہیں ہوتا ان جب لام عوض مضاف ہے تو
تو اس حالت میں معنی سردار کے آجاتا ہے جیسے اس شعر میں شہید شہادت دینے والا بصلہ
متعلق ہے جیسے آیہ وهو علی کل شئ شہید میں جہا رین ایک قاص مقام ہے جہا ن فی لشکر
عمرو بن شہد کی بات ہے اور کمال فادار اور شجاعت و شہر کے مقابلہ پر جہی سے بلاہ آزمائے امتحان
المعنی یہی بادشاہ یعنی عمرو بن ہند ہمارے مربی اور آقا ہے اور جہا رین کے لڑائی پر ہمارے
دفا داری کا سچا شاہد جیکہ امتحان ایک سخت امتحان تھا۔

الاعراب البلاء میں لام عوض مضاف کی ہے ای بلاء اور یہ جملہ یوم الحیادین
سے حال واقع ہے۔

خاتمة الكتاب

الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا في غمض من غمض نسينا
 بهمسة قد خدنا في غمض من غمض نسينا بهمسة قد خدنا في غمض من غمض نسينا
 فضل وكرم سے یہ شرح ختم ہو گئی ہے ویسی ہی امید ہے کہ منقطع ہی ہو جائیگے چونکہ انسان ہمیشہ
 گنہگار ہے اور خدا پاک کی ذات پر بہرہ و سوا کرنا اسکے نیچر میں داخل ہے لہذا امید ہے کہ اس کا
 فتن اسکے لیے شفیق ہو گا۔ اور یہ کتاب اسکے فضل سے علوم و دینیہ کے حصول کا آلہ اور مقدمہ
 سمجھی جائیگی۔ ۶۰ بندہ بیکم سے بضاعت نیا و روم الا امید خدا یا زرحمت مکن نا امید نہ بننا
 کے پاس تو کوئی بھی ایسا عمل نہیں ہے جسے اس پاک ذات کی درگاہ میں پیش کرے البتہ دنیا
 کی جیل خانہ میں جس کام کوئی لائق ہوتا ہے وہی خدمت اس سے لی جاتی ہے مجھ ناچیز سے یہی
 خدمت سہی رہنا لا تو اخذنا ان نسينا و اخطانا۔ رہنا فا غفر لنا ذنوبنا و كفر
 عنا سيئاتنا و تقنا مع الابرار۔ وانا الراحمي لرحمتك و غفرنا لك العبد المنهك
 في السينات و الخنيات ظفر الدين جعل اخاه خيرا من اولاه و لا حول و لا قوة الا
 بالله العلي العظيم و صلے اللہ علی سیدنا محمد و آلہ و صحبہ وسلم کتبہ بزمینہ یوم الخمیس ثانی
 عشرین من رجب سنۃ الف و ثلثمائة و اربع من الهجرة النبویة علی صاحبها الصلوٰۃ و التحیۃ
 علی طبع رابع عشر من شهر افریل سنۃ الف و ثمان مائة و سبع و ثمانین فی بیلدة
 لا هو و صاها اللہ عن الحور بعد الکور و انا ملازم فی بیت العلوم فنجاب حلی علی
 ذلك الحاح اخي القاضي قاضي حسن حفظه الله عن طرائق الزمن و لا ارجو الا ان یقبل
 فی حیاتی و یغفر لی بعد حماقی و علیہ توکلنا و هو حسبنا و نعم الوکیل۔

یہ سب قلم چاہر قلم صاحب لوی محمد حسین صاحب ازاد قلم الحکامہ و قلمی و قلمی کا لکھا
 بہ آزاد و اندازہ عرب کو علم ادب کا شائق۔ اور اب تک تحقیق کا طالب ہے۔ پہلے بھی سب سے معلوم کی گئی تشریح
 بھی ہیں۔ ایسی مفصل شرح اب تک نہیں لکھی گئی۔ ماہر صنف ہر شعر کے بعد ادا لفظ کو کہنا لاہو۔ کہ ماخذ کیا ہے؟
 صنیع کیا ہے؟ لفظی معنی کیا ہیں؟ اندر بیان کر دیا ہے؟ اور جس لغت کی کتاب کو مرجع کیا ہے؟ اس کا حال دیا ہے۔ بعد اس کے ترجمہ کیا
 اور سطح لکھا ہے؟ لفظی معنی ہر لفظ کے متعجباً معلوم ہیں۔ بعد اس کے اعاب کی توضیح کی ہے کہ فاعل و نحو کی توضیح ہو جائے
 مواقع ایسی تحقیق نہیں ہیں جسے عرب کے قدیم و جدید و درجہ درجہ سے آگاہی حاصل ہوتی ہے۔ طبیبی ہند کی مستند
 رائے اور آسان سمجھ میں آنے کو لینے یہ کتاب ایک عمدہ تصنیف ہے۔ کیونکہ انہیں کی زبان میں ہے۔ ۱۹ فروری ۱۳۵۷

چکبند خامه غیر ششما جاس مع مقول و مقول حاوی فروع و اصول مولانا سید محمد عبد اللہ صاحب ناظم متوطن ٹونک حال پروفیسر علی ویریل کالج لاہور

سچے پوچھو تو بقای و حیات جاودانی خاص صغیر کا حصہ جو اپنے انفس سچی سے شاکستہ ضامن کو دیکھ کر غفلتوں کا راسخ پینا کر کے زندگی بختے ہیں اور اپنی بی بیغ کے رفاه اور تہذیب عام کے لیے اپنی عمر گران بہا کے قیمتی حصوں کے سیدانوں کو دلی کوثر کی تخم بریزی اور سچی محنت کی آبادی و سرسبز و سرسبز کرتے ہیں چنانچہ حال میں ایک کتاب نو مطبعہ چمکا نام یا غنوان علی نقیس اور حکی نسبتہ پوچھو چاہا گیا ہے میری نظر سے گذری اس کتاب میں قصائد سیدہ معلقہ کے (جو ایام جاہلیت و ان شہور اور نامی قصیدوں میں سر ہن جوڑی پڑی فاضل اور ادیبوں کے میزوں پر نہایت فخر اور عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں) پوری تشریح اور کافی توضیح اردو زبان میں کی گئی ہے۔ میں اگر غلطی پر نہیں ہوں تو میری راسی میں حلف و اس کتاب میں شرح نویسی کا پورا پورا راسخ اور ادیب اور محقق و نازن کا کافی سطر یہ حاصل کیا ہے۔ حقیقتیں قصائد کے تاریخی حالات و جد جاہلیت کے رسوم و رسوم مشکل ٹیکیدوں کے بیانات کی آب شیریں جو اس میں سخن کو نازکی اور طراوت دی گئی ہے لغات اور محاورات کی تحقیق و تفتیح میں بھی اشعار اساتذہ کا کشف و سیریل جایا کیلے ہوئی ہیں اشتقاق و وصلات کو بیان پر بھی جو علم ادب کی جان ہے مصنف کا کافی توجہ کی ہے۔ میر تقیاس صحیح ہے تو بحیثیت مجموعی اس کتاب کو ان شروع کی نسبت جو اس کے پہلے تصنیف ہو چکی ہیں کل سرسبز و شیدہ دینا یا زیادہ دیکھنا نازیبان ہو گا۔ کتاب اور دلیان کتاب قدرتیابی کی نگاہ سے دیکھا تو ہلکا سید ہوگی کہ عرب کی زبان کا کھلایا ہوا بلغ اب ہم بہت جلد شادان و دلہا بلہا بدو و کہیں گے۔ امین الصلوٰۃ علی السیہ الامین الہ الطیبین الطاہرین معنی محمد عبد اللہ عفا اللہ عنہ

قطرہ تاریخ از تاریخ نگار ابرکار منشی محبوب عالم صاحب بن قاضی شمس الدین متوطن ضلع گوجرات

شروہ باد و سامی کا نشان خطہ الکلیم ہست
خزان سے سے ہمیں درجن جہان کہتہ
آنکہ اور ارجان سے میثون گفتی
حرف گیر بہا ہی جاس چون نژاد و دور
ما قیامت باد و در عالم قبولش بر مرید
از آبا و فلک و از سج سج با شنید

از برامی تشنگان آب کوثر این زمان
کاسہ لبیان عرب را من ہم سلوا سید
ما تو علم ادب انجمن عالی نہ نیست
ریح شنیدی کہ از سگ حرام سگ و دلید
سال طبعش اشہد اقم و اقم رض نام کو

اصلاح

صفحہ	خط	صحیح
۱۱۱	۱۳ جو بات دلی میں نہاں تھا	موت
۱۱۲	۱۶ دلی جہتین	موتین
۱۵۱	۱۱ قلم یغیر	وَلَمْ یَغْیَرْ

بیر لقیہ لیبید نمبر ۶ میں صبح کو سے صبحی شرب کسی مناسبین وان ذکر ت عن ذکر
خلاۃ اور شمال کو معنی باکیان ہاتھ لینا نیست دوسری معنوں کے زیادہ شائع ہو
لہذا غترہ کے شعر قرت باذہر بالشمال مقدم میں اسے مقدم سمجھا جائیو
فان تقدیم الطرف وان کان متوسعا فیہ والصبر وۃ الشعر ہذا
تویدہ لکن یوضح الاولی بما فی بعض النسخ ۛ الشمال۔

ضروری گذارش۔ مجھ دوسری دفعہ اس شخص کے دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا اگر پروف و دیگر جو خطا و غلطی اسے تصحیح کا شک رہا ہوا لہذا ان اصحاب کی خدمت میں بتدبیر اپنی تصانیف کی طبع کا یہی موقع ملتا ہے کہ ان سے اس کے اس طرف زائدہ خواہے۔ اطلاع جس شخص تصنیف کی غلطی و خطا ہوگی وہ سال سے مقرر ہو چکا ہے۔

To

T. C. LEWIS, M. A.,

*Principal, Government College,
Lahore.*

THIS BOOK
IS MOST RESPECTFULLY
DEDICATED

BY

HIS OBLIGED AND GRATEFUL SERVANT
THE AUTHOR.

3588

ILQ-I-NAFEES,

ULU OR 46

KEY



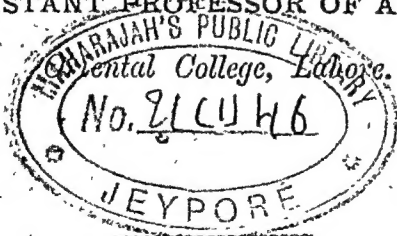
TO THE

HISTORY AND WORKS OF THE SEVEN MOST ILLUSTRIOUS-POETS OF ANCIENT ARABIA, WITH COPIOUS NOTES, EXPLANATORY, BIOGRAPHICAL, PHILOLOGICAL, &c., &c.

BY

QAZI ZAFARUDDIN, MAULVI FAZIL, &c.,

ASSISTANT PROFESSOR OF ARABIC,



3588

Lahore:

PRINTED AT THE NEW IMPERIAL PRESS, BY SAYYAD RAJAB ALI SHAH.

1888.

ALL RIGHTS RESERVED.